

قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ لَمَّا جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ فَجِئْنَا وَلَا نَدْرِي قَالَ لَقَدْ كُنَّا فِي سَفَرٍ لَمَّا جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ فَجِئْنَا وَلَا نَدْرِي

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کہ تم کو دیکھیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ

سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ شَرِيف

مترجم اردو مع مختصر شرح

جلد سوم

تأليف

حافظ ابو عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجه القزويني

رحمته

ترجمه

مولانا محمد اسلم امین

مکتبۃ المدینہ اسلام آباد
۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان

سیدنا ابن ماجہ شریف
مؤرخ

سنن ابن ماجہ شریف

جلد سوم

تأليف

حافظ أبي عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجه القزويني رحمه الله

مترجم

مولانا محمد قاسم امین مدظلہ العالی

مکتبۃ العلم

ناشر

۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان
7231788-7211788

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: سنن ابن ماجہ شریف

تالیف: حافظ ابوعبداللہ محمد بن یزید
ابن ماجہ القزوی

مترجم: مولانا محمد رفیع اعظم امین

طابع: خالد مقبول

مطبع: افضل شریف پرنٹرز

ملنے کے پتے

- ❖ مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228
- ❖ مکتبہ سلیم اسلامیہ، اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395
- ❖ مکتبہ جویریہ ۱۸- اردو بازار، لاہور، پاکستان۔ 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت و طباعت تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔
بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔
(ادارہ)

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۳	کس چیز سے ذبح کیا جائے؟	۱۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کا ذکر
۳۵	کھال اتارنا	۱۸	قربانی کرنا واجب ہے یا نہیں؟
۳۶	دودھ والے جانور کو ذبح کرنے کی ممانعت	۱۹	قربانی کا ثواب
	عورت کا ذبیحہ	۲۰	کیسے جانور کی قربانی مستحب ہے؟
	بد کے ہوئے جانور کو ذبح کرنے کا طریقہ	۲۱	اونٹ اور گائے کتنے آدمیوں کی طرف سے کافی ہے؟
۳۷	چوپایوں کو باندھ کر نشانہ لگانا اور مثلہ کرنا منع ہے	۲۲	کتنی بکریاں ایک اونٹ کے برابر ہوتی ہیں؟
۳۸	نجاست کھانے والے جانور کے گوشت سے ممانعت		کون سا جانور قربانی کے لئے جائز ہے؟
	گھوڑوں کے گوشت کا بیان	۲۳	کس جانور کی قربانی مکروہ ہے؟
۳۹	پالتو گدھوں کا گوشت	۲۵	صحیح سالم جانور قربانی کے لئے خریدا پھر خریدار کے
۴۰	خچر کے گوشت کا بیان		پاس آنے کے بعد جانور میں کوئی عیب پیدا ہو گیا
۴۱	پیٹ کے بچہ کو ذبح کرنا اس کی ماں کا ذبح کرنا (ہی) ہے		ایک گھرانے کی طرف سے ایک بکری کی قربانی
	کتاب (الصبر)	۲۶	جس کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو وہ ذی الحجہ کے پہلے
			دس دن اور ناخن نہ کتروائے
۴۳	شکاری اور کھیت کے کتے کے علاوہ باقی کتوں کو مارنے کا حکم	۲۷	نماز عید سے قبل قربانی ذبح کرنا ممنوع ہے
	کتا پالنے سے ممانعت الایہ کہ شکار کھیت یا ریوز کی حفاظت کے لئے ہو	۲۸	اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا
	کتے کے شکار کا بیان	۲۹	قربانی کی کھالوں کا بیان
۴۵	مجوی کے کتے کا شکار		قربانیوں کا گوشت عید گاہ میں ذبح کرنا
۴۶	تیار کمان سے شکار		کتاب (الذباہ)
۴۷	شکار رات بھر غائب رہے	۳۰	عقیدہ کا بیان
	معراض (بے پر اور بے پیکان کے تیر) کے شکار کا	۳۱	قرعہ اور عتیرہ کا بیان
۴۸		۳۲	ذبح اچھی طرح اور عمدگی سے کرنا
		۳۳	ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۶۸	ثرید کے درمیان سے کھانا منع ہے	۴۸	جانور کی زندگی میں ہی اس کا جو حصہ کاٹ لیا جائے
	نوالہ نیچے گر جائے تو؟	۴۹	مچھلی اور ٹنڈی کا شکار
۶۹	ثرید باقی کھانوں سے افضل ہے	۵۰	جن جانوروں کو مارنا منع ہے
۷۰	کھانے کے ہاتھ پونچھنا	۵۱	چھوٹی کنکری مارنے کی ممانعت
	کھانے کے بعد کی دعا	۵۲	گرگٹ (اور چھکلی) کو مار ڈالنا
۷۱	مل کر کھانا	۵۳	ہر دانت والا درندہ حرام ہے
۷۲	کھانے میں پھونک مارنا	۵۴	بھیرے اور لومڑی کا بیان
	جب خادم کھانا (تیار کر کے) لائے تو کچھ کھانا اسے		بجو کا حکم
	بھی دینا چاہئے	۵۵	گوہ کا بیان
۷۳	خوان اور دستر کا بیان	۵۶	خرگوش کا بیان
	کھانا اٹھانے جانے سے قبل اٹھنا اور لوگوں کے	۵۷	جو مچھلی مر کر سطح آب پر آ جائے؟
	فارغ ہونے سے قبل ہاتھ روک لینا منع ہے	۵۹	کوئے کا بیان
۷۴	جس کے ہاتھ میں چکنا ہٹ ہو اور وہ اسی حالت میں		بلی کا بیان
	رات گزار دے		کنارہ اللہ طعمہ
۷۵	کسی کے سامنے کھانا پیش کیا جائے تو؟	۶۰	کھانا کھلانے کے فضیلت
	مسجد میں کھانا	۶۱	بہ شخصیت کا کھانا دو کے لئے کافی ہو جاتا ہے
۷۶	کھڑے کھڑے کھانا	۶۲	نہ ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں
	کدو کا بیان		نہ
۷۷	گوشت (کھانے) کا بیان	۶۳	نہ میں عیب نکالنا منع ہے
۷۸	(جانور کے) کون سے حصے کا گوشت عمدہ ہے		سانے سے قبل ہاتھ دو ہونا (اور کلی کرنا)
	بھنا ہوا گوشت	۶۴	نہ کر کھانا
۷۹	دھوپ میں خشک کیا ہوا گوشت		نہ نے سے قبل "بسم اللہ" پڑھنا
	کلیجی اور تلی کا بیان	۶۵	نہ ہاتھ سے کھانا
	نمک کا بیان	۶۶	نہ نے کے بعد انگلیاں چاٹنا پیالہ صاف کرنا
۸۰	سرکہ بطور سالن	۶۷	نہ اپنے سامنے سے کھانا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۹۵	دہی اور گھی کا استعمال پھل کانے کا بیان	۸۱	روغن زیتون کا بیان دودھ کا بیان
۹۶	اوندھے ہو کر کھانا منع ہے <u>کتاب اللہ</u>	۸۲	میٹھی چیزوں کا بیان گکڑی اور تر کھجور ملا کر کھانا
۹۷	خمر ہر برائی کی کنجی ہے	۸۳	کھجور کا بیان جب موسم کا پہلا پھل آئے
۹۸	جو دنیا میں شراب پئے گا وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا	۸۴	تر کھجور خشک کھجور کے ساتھ کھانا دودھ تین تین کھجوریں ملا کر کھانا منع ہے
۹۹	شراب کا رسیا شراب نوشی کرنے والے کی کوئی نماز قبول نہیں	۸۵	اچھی کھجور ڈھونڈ کر کھانا کھجور مکھن کے ساتھ کھانا
۱۰۰	شراب میں دس جہت سے لعنت ہے	۸۶	میدہ کا بیان باریک چپاتیوں کا بیان
۱۰۱	شراب کی تجارت	۸۷	فالودہ کا بیان گھی میں چیزیں ہونی روٹی
۱۰۲	لوگ شراب کے نام بدلیں گے (اور پھر اس کو حلال سمجھ کر استعمال کریں گے)	۸۸	گندم کی روٹی جو کی روٹی میانہ روٹی سے کھانا اور سیر ہو کر کھانے کی کراہت
۱۰۳	ہر نشہ آور چیز حرام ہے جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے	۸۹	بروہ چیز جس کو جی چاہے کھا لینا اسراف میں داخل ہے کھانا پھینکنے سے ممانعت
۱۰۴	دو چیزیں (کھجور اور انگور) اکٹھے بھگو کر شراب بنانے کی ممانعت	۹۰	بھوک سے پناہ مانگنا رات کا کھانا چھوڑ دینا
۱۰۵	نبیذ بنانا اور پینا	۹۱	دعوت و ضیافت اگر مہمان کوئی خلاف شرع بات دیکھے تو واپس لوٹ جائے
۱۰۶	شراب کے برتنوں کے برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت ان برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت کا بیان	۹۲	گھی اور گوشت ملا کر کھانا جب گوشت پکائیں تو شور بہ زیادہ رکھیں
۱۰۷	مشکے میں نبیذ بنانا	۹۳	لبسن پیاز اور گندنا کھانا
۱۰۸	برتن کو ڈھانپ دینا چاہیے چاندی کے برتن میں پینا	۹۴	
۱۰۹	تین سانس میں پینا		
۱۱۰			
۱۱۱			

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۲۶	گلے پڑنے یا گھنڈی پڑنے کا علاج اور دبانے کی ممانعت	۱۱۲	مشکیزوں کا منہ اُلٹ کر پینا مشکیزہ کو منہ لگا کر پینا کھڑے ہو کر پینا
۱۲۷	عرق النساء کا علاج زخم کا علاج	۱۱۳	جب مجلس میں کوئی چیز پئے تو اپنے بعد دائیں طرف والے کو دے اور وہ بھی بعد میں دائیں والے کو دے
۱۲۸	ذات الجنب کی دوا بخار کا بیان	۱۱۴	برتن میں سانس لینا مشروب میں پھونکنا
۱۲۹	بخار دوزخ کی بھاپ سے بچنے کے لئے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو	۱۱۵	چلو سے منہ لگا کر پینا
۱۳۰	پچھنے لگانے کا بیان	۱۱۶	میزبان (ساق) آخر میں پئے شیشہ کے برتن میں پینا
۱۳۲	پچھنے لگانے کی جگہ		<u>کتاب الطب</u>
۱۳۳	پچھنے کن دنوں میں لگائے جائیں؟	۱۱۷	اللہ تعالیٰ نے جو بیماری بھی اتاری اس کا علاج بھی نازل فرمایا
۱۳۴	داغ دے کر علاج کرنا		بیمار کی طبیعت کسی چیز کو چاہے تو (حتی المقدور) مہیا کر دینی چاہئے
۱۳۵	داغ لینے کا جواز	۱۱۸	پرہیز کا بیان مریض کو کھانے پر مجبور نہ کرو
۱۳۶	اشد کا سرمہ لگانا		بریرہ کا بیان کلو نجی کا بیان
۱۳۷	طاق مرتبہ سرمہ لگانا	۱۱۹	شہد کا بیان
۱۳۸	شراب سے علاج کرنا منع ہے	۱۲۰	کھنسی اور عجمہ کھجور کا بیان
۱۳۸	قرآن سے علاج (کر کے شفاء حاصل) کرنا		سنا اور سنوت کا بیان
۱۳۹	مہندی کا استعمال	۱۲۱	نماز شفاء ہے
۱۳۹	اونٹوں کے پیشاب کا بیان	۱۲۲	نا پاک اور خبیث دوا سے ممانعت
۱۴۰	برتن میں مکھی گر جائے تو کیا کریں؟	۱۲۳	مسہل دوا
۱۳۹	نظر کا بیان	۱۲۴	
۱۴۰	نظر کا دم کرنا		
۱۴۱	وہ دم جن کی اجازت ہے	۱۲۵	
	سانپ اور بچھو کا دم		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۶۱	عورت آنچل کتنا مبارکھے؟ سیاہ عمامہ	۱۳۲	جو دم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسروں کو کئے اور جو دم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کئے گئے
۱۶۲	درمیان لٹکانا	۱۳۳	بخار کا تعویذ
۱۶۳	ریشم پہننے کی ممانعت جس کو ریشم پہننے کی اجازت ہے	۱۳۴	دم کر کے پھونکنا
۱۶۳	ریشم کی گوٹ لگانا جائز ہے	۱۳۵	تعویذ لٹکانا
۱۶۳	عورتوں کے لئے ریشم اور سونا پہننا	۱۳۶	آسیب کا بیان
۱۶۵	مردوں کا سرخ لباس پہننا	۱۳۷	قرآن کریم سے (علاج کر کے) شفاء حاصل کرنا
۱۶۵	کسم کارنگا ہوا کپڑا پہننا مردوں کے لئے صحیح نہیں	۱۳۷	دو دھاری والا سانپ مار ڈالنا
۱۶۶	مردوں کے لئے زرد لباس	۱۳۹	تیک فال لینا پسندیدہ ہے اور بد فالی لینا ناپسندیدہ ہے
۱۶۶	جو چاہو پہنو بشرطیکہ اسراف یا تکبر نہ ہو	۱۴۰	جذام
۱۶۷	شہرت کی خاطر کپڑے پہننا	۱۴۱	جادو
۱۶۷	مردار کا چمڑا باغت کے بعد پہننا	۱۴۱	گھبراہٹ اور نیند اچاٹ ہونے کے وقت کی دعا
۱۶۸	بعض کا قول کہ مردار کی کھال اور پٹھے نفع نہیں اٹھایا جا سکتا	۱۵۳	کتاب (اللباس)
۱۶۸	(نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے) جوتوں کی کیفیت	۱۵۵	آنحضرت کے لباس کا بیان
۱۶۹	جوتے پہننا اور اتارنا	۱۵۵	نیا کپڑا پہننے کی دعا
۱۶۹	ایک جوتا پہن کر چلنے کی ممانعت	۱۵۶	ممنوع لباس
۱۶۹	کھڑے کھڑے جوتا پہننا	۱۵۶	بالوں کا کپڑا پہننا
۱۶۹	سیاہ موزے	۱۵۷	سفید کپڑے
۱۷۰	مہندی کا خضاب	۱۵۸	تکبر کی وجہ سے کپڑا لٹکانا
۱۷۰	سیاہ خضاب کا بیان	۱۵۸	پانچ جامہ کہاں تک رکھنا چاہئے؟
۱۷۱	زرد خضاب	۱۵۹	قمیص پہننا
۱۷۱	خضاب ترک کرنا	۱۵۹	قمیص کی لمبائی کی حد
۱۷۲	جوڑے اور چوٹیاں بنانا	۱۶۰	قمیص کی آستین کی حد
			گھنڈیاں کھلی رکھنا
			پانچ جامہ پہننا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۸۹	مصافی	۱۷۳	زیادہ (لمبے) بال رکھنا مکروہ ہے کہیں سے بال کترنا اور کہیں سے چھوڑ دینا انگشتی کا نقش (مردوں کے لئے) سونے کی انگشتی انگشتی پہننے میں گمبہ ہتھیلی کی طرف کی رکھنا
۱۹۰	ایک مرد دوسرے مرد کا ہاتھ چومے (داخل ہونے سے قبل) اجازت لینا	۱۷۴	دائیں ہاتھ میں انگشتی پہننا
۱۹۱	مرد سے کہنا کہ صبح کیسی کی؟	۱۷۵	انگوٹھے میں انگشتی پہننا
۱۹۲	جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کا اکرام کرو		گھر میں تصاویر (رکھنے سے ممانعت)
	چھینکنے والے کو جواب دینا	۱۷۶	تصاویر پامال جگہ میں ہوں
۱۹۳	مرد اپنے ہمنشین کا اعزاز کرے	۱۷۷	سرخ زین پوش (کی ممانعت)
	جو کسی نشست سے اٹھے پھر واپس آئے تو وہ اس نشست کا زیادہ حقدار ہے		چیتوں کی کھال پر سواری
	نذر کرنا		<u>کتاب اللادب</u>
۱۹۴	مزاح کرنا	۱۷۸	والدین کی فرمانبرداری اور ان کے ساتھ حسن سلوک
۱۹۵	سفید بال اکھیڑنا	۱۸۰	ان لوگوں سے تعلقات اور حسن سلوک جاری رکھو جن سے تمہارے والد کے تعلقات تھے
	کچھ سایہ اور کچھ دھوپ میں بیٹھنا		والد کو اولاد کے ساتھ حسن سلوک کرنا خصوصاً بیٹیوں سے اچھا برتاؤ کرنا
	اوندھے منہ لیٹنے سے ممانعت		پڑوس کا حق
۱۹۶	علم نجوم سیکھنا کیسا ہے؟	۱۸۲	مہمان کا حق
	ہوا کو برا کہنے کی ممانعت		یتیم کا حق
۱۹۷	کون سے نام اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں؟	۱۸۳	رستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا
	نا پسندیدہ نام	۱۸۳	پانی کے صدقہ کی فضیلت
۱۹۸	نام بدلنا	۱۸۵	نرمی اور مہربانی
۱۹۹	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک اور کنیت	۱۸۶	غلاموں کی باندیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا
	دونوں کا بیک وقت اختیار کرنا		سلام کو رواج دینا (پھیلانا)
	اولاد ہونے سے قبل ہی مرد کنیت اختیار کرنا	۱۸۷	سلام کا جواب مذمی کافروں کو سلام کا جواب کیسے دیں؟
۲۰۰	القابات کا بیان	۱۸۸	بچوں اور عورتوں کو سلام کرنا
	خوشامد کا بیان		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	<u>کتاب الدعاء</u>	۲۰۱	جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ بمنزلہ امانت دار ہے
۲۲۵	دعا کی فضیلت		حمام میں جانا
۲۲۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا بیان	۲۰۲	بال صفا پاؤں استعمال کرنا
۲۳۰	ان چیزوں کا بیان جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی	۲۰۳	دعوت کہنا اور قصے بیان کرنا
۲۳۲	جامع دعائیں		شعر کا بیان
۲۳۳	عفو (درگزر) اور عافیت (تندرستی) کی دعا مانگنا	۲۰۴	ناپسندیدہ اشعار
۲۳۵	جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اپنے آپ سے	۲۰۵	چوسر کھیلنا
	ابتداء کرے (پہلے اپنے لئے مانگے)	۲۰۶	کبوتر بازی
	دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلدی نہ کرے		تہانی کی کراہت
	کوئی شخص یوں نہ کہے کہ اے اللہ! اگر آپ چاہیں تو مجھے دیں	۲۰۷	سوتے وقت آگ بجھا دینا
	اسم اعظم		راستہ میں پڑا ڈالنے کی ممانعت
۲۳۶	اللہ عزوجل کے اسماء کا بیان	۲۰۸	ایک جانور پر تین کی سواری
۲۳۸	والد اور مظلوم کی دعا		لکھ کر مٹی سے خشک کرنا
۲۴۲	دعا میں حد سے بڑھنا منع ہے		تین آدمی ہوں تو دو (آپس میں) سرگوشی نہ کریں
۲۴۵	دعا میں ہاتھ اٹھانا	۲۰۹	جس کے پاس تیر ہو تو اسے پرکان سے پکڑے
۲۴۶	صبح شام کی دعا	۲۱۲	قرآن کا ثواب
۲۴۸	سونے کے لئے بستر پر آئے تو کیا دعا مانگے؟	۲۱۴	یاد الہی کی فضیلت
۲۵۰	رات میں بیدار ہو تو کیا پڑھے؟	۲۱۷	لا الہ الا اللہ کی فضیلت
۲۵۱	نختی اور مصیبت کے وقت کی دعا	۲۱۹	اللہ کی حمد و ثناء کرنے والوں کی فضیلت
۲۵۲	کوئی شخص گھر سے نکلے تو یہ دعا مانگے	۲۲۱	سبحان اللہ کہنے کی فضیلت
	گھر داخل ہوتے وقت کی دعا	۲۲۲	اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنا
	سفر کرتے وقت کی دعا	۲۲۳	نیکی کی فضیلت
	باد و باران کا منظر دیکھتے وقت یہ دعا پڑھے		لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی فضیلت

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۷۶	سودا اعظم (کے ساتھ رہنا) ہونے والے فتنوں کا ذکر فتنہ میں حق پر ثابت قدم رہنا	۲۵۳	مصیبت زدہ کو دیکھے تو یہ دعا پڑھے <u>کتاب تعبیر الرؤیا</u>
۲۸۱	جب دو (یا اس سے زیادہ) مسلمان اپنی کمواریں لے کر آتے سامنے ہوں	۲۵۵	مسلمان اچھا خواب دیکھے یا اس کے بارے میں کسی اور کو خواب دکھائی دے
۲۸۳	فتنہ میں زبان رو کے رکھنا	۲۵۷	خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت
۲۸۵	گوشہ نشینی	۲۵۸	خواب میں قسم کا ہوتا ہے
۲۸۹	مشتبہ امور سے رک جانا	۲۵۹	نونا پسندیدہ خواب دیکھے
۲۹۱	ابتداء میں اسلام بیگانہ تھا		خواب میں جس کے ساتھ شیطان کھیلے تو وہ خواب لوگوں کو نہ بتائے
۲۹۲	فتنوں سے سلامتی کی امید کس کے متعلق کی جاسکتی ہے	۲۶۱	خواب کی تعبیر جیسے بتائی جائے (ویسے ہی) واقع ہو جاتی ہے لہذا دوست (خیر خواہ) کے علاوہ کسی اور
۲۹۳	امتوں کا فرقوں میں بٹ جانا		خواب نہ سنائے
۲۹۵	مال کا فتنہ		خواب کی تعبیر کیسے دی جائے؟
۲۹۶	عورتوں کا فتنہ	۲۶۲	جھوٹ موٹ خواب ذکر کرنا
۲۹۹	نیک کام کروانا برا کام چھڑوانا		جو شخص گفتار میں سچا ہو اسے خواب بھی سچے ہی آتے ہیں
۳۰۳	اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو... کی تفسیر		خواب کی تعبیر
۳۰۴	سزاؤں کا بیان	۲۶۸	لا الہ الا اللہ کہنے والوں سے ہاتھ روکنا
۳۰۶	مصیبت پر صبر کرنا	۲۷۱	اہل ایمان کے خون اور مال کی حرمت
۳۱۱	زمانہ کی سختی	۲۷۱	لوٹ مار کی ممانعت
۳۱۲	علامات قیامت	۲۷۳	مسلمان سے گالی گلوچ، فسق اور اس سے قتال کفر ہے
۳۱۵	قرآن اور علم کا اٹھ جانا	۲۷۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانا شروع کر دو
۳۱۷	امانت (ایمانداری) کا اٹھ جانا		تمام اہل اسلام اللہ تعالیٰ کے ذمہ (پناہ) میں ہیں
۳۱۸	قیامت کی نشانیاں		تعصب کرنے کا بیان
۳۲۰	زمین کا دھنسا	۲۷۵	
۳۲۱	بیدار کا لشکر		
۳۲۲	دابة الارض کا بیان		

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۳۶۹	شرم کا بیان	۳۲۳	آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا
۳۷۰	علم اور بردباری کا بیان	۳۲۴	فتنہ و جال حضرت عیسیٰ بن مریم خروج یا جوج ماجوج
۳۷۱	غم اور رونے کا بیان	۳۳۹	حضرت امام مہدی کی تشریف آوری
۳۷۳	عمل کے قبول نہ ہونے کا ڈر رکھنا	۳۴۱	بڑی بڑی لڑائیاں
۳۷۴	ریا اور شہرت کا بیان	۳۴۲	ترک کا بیان
۳۷۵	حسد کا بیان		<u>کتاب الزہر</u>
۳۷۶	بغاوت اور سرکشی کا بیان	۳۴۶	دنیا سے بے رغبتی کا بیان
۳۷۷	تقویٰ اور پرہیزگاری کا بیان لوگوں کی تعریف کرنا	۳۴۸	دنیا کی فکر کرنا کیسا ہے؟
۳۷۹	نیت کے بیان میں	۳۴۹	دنیا کی مثال
۳۸۱	انسان کی آرزو اور عمر کا بیان	۳۵۱	جس کو لوگ کم حیثیت جانیں
۳۸۲	نیک کام کو ہمیشہ کرنا	۳۵۲	فقیری کی فضیلت
۳۸۳	گناہوں کا بیان	۳۵۳	فقیروں کا مرتبہ
۳۸۵	توبہ کا بیان	۳۵۴	فقیروں کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت
۳۸۹	موت کا بیان اور اس کے واسطے تیار رہنا	۳۵۶	جو بہت مالدار ہیں ان کا بیان
۳۹۱	قبر کا بیان اور مردے کے گل جانے کا بیان	۳۵۸	قناعت کا بیان
۳۹۴	حشر کا بیان	۳۶۰	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کی زندگی کے متعلق بیان
۳۹۷	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا حال	۳۶۱	آنحضرت کی آل کا فیند کے لئے بستر کیسا تھا؟
۴۰۰	روز قیامت رحمت الہی کی امید		آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی زندگی کیسے
	تقویٰ اور پرہیزگاری کا بیان	۳۶۲	گزری؟
۴۰۳	حوض کا ذکر	۳۶۳	عمارت تعمیر کرنا
۴۰۶	شقاقت کا ذکر	۳۶۵	توکل اور یقین کا بیان
۴۱۱	دوزخ کا بیان	۳۶۶	حکمت کا بیان
۴۱۳	جنت کا بیان	۳۶۷	تواضع کا بیان اور کبر کے چھوڑ دینے کا بیان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الْاَضَاحِی

قربانیوں کا بیان

باب: رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں

۱: بَابُ اَضَاحِی رَسُوْلِ

کا ذکر

اللہ ﷺ

۳۱۲۰: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ دو سیاہ سفید رنگ ملے ہوئے سینک دار مینڈھوں کی قربانی کرتے تھے اور ذبح کے وقت بسم اللہ اور اللہ اکبر کہتے اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پہلو پر پاؤں رکھ کر اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہے تھے۔

۳۱۲۰: حَدَّثَنَا نَضْرَبُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا تَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضْحِي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَيْنِ وَيُسَمِّي وَيُكْبِرُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يُذْبِحُ بِيَدِهِ وَأَضْعَا قَدَمَهُ عَلَى صَفَاحِهِمَا.

۳۱۲۱: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے عید کے روز دو مینڈھوں کی قربانی دی۔ جب آپ نے ان کو قبلہ رو کیا تو یہ کلمات ارشاد فرمائے: ”میں نے یکسو ہو کر اپنا چہرہ اُس ذات کی طرف کر لیا جس نے آسمان و زمین کو پیدا فرمایا اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ بلاشبہ میری نماز قربانی زندگی اور موت تمام جہانوں کے پروردگار اللہ کیلئے ہے۔ اللہ کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا اور میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہوں۔ اے اللہ! یہ قربانی آپ کی عطا سے ہے اور آپ ہی کی رضا

۳۱۲۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي خَبِيبٍ عَنْ أَبِي عِيَّاشِ الرُّرَيْقِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدِ بَكْبَشَيْنِ فَقَالَ جِبْنٌ وَجْهَهُمَا ابْنِي وَجْهْتُ وَجْهِي لِذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ خَيْفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ ضَلَابِيَّ وَنُسُكِي وَمَخْيَانِي وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَ أَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ أُمَّتِهِ

کے لیے ہے محمد (ﷺ) کی طرف سے اور ان (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت کی طرف سے۔

۳۱۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَانَا
 ۳۱۲۲: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اللہ کے
 نَفِيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ
 رسول (ﷺ) جب قربانی کا ارادہ فرماتے تو دو بڑے
 سلمة عن عائشة و عن ابني هُرَيْرَةَ ان رسول الله صلى الله
 موٹے سینگ دار سفید و سیاہ رنگ کے خصی مینڈھے
 عليه وسلم كان اذا اراد ان يضحي اشترى كبشَيْن
 خریدتے۔ ان میں سے ایک اپنی امت کے ان افراد
 عَظِيمَيْن سَمِيْنَيْنِ أَقْرَبَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوءَيْنِ لَذِيحِ
 کی طرف سے ذبح کرتے جو اللہ کے ایک ہونے اور
 احدهما عن أمته لمن شهد لله بالتوحيد و شهد له بالبلاغ
 رسول اللہ (ﷺ) کے احکامات پہنچانے کی شہادت دیں
 و ذبح الآخر عن مُحَمَّدٍ و عن آل مُحَمَّدٍ صلى الله عليه
 اور دوسری اپنی طرف سے اور اپنی آل کی طرف سے
 وسلم.

خلاصہ الباب ☆ یہ افعولہ کے وزن پر ہے اصل میں اَضْحُوْة تھا۔ واؤ اور یا جمع ہوتے اور یائے سابقہ بالسنون
 ہے اس لئے واؤ کو یا کر کے یا کا یا میں اوغام ہو گیا اور حاء کو ہاء کی مناسبت سے کہہ (زیر) دے دیا گیا۔ بقول فراء اضحیہ
 مذکورہ وقت و نونوں طرح آتا ہے تو اور ابن الاعرابی میں ہے کہ اضحیہ لغت میں بکری یا اس کے مثل جانور کو کہتے ہیں جو ایام
 اضحی میں ذبح کیا جائے یہ چونکہ وقت ضحی یعنی دن چڑھے ذبح کیا جاتا ہے اس لئے اس کو اضحیہ کہتے ہیں گویا یہ از قبیل تسمیہ
 شئی باسم وقتہ ہے اصطلاح شرع میں اضحیہ اس مخصوص جانور کو کہتے ہیں جو بہ نیت قربت ایک خاص وقت میں ذبح کیا
 جائے حیوان مخصوص سے مراد گائے بیل بھیڑ بکری اور اونٹ ہے اور وقت خاص سے مراد ایام نحر ہیں۔

۲: بَابُ الْأَضَاحِيِّ وَاجِبَةٌ هِيَ أَمْ لَا؟

۳۱۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ
 ۳۱۲۳: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اللہ کے
 ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ ابْنِ
 رسول (ﷺ) نے فرمایا: جس کو وسعت ہو پھر بھی وہ
 هُرَيْرَةَ ان رسول الله ﷺ قال من كان له سعة ولم يضح
 قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب بھی نہ
 فَلَا يَقْرَبَنَّ مَصَلَانَا.

۳۱۲۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ غِيَاثٍ ثَنَا
 ۳۱۲۴: حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
 ابْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَمْرٍو عَنْ
 کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قربانی کے
 الضَّحَايَا أَوْ اجِبَةٌ هِيَ؟ قَالَ ضَحَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 متعلق دریافت کیا کہ کیا یہ واجب ہے؟ فرمایا: اللہ کے

۱۔ ہمیں بھی ذبح کے وقت یہی دعا پڑھنی چاہیے اور "ان اول المسلمین" کی بجائے "انما من المسلمین" پڑھنا چاہیے۔ آپ (ﷺ) نے دو قربانیاں دیں۔ ایک اپنی طرف سے اور دوسری تمام امت کی طرف سے۔ معلوم ہوا کہ نقلی قربانی میں کئی افراد کی طرف سے ایک جانور ہو سکتا ہے۔ اگر وسعت ہو تو رسول اللہ (ﷺ) کی طرف سے بھی قربانی کرنی چاہیے۔ (عبد الرشید)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مِنْ بَعْدِهِ وَجُرَتْ بِهِ السُّنَّةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثَنَا الْحِجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ ثَنَّ جِلَّةُ بْنُ شَخِيمٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ سِوَاءَ.

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اہل اسلام قربانی کرتے رہے اور یہی طریقہ جاری ہوا۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۳۱۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ ابْنُ مَخْنَبٍ بِنِ سَلِيمٍ قَالَ كُنَّا وَقُوفًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلِيَّ كُلَّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَضْحِيَّةٌ وَعَبِيرَةٌ.

۳۱۲۵: حضرت مخنف بن سلیم فرماتے ہیں کہ ہم عرفہ کے دن نبی ﷺ کے قریب ہی وقوف کیے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! ہر گھر والوں پر ہر سال ایک قربانی اور ایک عتیرہ واجب ہے۔

تمہیں معلوم ہے عتیرہ کیا ہے؟ وہی جسے لوگ رجبیہ کہتے ہیں۔

أَتَذَرُونَ مَا الْعَبِيرَةُ هِيَ النَّبِيُّ يُسَمِّيهَا النَّاسُ الرَّجْبِيَّةَ.

الرَّجْبِيَّةَ.

خلاصہ الباب ☆ وجوب و سنت قربانی کی مشروعیت کے بارے میں مذاہب کی تفصیل یہ ہے کہ (۱) امام ابوحنیفہ اور صاحبین امام مالک اور امام احمد کی ایک روایت میں واجب ہے۔ (۲) امام شافعی اور امام احمد اور امام مالک کی مشہور روایت میں سنت ہے جو قربانی کے وجوب کے قائل ہیں وہ قرآن مجید: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ سے استدلال کرتے ہیں کیونکہ وانحر امر ہے اور امر وجوب کے لئے ہوتا ہے اور بہت سی احادیث بھی وجوب پر دلالت کرتی ہیں۔ عتیرہ کے بارے میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں بعض تو اس کے وجوب پر دال ہیں اور بعض صرف اجازت پر دال ہیں اور بعض اس کی ممانعت پر دال ہیں۔ جیسے حدیث ابو ہریرہ لا فرع ولا عتیرہ بقول قاضی عیاض کے جمہور اہل علم کے نزدیک جواز والی احادیث منسوخ ہیں۔ عتیرہ کی تفسیر کے بارے میں حدیث باب میں ہے کہ وہ رجبیہ ہے رجبیہ وہ بکری ہے جو ماہ رجب میں ذبح کر کے کھائی اور کھائی جاتی تھی امام نووی نے رجبیہ اور عتیرہ کو ایک ہی کہا ہے اور اس پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے۔

باب: قربانی کا ثواب

۳: بَابُ ثَوَابِ الْأُضْحِيَّةِ

۳۱۲۶: سَيِّدَةُ عَائِشَةُ صَدِيقَةٌ سَے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دس ذی الحجہ کو ابن آدم کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جو اللہ کو خون بہانے سے زیادہ پسندیدہ ہو اور روز قیامت قربانی کا جانور سینگوں، کھروں اور بالوں سمیت پیش ہوگا اور خون زمین پر گرنے سے قبل اللہ کے ہاں مقام قبولیت حاصل کر لیتا ہے۔ اس لیے خوش

۳۱۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي أَبُو الْمُثَنَّى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ يَوْمَ النَّحْرِ عَمَلًا أَحَبَّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هِرَاقَةِ دَمٍ وَأَنَّهُ لِيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَطْلَافِهَا وَأَشْعَارِهَا وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ

فطیبوا بہا نفسا۔

دلی سے قربانی کیا کرو۔

۳۱۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفِ الْعَسْقَلَانِيُّ ثنا آدم بن ابی ایاس ثنا سلام بن مسکین ثنا عائذ اللہ عن ابی داؤد عن زید بن ارقم قال قال اصحاب رسول اللہ ﷺ یا رسول اللہ! ما هذه الاضاحی؟ قال سنة ابيکم ابرهیم قالوا فما لنا فيها یا رسول اللہ قال بكل شعرة حسنة قالوا فالصوف؟ یا رسول اللہ! قال بكل شعرة من الصوف حسنة۔

۳۱۲۷: حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا: تمہارے والد ابراہیم کی سنت ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: ان میں ہمیں کیا ملے گا؟ فرمایا: ہر بال کے بدلہ نیکی۔ عرض کیا: اور اُون میں؟ فرمایا: اُون کے ہر بال کے بدلہ (بھی) نیکی۔

۴: بَابُ مَا يَسْتَحِبُّ مِنَ الْاَضَاحِي

۳۱۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثنا حفص بن غياث عن جعفر بن محمد عن ابیه عن ابی سعید قال ضحی رسول اللہ ﷺ بكبش اقرون فجعل ياكل في سواد ويمشي في سواد وينظر سواد۔

۴: باب: کیسے جانور کی قربانی مستحب ہے؟

۳۱۲۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے نر مینڈھے کی قربانی دی جس کا منہ پاؤں اور آنکھیں سیاہ تھیں۔

۳۱۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ اخبرني سعيد بن عبد العزيز ثنا يونس بن ميسرة بن حابس قال خرجت مع ابی سعید الزرقبی صاحب رسول اللہ ﷺ الى شراء الضحایا۔

۳۱۲۹: حضرت یونس بن ميسرة فرماتے ہیں کہ میں صحابی رسول حضرت ابوسعید زرقبی رضی اللہ عنہ کے ساتھ قربانی خریدنے گیا تو ابوسعید نے ایک چتکبرے مینڈھے کی طرف اشارہ کیا جو جسم میں نہ بہت اونچا تھا نہ پست اور فرمایا کہ میرے لیے یہ خرید لو۔ شاید انہوں نے

قال يونس فأشار أبو سعيد الى كبش ادغم ليس بالمرتفع ولا المتضع في جسمه فقال لي اشتريني هذا كأنه شبهه بكبش رسول اللہ ﷺ۔

اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مینڈھے کے مشابہ سمجھا۔

۳۱۳۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدمشقي ثنا الوليد بن مسلم ثنا أبو غالب أنه سمع سليم بن عامر يحدث عن ابی أمية الباهلي أن رسول اللہ ﷺ قال خير الكفن الحلة وخير الضحایا الكبش الاقرون۔

۳۱۳۰: حضرت ابو امامہ باہلی سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بہترین کفن یہ ہے کہ جوڑا (ازار اور چادر) ہو اور بہترین قربانی سینگوں والا مینڈھا ہے۔

☆ خلاصہ الباب: یہ صحابہ کرام کی شان تھی کہ ہر بات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے تھے حتیٰ کہ قربانی کا جانور جیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خریدو ایسا ہی صحابہ کرام نے خریدنا ہے۔

۵: بَابُ عَنْ كَمْ تُجْزَى الْبَدَنَةُ

وَالْبَقْرَةُ

۳۱۳۱: حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ابْنَانَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى ابْنَانَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَلْبَاءِ بْنِ أَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْجَزُورِ عَنْ عَشْرَةِ وَالْبَقْرَةِ عَنْ سَبْعَةٍ.

۳۱۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا بِالْحُدَيْبِيَّةِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةِ وَالْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

۳۱۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْبَرَاءِ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَمْرًا مِنْ بَنِيهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَقْرَةً بَيْنَهُنَّ.

۳۱۳۴: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ الشَّرِيٍّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي حَاضِرٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَلَبَ الْأَبْلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَنْحَرُوا الْبَقْرَ.

۳۱۳۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ الْمَصْرِيُّ أَبُو طَاهِرٍ ابْنَانَا ابْنُ وَهْبٍ ابْنَانَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَحَرَ عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَقْرَةً وَاحِدَةً.

بَابُ: أَوْنُثٌ أَوْرُگَائِ كَتَنَ آدَمِيُوكِ

طَرَفِ سَ كَافِي هِ؟

۳۱۳۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے کہ عید قربان (عید الاضحیٰ) آگئی تو ہم اُونٹ میں دس اور گائے میں سات افراد شریک ہوئے۔

۳۱۳۲: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: ہم نے حدیبیہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُونٹ سات افراد کی طرف سے گائے بھی سات افراد کی طرف سے قربان کی۔

۳۱۳۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جن ازواجِ مطہرات (رضی اللہ عنہن) نے حجۃ الوداع میں عمرہ کیا (پھر حج کیا یعنی حج تمتع کیا) ان کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

۳۱۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اُونٹ کم ہو گئے تو آپ ﷺ نے صحابہؓ کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیا۔

۳۱۳۵: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں آلِ محمد (ﷺ) کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

خلاصہ الباب ☆ امام اسحاق بن راہویہ اور سعید بن المسیب کے نزدیک ایک اُونٹ کی دس آدمیوں کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے۔ لیکن جمہور ائمہ اور صحابہ کرام میں سے حضرت انس ابو مسعود علیٰ ابن عمر ابن مسعود ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے یہی مروی ہے کہ ایک اُونٹ میں قربانی کے ساتھ حصے ہیں دس نہیں جمہور ائمہ کے دلائل بہت کثیر اور واضح ہیں۔

۶: بَابُ كَمْ تُجْزَى مِنَ الْغَنَمِ عَنِ

الْبَدَنَةِ

۳۱۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ
الْبُرْسَابِيُّ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءُ الْخُرَاسَانِيُّ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ عَلِيَّ بَدَنَةٌ وَأَنَا
مُؤَبَّرٌ بِهَا وَلَا أَجِدُهَا فَاشْتَرَيْتُهَا فامرؤ النسي ﷺ أَنْ يَبْتَاعَ
سَبْعَ شِيَاهٍ فَيُدْبِحُهَا.

۳۱۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ وَغَدُو
الرَّحِيمُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ وَثَنَا
الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ
غَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِدِي
الْحُلَيْفَةِ مِنْ تَهَامَةَ فَاضْبَنَا إِبِلًا وَغَنَمًا فَعَجَلَ الْقَوْمُ فَأَعْلَبْنَا
الْقُدُورَ قَبْلَ أَنْ نُقَسِمَ فَاتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَامْرَبَهَا فَأَكْفَمَتْ ثُمَّ عَدَلَ الْجَزُورَ بَعَثَرَةً مِنَ
الْغَنَمِ.

بَابُ: کتنی بکریاں ایک اونٹ کے برابر

ہوتی ہیں؟

۳۱۳۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ کی خدمت میں ایک مرد حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے ذمہ ایک اونٹ ہے اور میں مالی اعتبار سے خرید پر وسعت رکھتا ہوں لیکن اونٹ ملتا ہی نہیں کہ خریدوں۔ نبیؐ نے اس سے فرمایا: سات بکریاں خرید کر ذبح کر دو۔

۳۱۳۷: حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔ جب ہم تہامہ کے ذوالحلیفہ میں پہنچے تو ہمیں (غنیمت میں) بہت سے اونٹ اور بکریاں ملیں تو لوگوں نے جلدی سے کام لیا اور تقسیم سے قبل ہی ہانڈیاں چڑھا دیں۔ اس کے بعد رسول اللہؐ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپؐ کے حکم پر ہانڈیاں الٹ دی گئیں (کیونکہ تقسیم سے قبل غنیمت کا مال استعمال کرنا درست نہیں) پھر آپؐ نے (مال غنیمت کی تقسیم میں) اونٹ کو دس بکریوں کے برابر رکھا۔

خلاصہ الباب: احناف کے نزدیک ایک بکری ایک آدمی کی طرف سے ٹھیک ہے ایک سے زیادہ کی طرف سے جائز نہیں جن احادیث میں آیا ہے کہ ایک گنہ والوں کی طرف سے ایک بکری کافی ہے اس کی توجیہ یہ ہے کہ ثواب اہل بیت کے لئے ہے۔

۷: بَابُ مَا تُجْزَى مِنَ الْأَضَاحِيِّ

۳۱۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
بُرَيْدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْجُهَنِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَعْطَاهُ غَنَمًا فَقَسَمَهَا عَلَى أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عِيْوَةٌ
فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحَّ بِهِ

بَابُ: کونسا جانور قربانی کیلئے کافی ہے؟

۳۱۳۸: حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بکریاں دیں۔ انہوں نے قربانی کے لیے اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیں۔ ایک یکسالہ بچہ باقی رہا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی

اٹت۔

قربانی تم کر لو۔

۳۱۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرْهَيْمِ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى مَوْلَى الْأَسْلَمِيِّينَ عَنْ أَبِيهِ قَالَتْ حَدَّثَنِي أُمُّ بِلَالٍ بِنْتُ هِلَالٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَجُوزُ الْجَزَعُ مِنَ الضَّانِ أَضْحِيَّةً.

۳۱۳۹: حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھ ماہ کے بھیڑ کی قربانی جائز ہے۔ (بشرطیکہ اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہو)۔

۳۱۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَانَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُقَالُ لَهُ مُجَاشِعٌ مِنْ بَنِي سَلِيمٍ فَعَزَّتِ الْغَنَمُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِنَّ الْجَذَعَ يُوفِي بِمَا تُوفِي مِنْهُ النَّبِيَّةُ.

۳۱۴۰: حضرت کلب فرماتے ہیں کہ ہم بنو سلیم کے ایک صحابی رسول جن کا نام مجاشع تھا کے ساتھ تھے کہ بکریاں کم ہو گئیں تو ان کے حکم سے ایک صاحب نے اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ کچھ ماہ کا بھیڑ ایک سال کے بکرے کی جگہ کافی ہو جاتا ہے۔

۳۱۴۱: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ حَيَّانٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنبَانَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَذْبَحُوا الْأَمْسِنَةَ إِلَّا أَنْ يَتَسَّرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَزَعَةً مِنَ الضَّانِ.

۳۱۴۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو برس کا جانور ذبح کیا کرو الا یہ کہ تمہیں تنگی ہو تو چھ ماہ کا بھیڑ ذبح کر سکتے ہو۔

خلاصہ الباب ✪ اونٹ گائے بکری میں شنی یا اس سے زائد کی قربانی درست ہے سوائے ضآن یعنی بھیڑ یا دنبہ کے اس کا جذبہ بھی جائز ہے فقہاء کے مذہب میں بھیڑ سے جذبہ وہ ہے کہ جس کی عمر کے چھ ماہ پورے ہو چکے ہوں۔ امام مالک اور امام احمد بھی اسی کے قائل ہیں البتہ امام شافعی فرماتے ہیں کہ بھیڑ بکری میں بھی وہی جائز ہے جو دوسرے سال میں لگ گیا ہے۔ شنی کی تعریف یہ ہے کہ دنبہ اور بھیڑ بکری سے شنی وہ بچہ ہے جو ایک سال کا ہو کر دوسرے سال میں لگ جائے اور گائے سے شنی وہ ہے جو دو سال کا ہو کر تیسرے سال میں لگ جائے اور اونٹ سے شنی وہ ہے جو پانچ سال کا ہو کر چھٹے سال میں لگ جائے۔ عربی شاعر کا قول اس کی تائید میں موجود ہے۔

پاؤں: کس جانور کی قربانی مکروہ ہے؟

۸: بَابُ مَا يُكْرَهُ أَنْ يُضْحَى بِهِ

۳۱۴۲: سَيِّدُنَا حَضْرَتُ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ فَرَمَاتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایسے جانور کی قربانی سے منع فرمایا جس کا کان آگے سے یا پیچھے سے پھٹا ہوا ہو یا اس کے کان میں سوراخ ہو یا اس کا کوئی ایک عضو یا سب اعضاء کٹے

۳۱۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ شَرِيحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُضْحَى بِمُقَابِلَةِ أَوْ مُدَابِرَةِ أَوْ شَرْفَاءِ أَوْ خَرْفَاءِ أَوْ

جدغاء۔

ہوئے ہوں۔

۳۱۳۳: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (قربانی کی) آنکھ اور کان غور سے دیکھنے کا حکم دیا۔ (تا کہ اطمینان ہو کہ یہ اعضاء سلامت ہیں)۔

۳۱۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَيْبِ بْنِ عَبْدِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَنْتَشِرَ الْعَيْنَ وَالْأَذْنَ.

۳۱۳۴: حضرت عبید بن فیروز کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازبؓ سے عرض کیا کہ جو قربانی رسول اللہ ﷺ نے مکروہ یا ممنوع قرار دی مجھے اس کے متعلق بتائیے۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرح اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا اور میرا ہاتھ آپ ﷺ کے دست مبارک سے چھوٹا ہے کہ چار جانوروں کی قربانی درست نہیں: ایک کانا، جس کا کانا پن ظاہر ہو۔ دوسرا بیمار جس کی بیماری واضح ہو۔ تیسرا لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔ چوتھا اتنا ڈبلا کہ اس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو۔ عبید نے کہا کہ میں کان میں عیب کو بھی پسند نہیں کرتا۔ فرمایا: جو تمہیں پسند نہ ہو چھوڑ دو لیکن دوسروں پر حرام مت کرو۔

۳۱۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ أَبُو الْوَلِيدِ قَالُوا ثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ فَيْرُوذٍ قَالَ قُلْتُ لِبُرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَنِي بِمَا كَرِهَ أَوْ نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَضَاحِيِّ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا بِيَدِهِ وَ يَدِي أَقْصَرُ مِنْ يَدِهِ أَرْبَعٌ لَا تُجْزَى فِي الْأَضَاحِيِّ الْعَوَاءُ الَّتِي عَوَزَهَا وَ الْمَرِيضَةُ الَّتِي مَرَضِيهَا وَ الْعَرَجَاءُ الَّتِي ظَلَعُهَا وَ الْكَيْسِرَةُ الَّتِي لَا تُنْقَى قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ بَقِصٌ فِي الْأَذَنِ قَالَ فَمَا كَرِهْتَ مِنْهُ فَدَعَهُ وَ لَا تُحَرِّمَنَّ عَلَيَّ أَحَدٌ.

۳۱۳۵: حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگ ٹوٹنے اور کن کٹنے جانور کی قربانی سے منع فرمایا۔ (یعنی قربانی مکمل اعضاء والے جانور کی کی جائے)۔

۳۱۳۵: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مُسْعَدَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَ جُرْزِيَّ بْنَ كَلْبِ بْنِ يَحْدَثُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُضْحَى بِأَغْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأَذَنِ.

خلاصہ الباب ☆ حاصل ان ارشادات کا یہ ہے کہ صحت مند اور مکمل اعضاء والے جانور کی قربانی درست ہے اور معیوب جانور مثلاً اندھے کانے اور ایسا لنگڑا جو قربان گاہ تک نہ پہنچ سکے اور بہت دبلے جانور کی قربانی جائز نہیں۔ اسی طرح جس جانور کا کان یا دم کٹی ہو وہ بھی جائز نہیں اور جس جانور کے کان یا دم کا زیادہ حصہ نہ ہو وہ بھی جائز نہیں اور اگر کان یا دم کا قلیل حصہ کٹا ہو اور باقی ماندہ حصہ زیادہ ہو تو جائز ہے صاحبین رحمہم اللہ علیہم کے نزدیک نصف سے زیادہ اکثر ہے۔

۹: بَابُ مَنْ اشْتَرَى أَصْحِيَّةً

صَحِيحَةً فَأَصَابَهَا

عِنْدَهُ شَيْءٌ

بَابُ: صحیح سالم جانور قربانی کیلئے خرید پھر
خریدار کے پاس آنے کے بعد جانور میں کوئی

عیب پیدا ہو گیا

۳۱۳۶: حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے
قربانی کے لیے ایک مینڈھا خریدا۔ پھر بھیڑیا اس کے
کان اور سرین میں سے کھا گیا تو ہم نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے ہمیں اسی کی
قربانی کا حکم دیا۔

۳۱۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ
الْمَلِكِ أَبُو بَكْرٍ قَالَ ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ جَابِرِ
بْنِ يَزِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قُرْظَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخَدْرِيِّ قَالَ ابْتِغْنَا كَبْشًا نَضَجِي بِهِ فَأَصَابَ الذَّنْبُ مِنْ
الْيَتِيهِ أَوْ أُذُنِهِ فَسَأَلْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرْنَا أَنْ نَضَجِي بِهِ.

خلاصہ الباب ☆ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اگر خریدنے کے بعد کوئی ایسا عیب پیدا ہو جائے جو قربانی سے مانع ہو تو وہی عیب
دار جانور کافی ہے۔ حنفیہ کے نزدیک اس کی بابت قدرے تفصیل ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر قربانی کنندہ شخص مالدار ہو تو اس
پر دوسرا جانور خرید کر قربانی کرنا واجب ہے اور اگر وہ فقیر و تنگ دست ہو تو اس کے لئے وہی عیب دار کافی ہے۔

بَابُ: ایک گھرانے کی طرف سے ایک بکری

کی قربانی

۳۱۳۷: حضرت عطاء بن یسارؓ فرماتے ہیں کہ میں
حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے عہد مبارک میں قربانی
کیسے ہوتی تھی؟ فرمایا: نبی ﷺ کے عہد مبارک میں
مرد ایک بکری اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی
طرف سے قربانی کرتا تھا۔ پھر وہ خود بھی کھاتے اور
دوسروں کو بھی کھلاتے پھر لوگ فخر کرنے لگے اور اب کی
حالت تو تم دیکھ ہی رہے ہو۔

عَنْ أَهْلِهِ

۳۱۳۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْنِ رَيْهِمٍ ثَنَا أَبُو
فَدَيْكٍ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ صَيَّادٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا أَيُّوبَ
الْأَنْصَارِيَّ كَيْفَ كَانَتْ الصَّحَابِيُّونَ فِيكُمْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ يُضَجِّي
بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَيَأْكُلُونَ وَيُطْعَمُونَ ثُمَّ تَبَاهَى
النَّاسُ فَضَارَ كَمَا تَرَى.

۳۱۳۸: حضرت ابو سرحہ کہتے ہیں کہ میرے اہل خانہ
نے مجھے شفقت پر ابھارا جبکہ میں سنت (نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم) پر عامل تھا۔ پہلے گھر والے ایک دو بکریوں کی
قربانی کرتے تھے اور اب ہمیں ہمارے پڑوسی بخیل

۳۱۳۸: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مُهْدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ بِيَانٍ عَنْ
الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَرِيْحَةَ قَالَ حَمَلْنِي أَهْلِي عَلَى الْجَفَاءِ

بَعْدَمَا عَمَلْتُ مِنَ السَّنَةِ كَانَ أَهْلُ الْبَيْتِ يُصْخِرُونَ بِالشَّاةِ وَالشَّاتِينَ وَالْآنَ يُبْخَلُّنَا جِيرَانًا.

کہتے ہیں (اس بات پر کہ ہم صرف ایک دو بکریاں قربان کریں)۔

خلاصہ الباب ۲۶ ان احادیث سے تکبر اور فخر کی مذمت کی گئی ہے کہ ریاء و نمود کے لئے قربانی نہ کی جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کئی قربانی کرنا خلاف سنت نہیں ورنہ اسراف کے زمرے میں آتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سو اونٹ بھی ذبح کئے تھے۔ جمہور ائمہ کرام نے نزدیک ایک بکری ایک آدمی ہی کی طرف سے قربان کی جاسکتی ہے جن احادیث میں پورے گھرانے کی طرف سے قربانے کا ذکر ہے صاحب بدایہ فرماتے ہیں کہ قیم اور منتظم اہل بیت پر محمول ہے کیونکہ مالدار ہی اس کو حاصل ہے پس اصل عبارت حدیث کی اس طرح تھی علی کل قیم اہل بیت فی کل عام اضحاة غیرة پس مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کے قائم مقام کر دیا گیا اب مطلب حدیث کا یہ ہے کہ ہر گھر کے منتظم پر قربانی واجب ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ سب کی طرف سے ایک قربانی کافی ہو۔

باب: جس کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو وہ

۱۱: بَابُ مَنْ ارَادَ أَنْ يُضْحِيَ فَلَا

ذی الحجہ کے پہلے دس دن بال اور ناخن نہ

يَأْخُذُ فِي الْعَشْرِ مِنْ شَعْرِهِ

کتروائے

وَ أَظْفَارِهِ

۳۱۴۹: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ذی الحجہ کے پہلے دس دن ہوں اور تم میں سے کسی کا قربانی کا ارادہ ہو تو وہ اپنے بال اور بدن میں سے کچھ بھی نہ لے۔ (ایسا کرنا مستحب ہے اور قربانی کے بعد ناخن اور بال اتارے)۔

۳۱۴۹: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَمَلَانِيُّ ثنا سفيان بن غيثة عن عبد الرحمن بن حميد بن عبد الرحمن بن عوف عن سعيد بن المسيب عن أم سلمة رضي الله تعالى عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا دخل العشر وأراد أخذكم أن يضحي فلا يمس من شعره ولا بشره شيئاً.

۳۱۵۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور اس کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ اتارے۔ (یعنی یکم ذی الحجہ سے بوقت قربانی تک ان چیزوں سے اجتناب کرے۔ قربانی کے بعد بال کنوا لے اور ناخن کتروالے)۔

۳۱۵۰: حَدَّثَنَا حاتم بن بكر الصبي ابو عمرو ثنا محمد بن بكر البرساني ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ يَزِيدَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ ثنا ابو قتيبة و يحيى بن كثير قالوا ثنا شعبه عن مالک بن انس عن عمرو و بن مسلم عن سعيد بن المسيب عن أم سلمة قالت قال رسول الله ﷺ من رأى منكم هلال ذى الحجة فأراد أن يضحي فلا يقر من له شعر ولا ظفراً.

خلاصۃ الباب ☆ حنفیہ اور کئی علماء کے نزدیک یہ حکم استحبابی ہے یعنی قربانی کرنے تک بال ناخن وغیرہ نہ کترانا باعث اجر و ثواب ہے، افسوس ہے کہ لوگوں نے اس سنت کو ترک کر دیا اور بعض علماء کے نزدیک تو بال کترنا یا ناخن تراشنا قربانی سے پہلے دس دنوں میں حرام ہے۔

باب : نماز عید سے قبل قربانی ذبح کرنا

۱۲ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ ذَبْحِ الْأَضْحِيَةِ قَبْلَ

ممنوع ہے

الصَّلَاةِ

۳۱۵۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے نحر کے دن نماز عید سے قبل قربانی کا جانور ذبح کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوبارہ قربانی کرنے کا امر فرمایا۔

۲۱۵۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا ذَبَحَ يَوْمَ النَّحْرِ يَوْمَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعِيدَ.

۳۱۵۲: حضرت جناب بجلی فرماتے ہیں کہ میں نے عید قربان نبی ﷺ کے ساتھ ادا کی اور کچھ لوگوں نے نماز عید سے قبل ہی جانور ذبح کر دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس نے بھی نماز سے قبل جانور ذبح کیا ہے وہ دوبارہ قربانی کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا تو وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۳۱۵۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ الْجَلْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَبَحَ أَنَسٌ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ مِنْكُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَعِدْ أَضْحِيَّتَهُ وَمَنْ لَا فَلْيَذْبَحْ عَلَيَّ اسْمَ اللَّهِ.

۳۱۵۳: حضرت عؤیمیر بن اشقر سے روایات ہیں کہ انہوں نے نماز عید سے قبل جانور ذبح کر دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: دوبارہ قربانی کرو۔

۳۱۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَوَيْمِرِ بْنِ أَشْقَرٍ أَنَّهُ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَعِدْ أَضْحِيَّتَكَ

۳۱۵۴: حضرت ابو زید انصاری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انصار کے ایک گھر کے قریب سے گزرے تو آپ ﷺ کو گوشت بھننے کی خوشبو محسوس ہوئی۔ فرمایا: کس نے قربانی ذبح کر لی؟ تو ایک انصاری باہر آئے اور عرض کیا: میں نے اے اللہ کے رسول! اور نماز سے قبل اس لیے ذبح کیا کہ گھر والوں اور پڑوسیوں کو

۳۱۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ غَيْرُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَبُو مُوسَى ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثنا أَبِي عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ مَرَّ رَسُولُ

اللہ ﷺ بدار من ذور الأنصار فوجد ریح فتار . فقال من هذا الذی ذبح فخرج الیہ رجل منا فقال انا یا رسول اللہ! ذبحت قبل ان أصلی لأطعم أهلی و خرابی فامرہ ان یعیذ فقال لا واللہ الذی لا الہ الا هو ما عندی الا جذع او جمل من الضان قال اذ بغها و لن تجزی جذعہ عن احد بغدک .

کھلاؤں۔ آپ ﷺ نے ان کو دوبارہ قربانی کرنے کا امر فرمایا تو اس نے عرض کیا: اسی اللہ کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میرے پاس صرف بھیڑ کا بچہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے ہی ذبح کر لو اور تمہارے بعد یہ کسی اور کے لیے کافی نہ ہوگا۔

خلاصہ الباب : اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شہری کے لئے عید کی نماز سے قبل قربانی جائز نہیں ہاں دیہاتی طلوع فجر کے بعد ہی قربانی کر سکتا ہے کیونکہ اس پر نماز عید واجب نہیں ہے اس لئے قربانی میں مشغول ہونے سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔

۱۳ : باب من ذبح أضحیتہ بیدہ

باب : اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا

۳۱۵۵ : حدثنا محمد بن بشر ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة سمعت قتادة يحدث عن انس بن مالك قال لقد رأيت رسول الله ﷺ يذبح أضحيته بيده واضعا قدمه على صفا حنفا .

۳۱۵۵ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھوں سے ذبح کر رہے ہیں۔ اس (جانور) کے پہلو پر پاؤں رکھ کر۔

۳۱۵۶ : حدثنا هشام بن عمار ثنا عبد الرحمن بن سعد بن عمار بن سعد مؤذن رسول الله ﷺ حدثني ابي عن ابيه عن جده ان رسول الله ﷺ ذبح أضحيته عند طرف الرقاق طريق بني زريق بيده بشفرة .

۳۱۵۶ : مؤذن رسول حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ نے بنی زریق کے راستے میں گلی کے کنارے اپنی قربانی اپنے ہاتھوں سے چھری سے ذبح کی۔

خلاصہ الباب : افضل یہی ہے کہ قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا چاہئے اگر اچھی طرح سے قربان کرنا جانتا ہو ورنہ دوسرے آدمی کے ذریعہ قربانی کرے۔

۱۴ : باب جلود الاضاحی

باب : قربانی کی کھالوں کا بیان

۳۱۵۷ : حدثنا محمد بن معمر ثنا محمد بن بكر البرسائي اثنانا بن جزيج اخبرني الحسن بن مسلم ان مجاهدنا اخبره ان عبد الرحمن بن ابي ليلى اخبره ان علي بن ابي طالب اخبره ان رسول الله ﷺ امره ان

۳۱۵۷ : حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی قربانی کا گوشت کھالیں اور جھولیں (وغیرہ) سب کے سب مساکین میں تقسیم کرنے کا امر فرمایا۔

يَقْسِمُ بَدَنَهُ كُلَّهَا لِحَوْمِهَا وَجُلُودِهَا وَجَلَالِهَا لِلْمَسَاكِينِ.

۱۵ : بَابُ الْأَكْلِ مِنَ لُحُومِ الضَّحَايَا

۳۱۵۸ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ مِنْ كُلِّ جَزُورٍ بِبَضْعَةٍ فُجِعَتْ فِي قَدْرٍ فَاتَّكَلُوا مِنَ اللَّحْمِ وَخَسُوا مِنَ الْمَرَقِ.

بَابُ : قَرَبَانِيوں کا گوشت کھانا

۳۱۵۸ : حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو قربانی کے ہر اونٹ سے گوشت کا ایک پارچہ لے کر ہنڈیا میں ڈال دیا گیا۔ سب نے گوشت کھایا اور شور بہ پیا۔

۱۶ : بَابُ إِذْخَارِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ

۳۱۵۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَابِسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ لِجَهْدِ النَّاسِ ثُمَّ رَخَّصَ فِيهَا.

بَابُ : قَرَبَانِيوں کا گوشت جمع کرنا

۳۱۵۹ : سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا گوشت جمع کر لینے سے اس لیے منع فرمایا تھا کہ لوگ محتاج تھے بعد میں آپ نے اس کی اجازت فرمادی تھی۔

۳۱۶۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي الْمَلْحِ عَنْ نُبَيْشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَكُلُوا وَادْجُرُوا.

۳۱۶۰ : حضرت نبیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں تین یوم سے زیادہ قربانیوں کے گوشت رکھنے سے منع کیا تھا۔ سوا ب کھالیا کرو اور جمع بھی کر سکتے ہو۔

۱۷ : بَابُ الذَّبْحِ بِالْمُضَلِّي

۳۱۶۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْخَنَفِيِّ ثَنَا أَنَسُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَذْبَحُ بِالْمُضَلِّي.

بَابُ : عِيدِ گاہ میں ذبح کرنا

۳۱۶۱ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی عید گاہ میں ذبح کرتے تھے (عید گاہ شہر سے باہر تھی)۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الذبائح

ذبیحوں کا بیان

۱: بَابُ الْعَقِيقَةِ

پَابُ : عَقِيقَةُ كَابِيَان

۳۱۶۲: حضرت امّ مگر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں کافی ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کافی ہے۔

۳۱۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ مَكْرَمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ تُكَافِئَانِ وَ عَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ

۳۱۶۳: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں لڑکے کی طرف سے (بالترتیب) دو بکریوں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرے کے عقیقہ کا امر فرمایا۔

۳۱۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عَفَّانُ تَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ حُثَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَعُقَّ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ وَ عَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً.

۳۱۶۴: حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے لہذا اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے نجاست کو دور کرو۔ (یعنی ساتویں روز اسکو پاک کرنا چاہیے اور اسکے بال منڈوا دینے چاہئیں)۔

۳۱۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ تَنَا هَشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَيْرِينَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةً فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَ أَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى.

۳۱۶۵: حضرت سرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر لڑکا اپنے عقیقہ کے

۳۱۶۵: حَدَّثَنَا هَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا شُعَيْبُ ابْنِ اسْحَاقَ تَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
کُلُّ غَلَامٍ مُرْتَهِنٌ بِعَقِيقَةٍ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُحْلَقُ
رَأْسُهُ وَيُسْمَى

عوض) میں گروی رکھا ہوا ہے اور ساتویں روز اس کی
طرف سے عقیقہ ذبح کیا جائے اور سرمونڈا جائے اور
اُس کا نام رکھا جائے۔

۳۱۶۶: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ خَمِينٍ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ وَهَّابٍ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ الْخَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى
أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ الْمُؤَنَّى حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ
يُعْقَى عَنِ الْغَلَامِ وَلَا يُنْسُ رَأْسُهُ بِدَمٍ

۳۱۶۶: حضرت یزید بن عبدالمزنی رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لڑکے کی طرف سے عقیقہ کیا
جائے اور (عقیقہ کا خون) لڑکے کے سر کو نہ لگایا
جائے۔

خلاصہ الباب ۳: ذبائح ذبح کی جمع ہے۔ ذبیحہ اور ذبح دراصل مذبوح جانور کو کہتے ہیں جو نومولود بچہ کی طرف سے جانور
ذبح کیا جاتا ہے اس کو عقیقہ کہتے ہیں یہ مستحب ہے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک ساتویں دن کرنا
اور اسی دن اس کا نام رکھنا چاہئے۔ اور اسکے بال منڈا کر ان کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرنی چاہئے۔

۲: بَابُ الْفَرْعَةِ وَالْغَيْرَةِ

باب: فرعہ اور عتیرہ کا بیان

۳۱۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ
زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي إِلْيَاحَ عَنْ نَيْشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! إِنَّا
كُنَّا نَعْتَرُ غَيْرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ
الذَّبْحُ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَيِّ شَهْرٍ كَانَ وَتَبَرُّوا لِلَّهِ
وَاطْعَمُوا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! إِنَّا كُنَّا
نَفْرَعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَأْمُرُنَا بِهِ قَالَ فِي كُلِّ
سَابِعَةِ فَرَعٍ تَغْدُوهُ مَا شِئْتَكَ حَتَّى إِذَا اسْتَحْمَلَتْ
ذَبْحَتْهُ فَتَضَدَّقَتْ بِلَحْمِهِ (أَرَاهُ قَالَ) عَلَى السَّبِيلِ فَإِنَّ
ذَلِكَ هُوَ خَيْرٌ.

۳۱۶۷: حضرت نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول
اللہ کو پکارا اور کہا: اے اللہ کے رسول! ہم جاہلیت میں
رجب میں بکری ذبح کیا کرتے تھے تو آپ ہمیں اس
بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا: اللہ کیلئے جس ماہ
چاہو ذبح کرو (رجب کی خصوصیت نہیں) اور نیکی اللہ کیلئے
کیا کرو اور کھانا کھلایا کرو۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ
کے رسول! ہم جاہلیت میں فرع (پہلوٹا بچہ) ذبح کیا
کرتے تھے۔ آپ اس کی بابت ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟
فرمایا: ہر چھ دنے والے جانور میں ذبح ہے جسے تمہارا جانور
جنے پھر جب وہ بار برداری کے لائق (جوان) ہو جائے تو
تم اسے ذبح کر کے مسافروں پر اسکا گوشت صدقہ کر دو۔
ایسا کرنا بہتر ہے (بہ نسبت اسکے کہ بچہ کو ہی ذبح کرے)۔

۳۱۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ
قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ

۳۱۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ فرعہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا فِرْعَةَ وَلَا عَتِيرَةَ. قَالَ هِشَامٌ فِي حَدِيثِهِ وَالْفِرْعَةُ أَوَّلُ النَّجَاجِ وَالْعَتِيرَةُ الشَّاةُ يَذْبَحُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ فِي رَجَبٍ

ہے نہ عتیرہ۔ ہشام کہتے ہیں کہ فرع پہلو ٹاپچہ ہے اور عتیرہ بکری ہے جسے گھروالے (ماہ) رجب میں ذبح کریں۔

۳۱۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اسْلَمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا فِرْعَةَ وَلَا عَتِيرَةَ.

۳۱۶۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ تو فرع کچھ ہے اور نہ ہی عتیرہ۔ ابن ماجہ نے کہا یہ حدیث محمد بن ابی عمر عدنی کی نادر حدیثوں میں سے ہے۔

خلاصۃ الباب عتیرہ وہ بکرا ہے جس کو اہل جاہلیت ماہ رجب میں غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتے تھے اس کو رجبیہ بھی کہتے تھے۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ دور جاہلیت میں کچھ قربانیاں تھیں جن میں عقیدہ رجبیہ اور عتیرہ بھی ہے اور فرع بھی جاہلیت میں مروج تھی یعنی اونٹنی کا پہلا بچہ جس کو شرک ذبح کرتے تھے۔ عتیرہ کے متعلق مختلف احادیث وارد ہوئی ہیں بعض تو اس کے وجوب پر دال ہیں۔ جیسے حدیث محف بن سلیم رضی اللہ عنہ اور حدیث عائشہؓ یہ دونوں ابوداؤد میں ہیں اور بعض صرف اجازت پر دال ہیں جیسے حدیث عیشہؓ بذلیٰ یہ بھی ابوداؤد میں ہے اور بعض اس کی مخالفت پر دال ہیں جیسے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما جو احادیث باب ہیں۔ اب امام شافعیؒ و بیہقی وغیرہ نے تو یہ کیا ہے کہ احادیث اذن (جواز) ندب (استحباب) پر محمول ہیں اور احادیث نہی عدم وجوب پر۔ پس لا فرعۃ ولا عتیرۃ کے معنی یہ ہیں لا فرع واجب ولا عتیرۃ واجبة لیکن بقول قاضی عیاضؒ جمہور اہل علم کے نزدیک جواز والی احادیث منسوخ ہیں شیخ حازی نے بھی اسی پر جزم کیا ہے۔

باب: ذبح اچھی طرح اور عمدگی سے کرنا

۳۱۷۰: حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں احسان (رحم و انصاف اور عمدگی کو) فرض فرمایا۔ لہذا جب تم قتل کرو تو عمدگی سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو عمدگی سے ذبح کرو اور تم میں سے ایک اپنی چھری کو خوب تیز کرے اور (اس طرح) اپنے ذبیحہ کو راحت پہنچائے۔

۳۱۷۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد کے قریب سے

۳: بَابُ إِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ

۳۱۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَالْيَجْدُ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلِيَرَّخَ ذَبْحَتَهُ.

۳۱۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ ابْنِ أَبِي خَبْرَةَ الثَّمِيمِيِّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِي

سَعِيدُ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَجْرُ شَاةً بِأُذُنَيْهَا فَقَالَ ذَعْ أُذُنَيْهَا وَخُذْ بِسَالِفَتِهَا.

گزرے۔ وہ ایک بکری کا کان پکڑ کر اُسے گھسیٹ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا کان چھوڑ دو اور گردن پکڑ لو۔

۳۱۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ الْجُعْفِيُّ ثَنَا مَرْزَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ خَيْرِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَذِّ الشِّفَارِ وَأَنْ تُوَارَى عَنِ الْبَهَائِمِ وَقَالَ إِذَا ذَبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَنْجِزْ.

۳۱۷۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھریاں تیز کرنے اور دوسرے جانوروں سے چھپا کر ذبح کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی ذبح کرے تو جلدی سے ذبح کر ڈالے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَيْبٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

بَابُ: ذَبْحِ كَيْفِ بَسْمِ اللَّهِ كَهِنًا

۳۱۷۳: حضرت ابن عباسؓ آیت: ”شياطين اپنے دوستوں کو وحی کرتے ہیں“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ شياطين کہا کرتے تھے کہ جس جانور پر اللہ کا نام لیا جائے اُسے مت کھاؤ اور جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اُسے کھا لیا کرو۔ اس پر اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ”جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اُسے مت کھاؤ۔“

۳۱۷۴: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں (فروخت کرنے کیلئے) ہمیں معلوم نہیں کہ اس پر (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لیا گیا یا نہیں؟ فرمایا: تم اللہ کا نام لے کر کھا لیا کرو اور یہ لوگ قریب ہی میں اسلام لائے تھے۔

۴: بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الذَّبْحِ

۳۱۷۳: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (إِنَّ الشَّيَاطِينَ لِيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ) قَالَ كَانُوا يَقُولُونَ مَا ذُكِرَ عَلَيْهِ اسْمُ اللَّهِ فَلَا تَأْكُلُوا وَمَا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ (وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ).

۳۱۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ قَوْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! إِنْ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِلَحْمٍ لَا نَدْرِي ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا؟ قَالَ سَمُّوا أَنْتُمْ وَكُلُوا أَوْ كَانُوا حَدِيثٌ عَهْدٍ بِالْكَفْرِ.

خلاصہ الباب ☆ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا جانور حرام ہے اور اس کا کھانا بھی حرام ہے۔ ذبح اختیاری کی شرائط میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ذبح کرنے والا ملت تو حید والا ہو اعتقاداً جیسے مسلمان با ازراہ دعویٰ جیسے کتابی اور یہ کہ وہ شخص حلال ہو اور حرم سے باہر ہو اور تسمیہ سے حلال ہوگا امام ابوحنیفہ کے نزدیک اگر عدا (ارادنا) تسمیہ ترک کر دیا تو ذبح حرام ہوگا اور اگر بھولے سے رہ جائے تو حلال ہے امام شافعی کے نزدیک مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے چاہے ارادنا اس نے تسمیہ ترک کر دیا ہو۔ امام مالک کے نزدیک دونوں صورتوں میں وہ جانور حرام ہوگا امام ابوحنیفہ کا مذہب بین بین اور وسط ہے۔ خیر الامور اوسطها (سب کاموں میں بہترین وہ ہے جو درمیانہ ہو)۔

باب: کس چیز سے ذبح کیا جائے؟

۵: بَابُ مَا يُذَكَّى بِهِ

۳۱۷۵: حضرت محمد بن صفیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے تیز دھار سفید پتھر سے دو خرگوش ذبح کیے اور نبی ﷺ کی خدمت میں لایا۔ آپ ﷺ نے مجھے ان کو کھانے کا حکم دیا۔

۳۱۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِي قَالَ ذَبَحْتُ اَوْبِينَ بِمَرُورَةٍ فَاتَيْتُ بِهِمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهِمَا.

۳۱۷۶: حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیے نے بکری کو دانت لگائے تو لوگوں نے اسے سفید تیز دھار پتھر سے ذبح کر دیا۔ نبی ﷺ نے ان کو وہ بکری کھانے کی اجازت دی۔

۳۱۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا غُنْدَرٌ ثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ خَاصِرَ بْنَ مُهَاجِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ ذَبَابًا نَبَّ فِي شَاةٍ فَذَبَحُوهَا بِمَرُورَةٍ فَرَخَّصَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَكْلِهَا.

۳۱۷۷: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم شکار کرتے ہیں، کبھی چھری نہیں ملتی البتہ تیز دھار پتھر یا لاٹھی کی ایک جانب (تیز دھار) میسر ہوتی ہے۔ فرمایا: خون بہاؤ جس سے چاہو اور اس پر اللہ کا نام لو۔

۳۱۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ خُرْبٍ عَنْ مَرْيَمَ بْنِ قَطْرِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ نَصَيْدَ الصَّيْدِ فَلَا نَجِدُ سِكِّينًا إِلَّا الظَّرَارَةَ وَشِقَّةَ الْعَصَا قَالَ أَمْرٌ بِالدَّمِ بِمَا شِئْتَ وَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ.

۳۱۷۸: حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم جنگوں میں ہوتے ہیں، اُس وقت کبھی ہمارے پاس چھری نہیں ہوتی۔ فرمایا: دانت اور ناخن کے علاوہ جو چیز بھی خون بہا

۳۱۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الطَّنَافِسِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَكُونُ فِي الْمَغَارِئِ فَلَا يَكُونُ مَعَنَا مَدْيٌ فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ

فَكُلْ غَيْرَ السِّنِّ وَالظُّفْرِ فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ وَالظُّفْرَ مَدَى دے اور اس پر اللہ کا نام لے لیا جائے اُسے کھا سکتے ہو الخبثة۔ کیونکہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن جھشیوں کی چھری ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ثابت ہوا کہ ہر دھاردار تیز چیز سے ذبح کرنا درست ہے۔ حنفیہ کے نزدیک دانت اور ناخن جو اکھڑے ہوئے ہوں سے ذبح کرنا مکروہ ہے تاہم اس ذبیح کا گوشت کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں امام مالک سے بھی ایک روایت اسی کے مطابق ہے۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک ان سے ذبح کیا ہوا جانور حلال نہیں مردار ہے حدیث باب ان کی دلیل ہے احناف فرماتے ہیں کہ حدیث باب میں دانت اور ناخن سے مراد وہ ہیں جو اکھڑے ہوئے نہ ہوں کیونکہ جھشیوں کا یہی طریقہ تھا چنانچہ وہ اپنی قوت کے اظہار کی غرض سے ناخن بڑھاتے۔ دانتوں کو ریتی سے تیز کرتے اور لڑائی کے موقع پر ناخن سے نوچتے اور دانتوں سے کاٹ کھاتے تھے۔ نیز پرند وغیرہ جانوروں کو ناخن سے اور بڑے جانوروں کو دانتوں سے زخمی کرتے اور اسی کو ذبح سمجھتے تھے اس لئے حدیث میں فرمایا کہ ناخن جھشیوں کی چھری ہے مطلب یہ ہے کہ ناخن کے ذریعہ سے جانوروں کو چیر پھاڑ کر کھانا تو جھشیوں کا کام ہے جو غیر مسلم ہیں حالانکہ مسلمانوں کو یہ حکم ہے کہ وہ غیر مسلموں کے طور و طریق کو اختیار نہ کریں بلکہ ان کے خلاف کریں۔

باب: کھال اُتارنا

۶: بَابُ السَّلْحِ

۳۱۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا مَرْوَانَ بْنِ مَعَاوِيَةَ ثَنَا هَلَالُ بْنُ فَيْمُونَ الْجُهَيْنِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ قَالَ عَطَاءٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِغُلَامٍ يَسْلُخُ شَاةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلُخُ حَتَّى أُرِيكَ فَادْخُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُهُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ فَلَحَسَ بِهَا حَتَّى تَوَارَتْ إِلَى الْإِبْطِ وَقَالَ يَا غُلَامُ! هَكَذَا فَاسْلُخْ ثُمَّ مَضَى وَصَلَّى لِلنَّاسِ وَنَمَّ يَتَوَضَّأُ۔

۳۱۷۹: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک لڑکے کے قریب سے گزرے۔ وہ بکری کی کھال اُتار رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُس سے فرمایا: تم ذرا الگ ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں دکھاؤں (کھال کیسے اُتارتے ہیں) پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک کھال اور گوشت کے درمیان ڈالا۔ یہاں تک کہ بغل تک چھپ گیا اور فرمایا: ارے لڑکے! اس طرح کھال اُتارا کرو۔ پھر آپ چلے گئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی اور وضو فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ ہم سب قربان ہوں ایسے نبی رؤف و رحیم (ﷺ) پر جو ایسے معمولی کاموں کی تعلیم ارشاد فرماتے تھے۔

۷: بَابُ النَّهْيِ عَنِ ذَبْحِ

بَابُ: دودھ والے جانور کو ذبح

ذَوَاتِ الدَّرِّ

کرنے کی ممانعت

۳۱۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَلْفُ ابْنِ خَلِيفَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْرَاهِيمَ ابْنَانَا مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي خَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اتى رجلا من الأنصار فأخذ الشفرة ليذبح لرسول الله ﷺ فقال له رسول الله ﷺ إياك والحلوب.

۳۱۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص (رضی اللہ عنہ) آنے اور چھری لی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی خدمت میں پیش کرنے) کیلئے جانور ذبح کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: دودھ والا جانور ذبح نہ کرنا۔

۳۱۸۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ وَ لِعُمَرَ أَنْطَلِقَا بِنَا إِلَى الْوَأَقْفَى قَالَ فَانْطَلِقَا فِي الْقَمَرِ حَتَّى آتَيْنَا الْوَأَقْفَى فَقَالَ مَرْحَبًا وَ أَهْلًا ثُمَّ أَخَذَ الشُّفْرَةَ ثُمَّ جَالَ فِي الْغَنَمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِيَّاكَ وَ الْحَلُوبَ أَوْ قَالَ ذَاتِ الدَّرِّ.

۳۱۸۱: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو بکر بن ابوقحافہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے اور حضرت عمرؓ سے کہا کہ ہمارے ساتھ واقفی کے پاس چلو۔ ہم چاندنی رات میں چلتے ہوئے واقفی کے پاس پہنچے تو وہ کہنے لگا: مرحبا! خوش آمدید! پھر چھری لی اور بکریوں میں گھومے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دودھ والی بکری سے بچنا۔ (اُسے ذبح نہ کرنا)۔

خلاصہ الباب: ثابت ہوا کہ دودھ والے جانور کو بغیر عذر کے ذبح کرنا مکروہ ہے۔

۸: بَابُ ذَبْحِ الْمَرْأَةِ

بَابُ: عورت کا ذبیحہ

۳۱۸۲: حَدَّثَنَا هُنَادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ غَيْبِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شاةً بِحَجَرٍ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَرِبْهُ بَأْسًا.

۳۱۸۲: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے تیز دھار پتھر سے بکری ذبح کی۔ جب رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس میں کچھ حرج نہ سمجھا۔

۹: بَابُ ذِكَاةِ النَّادِ مِنَ

بَابُ: بد کے ہوئے جانور کو ذبح

الْبَهَائِمِ

کرنے کا طریقہ

۳۱۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ

۳۱۸۳: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ایک اونٹ بدک گیا تو کسی شخص نے اسے تیر مارا۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: (کبھی) اونٹ بھی بدک جاتے ہیں وحشی جانوروں کی طرح۔ سو جو تمہارے ہاتھ نہ آئے اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

۳۱۸۳: حضرت ابوالعشراء کہتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ذبح صرف حلق اور سینہ کے درمیان ہوتا ہے؟ فرمایا: اگر تم اسکی ران میں بھی نیزہ مار دو تو کافی ہے۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث میں ذبح اضطراری کا ذکر ہوا ہے اس کا حکم مثل ذبح اختیاری کے ہے یعنی جس طرح وہ حلال ہے اسی طرح یہ ذبیحہ بھی حلال ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ بندوق اور توپ تیر کی مثل نہیں ہیں اس لیے بندوق اور توپ کا مارا ہوا حلال نہ ہوگا۔

باب: چوپایوں کو باندھ کر نشانہ لگانا اور مثلہ

کرنا منع ہے

۳۱۸۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے اعضاء (یعنی) ناک، کان وغیرہ کانٹے سے منع فرمایا۔

۳۱۸۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو باندھ کر نشانہ لگانے سے منع فرمایا۔

۳۱۸۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی ذمی روح چیز کو (باندھ کر) نشانہ مت بناؤ۔ (یعنی تختہ مشق نہ بناؤ)۔

عَبِيدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ غَيَاةِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهَا أَوْ اِبْدَ (أَحْسَبُهُ قَالَ) كَأَوْ اِبْدِ الْوَحْشِ فَمَا عَلَيْكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا.

۳۱۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعُشْرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَكُونُ الزَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَقِّ وَاللَّيْبَةِ قَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فِخْذِهَا لَا جَزَآكَ.

۱۰: بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ وَ

عَنِ الْمُثَلَّةِ

۳۱۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغَبَدُ اللَّهِ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوسَى ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُمَثَّلَ بِالْبَهَائِمِ.

۳۱۸۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ.

۳۱۸۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادِ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا سَفِيَانُ عَنْ سَمَاكِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا.

۳۱۸۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ غَيْنَةَ أَنَا
 ۳۱۸۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے
 ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی بھی جانور کو باندھ کر مار
 نہی رسول اللہ ﷺ أَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صِرًا۔
 ڈالنے سے منع فرمایا۔

☆ خلاصہ الباب کیونکہ ان کو باندھ کر نشانہ بنانے سے ان کو عذاب دینا ہے اور یہ فعل حرام ہے۔

۱۱: بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُحُومِ

بَابُ: نجاست کھانے والے جانور کے

الْجَلَالَةِ

گوشت سے ممانعت

۳۱۸۹: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ
 ۳۱۸۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے
 ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاست کھانے
 والے جانور کے گوشت اور دودھ (دونوں چیزوں)
 سے منع فرمایا۔
 مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ
 غَمْرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُحُومِ الْجَلَالَةِ
 وَالْيَابِيَاءِ۔

☆ خلاصہ الباب حنفیہ کے نزدیک جلالہ جانور کو کئی روز تک بند رکھ کر ذبح کرنا جائز ہے اور اس کا گوشت کھانا درست
 ہے اور بعض دوسرے ائمہ کے نزدیک ظاہر احادیث کی بناء پر اس کا گوشت حرام ہے۔

۱۲: بَابُ لُحُومِ الْخَيْلِ

بَابُ: گھوڑوں کے گوشت کا بیان

۳۱۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ
 ۳۱۹۰: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
 فرماتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 زمانہ مبارک میں ایک گھوڑا ذبح کر کے اس کا گوشت
 کھایا۔
 بِنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ
 قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
 اللَّهِ ﷺ۔

۳۱۹۱: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا
 ۳۱۹۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
 کہ جنگ خیبر کے دنوں میں ہم نے گھوڑوں اور
 گورخروں کا گوشت کھایا۔
 ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
 يَقُولُ أَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَحُمُرَ الْوَحْشِ۔

☆ خلاصہ الباب گھوڑے کے گوشت کے بارے میں امام ابوحنیفہ اور امام مالک کا مذہب یہ ہے کہ اس کا گوشت مکروہ

ہے حضرت ابن عباس ابو عبید اور اعلیٰ کا بھی یہی مذہب ہے۔ ان حضرات کی دلیل قرآن کی آیت وَالْخَيْلِ وَالْبِغَالِ
 وَالْحَمِيرِ لَتُرْكَبُوها وَزِينَةُ اللَّهِ تَعَالَى كَافِرًا مَنْ هِيَ اور گھوڑے پیدا کئے اور چھریں اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے
 لئے وجہ استدلال یہ ہے کہ آیت میں ان چیزوں کی خلقت کی علت سواری اور زینت قرار دی ہے اور گوشت کا کھانا ذکر نہیں
 لائنکہ کھانے کی منفعت سواری اور زینت کی منفعت سے اقویٰ و اعلیٰ ہے جبکہ آیت احسان جتلانے کے موقع پر ہے

پس اگر ان کا کھانا جائز ہوتا ہے تو اعلیٰ منفعت ضرور بیان ہوتی کیونکہ حکم کی شان سے بعید ہے کہ اعلیٰ نعمت سے احسان چھوڑ دے اور اونیٰ منفعت کو جتائے دوسری دلیل صاحب ہدایہ نے یہ ذکر کی ہے کہ گھوڑا دشمن (کفار) کو مرعوب کرنے کا ذریعہ ہے چنانچہ عہد نبوی میں گھوڑے کی سواری شمشیر زنی اور تیر اندازی وغیرہ کی مشق کرنا سامان جہاد تھا۔ پس اس کے احترام کی خاطر اس کا کھانا مکروہ ہوگا کیونکہ جو دشمن کو مرعوب کرنے کا سبب ہو وہ مستحق اکرام ہے اور ذبح کرنے میں اس کی تذلیل و ابانت ہے۔

۱۳ : بَابُ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ

بَابُ : پالتو گدھوں کا گوشت

۳۱۹۲: حضرت ابوالخق شیبانی فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے پالتو گدھوں کے گوشت کے متعلق پوچھا تو فرمایا: ہمیں جنگ خیر کے روز بھوک لگی۔ ہم نبی کے ساتھ تھے۔ لوگوں کو غنیمت میں گدھے ملے جو شہر سے باہر تھے۔ ہم نے ان کو نحر کیا اور ہماری ہانڈیاں جوش مار رہی تھیں کہ نبی کے منادی نے پکار کر کہا: ہانڈیاں الٹ دو اور پالتوں گدھوں کا تھوڑا سا گوشت بھی مت کھاؤ۔ تو ہم نے ہانڈیاں الٹ دیں۔

ابوالخق کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے کہا کہ آپ نے گدھا بالکل حرام فرمایا؟ کہتے لگے رسول اللہ نے اسلئے حرام فرمایا کہ یہ نجاست کھاتا ہے۔

۳۱۹۳: حضرت مقدم بن معدی کربندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی اشیاء کا حرام ہونا بتایا ان میں پالتو گدھوں کا بھی ذکر کیا۔

۳۱۹۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پالتو گدھوں کا گوشت پھینک دینے کا حکم فرمایا کچا ہو خواہ پکا۔ پھر اس کے بعد اس کی اجازت نہیں دی۔

۳۱۹۲: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ أَصَابَتْنا مُجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْرٍ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ إِذْ أَصَابَ الْقَوْمَ حُمْرًا خَارِجًا مِنَ الْمَدِينَةِ فَنَحَرْنَاهَا وَإِنْ قُدِّرْنَا لَتَعْلَى إِذَا نَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَنْكَفْتُمْ الْقُدُورَ وَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمْرِ شَيْئًا فَانْكَفَانَا.

فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى حَرَمَهَا تَحْرِيمًا قَالَ تُحَدِّثُنَا أَنَّمَا حَرَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَتَّةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا تَأْكُلُ الْعِدْرَةَ.

۳۱۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ عَنِ الْمَقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبِ الْكِنْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَّمَ أَشْيَاءَ حَتَّى ذَكَرَ الْحُمْرَ الْإِنْسِيَّةَ.

۳۱۹۴: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُلْقَى لُحُومَ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ بِنَّةً وَ نَضِيجَةً ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِهِ بَعْدَ.

۳۱۹۵: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ خَمِيدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا الْمُغْبِرَةُ
 ۳۱۹۵: حضرت سلمہ بن اکوعؓ فرماتے ہیں۔ ہم رسول
 بن عبد الرحمن عن يزيد ابن ابی عبيد عن سلمة بن
 الاكوع رضى الله تعالى عنه قال غزونا مع رسول
 الله صلى الله عليه وسلم غزوة خيبر فامسى الناس فذ
 اوقدوا النيران فقال النبي صلى الله عليه وسلم على ما
 توقدون؟ قالوا على لحوم الخمر الانسية فقال اهريقوا
 ما فيها واكسروها فقال رجل من القوم او نهريق ما
 فيها ونفسلها فقال النبي صلى الله عليه وسلم او
 ذاك.

۳۱۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
 ۳۱۹۶: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول
 ابانا معمر عن ايوب عن ابن سيرين عن انس بن مالك
 ان منادى النبي صلى الله عليه ناذى ان الله ورسوله ينهيانكم عن
 لحوم الخمر الاهلية فانها رجس.

خلاصہ الباب ۱۲ حمار کی جمع ہے اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) حمار اہلی یعنی گھریلو گدھا (۲) حمار وحشی یعنی گورخر (جنگلی
 گدھا) ان کے علاوہ ایک جنگلی سفید گدھا ہوتا ہے جس پر سیاہ دھاریاں ہوتی ہیں۔ حمار اہلی یعنی گھریلو گدھا حرام ہے از
 روئے احادیث لیکن حمار وحشی یعنی جنگلی گدھا حلال ہے گھریلو گدھے کی حرمت کی دلیل احادیث باب کے علاوہ دوسری
 کتب حدیث میں ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ نے خیبر کے موقع پر گھریلو گدھوں کا گوشت پکایا کہ اتنے میں نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ ہانڈیوں کو الٹ دو اور گدھوں کے گوشت میں سے مت کھاؤ آخر ہم نے
 ان کو الٹ دیا۔

باب: خچر کے گوشت کا بیان

۳۱۹۷: حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے
 کہ حضرت جابر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے بیان فرمایا۔
 ہم (زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں) گھوڑے کا
 گوشت کھا لیا کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا: اور
 خچروں کا؟ فرمایا: نہیں۔

۱۲: بَابُ لُحُومِ الْبِغَالِ

۳۱۹۷: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح
 وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا الثَّوْرِيُّ وَ
 مَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ
 بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ قُلْتُ قَالَ فَالْبِغَالُ
 ؟ قَالَ لَا.

۳۱۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى ثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي ثُوْرُ بْنُ
يزيد عن صالح بن يحيى بن المقدم ابن معديكرب عن
أبيه عن جده عن خالد بن الوليد قال نهى رسول
الله ﷺ عن لحوم الخيل والبغال والحمير.

۳۱۹۸: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
گھوڑے، خچر اور گدھے کا گوشت (کھانے) سے منع
فرمایا۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث سے بھی خچر کے گوشت کا حرام ہونا معلوم و ثابت ہوا۔

۱۵: بَابُ ذَكَاءِ الْجَيْنِ ذَكَاءُ

باب: پیٹ کے بچہ کو ذبح کرنا، اس کی ماں کا

ذبح کرنا (ہی) ہے

أَمَّهُ

۳۱۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو كَرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَ أَبُو
خالد الأحمز و عبدة بن سليمان عن مجالد عن ابني
الوذاك عن ابني سعيد قال سألنا رسول الله ﷺ عن
الجنين فقال كَلْبَةٌ إِنْ شِئْتُمْ فَإِنْ ذَكَأْتَهُ ذَكَاءُ أَمِّهِ.

۳۱۹۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پیٹ کے بچہ کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: اگر
چاہو تو اسے کھا سکتے ہو کیونکہ اس کا ذبح کرنا اس کی ماں کا
ذبح کرنا ہی ہے۔

قال أبو عبد الله سمعت الكوسج اسحاق ابن
منصور يقول في قولهم في الذكاة لا يقضى بها مذعة قال
قال مذمة بكسر الهمزة وفتح الذال من الذم.

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث میں شکمی بچہ کے ذبح کا حکم بیان ہوا ہے۔ جنین اس بچہ کو کہتے ہیں جو ابھی رحم مادر میں ہو۔
مسئلہ کی تشریح یہ ہے کہ کسی بکری وغیرہ کو ذبح کیا گیا اس کے پیٹ سے زندہ بچہ نکلا تو باتفاق ائمہ اس کو ذبح کرنا واجب ہے
اس کے بغیر حلال نہ ہوگا اور اگر وہ مردہ نکلا تو اس کی بابت اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہ زفر حسن بن زیاد حماد اور ابراہیم نخعی
کے نزدیک وہ کسی مال میں بھی حلال نہیں۔ علامہ ابن حزم ظاہری نے اسی کو اختیار کیا ہے صاحبین ائمہ ثلاثہ سفیان ثوری اور
بہت سے علماء کے نزدیک اگر اس کی خلقت پوری اور جسمانی ساخت مکمل ہو چکی ہو تو ذبح کرنے کی ضرورت نہیں اس کے
بغیر ہی کھانا حلال ہے۔ حدیث باب ان حضرات کی دلیل ہے جو تقریباً گیارہ صحابہ کرام سے مروی ہے۔ وجہ استدلال یہ
ہے کہ حدیث کی روایت رفع (پیش) کے ساتھ ہے پس زکوٰۃ الجنین مبتداء ہے اور زکوٰۃ امہ خبر ہے اور معنی یہ ہیں زکاة الام
نائبہ عن زکاب الجنین کہ ماں کو ذبح کرنا اس بچہ کو بھی ذبح کرنا ہے یعنی ماں کا ذبح ہو جانا اس کے بچہ کے حلال ہونے
کے لئے کافی ہے جیسے کہا جاتا ہے لسان الوزير لسان الامير. بيع الوصي بيع اليتيم کہ وزیر کی زبان امیر و حاکم کی
زبان ہے۔ اسی طرح وصی کافر و خست کرنا یتیم کافر و خست کرنا ہے یعنی دونوں کا ایک حکم ہے۔ اس استدلال کا پہلا جواب یہ
ہے کہ اول تو حدیث مذکور گو متعدد طرق سے مروی ہے تاہم اس کے طرق ضعیف ہیں۔ چنانچہ شیخ عبدالحق نے الاحکام میں کہا

ہے کہ یہ حدیث اپنی تمام اسانید کے ساتھ ناقابل حجت ہے اور ابن القطان نے بھی اسی کو ثابت رکھا ہے۔ شیخ بامی مالکی کہتے ہیں کہ ہمارے اصحاب اس بارے میں ایسی احادیث میں لگ گئے ہیں جو نہ صحیح ہیں اور نہ ثابت۔ شیخ ابن حزم ظاہری بھی سر حدیث سے ناخوش ہیں اسی لئے انہوں نے امام ابوحنیفہ کا قول اختیار کیا ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ حدیث میں نیابت مراد نہیں جیسا کہ ائمہ ثلاثہ و صاحبین فرماتے ہیں بلکہ اس سے مراد تشبیہ ہے یعنی زکاۃ جنین زکاۃ ام کے مانند ہے مطلب یہ ہے کہ جنین کو بھی اسی طرح ذبح کیا جائے گا جیسے اس کی ماں کو ذبح کیا گیا ہے اور دلیل یہ ہے کہ حدیث میں پہلے جنین کو ذکر کیا گیا ہے جو منوب عنہ ہے اگر نیابت مراد ہوتی تو پہلے ناسب کو ذکر کیا جاتا یعنی یوں کہا زکاۃ الام زکاۃ الجنین۔ جیسے لسان الوزیر لسان الامیر اور بیع الوصی بیع الیتیم میں ہے۔ بہر کیف حدیث میں تشبیہ مراد ہے بغیر حرف تشبیہ کے ذکر کے۔ امام ابو حنیفہ اور امام زفر و حسن کی نقلی دلیل آیت قرآنیہ ہے حرمت علیکم المیتة والدم حرام ہوا تم پر مردہ جانور اور بہتا ہوا خون۔ میتہ اس کو کہتے ہیں جس میں حیات نہ ہو اور ظاہر ہے کہ جنین مذکور میں بھی حیات زندگی نہیں پس وہ حکم آیت کے بموجب حرام ہوا۔ (۲) ابراہیم نخعی کا اثر بھی امام ابوحنیفہ کی دلیل ہے کہ ایک جان کا ذبح کرنا دو کا ذبح نہیں ہو سکتا۔ پس صرف ماں کو ذبح کرنے سے ماں اور بچہ دونوں کیسے ذبح ہو جائیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الصيد

شکار کا بیان

۱: بَابُ قَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ

بَابُ: شکاری اور کھیت کے کتے کے علاوہ

أَوْ ذُرْعٍ

باقی کتوں کو مارنے کا حکم

۳۲۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّقًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْقِلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا لَهُمْ وَالْكِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ.

۳۲۰۰: حضرت عبد اللہ بن معقلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا پھر فرمایا: لوگوں کو کتوں سے کیا غرض: پھر ان کو شکاری کتا رکھنے کی اجازت فرمادی۔

۳۲۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّقًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْقِلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا لَهُمْ وَالْكِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ فِي كَلْبِ الزُّرْعِ وَ كَلْبِ الْعَيْنِ.

۳۲۰۱: حضرت عبد اللہ بن معقلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: لوگوں کو کتوں سے کیا غرض؟ پھر ان کو کھیت اور باغ کی حفاظت کے لیے کتا رکھنے کی اجازت فرمادی۔

۳۲۰۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ.

۳۲۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

۳۲۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو ظَاهِرٍ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ زَالِفًا صَوْتَهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَ كَانَتْ الْكِلَابُ

۳۲۰۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بلند آواز سے کتوں کو مارنے کا حکم فرماتے سنا اور کتوں کو قتل کر دیا جاتا تھا

تَقْتُلُ إِلَّا كَلْبًا صَيْدًا أَوْ مَاشِيَةً.

سوائے شکار یا ریوڑ کے کتے کے۔

خلاصہ الباب ۲۶ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ کتا ایک نجس جانور ہے اس کو پالنا بے فائدہ ہے لوگوں کو اس سے کیا عرض۔ البتہ شکاری کتاباغ اور کھیت کی حفاظت کے لئے رکھنا جائز ہے۔

۲: **بَابُ النَّهْيِ عَنِ اقْتِنَاءِ الْكَلْبِ إِلَّا كَلْبَ**

بَابُ : کتا پالنے سے ممانعت، الا یہ کہ شکار

صَيْدٍ أَوْ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ

کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے لیے ہو

۳۲۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کتا پالا تو ہر روز اسکے عمل سے ایک قیراط اجر کی کمی کی جاتی ہے۔ الا یہ کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے لیے پالے۔

۳۲۰۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا فَإِنَّهُ يُنْقِصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطًا إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ.

۳۲۰۵: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کتا مخلوقات میں سے ایک مخلوق نہ ہوتی تو میں سب کے قتل کا حکم دے دیتا۔ تاہم بالکل سیاہ کتے کو مار دیا کرو اور جو لوگ بھی کتا پالیں ان کے آجروں میں سے ہر روز دو قیراط کم کر دیئے جاتے ہیں۔ الا یہ کہ شکار یا کھیت کی حفاظت کے لیے ہو۔

۳۲۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي شَهَابٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ عَنَيْدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ لَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَّمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَأَقْتُلُوا مِنْهَا الْأَسْوَدَا الْبَيْهِيمَ وَمَنْ قَوْمٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ إِلَّا نَقِصَ مِنْ أَجْرِهِمْ كُلُّ يَوْمٍ قِيرَاطًا.

۳۲۰۶: حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو (کتا) کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے کام بھی نہ آتا ہو اس کے (مالک کے) عمل سے ہر روز ایک قیراط کم کر دیا جاتا ہے۔

۳۲۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَصِيفَةَ عَنِ السَّنَابِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُعْتَبَى عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقِصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطًا.

کسی نے ان سے عرض کیا کہ آپ نے خود نبی سے سنا؟ فرمایا: جی ہاں! اس مسجد (نبوی) کے رب کی قسم۔

فَقِيلَ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ بَلَى وَ رَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ!

خلاصہ الباب ۲۷ ان احادیث میں کتا پالنے پر وعید سنائی گئی ہے کہ پالنے والے کے نیک عمل سے ایک قیراط روزانہ کم کیا جاتا ہے اور بعض روایات کے مطابق دو قیراط یومیہ کم ہوتے ہیں اور قیراط احد پہاڑ سے بھی بڑا ہے۔

۳: بَابُ صَيْدِ الْكَلْبِ

بَابُ: کتے کے شکار کا بیان

۳۲۰۷: حضرت ابو ثعلبہؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اہل کتاب کے علاقہ میں رہتے ہیں۔ ان کے برتنوں میں کھانا بھی کھا لیتے ہیں اور شکاروں کے علاقہ میں رہتے ہیں۔ میں اپنے کمان اور اپنے سدھائے ہوئے کتے کے ذریعہ شکار کرتا ہوں اور اپنے اس کتے کے ذریعہ بھی شکار کر لیتا ہوں جو سدھایا ہوا نہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: تم نے جو کہا کہ تم اہل کتاب کے علاقہ میں رہتے ہو تو تم انکے برتنوں میں نہ کھایا کرو الا یہ کہ سخت مجبوری ہو تو ان کے برتنوں کو دھو لو۔ پھر ان میں کھانا کھاؤ اور جو تم نے شکار کا ذکر کیا تو جو تم تیر کمان سے شکار کرو اللہ کا نام لے کر کھا لو اور جو سدھائے ہوئے کتے سے شکار کرو تو اسے بھی اللہ کا نام لے کر کھا لو اور جو بے سدھائے کتے سے شکار کرو اور تمہیں ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو (ذبح کر کے) کھا لو۔

۳۲۰۸: حضرت عدی بن حاتمؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ سے دریافت کیا: ہم لوگ کتوں کے ذریعہ شکار کرتے ہیں۔ فرمایا: جب تم اپنے سدھائے ہوئے کتے چھوڑو اور ان پر اللہ کا نام لو۔ تو جو شکار وہ تمہارے لیے پکڑ لائیں اسے کھا لو اگرچہ وہ اسکو جان سے مار ڈالیں۔ الا یہ کہ کتا خود بھی اس شکار میں سے کچھ کھالے۔ لہذا اگر کتا اس شکار میں سے کھالے تو تم اس شکار کو مت کھاؤ کیونکہ اس صورت میں مجھے حدیث ہے کہ اس شکار کو کتے نے اپنے لیے پکڑ رکھا ہو اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ دوسرے کتے بھی شامل ہو جائیں تو پھر بھی تم نہ کھاؤ۔

۳۲۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا الضَّحَّاكُ ابْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شَرِيْحٍ حَدَّثَنِي رَيْغَةُ ابْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُثَيْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ نَأْكُلُ فِي آتِيهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَ أَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعْلَمِ وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعْلَمٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَا ذَكَرْتَ أَنْكُمْ فِي أَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ فَلَا تَأْكُلُوا فِي آتِيهِمْ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا مِنْهَا بُدًّا فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مِنْهَا بُدًّا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا وَإِنَّمَا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَمْرِ الصَّيْدِ فَمَا أَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعْلَمِ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعْلَمٍ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ

۳۲۰۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ثَنَا بِيَانُ بْنُ بَشِيرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ قَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كِلَابُكَ الْمُعْلَمَةُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا فَقُلْ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ إِنْ قَتَلْنَا إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَيَّ نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ أُخْرَى فَلَا تَأْكُلْ

قال ابن ماجة سمعتُ يَغنىَ عَلىَ ابنِ
المُنذرِ يَقولُ حججتُ ثمانيةَ وِخمسِينَ حجةً أَكثَرها
امام ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے
استاذ علی بن منذر (راوی حدیث) کو فرماتے سنا کہ
میں نے پچاس حج کیے جن میں اکثر پیدل تھے۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ جس طرح کسی شکار کو تیر۔ تلوار سے مارنا جائز ہے اسی طرح جانور کے ذریعہ کتنا چیتا
عقاب باز وغیرہ سے شکار کرنا بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ کتا وغیرہ اور باز عقاب معلم (سکھائے ہوئے ہوں) اور اس کے علاوہ
اور کئی شرائط ہیں (۱) شکاری مسلمان ہے یا کتابی ہو۔ (۲) کتے یا باز کو چھوڑنا۔ (۳) اس کے چھوڑنے میں غیر مسلم یا غیر
کتابی کا کتا شریک نہ ہو۔ (۴) تسمیہ کو ادا کرنا نہ چھوڑنا۔ (۵) چھوڑنے اور شکار پکڑنے کے درمیان دوسرے کام میں
مشغول نہ ہونا۔ (۶) شکاری جانور کا تعلیم یافتہ ہونا۔ (۷) چھوڑنے کے طریقہ پر چلا جانا۔ (۸) غیر معلم کا شریک نہ ہونا
(یہ شرط حدیث باب میں موجود ہے) شکار کو زخم لگا کر قتل کرنا۔ (۱۰) شکار کو نہ کھانا۔ (۱۱) شکار کی خورش نیشدار دانت اور
چنگل سے نہ ہو۔ (۱۲) حشرات الارض سے نہ ہو۔ (۱۳) مچھلی کے علاوہ دریائی (آبی) جانور نہ ہو۔ (۱۴) اپنے پروں یا
پاؤں سے خود کو بچانے پر قادر ہو۔ (۱۵) شکار کرنے سے پہلے شکار کا مر جانا (ذبح کرنے سے پہلے)۔

باب: مجوسی کے کتے کا شکار

۴: بَابُ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ

۳۲۰۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ ہمیں مجوسیوں کے (شکار پر چھوڑے
ہوئے) کتوں اور پرندوں کے شکار سے منع کیا گیا
ہے۔

۳۲۰۹: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شَرِيكَ
عَنْ حِجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بُرَّةَ عَنْ سُلَيْمَانَ
الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نُهِنَا عَنْ صَيْدِ
كَلْبِهِمْ وَطَائِرِهِمْ يَعْنِي الْمَجُوسِ.

۳۲۱۰: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
خالص سیاہ کتے کی بابت دریافت کیا تو فرمایا: وہ
شیطان ہے۔

۳۲۱۰: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ
ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هَلَالٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ
عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْكَلْبِ
الْأَسْوَدِ الْبُهْمِ فَقَالَ شَيْطَانٌ.

خلاصہ الباب ☆ مجوسی کا ذبیحہ حرام ہے تو اس کا شکار بھی حلال نہ ہوگا۔

۱۔ پرندے یا کتے کا مالک خواہ مسلمان ہو لیکن اسے مجوسی چھوڑے تو اس کا شکار حلال نہیں اور مالک مجوسی ہو اور چھوڑنے والا مسلمان ہو۔ اللہ کا
نام لے کر چھوڑے تو اس کا شکار حلال ہے۔ (عبدالرشید)

۲۔ شاید امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ خالص سیاہ کتا شیطان ہے اور شیطان کافر ہے اور کافر کا ذبیحہ حلال نہیں۔ اس لیے خالص
سیاہ کتے کا شکار حلال نہیں۔ لیکن اکثر اہل علم اس کے قائل ہیں کہ خالص سیاہ کتے کا شکار بھی حلال ہے اور "شیطان" کہنے کا مطلب یہ ہے کہ
شریہ اور ایذا رسالہ ہے۔ (عبدالرشید)

۵: بَابُ صَيْدِ الْقَوْسِ

بَابُ: تِيَارِ كَمَا نَ سَ شَكَارِ

۳۲۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو عَيْسَى بْنُ مُحَمَّدِ النَّخَّاسِ وَ
عَيْسَى بْنُ يُونُسَ الرَّمْلِيُّ قَالَا ثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ زَبِيغَةَ عَنْ
الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ
أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَثَمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كُلُّ مَا رَدَّتْ
عَلَيْكَ قَوْسُكَ.

۳۲۱۱: حضرت ابو ثعلبہ نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شکار تو اپنی کمان (اور تیر) سے کرے وہ کھا سکتا ہے۔

۳۲۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ثَنَا
مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ ابْنِ حَتِيمٍ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ نَرْمِي قَالَ إِذَا رَمَيْتَ وَخَرَقْتَ فَكُلْ مَا
خَرَقْتَ.

۳۲۱۲: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم تیر انداز لوگ ہیں۔ فرمایا: جب تم تیر پھینکو اور جانور کو زخمی کر دو تو جو جانور زخمی کر دیا وہ کھا سکتے ہو۔

خلاصہ الباب ☆ تیر سے شکار بھی حلال ہے بشرطیکہ تیر مارتے وقت تسمیرہ کہہ لیا ہو اور اس شکار کو بھروح (زخمی) کر دیا ہو اور وہ مر گیا ہو اور اگر اس کو زندہ پالیا ہو تو اب وہ صید (شکار) نہیں لہذا زکوٰۃ اضطراری کافی نہیں ہوگی بلکہ اختیاری ذبح ضروری ہوگا۔

۶: بَابُ الصَّيْدِ يَغِيبُ لَيْلَةً

بَابُ: شَكَارِ رَاتِ بَهْرِ غَائِبِ رَهْ

۳۲۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَانَا
مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَتِيمٍ قَالَ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! أَرُمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ
عَنِّي لَيْلَةً قَالَ إِذَا وَجَدْتَ فِيهِ سَهْمَكَ وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ
غَيْرَهُ فَكُلْهُ.

۳۲۱۳: حضرت عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں شکار کو تیر مارتا ہوں۔ پھر وہ رات بھر میری نگاہ سے اوجھل رہتا ہے۔ فرمایا: جب تمہیں اس میں اپنا تیر ملے اور اس کی روح نکلنے کا اور کوئی سبب معلوم نہ ہو تو اسے کھا لو۔

خلاصہ الباب ☆ ایک شکار کے تیر لگا اور وہ گر پڑا پھر وہ بمشقت تمام برداشت کر کے اٹھ بھاگا اور صید کی نظر سے غائب ہو گیا شکاری اس کو برابر تلاش کرتا رہتا تا آنکہ اس کو پالیا مگر اس وقت وہ مردہ ہو چکا تھا تو اس کا کھانا حلال ہے یا حرام۔ اس کی بابت بہت اختلاف ہے کئی مذاہب ہیں۔ حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر شکاری اس کی تلاش میں رہا تو کھانا استحساناً جائز ہے اور اگر اس کی تلاش سے بیٹھ رہا پھر اس کو پایا تو نہیں کھایا جائے گا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید اس کو دوام الارض نے مارا ڈالا ہو۔ صاحب عین الہدایہ کی تحقیق یہ ہے کہ ہمارے یہاں جو یہ حکم ہے کہ شکار مذکور کو نہ کھایا جائے اس سے مراد یہ ہے کہ ترک کرنا احتیاطاً ہے یہ مراد نہیں کہ حرام ہے اس لئے کہ دیگر احادیث صحاح حلال ہونے کا فائدہ دیتی ہیں بشرطیکہ اس کو یقین ہو کہ شکار کی موت تیر کے علاوہ کسی اور سبب سے واقع نہیں ہوئی۔ چنانچہ صحیح مسلم کی حدیث ابو ثعلبی

نہی میں اس شخص کی بابت جس نے تین روز کے بعد اپنا شکار پایا ارشاد ”اس کو کھا جب تک کہ وہ بد بودار نہ ہو۔ اس طرح حدیث باب ہے اور بخاری کی روایت میں ”او یومہ او یومین“۔ بہر کیف مذکورہ بر احتیاط ہے اور وجہ احتیاط وہی حدیث ہے جو صاحب ہدایہ نے ذکر کی ہے جو مسند اور مرسل دونوں طرح مروی ہے جس یہ حدیثیں متعین ترک ہیں اور مذکورہ احادیث مفید جواز ہیں اگرچہ بنظر اسناد ان کے درمیان مساوات نہیں ہے تاہم ترجیح محرم کے پہلو سے احتیاط ہونی چاہئے۔

باب: معراض (بے پر اور بے پیکان کے

۷: باب صید

تیر) کے شکار کا بیان

المعراض

۳۲۱۴: حضرت عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے معراض سے شکار کی بابت دریافت کیا تو فرمایا: جو اس کی دھار اور نوک سے مرے وہ کھا لو اور جو اس کا عرض لگنے سے مرے تو وہ مردار ہے۔ (یعنی وہ چوٹ اور صدمہ سے مرے اس لیے مت کھاؤ)۔

۳۲۱۴: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا وَكَيْعُجُحٌ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ قَالَ ثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِلَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ بِالْمَعْرَاضِ قَالَ مَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ مَا أَصَبْتَ بِعَرَضِهِ فَهُوَ وَقِيدٌ.

۳۲۱۵: حضرت عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے معراض (کے شکار) کی بابت دریافت کیا تو فرمایا: مت کھاؤ، الا یہ کہ وہ زخم کر دے (دھار سے) تو کھا سکتے ہو۔

۳۲۱۵: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا وَكَيْعُجُحٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَارِثِ النَّخَعِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَعْرَاضِ فَقَالَ لَا تَأْكُلُ إِلَّا أَنْ يَخْرُقَ.

خلاصہ الباب ☆ خلیل نے ذکر کیا ہے کہ معراض بے پر کے تیر کو کہتے ہیں جس کا درمیانی حصہ موٹا ہوتا ہے۔ ابن درید اور ابن سیدہ کا بیان ہے کہ یہ ایک لہبا تیر ہوتا ہے جس میں باریک باریک چار پر ہوتے ہیں جب اس کو پھینکتے ہیں تو یہ سیدھا نہیں جاتا بلکہ چوڑا ہو جاتا ہے علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ معراض چوڑے پیکان کو کہتے ہیں جو بخاری اور بوجھل ہوتا ہے۔ ابن التمیم کا قول ہے کہ معراض ایک قسم کی لاشمی ہوتی ہے جس کی ایک جانب میں لوہا لگا ہوتا ہے اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ ایک لکڑی ہوتی ہے جس کی دونوں جانب باریک اور درمیانی حصہ موٹا ہوتا ہے ان احادیث کی بناء پر ائمہ اربعہ سفیان ثوری اور امام اسحاق کا بھی یہی مذہب ہے۔

باب: جانور کی زندگی میں ہی اس کا جو حصہ

۸: باب ما قُطِعَ مِنَ الْبَيْهِيَةِ

کاٹ لیا جائے

وَهِيَ حَيَّةٌ

۳۲۱۶: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے

۳۲۱۶: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا مَعْنُ بْنُ

فرمایا: جانور ابھی زندہ ہو اور اسی حالت میں اس کا کوئی حصہ (مثلاً پاؤں یا کسی حصہ کا گوشت) کاٹ لیا جائے تو وہ نکلز امر دار ہے۔

۳۲۱۷: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخر زمانہ میں کچھ لوگ اونٹوں کی کوبائیں اور بکریوں کی ڈمیں کاٹ لیا کریں گے۔ غور سے سنو! زندہ جانور کا جو حصہ بھی کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے۔

باب: مچھلی اور مڈی کا شکار

۳۲۱۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو مردار ہمارے لیے حلال کئے گئے، مچھلی اور مڈی۔

۳۲۱۹: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مڈی کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا: اللہ کے لشکروں میں سب سے زیادہ یہی ہے۔ نہ میں اسے کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔

۳۲۲۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات تھالوں میں رکھ کر مڈیاں ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجا کرتی تھیں۔

۳۲۲۱: حضرت جابر بن انس سے روایت ہے کہ نبی جب مڈیوں کے لیے بددعا کرتے تو فرماتے: اے اللہ! بڑی مڈیوں کو ہلاک کر دیجئے اور ان کے انڈے خراب کر دیجئے (کہ مزید پیدا نہ ہوں) اور ان کو جڑ سے ختم کر دیجئے (کہ نسل ہی نہ رہے) اور ان کے منہ ہماری روزیوں سے روک دیجئے (کہ غلہ و اناج نہ کھالیں) بلاشبہ آپ ہی دعا سننے والے ہیں۔ ایک شخص نے عرض

عيسى عن هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عن ابن عمر ان النبي ﷺ قال ما قطع من البهيمة وهي حية فما قطع منها فهو ميتة.

۳۲۱۷: حدثنا هشام بن عمار ثنا اسماعيل ابن عياض ثنا ابو بكر الهمداني عن شهر بن حوشب عن تميم الداري قال قال رسول الله ﷺ يكون في آخر الزمان قوم يجنون اسنمة الابل و يقطعون اذنان الغنم الا فما قطع من حي فهو ميت.

۹: باب صيد الحيتان والجراد

۳۲۱۸: حدثنا ابو مفضل ثنا عبد الرحمن ابن زيد بن اسلم عن ابيه عن عبد الله بن عمر ان رسول الله ﷺ قال احلت لنا ميتان الخوث والجراد.

۳۲۱۹: حدثنا ابو بشر بن بكر بن خلف و نصر ابن علي قال ثنا زكريا بن يحيى بن عمارة ثنا ابو العوام عن ابي عثمان النهدي عن سلمان قال سئل رسول الله ﷺ عن الجراد فقال اكثر جنود الله لا آكله ولا احرمة.

۳۲۲۰: حدثنا احمد بن ميمع ثنا سفيان ابن غيينة عن ابي سعيد (سعيد) اليقال سمع انس بن مالك يقول كنن ازواج النبي ﷺ بينها دين الجراد على الاطباق.

۳۲۲۱: حدثنا هرور بن عبد الله الحمالي ثنا هاشم بن القاسم ثنا زباد بن عبد الله ابن غلانة عن موسى بن محمد بن ابراهيم عن ابيه عن جابروا انس بن مالك ان النبي صلي الله عليه وسلم كان اذا دعا على الجراد قال اللهم اهلك كباره واقبل صغاره و افسد بيضه واقطع دابره و خذ بافواهها عن مغايشنا و ارزاقنا انك سميع الدعاء.

کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اللہ کی مخلوق کو کیسے بدو
دے رہے ہیں کہ اللہ اس کی نسل ہی ختم کر دیں؟ آپ
ﷺ نے فرمایا: ٹڈی سمندر میں مچھلی کی چھینک سے
پیدا ہوتی ہے۔

ہاشم کہتے ہیں کہ زیاد نے فرمایا کہ مجھے ایک شخص
نے بتایا کہ اس نے دیکھا مچھلی پھینک رہی تھی ٹڈی کو۔
۳۲۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج یا عمرہ کے
لیے نکلے۔ ہمارے سامنے ٹڈیوں کا ایک گروہ آیا۔ ہم
انہیں جوتوں اور کوزوں سے مارنے لگے تو نبی ﷺ
نے فرمایا: انہیں کھا لو کیونکہ یہ سمندر کا شکار ہیں۔

خلاصہ الباب ☆ ثابت ہوا کہ کلجی اور تلی اور مردار مچھلی اور ٹڈی حلال ہیں۔ گوہ کے بارے میں مختلف روایات ہیں بعض
سے حلال ہونا معلوم ہوتا ہے اور بعض سے حرام ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے ائمہ کرام کا اس میں اختلاف ہے۔ امام طحاوی
فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب کے نزدیک اصح یہ ہے کہ گوہ کا کھانا مکروہ تحریمی نہیں بلکہ تنزیہی ہے۔ امام محمد نے مؤطا میں
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر نقل کر کے کہا ہے کہ ہمارے نزدیک اس کا ترک زیادہ پسندیدہ ہے اور یہی امام ابو حنیفہ کا قول
ہے۔ سچ ہے کہ احناف احتیاط کرنے والے ہیں جیسے اپنے آقا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پڑھا اور سن کہ
آپ نے گوہ نہیں کھائی۔

۱۰: بَابُ مَا يُنْهَى عَنْ قَتْلِهِ

باب: جن جانوروں کو مارنا منع ہے

۳۲۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ چڑیا، مینڈک، چیونٹی اور بد بد کو
مارنے سے (اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے) منع
فرمایا۔

۳۲۲۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں کو مار
ڈالنے سے منع فرمایا: (۱) چیونٹی، (۲) شہد کی مکھی،

۳۲۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَبْدِ
الْوَهَّابِ قَالَا لَنَا أَبُو غَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ
سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَنْ قَتْلِ الصُّرْدِ وَالضَّفَدَعِ وَالنَّمْلَةِ وَالْهُذُودِ.

۳۲۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ابْنَانَا
مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنْ

الدواب النملة والنحل والهدھد والصدرد.

(۳) ہد ہد اور (۴) چڑیا۔

۳۲۲۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَبْنُ الشَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ عَيْسَى الْمَضْرِيَّانِ قَالَا تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَرَضَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِقَرْبَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِ فِي أَنْ قَرَضَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكَتْ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ؟

۳۲۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: کسی نبی کو چیونٹی نے کاٹ لیا تو انہوں نے حکم دیا کہ چیونٹیوں کا سارا بل جلا دی جائے۔ چنانچہ وہ جلا دیا گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان (پیغمبر) کی طرف وحی بھیجی کہ ایک چیونٹی کے کاٹنے پر آپ نے ایک پوری امت کو تباہ کر دیا جو اللہ کی پاکی بیان کرتی تھی۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ

ایک دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی

عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ وَقَالَ قَرَضَتْ.

ہے۔

خلاصہ الباب ☆ ان چیزوں کو مارنے سے منع فرمایا۔ شاید اس لئے کہ بد ہد نے تو حضرت سلیمان علیہ السلام کو پیغام پہنچایا تھا اور بہت چھوٹا جانور ہے اسی طرح سرد بھی چھوٹی چڑی ہے بہت کم گوشت اس سے نکلتا ہے۔ چیونٹی گھر سے بڑا اناج اٹھا کر لے جاتی ہے خلاصہ یہ کہ مذکورہ جانور بے ضرر ہوتے ہیں۔

۱۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَذْفِ

باب: چھوٹی کنکری مارنے کی ممانعت

۳۲۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ قَرِيبَا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ خَذَفَ فَنَهَاهُ وَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَلَا تَنْكَا عُدْوًا وَ لَكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَنْفِقُ الْغَيْنَ قَالَ فَعَاذَ فَقَالَ أَحَدُكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ ثُمَّ عُدْتَ لَا اكْلِمُكَ ابْدًا.

۳۲۲۶: حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن مغفل کے ایک عزیز نے چھوٹی کنکری انگلی پر رکھ کر ماری تو انہوں نے اسے روکا اور فرمایا: نبی نے اس سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس سے نہ تو شکار ہوتا ہے نہ دشمن کو نقصان پہنچتا ہے البتہ کسی کا دانت ٹوٹ سکتا ہے آنکھ پھوٹ سکتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ اُس عزیز نے دوبارہ ایسا ہی کیا تو عبد اللہ بن مغفل نے فرمایا: میں نے تمہیں یہ بتایا کہ نبی نے اس سے منع فرمایا پھر تم نے دوبارہ وہی حرکت کی۔ اب میں تم سے کبھی بات نہ کروں گا۔

۳۲۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا تَنَا شُعْبَةُ

۳۲۲۷: حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری انگلی پر رکھ کر

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهَيْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ
يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهَا لَا تَقْلُ الصَّيْدَ وَلَا
تُكْنِي الْعَذْرَوَ وَ لَكِنَّهَا تَفْقَأُ الْعَيْنَ وَتَكْسِرُ السِّنَّ.
مارنے سے منع کیا اور فرمایا: اس سے نہ تو شکار ہوتا ہے
نہ دشمن کو نقصان پہنچتا ہے البتہ آنکھ پھوٹ سکتی ہے اور
دانت ٹوٹ سکتا ہے۔

خلاصہ الباب اس کھیل کا فائدہ تو کوئی نہیں البتہ اس کا نقصان ہے کہ کسی کی آنکھ یا سر میں چوٹ لگ سکتی ہے جیسے آج
کل گلی ڈنڈ اور ٹیلی سے سنگریزے پھینکنا وغیرہ۔

۱۲ : بَابُ قَتْلِ الْوَزْعِ

باب : گرگٹ (اور چھپکلی) کو مار ڈالنا

۳۲۲۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ عَبْدِ النَّخَعِيِّ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أُمِّ
شَرِيكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْوَزْعِ.
حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گرگٹ مارنے
کا حکم دیا۔

۳۲۲۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّارِبِ
ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ثَنَا سَهْلٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزْعًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ
كَذَا حَسَنَةٌ وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا اذْنِي مِنْ
الْأُولَى (وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّلَاثَةِ فَلَهُ كَذَا حَسَنَةٌ
اِذْنِي مِنْ اَلَّذِي ذَكَرَهُ فِي الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ).
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے گرگٹ کو پہلی ضرب
میں مار ڈالا اسے اتنی نیکیاں ملیں گی اور جس نے
دوسری ضرب میں مار ڈالا اسے اتنی (پہلی مرتبہ سے
کم) نیکیاں ملیں گی اور جس نے تیسری ضرب میں مار
ڈالا اسے اتنی (دوسری مرتبہ سے کم) نیکیاں ملیں گی۔

۳۲۳۰ : حَدَّثَنَا اِخْمَدُ بْنُ غَمْرُو بْنِ السَّرْحِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ وَهَبٍ اِخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ غُرْوَةَ بْنِ
الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِلْوَزْعِ الْفَوَيْسِقَةُ.
سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو
بد معاش و بدکار فرمایا۔

۳۲۳۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يُونُسُ بْنُ
مُحَمَّدٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَائِبَةَ مَوْلَاةِ
الْفَايَكَةِ بِنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فَرَأَتْ فِي
بَيْتِهَا رُمَحًا مَوْضُوعًا فَقَالَتْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهَا! مَا تَصْنَعِينَ بِهَذَا قَالَتْ نَقْتُلُ بِهِ هَذِهِ
الْوَزَاعَ فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا
أَنَّ ابْرَهْمَ لَمَّا أَلْقَى فِي النَّارِ لَمْ تَكُنْ فِي الْأَرْضِ دَابَّةً
فاکہ بن مغیرہ کی آزاد کردہ باندی حضرت
سائبہ فرماتی ہیں کہ میں سیدہ عائشہ کے گھر گئی۔ دیکھا کہ
گھر میں ایک برچھا رکھا ہوا ہے۔ تو عرض کیا: اے ام
المؤمنین! آپ اس سے کیا کرتی ہیں؟ فرمانے لگیں:
ہم اس سے گرگٹ (اور چھپکلیاں) مارتی ہیں۔ اس
لیے کہ اللہ کے نبی نے ہمیں بتایا کہ سیدنا ابراہیم کو
جب آگ میں ڈالا گیا تو زمین کے ہر جانور نے آگ

الْأَطْفَابِ النَّارِ غَيْرِ الْوَزْغِ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَنْفُخُ عَلَيْهِ فَاَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ. بَجَّحَانِ كِي كُوشِشِ كِي - سَوَائِ كِرْكَثِ كِي كِي يِهْ اِسْ مِيں پھونك مار رہا تھا (تا کہ اور بھڑکے) اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اسے مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

خلاصہ الباب ☆ یہ جانور ہوتے تو بے ضرر ہیں لیکن بعض نے فرمایا ہے کہ ان میں زہر ہوتا ہے اور دل کو ان سے نفرت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو توفیق دے کہ جن چیزوں کو مارنے کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے ہم مسلمان بھی اس کو ماریں چھپکلی کے متعلق تو یہ بھی مشہور ہے کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ کی دشمن تھی ہم مسلمانوں کو بھی اس سے دشمنی رکھنی چاہئے۔

باب: ہر دانت والا درندہ حرام ہے

۳۲۳۲: حضرت ابو ثعلبہ حشنی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ہر دانت والے درندے کو کھانے سے منع فرمایا۔

امام زہری فرماتے ہیں جب تک میں شام نہیں گیا تب تک میں نے یہ حدیث نہیں سنی تھی۔

۳۲۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دانت والے درندے کا کھانا حرام ہے۔

۳۲۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنگ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندہ اور پنچے والے پرندہ کو کھانے سے منع فرمایا۔

۱۳: بَابُ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ

۳۲۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانًا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْحُسَيْنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ.

قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ أَسْمَعْ بِهَذَا حَتَّى دَخَلْتُ

الشَّامَ.

۳۲۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا معاويةُ بْنُ هِشَامٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ وَاسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُورٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ اسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنِ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَكُلْ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ حَرَامٌ.

۳۲۳۴: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ الْحَكَمِ عَنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنِ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَعَنِ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ

مِنَ الطَّيْرِ.

خلاصہ الباب ☆ صاحب ہدایہ نے سبع کی تعریف یوں کی ہے والسبع کل مختطف منتهب جارح قاتل عادۃ یعنی سبع ہر وہ جانور ہے جو عادیہ آجیب لینے والا غارت گزنی کرنے والا۔ قاتل اور ناحق حملہ کرنے والا ہو۔ کچلیوں والے درندے جو دانتوں سے شکار کرنے لھاتے ہیں جیسے شیر، بھیڑیا، چیتا، سیاہ گوش، بچو، لومڑی، جنگلی بلی وغیرہ ان کا گوشت

کھانا احناف، ابراہیم نخعی، امام شافعی، امام احمد ابوثور اسحاب حدیث اور اکثر اہل علم کے نزدیک جائز نہیں۔ سچہ گیر پرندے جو اپنے چنگل سے شکار کرتے ہیں جیسے شکرہ، عقاب، باز، شاہین، گدھ، کوا وغیرہ ان کا کھانا بھی احناف، نخعی، امام شافعی، امام احمد ابوثور اور اکثر اہل علم کے نزدیک جائز نہیں۔ امام مالک، لیث بن سعد اور زانی، یحییٰ بن سعید کے نزدیک پرندوں میں سے کوئی چیز حرام نہیں۔ یہی ابن عباس اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

بَابُ : بھیرے اور لومڑی کا بیان

۱۴ : بَابُ الذَّنْبِ وَ الثَّغْلِبِ

۳۲۳۵: حضرت خزیمہ بن جزاء فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اسلئے حاضر ہوا کہ آپ سے زمین کے کچھ جانوروں کی بابت دریافت کروں۔ آپ لومڑی کی بابت کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: لومڑی کون کھاتا ہے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ بھیرے کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: جس میں بھلائی اور خیر ہو وہ بھلا لومڑی کھائے گا؟

۳۲۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْمُخَارِقِ عَنْ جَبَانَ بْنِ جَزْءٍ عَنْ أَخِيهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَشْتُكَ لِأَسْأَلُكَ عَنْ أَحْمَشِ الْأَرْضِ مَا تَقُولُ فِي الثَّغْلِبِ قَالَ وَمَنْ يَأْكُلُ الثَّغْلِبَ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَقُولُ فِي الذَّنْبِ؟ قَالَ وَيَأْكُلُ الذَّنْبَ أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ؟

بَابُ : بھو کا حکم

۱۵ : بَابُ الضَّبْعِ

۳۲۳۶: حضرت عبدالرحمن بن ابی عمار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے بھو کے متعلق دریافت کیا کہ یہ شکار ہے؟ فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کیا: میں اسے کھا سکتا ہوں؟ فرمایا: جی ہاں۔ میں نے عرض کیا: یہ بات آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ فرمایا: جی ہاں۔

۳۲۳۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءِ الْمَكِّيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلِ ابْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ وَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الضَّبْعِ أَصِيدَ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَكَلْتُهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَسْمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ.

۳۲۳۷: حضرت خزیمہ بن جزاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھو کی بابت کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: کون ہے جو بھو کھائے۔

۳۲۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ابْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ جَبَانَ بْنِ جَزْءٍ عَنْ خُزَيْمَةَ ابْنِ جَزْءٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَقُولُ فِي الضَّبْعِ قَالَ وَمَنْ يَأْكُلُ الضَّبْعَ؟

خلاصہ الباب ☆ بعض حضرات کا یہی مذہب ہے کہ بھو حلال ہے حنفیہ کے نزدیک یہ درندہ ہے اور درندوں کی طرح اس کا کھانا بھی حرام ہے حضرات حنفیہ کی دلیل حدیث ۳۲۳۷ ہے اس کے علاوہ حدیث ابوالدرداء ہے جس کی تخریج امام احمد اسحاق بن راہویہ اور ابویعلیٰ موصلی نے اپنے اسانید میں عبداللہ بن یزید سعدی سے کی ہے۔ اور حدیث خزیمہ بن جزاء

ہے جس کی تخریج امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے۔ نیز حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ہے جس کی تخریج امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ نے کی ہے۔

۱۶ : بَابُ الضَّبِّ

بَابُ : گوہ کا بیان

۳۲۳۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ يَزِيدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابَ النَّاسُ ضَبَابًا فَاشْتَرَوْهَا فَآكَلُوا مِنْهَا فَاصْبَتْ مِنْهَا ضَبًّا فَشَوَّيْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآخَذَ جَرِيدَهُ فَجَعَلَ يُعَدُّ بِهَا أَصَابِعَهُ فَقَالَ إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مَسَّخَتْ ذَوَابَّ فِي الْأَرْضِ وَأَنَّى لَا أَذْرِي لَعْنَهَا هِيَ فَقُلْتُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ اشْتَرَوْهَا فَآكَلُوهَا فَلَمْ يَأْكُلْ وَلَمْ يَنْهَ.

۳۲۳۸ : حضرت ثابت بن یزید انصاریؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبیؐ کے ساتھ تھے۔ لوگوں نے بہت سی گوہ پکڑ کر بھونیں اور کھانے لگے۔ میں نے بھی ایک گوہ پکڑی اور بھون کر نبیؐ کی خدمت میں پیش کی۔ آپؐ نے ایک شاخ لی اور اس سے اپنی انگلیوں پر شمار کرنے لگے۔ پھر فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک گروہ کی صورتیں مسخ کی گئیں اور زمین کے جانوروں کی صورتیں ان کو دی گئیں۔ مجھے معلوم نہیں۔ ہو سکتا ہے وہ یہی ہو۔ میں نے عرض کیا: لوگوں نے تو بھون بھون کر خوب کھائیں۔ تو آپؐ نے نہ خود کھائی نہ منع فرمایا۔

۳۲۳۹ : حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الْهَرَوِيُّ ابْرَهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ ثَنَا السَّمَاعِيُّ ابْنُ غَلِيَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي غَرْوَبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُحْرِمِ الضَّبَّ وَ لَكِنْ قَدَرَهُ وَ إِنَّهُ لَطَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ وَ إِنَّ اللَّهَ غَزَّوَجَلَّ لَيَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ وَ لَوْ كَانَ عِنْدِي لَأَكَلْتُهُ.

۳۲۳۹ : حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کی حرمت بیان نہیں فرمائی، البتہ اسے ناپسند فرمایا اور یہ عام چرواہوں کی خوراک ہے اور اللہ نے اس سے بہت لوگوں کو نفع بخشا اور اگر میرے پاس گوہ ہوتی تو میں ضرور کھاتا۔

حَدَّثَنَا أَبُو سَلْمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفِ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی

ایسا ہی مضمون مروی ہے۔

ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي غَرْوَبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ جَابِرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۳۲۴۰ : حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ نماز سے فارغ ہوئے تو اہل صفہ میں سے ایک شخص نے پکار کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول!

۳۲۴۰ : حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَادَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ

ہمارے علاقہ میں گوہ بہت ہوتی ہے۔ گوہ کے متعلق آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک گروہ کی شکلیں مسخ کر دی گئی تھیں، گوہ کی صورت میں۔ نیز آپ نے کھانے کا حکم بھی نہ دیا اور منع بھی نہ فرمایا۔

۳۲۳۱: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ خالد بن ولیدؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ کی خدمت میں بھیجی ہوئی گوہ پیش کی گئی جب آپ کے قریب کی گئی تو آپ نے کھانے کیلئے ہاتھ بڑھایا۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ گوہ کا گوشت ہے۔ اس پر آپ نے اس سے ہاتھ اٹھالیا تو حضرت خالدؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا گوہ حرام ہے؟ فرمایا: نہیں! حرام تو نہیں لیکن ہمارے علاقہ میں ہوتی نہیں اس لیے مجھے پسند نہیں تو حضرت خالدؓ نے ہاتھ گوہ کی طرف بڑھایا اور گوہ کھائی حالانکہ رسول اللہ ﷺ ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔

۳۲۳۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گوہ کو حرام نہیں کہتا۔

باب: خرگوش کا بیان

۳۲۳۳: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ہم مر الظہر ان نامی جگہ سے گزرے۔ ہم نے ایک خرگوش کو چھیڑا اور اسے پکڑنے کے لیے دوڑے لیکن بالآخر تھک گئے۔ پھر میں دوڑا اور میں نے اسے پکڑ لیا اور حضرت ابو طلحہؓ کے پاس لایا۔ انہوں نے اُسے ذبح کیا اور اس کی ران اور سرین کا حصہ نبی ﷺ کے پاس بھیجا۔ آپ ﷺ نے قبول فرمایا۔

الصُّفَّة حِينَ أَنْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَرْضَنَا أَرْضٌ مُضَبَّةٌ فَمَا تَرَى فِي الضَّبَابِ قَالَ بَلَّغْنِي أَنَّهُ أُمَّةٌ مُسِيخَةٌ فَلَمْ يَأْمُرْ بِهِ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ.

۳۲۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمْعِيُّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ فَاهْوَى بِيَدِهِ لِيَأْكُلَ مِنْهُ فَقَالَ لَهُ مَنْ حَضَرَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! أَنَّهُ لَحْمٌ ضَبٍّ فَرَفَعَ يَدَهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ خَالِدٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَامُ الضَّبِّ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَارِضِي فَاجِدْ نَبِيَّ عَافِيَةَ قَالَ فَاهْوَى خَالِدٌ إِلَى الضَّبِّ فَآكَلَ مِنْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ.

۳۲۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا أَحْرَامَ يُعْنَى الضَّبُّ.

۱۷: بَابُ الْأَرْنَبِ

۳۲۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَرَرْنَا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَأَتَفَجْنَا أَرْنَبًا فَسَفَعُوا عَلَيْهَا فَلَقَبُوا فَسَعِيثَ حَتَّى أَذْرَكْتُهَا فَاتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِعُجْزِهَا وَوَرِكَيْهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْبَلَهَا.

۳۲۳۴: حضرت محمد بن صفوان سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے دو خرگوش لٹکائے ہوئے تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے یہ دو خرگوش پکڑے۔ مجھے لوہے کی کوئی چیز نہ ملی کہ ذبح کروں۔ تو میں نے سفید تیز دھار پتھر سے ان کو ذبح کیا۔ کیا میں کھا لوں؟ فرمایا: کھا لو۔

۳۲۳۵: حضرت خزیمہ بن جزء فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کی خدمت میں زمین کے کیڑوں کے متعلق پوچھنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ آپ ﷺ گوہ کی بابت کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ فرمایا: خود کھاتا نہیں دوسروں کے لیے حرام نہیں بتاتا۔ میں نے عرض کیا: جس کی حرمت آپ نے بیان فرمائی، میں اسے کھاؤں گا اور اے اللہ کے رسول! آپ خود کیوں نہیں کھاتے؟ فرمایا: ایک گروہ گم (مسخ) ہو گیا تھا۔ میں نے اس کی خلقت ایسی دیکھی کہ مجھے شک ہوا (کہ شاید گوہ اس قوم کی مسخ شدہ صورت ہے) میں نے عرض

کیا: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم خرگوش کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ فرمایا: خود کھاتا نہیں اور دوسروں کیلئے حرام نہیں بتاتا۔ میں نے عرض کیا: جس چیز کی حرمت آپ نے بیان نہ فرمائی، میں اسے کھاؤں گا اور آپ خود کیوں نہیں کھاتے؟ فرمایا: مجھے بتایا گیا ہے کہ اسے حیض آتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ احناف اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک خرگوش حلال ہے۔ ان احادیث کی بناء پر۔ صاحب ہدایہ نے عقلی دلیل یہ دی ہے کہ خرگوش درندوں میں سے ہے اور نہ مردار خور جانوروں میں سے یہ تو ہرن کے مشابہ ہو گیا اور ہرن کا کھانا بالاتفاق جائز ہے۔

باب: جو مچھلی مرکز سطح آب پر

آجائے؟

۳۲۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

۳۲۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِرُ بْنُ هَارُونَ أَنَّنَا ذَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِأَرْبَعِينَ مُعَلَّقَهُمَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اضْبُتُّ هَذَيْنِ الْأَرْبَعِينَ فَلَمْ أَجِدْ خَدِيدَةً أَذْكِيهُمَا بِهَا فَذَكَيْتُهُمَا بِمِرْوَةٍ أَفَاكُلُ قَالَ كُلْ.

۳۲۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَابِرُ بْنُ هَارُونَ وَابْنُ وَاصِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنِ الْكَرِيمِ ابْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ جَبَانَ بْنِ جَزْءٍ عَنْ أَخِيهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَّتُكَ لِأَسْأَلُكَ عَنْ أَحْنَاشِ الْأَرْضِ مَا تَقُولُ فِي الضَّبِّ قَالَ لَا أَكُلُهُ وَلَا أُحْرِمُهُ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أَكَلْتُ مِمَّا لَمْ تُحْرِمْ وَلِمَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَدْتُ أُمَّةً مِنَ الْأُمَّةِ وَرَأَيْتُ خَلْقًا رَأَيْتِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! مَا تَقُولُ فِي الْأَرْبَعِ؟ قَالَ لَا أَكُلُهُ وَلَا أُحْرِمُهُ قُلْتُ فَإِنِّي أَكَلْتُ مِمَّا لَمْ تُحْرِمْ وَلِمَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَبَتْتُ أَنَّهَُا تَذْمَى.

۱۸: بَابُ الطَّافِي مِنْ صَيْدِ

الْبَحْرِ

۳۲۳۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَالِكُ ابْنُ أَنَسٍ

حدثني صفوان بن سليم سعيد بن سلمة من آل بن
الأزرقي أن المغيرة بن أبي بردة وهو من بني عبد الدار
حدثه أنه سمع أبا هريرة يقول قال رسول الله ﷺ البحر
الطهور ماءه أحل ميتته.

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اور پانی کا
مُر و ارحلال ہے۔

قال أبو عبد الله بلغني عن أبي عبيدة الجواد أنه
قال هذا نصف العلم لأن الدنيا بئر و بحر فقد افتاك في
التحر و بقي البئر.

۳۲۳۷: حدثنا أحمد بن عبيدة ثنا يحيى بن سليم الطائفي
ثنا اسماعيل بن أمية عن أبي الزبير عن جابر بن عبد الله
رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ما ألقى البحر أو جزر عنه فكلوا و مات فيه فظفا فلا
تأكلوا.

امام ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ
جواد نے فرمایا: یہ حدیث نصف علم ہے کیونکہ دنیا بحر و بئر
ہے تو بحر کا حکم اس میں بیان ہو گیا اور بئر کا باقی رہ گیا۔

۳۲۳۷: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: جو دریا کنارہ پر ڈال دے یا پانی
کم ہونے سے مرجائے وہ تم کھا سکتے ہو اور جو دریا میں
مر کر اوپر تیرنے لگے (اور اس کا پیٹ اوپر کی طرف ہو
یعنی طافی ہو) تو اسے مت کھاؤ۔

مباحثہ الباب ۱۰ امام مالک اور اہل علم کی آیت جماعت اور ایک قول میں امام شافعی بھی قائل ہیں کہ دریائی جانور حتی
الاطلاق حلال نہیں البتہ امام شافعی کہتے کہ خنزیر اور انسان کا استثناء کیا ہے کہ یہ حلال نہیں۔ ان حضرات کی دلیل احادیث
باب ہیں اور آیت احل لکم صید البحر۔ لے سمندر کا شکار حلال ہے۔ احناف کے نزدیک سمندر اور دریا کا
کوئی جانور حلال نہیں سوائے مچھلی کے، حلال ہے۔ احناف فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یوحرم علیہم
الخبائث کہ وہ پیغمبران پر خبیث چیزوں کو حرام کرتا ہے۔ اور مچھلی کے علاوہ سب خبیث ہیں اور ظاہر ہے کہ مچھلی کے علاوہ
دیگر جانوروں کو طہارے سلیم مکروہ جائقی اور ان سے گھن کرتی ہیں نیز بہت سے دریائی جانوروں کی ممانعت حدیث سے ثابت
ہے۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمن بن عثمان قرظی کی حدیث ہے جس کی تخریج امام ابو داؤد احمد اسحاق بن راہویا حاکم اور طیالسی
نے کی ہے۔ آیت کریمہ کا جواب یہ ہے کہ اس میں لفظ صید سے مراد اسم نہیں جو ذات شکار ہے بلکہ اس سے مراد مصدغ ہے
یعنی اصطیاد۔ شکار کھیلنا اور یہ صرف حلال جانوروں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ کھانے کے علاوہ دیگر منافع کے لئے شیر وغیرہ کا
شکار کرنا بھی جائز ہے۔ اور جو مچھلی بغیر آفت اپنی موت مر کر پانی کی سطح پر آگئی ہو اور اس کا پیٹ آسمان کی طرف ہو یعنی وہ
چپت ہو گئی ہو جس کو حکم طافی کہتے ہیں ہمارے احناف کے نزدیک اس کا کھانا مکروہ ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک طافی مچھلی
کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ احناف کی دلیل ۳۲۳۷ حدیث باب ہے اور اس حدیث کی تخریج امام ابو داؤد نے بھی کی
یعنی جس مچھلی کو دریا پھینک دے یا پانی ٹوٹ جائے تو اس کو کھاؤ اور جو اس میں مرجائے اور پانی کی سطح پر آ جائے اس کو
مت کھاؤ۔

۱۹: بَابُ الْغُرَابِ

بَابُ: کُوَّے کا بیان

۳۲۳۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ النَّيْسَابُورِيُّ قَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ قَنَا شَرِيكَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ يَأْكُلُ الْغُرَابَ وَقَدْ سَمَّاهُ رَسُولَ اللَّهِ فَاسِقًا وَاللَّهِ مَا هُوَ مِنَ الطَّيِّبَاتِ.

۳۲۳۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ کون ہے جو کوؤا کھائے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو فاسق بتایا۔ بخدا! یہ پاکیزہ جانوروں میں سے نہیں۔

۳۲۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَنَا الْمَسْعُودِيُّ قَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْحَيَّةُ فَاسِقَةٌ وَالْعَقْرَبُ فَاسِقَةٌ وَالْفَارَةُ فَاسِقَةٌ وَالْغُرَابُ فَاسِقٌ.

۳۲۳۹: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سانپ فاسق ہے اور بچھو فاسق ہے۔ چوہا فاسق ہے اور کوؤا فاسق ہے۔

فَقِيلَ لِلْقَاسِمِ أَبُو كَلِّ الْغُرَابِ؟ قَالَ مَنْ يَأْكُلُهُ بَعْدَ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسِقًا.

اس حدیث کے راوی حضرت قاسم سے پوچھا گیا کہ کیا کوؤا کھایا جاسکتا ہے؟ فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے اس کو فاسق فرمانے کے بعد کون ہے جو اسے کھائے۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث میں کوؤے سے مراد ایسی کوہے جو مردار اور ناپاکی کھاتا ہے جس کی گردن کارنگ پیروں کی بہ نسبت سفید ہوتا ہے اس کا کھانا حرام ہے کیونکہ یہ حیوانات حبثیہ فاسقہ کے ساتھ ملحق ہے لیکن غراب زرع (کھیتی کا کو) حلال ہے کیونکہ یہ دانہ کھاتا ہے ناپاکی نہیں کھاتا اور نہ سباع طیور میں سے ہے پس یہ نہ خباثت میں سے ہے اور نہ حدیث مذکور کی نہی میں داخل ہے۔ ائمہ ثلاثہ کا اصح قول یہی ہے۔

۲۰: بَابُ الْهَرَّةِ

بَابُ: بلی کا بیان

۳۲۵۰: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ أَبَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَبَانَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْهَرَّةِ وَتَمْنِيهَا.

۳۲۵۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بلی کا گوشت حرام ہے۔ یہی مذہب ہے ابو ہریرہ امام ابو یوسف کا کہ بلی کا بیچنا مکروہ ہے طبی فرماتے ہیں یہ حکم اس وقت ہے کہ جب بلی میں نفع نہ ہو لیکن اگر وہ نافع ہو تو اکیلی بیع صحیح ہے اور اس کا شمن حلال ہے جمہور ائمہ کا یہی مذہب ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الاطعمہ

کھانوں کے ابواب

باب : کھانا کھلانے کی فضیلت

۳۲۵۱: حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ جب نبیؐ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ آپؐ کی طرف چلے اور تین بار اعلان ہوا کہ اللہ کے رسولؐ تشریف لا چکے۔ لوگوں میں میں بھی حاضر ہوا تا کہ آپؐ کو دیکھوں۔ جب میں نے غور سے آپؐ کا چہرہ انور دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ چہرہ جھوٹے شخص کا نہیں (کیونکہ سابقہ کتب میں جو نشانیاں پڑھ رکھی تھی سب بعینہ آپؐ میں موجود تھیں) چنانچہ سب سے پہلے میں نے آپؐ کو جو بات فرماتے سنا وہ یہ تھی: اے لوگو! سلام کو عام رواج دو کھانا کھلاؤ، فرشتوں کو جوڑو اور رات کو جب لوگ بخواب ہوں نماز پڑھو تو تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

۳۲۵۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلام کو رواج دو اور کھانا کھلاؤ اور بھائی بھائی بن جاؤ جیسے تمہیں اللہ (عزوجل) نے حکم دیا ہے۔

۱: باب اطعام الطعام

۳۲۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ غَزْفٍ عَنْ زُرَّارَةَ ابْنِ أَوْفَى حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَنْجَفَلَ النَّاسَ قَبْلَهُ وَقِيلَ قَدْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ قَدْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَجَنَّتْ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ فَلَمَّا تَبَيَّنَتْ وَجْهَهُ عَرَفَتْ أَنْ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ (يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَفْشُوا السَّلَامَ وَاطْعَمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ يَنَامُ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ).

۳۲۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ ثنا حجاج بن محمد عن ابن جريج قال سليمان بن موسى حدثنا عن نافع أن عبد الله بن عمر كان يقول إن رسول الله ﷺ قال: "أفشوا السلام واطعموا الطعام وكونوا اخوانا كما أمركم الله عز وجل".

۳۲۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَمِحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
 يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
 أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي
 الْإِسْلَامَ خَيْرًا قَالَ (تَطْعِمُ الطَّعَامَ وَ تَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ
 عَرَفْتَ وَ مَنْ لَمْ تَعْرِفْ).

۳۲۵۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے
 ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے دریافت کیا: اے
 اللہ کے رسول! اسلام (میں) کونسا (عمل) سب سے
 بہتر (پسندیدہ) ہے؟ فرمایا: تو کھانا کھلائے اور سلام
 کہے جان پہچان والے کو اور انجان کو۔

خلاصۃ الباب ۲۲ انسجفل الناس ای مضموا الیہ (یعنی لوگ آپ کی طرف گئے دوڑتے ہوئے) ہمارے نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم کی صحیحین اور تعلیمات بہت عمدہ ہیں ان کو اپنانے میں سعادت اور خوش نصیبی مضمر ہے اور جنت میں جانے کا
 وسیلہ ہیں۔ حدیث ۳۲۵۳: شیخ عبدالغنی فرماتے ہیں ابتدا سلام کرنا سنت ہے اور سلام کا جواب دینا واجب ہے اور
 جماعت کی طرف سے ایک یا چند لوگوں کا سلام کرنا سب کی طرف سے کافی ہے اور افضل یہ ہے کہ سب ابتداء اسلام کریں
 اور سب جواب دیں اور اقل درجہ یہ ہے کہ السلام علیکم کہے اور کامل یہ ہے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے جواب میں
 افضل یہ ہے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور ابتدا علیکم السلام کہنا مکروہ ہے۔ اتنی اونچی آواز سے سلام کرے اور جواب
 دے کہ دوسرا سن لے اور فوراً جواب دینا واجب ہے اور اگر کسی غائب شخص نے سلام بھیجا ہو یا خط میں سلام پڑھا ہو تب بھی
 فوراً کہنا ضروری ہے۔

باب: ایک شخص کا کھانا دو کے لیے کافی ہو

۲: طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي

جاتا ہے

الِاثْنَيْنِ

۳۲۵۴: حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص کا کھانا دو کے
 لیے اور دو کا چار کے لیے اور چار کا آٹھ کے لیے کافی
 ہو جاتا ہے۔ (یعنی نہ صرف برکت ہو جاتی ہے بلکہ بوجہ
 ایثار کفایت بھی کرتا ہے)۔

۳۲۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِئِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ
 زِيَادٍ الْأَسَدِيُّ أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنبَأَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ
 عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي
 الْإِثْنَيْنِ وَ طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَ طَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي
 الثَّمَانِيَةَ).

۳۲۵۵: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ارشاد فرمایا: بلاشبہ ایک شخص کا کھانا دو کے لیے کفایت
 کرتا ہے اور دو کا کھانا تین چار (اشخاص) کے لیے
 کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا پانچ چھ کے لیے کفایت

۳۲۵۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ
 مُوسَى ثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ قَهْرَمَانُ آلِ
 الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 جَدِّهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنَّ طَعَامَ
 الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الثَّلَاثَةَ وَالْأَرْبَعَةَ وَ إِنَّ طَعَامَ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي

الخُمْسَةُ وَالسُّتَةُ).

کرتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ امام نووی فرماتے ہیں اس حدیث سے ترغیب دی ہے دوسروں کو کھانے میں شریک کرنے کی اور کھانے میں مساوات کی بھی ترغیب دی ہے اگرچہ کھانا کم ہو اس سے مقصود بھی حاصل ہوتا ہے بھوک کا مٹانا اور تمام حاضرین کو برکت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔

بَاب : مَوْمِنٍ اِیْکِ اَنْتَ مِیْنِ کَھَاتَا ہِیْ اَوْر

۳: بَابُ الْمُؤْمِنِ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ

کافر سات آنتوں میں

وَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ

۳۲۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

۳۲۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَفَّانُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَبْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ).

۳۲۵۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

۳۲۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ وَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ.

۳۲۵۸: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

۳۲۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا أَبُو اسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ اَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ).

خلاصۃ الباب ☆ شیخ عبدالغنی فرماتے ہیں اس حدیث میں مؤمن کو کم کھانے کی تعلیم دی کہ وہ کم کھائے اور بعض نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ یہ الفاظ ایک خاص آدمی کے بارے میں فرمائے جو کھانا بہت کھاتا تھا جب وہ مسلمان ہوا تو اس نے کھانا کم کھانا شروع کر دیا۔ امام نووی فرماتے ہیں اس کی تاویل کئی طرح ہو سکتی ہے (۱) یہ بطور مثال کے فرمایا۔ (۲) کہ مؤمن اللہ کا نام لے کر کھانا شروع کرتا ہے اس کے ساتھ شیطان شریک نہیں ہوتا اور کافر کے ساتھ شیطان بھی شریک ہو جاتا ہے۔

۴: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُعَابَ الطَّعَامُ

بَابُ: کھانے میں عیب نکالنا منع ہے

۳۲۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثَنَا سُفْيَانُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مَا عَابَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ أَنْ رَضِيَهُ أَكَلَهُ وَالْأَنْزَكَةَ.

۳۲۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا پسند ہوتا تو تناول فرماتے ورنہ (خاموشی سے) چھوڑ دیتے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
مِثْلَهُ.

دوسری روایت بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

قال أبو بكر: نخالف فيه يقولون عن ابن حازم. ایسی ہی ہے۔

خلاصہ الباب ☆ امام نووی فرماتے ہیں عیب یہ ہے کہ کھانا تمکین ہے یا یہ کہے تمک بہت کم ہے۔ کھانا ترش ہے البتہ یہ کہنا کہ مجھے کھانا پسند نہیں اس کو عیب نہیں کہتے۔

۵: بَابُ الْوُضُوءِ عِنْدَ

بَابُ: کھانے سے قبل ہاتھ دھونا

الطَّعَامِ

(اور گلّی کرنا)

۳۲۶۰: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمَغْلَسِ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ
سُلَيْمٍ سَمِعْتُ انسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ أَحَبَّ
أَنْ يَكْثُرَ اللَّهُ خَيْرَ بَيْتِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ إِذَا حَضَرَ غَدَاؤَهُ وَ إِذَا
رَفِعَ).

۳۲۶۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو چاہے کہ اُس کے گھر میں خیر و برکت (اور دولت) زیادہ ہو تو اُسے چاہیے کہ جب صبح (یا شام) کا کھانا آئے تو ہاتھ دھوئے (اور گلّی کرے) اور جب دسترخوان اٹھایا جائے اُس وقت بھی۔

۳۲۶۱: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ثَنَا ضَاعِدُ بْنُ عُبَيْدِ
الْجَزْرِيِّ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَعَاوِيَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُجَارَةَ ثَنَا
عَمْرُو بْنُ دِينَارِ الْمَكِّيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ
فَأَبَى بِطَعَامٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا آتِيكَ بِوَضُوءٍ
قَالَ أَرِيدُ الصَّلَاةَ).

۳۲۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے بعد تشریف لائے تو کھانا پیش کیا گیا (آپ ﷺ حسب عادت فراغت کے بعد ہاتھ دھو چکے تھے)۔ ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وضو کا پانی لاؤں؟ فرمایا: کیا میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں۔

خلاصہ الباب ☆ صاحب انجاء فرماتے ہیں جب کھانے کے برتن اٹھائے جائیں تو وضو کا حکم دیا گیا ہے اس سے مراد ہاتھوں کا دھونا اور گلّی کرنا ہے بہر حال کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کر کے یا ہاتھ دھونے کی برکت اور فائدہ فرما دیا ہے۔ حدیث ۳۲۶۱: غرض یہ ہے کہ نماز کے لئے وضو شرط ہے باقی کھانے وغیرہ کے لئے واجب نہیں ہے۔

۶: بَابُ الْأَكْلِ مُتَكِنًا

بَابُ: تَكْلِيهِ لِمَا كَرِهْنَا

۳۲۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ سَفْيَانُ بْنُ غَيْنَةَ عَنْ
مُسْعِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي جَحِيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ لَا أَكُلُ مُتَكِنًا.

۳۲۶۲: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تکیہ
لگا کر نہیں کھاتا۔

۳۲۶۳: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ
دِينَارِ الْحَمَصِيِّ ثَنَا أَبِي أَنبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عَرَفٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَسْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً فَجَثَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ رُكْبَتَيْهِ يَأْكُلُ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ
مَا هَذِهِ الْجَلْسَةُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا وَلَمْ
يَجْعَلْنِي جَبَارًا غَنِيْدًا.

۳۲۶۳: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بکری
ہدیہ کی گئی۔ آپ ﷺ اکڑوں بیٹھ کر (دونوں زانوں
کھڑے کر کے) کھانے لگے۔ ایک دیہاتی نے کہا: یہ
بیٹھنے کا کیسا انداز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ
نے مجھے مہربان بندہ بنایا ہے اور مجھے تکبر و عناد کرنے
والا مغرور نہیں بنایا۔

خلاصہ الباب ۶ تکیہ لگا کر کھانا تکبر کی علامت ہے اور مسلمانوں کے لئے تو اضع کا حکم ہے تکیہ انسان کو ذلیل و خوار کرتا
ہے اور تو اضع سے عزت نصیب ہوتی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ کرسی پر بیٹھ کر کھانا سنت کے خلاف ہے اور نصاریٰ سے
مشابہت ہے۔ حدیث: ۳۲۶۳ کا مطلب یہ ہے کہ دونوں زانوں کھڑے کر کے بیٹھنا عاجزی اور انکساری کی علامت ہے
نیز اس طرح بیٹھ کر کھانا کم خوری کی نشانی ہے ویسے کسی عذر کی بنا پر چہار زانو بیٹھنے کی بھی اجازت ہے۔

۷: بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الطَّعَامِ

بَابُ: كِهَانِي سِي قِبَلِ "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھنا

۳۲۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
عَنْ هِشَامِ الدُّسْتَوَانِيِّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ غَبِيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ غَابِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يَأْكُلُ طَعَامًا فِي سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ
بِلَقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا إِنَّهُ لَوْ كَانَ قَالَ: بِسْمِ
اللَّهِ لَكَفَّكُمْ فَاذَا أَكَلَ أَخَذَكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ فَإِنْ
نَسِيَ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ
وَ آخِرِهِ.

۳۲۶۴: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھ صحابہ کے ساتھ کھانا
کھا رہے تھے۔ ایک دیہاتی آیا اور وہی نوالوں میں
سب کھانا کھا گیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
غور سے سنو! اگر یہ بسم اللہ کہتا تو کھانا تم سب کو کافی ہو
جاتا۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگے اور "بسم
اللہ" کہنا بھول جائے تو کہے: "بسم اللہ فی اولہ و
آخرہ"۔

۳۲۶۵: حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۳۲۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ

عزوة عن ابيه عن عمر بن ابي سلمة قال قال لبي النبي ﷺ وانا اكل (سم الله عزوجل).
کہ میں کھانا کھا رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اللہ کا نام لے (یعنی بسم اللہ کہہ)۔

خلاصہ الباب ☆ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پوری بسم اللہ الرحمن... کہنا سنت ہے۔ اگر صرف بسم اللہ کہے تو بھی کافی ہے۔ اس حدیث میں بسم اللہ کی برکت بیان فرمائی گئی ہے اور شروع میں بسم اللہ بھول جائے تو بسم فی اولہ و آخرہ کہے۔ حدیث: ۳۲۶۵ سے معلوم ہوا کہ کھانے کے آداب میں سے بسم اللہ کہنا بھی ایک ادب ہے۔

پاب : دائیں ہاتھ سے کھانا

۸: بَابُ الْأَكْلِ بِالْيَمِينِ

۳۲۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک دائیں ہاتھ سے کھائے، دائیں ہاتھ سے پئے، دائیں ہاتھ سے چیز لے اور دائیں ہاتھ سے ہی دے۔ اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے، بائیں ہاتھ سے پیتا ہے، بائیں ہاتھ سے چیز دیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے ہی لیتا ہے۔

۳۲۶۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْهَقْلُ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَشَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لِيَأْكُلَ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ وَيَشْرَبَ بِيَمِينِهِ وَيَأْخُذَ بِيَمِينِهِ وَيُعْطِ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ وَيُعْطِي بِشِمَالِهِ وَيَأْخُذُ بِشِمَالِهِ).

۳۲۶۷: حضرت عمر بن ابی سلمہ فرماتے ہیں کہ: بچہ تھا اور نبی ﷺ کی تربیت میں تھا تو میرا (کھاتے وقت) پیالہ میں چاروں طرف گھومتا سا۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! اللہ کا نام لیا کر اور دائیں ہاتھ سے کھایا کر اور اپنے سامنے سے کھایا کر۔

۳۲۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ سَمِعَهُ مِنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ غَلَامًا فِي حَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطْبِشُ فِي الصُّحُفَةِ فَقَالَ لِي (يَا غَلَامُ سَمِ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ).

۳۲۶۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بائیں ہاتھ سے نہ کھایا کرو کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔

۳۲۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَّنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَأْكُلُوا بِالشَّمَالِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشَّمَالِ.

خلاصہ الباب ☆ شیطان والے کام نصاریٰ کرتے ہیں ان کی دیکھا دیکھی بعض مسلمان بھی ایسا کرتے ہیں ہر اچھا کام بائیں طرف سے شروع کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع نصیب فرماوے۔

۹ : بَابُ لَعْقِ الْأَصَابِعِ

بَابُ : کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا

۳۲۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَكَلْتُمْ مِنْ طَعَامٍ فَلَا يَمْسُحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعَقَهَا.

۳۲۶۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھا چکے تو اپنے ہاتھ نہ پونچھے یہاں تک کہ خود چاٹ لے یا دوسرے کو چٹا دے۔

قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ قَيْسٍ يَسْأَلُ عُمَرَ بْنَ دِينَارٍ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ عَطَاءٍ (لَا يَمْسُحُ أَحَدُكُمْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعَقَهَا) عَمَّنْ هُوَ ؟ قَالَ غَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حَفِظْتَاهُ مِنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَبْلَ أَنْهَا يَقْدَمَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَيْنَا وَ إِنَّمَا لَقِيَ عَطَاءٌ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي سَبَةِ جَاوَرَ فِيهَا بَمَكَّةَ.

حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن قیس کو دیکھا کہ عمرو بن دینار سے کہہ رہے ہیں بتائیے عطاء کی یہ حدیث کہ تم میں سے کوئی اپنے ہاتھ صاف نہ کرے جب تک کہ خود نہ چاٹ لے یا دوسرے کو نہ چٹا دے کس سے مروی ہے؟ فرمانے لگے: ابن عباسؓ سے۔ عمر بن قیس نے کہا کہ عطاء نے ہمیں یہ حدیث جابرؓ سے روایت کر کے سنائی۔ عمر بن دینار نے کہا مجھے تو عطاء سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ایسے ہی یاد ہے۔ اُس وقت جابرؓ ہمارے پاس تشریف نہ لائے تھے اور عطاءؓ تو جابرؓ سے اس سال ملے جس سال وہ مکہ میں رہے تھے۔

۳۲۷۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنَانَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا يَمْسُحُ أَحَدُكُمْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا فَإِنَّهُ لَا يَذْرَى فِي أَيْ طَعَامِهِ الْبَرَكَةَ).

۳۲۷۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے ہاتھ نہ پونچھے یہاں تک کہ چاٹ لے۔ اس لیے کہ اُسے معلوم نہیں کہ کونسے کھانے میں برکت ہے۔

خلاصہ الباب ☆ ظاہر ہے کہ کھانا کھانے سے سالن وغیرہ انگلیوں کو لگ جاتا ہے تو کھانے سے فارغ ہو کر انگلیوں کو اچھی طرح چاٹ لینے سے کھانے کا کچھ حصہ بھی ضائع نہیں جاتا بلکہ وہ بھی پیٹ میں چلا جاتا ہے اور انسان کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے کھانے کے کس حصہ میں اللہ نے برکت رکھی ہے اور ممکن ہے کہ کھانے کا یہی حصہ زیادہ بابرکت ہو جو انگلیوں کے ساتھ لگ گیا ہے لہذا ان کو تین دفعہ چائے کا حکم دیا ہے۔

۱۰ : بَابُ تَنْقِيَةِ الصَّحْفَةِ

بَابُ : پیالہ صاف کرنا

۳۲۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ

۳۲۷۱: حضرت ام عاصم فرماتی ہیں کہ ہم پیالہ میں کھانا

کھا رہے تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام نبیہ آئے اور کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو پیالہ میں کھانا کھائے پھر اسے چاٹ کر صاف کر لے تو پیالہ اس کے حق میں بخشش اور مغفرت کی دعا کرتا ہے۔

۳۲۷۲: حضرت ام عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ہم ایک پیالہ میں کھانا کھا رہے تھے کہ ہمارے پاس نبیہ رضی اللہ عنہا آئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو پیالہ میں کھائے پھر اسے چاٹ کر صاف کرے پیالہ اس کے لیے استغفار کرتا ہے۔

خلاصۃ الباب ۳۲۷ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمادات میں بھی عقل و شعور ہوتا ہے اور بعض حضرات نے فرمایا کہ پیالہ صاف کرنا آدمی کے لئے مغفرت کا سبب ہے کیونکہ یہ عاجزی پر دلالت کرتا ہے۔

۱۱: بَابُ الْأَكْلِ مِمَّا يَلِيكَ

بَابُ: اپنے سامنے سے کھانا

۳۲۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دسترخوان اترے تو اپنے سامنے سے کھانا چاہیے اور اپنے ساتھی کے سامنے سے نہ کھانا چاہیے۔

۳۲۷۴: حضرت عکراش بن ذویب فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا جس میں بہت ساثرید اور خوب روغن تھا۔ ہم سب اسے کھانے لگے۔ میں نے اپنا ہاتھ پیالے کی سب طرفوں میں گھمایا تو آپ نے فرمایا: عکراش! ایک ہی جگہ سے کھاؤ کیونکہ یہ سب ایک ہی کھانا ہے پھر ایک طبق آیا جس میں کئی قسم

ہزاروں اُنْبَانَا أَبُو الْيَمَانِ الْبَرَاءُ قَالَ حَدَّثْتَنِي جَدَّتِي أُمُّ غَاصِمٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي قِضْعَةٍ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ أَكَلَ فِي قِضْعَةٍ فَلَجَسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقِضْعَةُ).

۳۲۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَنُو خَلْفِ بْنِ خَلْفٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا ثنا الْمُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثْتَنِي جَدَّتِي عَنْ رَجُلٍ مِنْ هَذَيْلٍ يُقَالُ لَهُ نُبَيْشَةُ الْكَبِيرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي قِضْعَةٍ لَنَا فَقَالَ: ثنا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ أَكَلَ فِي قِضْعَةٍ ثُمَّ لَجَسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقِضْعَةُ).

۳۲۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفِ الْعَسْقَلَانِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِذَا وَضَعْتَ الْمَائِدَةَ فَلْيَأْكُلْ مِمَّا يَلِيكَ وَلَا يَتَاوَلْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ حَلِيسَةٍ).

۳۲۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا الْعَلَاءُ ابْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي السُّوَيْبِ حَدَّثْتَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَكْرَاشٍ عَنْ أَبِيهِ عَكْرَاشِ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَفْنَةٍ كَثِيرَةِ الثَّرِيدِ وَلَوْ ذَكَبْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ يَدِي فِي نَوَاحِيهَا فَقَالَ (يَا عَكْرَاشُ! كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ) ثُمَّ أَتَيْنَا بَطْنِي فِيهِ الْوَأْنُ مِنْ

الرُّطْبِ فَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ وَقَالَ (يَا عَكَرَاشُ كُلِّ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ) .

کی کھجوریں تھیں تو رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ طبق میں گھومنے لگا اور آپ ﷺ نے فرمایا: عکراش جہاں سے چاہو کھاؤ کیونکہ یہ مختلف قسم کی کھجوریں ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ کھانے کے آداب میں ایک ادب یہ ہے کہ ایک قسم کا کھانا اپنی طرف سے کھانا چاہئے البتہ برتن میں مختلف قسم کی چیزیں ہوں تو ہاتھ ہر طرف چلا سکتا ہے۔

باب: ثرید کے درمیان سے کھانا منع ہے

۳۲۷۵: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے کناروں سے کھاؤ اور درمیان کی چوٹی چھوڑ دو۔ ایسا کرنے سے اس میں برکت ہوگی۔

۳۲۷۶: حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ثرید کے درمیانی اوپر کے حصہ پر دست مبارک رکھا اور فرمایا: اللہ کا نام لے کر اس کے ارد گرد سے کھاؤ اور اس اوپر کے حصہ کو چھوڑ رکھو اس لیے کہ برکت اوپر سے آتی ہے۔

۳۲۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کھانا رکھا جائے تو اس کے اطراف سے کھاؤ اور درمیان کو چھوڑ رکھو اس لیے کہ برکت کھانے کے درمیان میں اترتی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اس کی بلندی سے نہ کھائے بلکہ نیچے کسی طرف سے کھائے تاکہ اوپر برکت باقی رہے کھانے کے آخر تک۔

۱۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مِنْ ذِرْوَةِ الثَّرِيدِ

۳۲۷۵: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارِ الْجَمْعِيِّ ثَنَا أَبِي ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَرُوقِ الْيَحْضَبِيِّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ بْنِ أَبِي بَقِصَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (كُلُوا مِنْ جَوْنِهَا وَدَعُوا ذِرْوَتَهَا) يُبَارِكُ فِيهَا .

۳۲۷۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا أَبُو حَفْصِ عُمَرُ بْنُ الدَّرَفِسِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي قَسِيمَةَ عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ اللَّيْثِيِّ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِ الثَّرِيدِ فَقَالَ (كُلُوا بِسْمِ اللَّهِ مِنْ حَوَالِيهَا وَاعْفُوا رَأْسَهَا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَأْتِيهَا مِنْ فَوْقِهَا) .

۳۲۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلِ ثَنَا عَطَاءُ بْنُ الشَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا وَضِعَ الطَّعَامُ فَخَذُّوا مِنْ خَافَتِهِ وَذَرُّوا وَسَطَهُ فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِي وَسَطِهِ) .

۱۳: بَابُ اللَّقْمَةِ إِذَا سَقَطَتْ

باب: نوالہ نیچے گر جائے تو؟

۳۲۷۸: حضرت محفل بن یسار صبح کا کھانا تناول فرما

۳۲۷۸: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ

رہے تھے کہ ایک نوالہ گر گیا۔ انہوں نے وہ نوالہ لیا اور جو کچرا اُس پر لگ گیا تھا صاف کیا اور کھالیا۔ اس پر عجی رہقانوں نے ایک دوسرے کو آنکھ سے اشارے کیے (کہ امیر ہو کر گرا ہوا نوالہ اٹھایا اور کھالیا) تو کسی نے کہہ دیا اللہ امیر کو اصلاح پر رکھے۔ یہ دھقان ایک دوسرے کو آنکھوں سے اشارے کر رہے ہیں کہ آپ کے سامنے یہ کھانا ہے پھر بھی آپ نے نوالہ اٹھالیا۔ فرمانے لگے: ان عجیبوں کی خاطر میں اس عمل کو نہیں چھوڑ سکتا جو میں نے رسول اللہ سے سنا ہے۔ ہم میں سے جب کسی کا نوالہ گر جاتا تو اُسے حکم ہوتا کہ اسے اٹھالے اور جو کچرا وغیرہ لگا ہے صاف کر کے کھالے اور شیطان کیلئے نہ چھوڑے۔

۳۲۷۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے ہاتھ سے نوالہ گر جائے تو اس پر جو کچرا وغیرہ لگا ہو صاف کر کے کھالے۔

خلاصۃ السباب صحابہ کرام کی یہی شان تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کسی کی پرواہ نہیں کرتے تھے لا بدعھا للشیطن یعنی اگر لقمہ نہیں اٹھائے گا تو وہ شیطان کا ہو جائے گا اس لئے اس نے اللہ کی نعمت کو ضائع کیا اس کو حقیر جانا یہی چیز متکبروں کی عادت میں سے ہے اور اس لقمہ کو کھانے سے مانع تکبر ہے اور یہ شیطانی عمل ہے اور یہ حقیقت بھی ہو سکتا ہے کہ شیطان کھانے کی کوشش کرتا ہے جیسا کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے واقعہ نقل فرمایا ہے۔

۱۴: بَابُ فَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ

بَابُ: ثَرِيدِ بَاقِي كَهَانِ نَوَالٍ مِنْ فَضْلِ هِيَ

۳۲۸۰: حضرت اب موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں میں بہت سے کامل ہوئے اور عورتوں میں کوئی کمال کو نہ پہنچی سوائے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے اور عائشہ باقی عورتوں سے ایسے ہی افضل ہے۔ جیسے ثرید

۳۲۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مَرْثَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَ لَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ آسِيَةُ امْرَأَةَ فِرْعَوْنَ وَ إِنْ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى

عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَتَغَدَّى إِذَا سَقَطَتْ مِنْهُ لُقْمَةٌ فَتَسَاوَلَهَا فَأَمَاطَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ أَدَى فَأَكَلَهَا فَتَغَامَزَ بِهِ الذُّهَاقَيْنِ فَقِيلَ أَضْلَحَ اللَّهُ الْأَمِيرَانِ هُوَ لِأَيِّ الذُّهَاقَيْنِ يَتَغَامَزُونَ مِنْ أَخَذِكَ اللَّقْمَةَ وَ بَيْنَ يَدَيْكَ هَذَا الطَّعَامُ قَالَ إِنِّي لَمْ أَكُنْ لِأَذْعَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهَذِهِ الْأَعْجَابَانَا كُنْ نَأْمُرُ أَخَذْنَا إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَتُهُ أَنْ يَأْخُذَهَا فَيَمِيطَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ أَدَى وَيَأْكُلَهَا وَ لَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ.

۳۲۷۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ثنا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِذَا وَقَعَتِ اللَّقْمَةُ مِنْ يَدِ أَحَدِكُمْ فَلْيَمْسَحْ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْأَدَى وَ لْيَأْكُلْهَا).

سائبر الطعام).

باقی کھانوں سے افضل ہے۔

۳۲۸۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ باقی عورتوں سے ایسے ہی افضل ہے جیسے ثرید باقی کھانوں سے افضل ہے۔

۳۲۸۱: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَنَّنَا مُسْلِمٌ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

خلاصہ الباب ☆ ثرید تمام کھانوں میں لذیذ مقوی اور جلد ہضم ہو جانے والا کھانا ہے اور بہت اعلیٰ ہے۔ اسی طرح ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی تمام مسلمان عورتوں پر فضیلت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چیت پیوی ہیں۔ مسلمانوں کو ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہت نفع ہوا ہے ہزار ہا مسائل آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وساطت سے ہم تک پہنچے۔

باب: کھانے کے ہاتھ پونچھنا

۱۵: بَابُ مَسْحِ الْيَدِ بَعْدَ الطَّعَامِ

۳۲۸۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہمیں کم ہی کھانا میسر آتا تھا۔ جب ہمیں کھانا ملتا تو ہمارے رومال اور تولیے ہماری ہتھیلیاں اور بازو اور پاؤں ہی ہوتے تھے اس کے بعد ہم نماز پڑھ لیتے تھے اور ہاتھ بھی نہ دھوتے تھے۔

۳۲۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَصْرِيُّ أَبُو الْخَارِثِ الْمُرَادِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْخَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا زَمَانَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ قَلِيلٌ مَا نَجِدُ الطَّعَامَ فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَا لَمْ يُنَلْنَا مَادِبِلُ إِلَّا أَكْفُنَا وَسَوَاعِدْنَا وَ أَقْدَامُنَا نَمْ نَصَلِي وَ لَا نَتَوَضَّأُ.

قال أبو عبد الله غريب النيس الأ عن محمد بن سلمة.

خلاصہ الباب ☆ یعنی کبھی کبھار ایسا بھی ہو جاتا تھا اور نہ کھانے کے بعد ہاتھ دھونا مستحب ہے اور ممکن ہے کہ یہ مراد ہو کہ کھانے کے بعد نماز والا وضو نہ کرتے تھے کیونکہ پہلے سے با وضو ہوتے تھے اور کھانا کھانے سے وضو پر خاست نہیں ہوتا۔

باب: کھانے کے بعد کی دعا

۱۶: بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ

۳۲۸۳: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھا لیتے تو فرماتے: ”تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔“

۳۲۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَسْبَاحٍ عَنْ رِيَّاحِ بْنِ غَبِيْدَةَ عَنْ مَوْلَى لَابِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا قَالَ (الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مُسْلِمِينَ).

۳۲۸۴: حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کے سامنے سے جب کھانا وغیرہ اٹھایا جاتا تو فرماتے: ”اللہ کی حمد و ثناء بہت زیادہ اور پاکیزہ برکت والی حمد و ثناء لیکن یہ حمد و ثناء اللہ کے لیے کافی نہیں، نہ اللہ کو چھوڑا جاسکتا ہے اور نہ اس سے کوئی بے نیاز ہو سکتا ہے۔ اے ہمارے رب (ہماری دعا سن لے)۔“

۳۲۸۵: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کھانے کے بعد یہ کہے: ”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے عطا فرمایا۔ میری طاقت اور زور کے بغیر اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔“

خلاصہ الباب ۱۷ کھانا پینا انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ہے اس سے جسم میں توانائی ہے گویا اظعمنا و سقانا جسم کے قوام کا شکر ہے۔ آگے و جعلنا مسلمین روح کے قوام کا شکر ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسلمان بنا کر ہمارے لئے روحانی غذا کا سامان بہم پہنچا دیا ہے تو اس طرح پورا جملہ گویا جسمانی اور روحانی بر دو لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا ذریعہ ہے۔

باب: مل کر کھانا

۳۲۸۶: حضرت وحشی فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے۔ فرمایا: تم الگ الگ کھاتے ہو گے؟ عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: مل کر کھایا کرو اور کھانے سے قبل اللہ کا نام لیا کرو۔ اس سے تمہارے کھانے میں برکت ہوگی۔

۳۲۸۷: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مل کر کھایا کرو۔ الگ الگ نہ ہوا کرو (یعنی اکٹھے مل بیٹھ کر کھایا کرو) اس لیے کہ برکت جماعت

۳۲۸۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرْهَيْمٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا فُوزُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ابْنِ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا رُفِعَ طَعَامُهُ أَوْ مَاتِينَ يَذِيهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فَخَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُؤَدِّعٍ وَلَا مُسْتَفْتَى عَنْهُ رَبَّنَا.

۳۲۸۵: حَدَّثَنَا خُرَّمَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْخُومٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۱۷: باب الإجماع على الطعام

۳۲۸۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَذَاوُدُ بْنُ زُبَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالُوا ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا وَحْشِيُّ بْنُ خَرَبِ بْنِ وَحْشِيِّ بْنِ حَرِيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَحْشِيِّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبِعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَأْكُلُونَ مُتَفَرِّقِينَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ يُبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ.

۳۲۸۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ قَهْرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(كُلُّوْ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفْرُقُوْا فَاِنَّ الْبِرَّةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ) کے ساتھ ہے۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث میں مل کر کھانے کی برکت بیان فرمائی۔ مل کر کھانے کا فائدہ یہ ہے کہ آپس میں محبت بڑھتی ہے کوئی کم کھانے والا ہوتا ہے اور کوئی زیادہ کھانے والا سب سیر ہو کر کھا لیتے ہیں غرض بہت فائدے ہوتے ہیں مل کر کھانے کے۔

پاب : کھانے میں پھونک مارنا

۱۸ : بَابُ النَّفْحِ فِي الطَّعَامِ

۳۲۸۸ : حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُخَارِبِيُّ ثنا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْفُخُ فِي طَعَامٍ وَلَا شَرَابٍ وَلَا يَنْتَفِسُ فِي الْإِنَاءِ.

۳۲۸۸ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پینے کی اشیاء میں پھونک نہ مارتے تھے اور نہ ہی برتن میں سانس لیتے تھے۔

خلاصہ الباب ☆ یعنی برتن کے اندر نہ پھونکے اور نہ اس میں سانس لے البتہ دو تین سانسوں میں بچے ہر مرتبہ برتن کو اپنے منہ سے جدا کر دے تاکہ منہ یا ناک سے کوئی چیز برتن میں نہ کرے۔ سبحان اللہ کیسی پاکیزہ شریعت ہے اور کیسے عمدہ شریعت کے احکام ہیں۔

پاب : جب خادم کھانا (تیار کر کے) لائے تو

۱۹ : بَابُ إِذَا آتَاهُ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ

کچھ کھانا اُسے بھی دینا چاہیے

فَلْيَأْوِلْهُ مِنْهُ

۳۲۸۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثنا أَبِي ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَلْيَجْلِسْهُ فَلْيَأْكُلْ مَعَهُ فَإِنَّ أَبِي فَلْيَأْوِلْهُ مِنْهُ.

۳۲۸۹ : حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے پاس اُس کا خادم کھانا لائے تو اُسے چاہیے کہ خادم کو بٹھا کر اپنے ساتھ کھانا کھلائے اگر خادم ساتھ نہ کھائے یا مالک کھانا نہ چاہے تو اس کھانے میں سے کچھ خادم کو دے دے۔

۳۲۹۰ : حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ الثَّبَاتِيُّ ثنا سَعْدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنِ زَيْبَعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا أَحَدُكُمْ قَرَّبَ إِلَيْهِ مَمْلُوكُهُ طَعَامًا قَدْ كَفَاهُ غِنَاءَهُ وَ حَرَهُ فَلْيَدْعُهُ فَلْيَأْكُلْ مَعَهُ فَإِنَّ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيَأْخُذْ

۳۲۹۰ : حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا غلام اُس کے سامنے کھانا رکھے تو غلام نے کھانا پکانے کی گرمی اور مشقت خود برداشت کرتے ہوئے مالک کو اس سے بچایا۔ اس لیے مالک کو چاہیے کہ غلام کو بلا لے کہ وہ بھی

لُقْمَةً فَلْيَجْعَلْهَا فِي يَدِهِ.

اس کے ساتھ کھانا کھائے اگر ایسا نہ کرے تو ایک نوالہ ہی غلام کے ہاتھ پر رکھ دے۔

۳۲۹۱: حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے پاس کھانا لائے تو اسے اپنے ساتھ بٹھالینا چاہیے یا کچھ کھانا دے دینا چاہیے کیونکہ کھانا پکانے کی گرمی اور مشقت خادم ہی نے برداشت کی۔

۳۲۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ثَنَا ابْنُ رَيْهِمٍ الْهَجَرِيُّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ خَادِمٌ أَحَدَكُمْ بِطَعَامِهِ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهَا وَلْيَنَاولْهُ مِنْهُ فَإِنَّهُ هُوَ الَّذِي وَلِيَ خِرْوَةَ وَذَخَانَهُ.

خلاصۃ الباب ☆ کیسی مروت اور احسان کرنے کا حکم دیا ہے کہ ایک نوکر و خادم جو تنخواہ پر کام کرتا ہے اس کو بھی اپنے ساتھ بٹھا کر محبت پیدا ہوتی ہے جس سے معاشرہ میں نظم و ضبط قائم رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اس پر مستزاد ہے۔

باب: خوان اور دستر کا بیان

۲۰: بَابُ الْأَكْلِ عَلَى الْخِوَانِ وَالسُّفْرَةِ

۳۲۹۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے میز پر یا طشتری (چھوٹے چھوٹے برتنوں) میں کبھی کھانا نہ کھایا۔ پوچھا کہ پھر کس چیز پر کھانا کھاتے تھے؟ فرمایا: دسترخوانوں پر۔

۳۲۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا ابْنُ عَنُوتَيْسٍ ابْنِ أَبِي الْفَرَاتِ الْإِسْكَافِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خِوَانٍ وَلَا فِي سَكْرَجَةٍ قَالَ فَعَلَى مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ؟ قَالَ عَلَى السُّفْرِ.

۳۲۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی میز پر کھاتے نہ دیکھا یہاں تک کہ آپ اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

۳۲۹۳: حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الْجُبَيْرِيُّ ثَنَا أَبُو بَحْرٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ عَلَى خِوَانٍ حَتَّى مَاتَ.

خلاصۃ الباب ☆ خوان چھوٹے ٹیبل کو کہتے ہیں۔ سکرَجَة رکابی یا طشتری کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ نبی کریم سادہ طرز پر کھانا کھاتے تھے۔ بجمیوں جیسے تکلفات آپ کے ہاں نہیں تھے اور حضور کی زندگی ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔

کھانا اٹھائے جانے سے قبل اٹھنا اور

۲۱: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُقَامَ عَنِ

لوگوں کے فارغ ہونے سے قبل ہاتھ

الطَّعَامِ حَتَّى يُرْفَعَ وَأَنْ يَكْفَّ يَدَهُ

روک لینا منع ہے

حَتَّى يَفْرُغَ الْقَوْمُ

۳۲۹۴: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا (یعنی

۳۲۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَسِيرٍ بَنِي دَكْوَانَ الْبَدْمَشَقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُبِيرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ

مَكْحُولٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُقَامَ عَنِ
الطَّعَامِ حَتَّى يُرْفَعَ.

دستر خوان (اٹھائے جانے سے قبل اٹھنے سے منع فرمایا۔

۳۲۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ
ابْنُ أَبِي الْأَعْلَى عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ
الزُّبَيْرِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعْتَ الْمَائِدَةَ فَلَا يَقُومُ رَجُلٌ حَتَّى تُرْفَعَ
الْمَائِدَةُ وَلَا يَرْفَعُ يَدَهُ وَانْ شَبِعَ حَتَّى يَفْرَغَ الْقَوْمُ وَلْيُعْذِرْ
فَإِنَّ الرَّجُلَ يُنْجَلُ جَلِيسَةً فَيَقْبِضُ يَدَهُ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ
لَهُ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ.

۳۲۹۵: حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: جب دستر خوان بچھ جائے تو کوئی بھی نہ اٹھے یہاں تک کہ دستر خوان اٹھالیا جائے اور کوئی بھی (خصوصاً) میزبان اپنا ہاتھ نہ روکے اگرچہ سیر ہو چکے۔ یہاں تک کہ باقی ساتھی کھانے سے فارغ ہوں اور چاہیے کہ کچھ نہ کچھ کھاتا رہے (یا اگر نہ کھا سکے تو عذر ظاہر کر دے کہ مجھے اشتہاء نہیں) کیونکہ آدمی (اگر پہلے ہاتھ روک لے تو اس) کی وجہ سے اسکا ساتھی شرمندہ ہو کر اپنا ہاتھ روک لیتا ہے حالانکہ بہت ممکن ہے کہ ابھی اسکو مزید کھانے کی حاجت ہو۔

خاصۃ الباب اللہ تعالیٰ کے رزق کا ادب اسی میں ہے کہ پہلے دستر خوان اٹھایا جائے پھر کھانے والا اٹھے کھانے کا اکرام بہت ضروری ہے اور شرکائے کھانا کا لحاظ بھی آداب میں سے ہے۔

باب: جس کے ہاتھ میں چکنا بٹ ہو اور وہ

۲۲: بَابُ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ

اسی حالت میں رات گزار دے

رِيحُ عَمْرٍ

۳۲۹۶: اللہ کے رسول ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غور سے سنو! جس شخص کے ہاتھ میں چکنا لگی ہو اور وہ اسی حالت میں رات گزار دے (سوتا رہے) تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔

۳۲۹۶: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمَغْلِسِ ثنا عُبَيْدُ بْنُ وَسِيمٍ الْجَمَّالُ ثنا الْحَسَنُ ابْنُ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَلَّا يَلُومَنَّ امْرَأًا إِلَّا نَفْسَهُ بَيْتًا وَفِي يَدِهِ رِيحُ عَمْرٍ.

۳۲۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کے ہاتھ میں چکنا لگی ہو اور وہ ہاتھ دھوئے بغیر ہی سو جائے تو پھر اسے تکلیف پہنچے تو اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔

۳۲۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّارِبِ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ثنا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا نَامَ أَحَدُكُمْ وَفِي يَدِهِ رِيحُ عَمْرٍ فَلَمْ يَغْسِلْ يَدَهُ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ.

☆ خلاصہ الباب ۲۲ یعنی اگر کوئی موذی جانور اُسے نقصان پہنچا جائے تو اپنے آپ ہی کو ملامت کرے کہ سوتے وقت ہاتھ کیوں نہ دھوئے اور سُستی اور لا پرواہی کی۔ جس کا یہ خمیازہ ہے۔

۲۲: بَابُ عَرَضِ الطَّعَامِ

باب: کسی کے سامنے کھانا پیش کیا جائے تو؟

۳۲۹۸: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دعوت دی۔ ہم نے کہا کہ ہمیں اشتہاء نہیں ہے۔ فرمایا: جھوٹ اور بھوک جمع نہ کرو۔

۳۲۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ تَنَا وَ كَيْعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ إِسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ قَالَتْ أَمَى النَّبِيُّ ﷺ بِطَعَامٍ فَعَرَضَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا لَا نَشْهِيهِ فَقَالَ (لَا تَجْمَعَنَّ جُوعًا وَ كَذِبًا) .

۳۲۹۹: قبیلہ بنو عبد الاشہل کے ایک شخص حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ صبح کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ فرمایا: قریب آؤ کھانا کھا لو۔ میں نے عرض کیا کہ میں روزہ دار ہوں۔ ہائے افسوس! مجھ پر کیوں نہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کا بابرکت کھانا کھالیا۔ (یعنی اب پچھتاتے تھے کہ روزہ تو نفلی تھا، دوبارہ بھی رکھا جاسکتا تھا۔)

۳۲۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ تَنَا وَ كَيْعُ عَنْ أَبِي حَلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ) قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يَتَعَدَّى فَقَالَ اذْنُ فَكُلْ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَيَا لَهْفٍ نَفْسِي هَلَّا كُنْتُ طَعَمْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆ خلاصہ الباب ۲۳ مطلب یہ ہے کہ تکلف نہ کرے اگر بھوک ہو تو شریک ہو جائے ورنہ جھوٹ بولنے سے بھوکے بھی رہیں گے اور جھوٹ بولنے کا عذاب بھی۔ حدیث ۳۲۹۹: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے کا شرف اور آپ کا جھونا کتنی بابرکت چیز تھی جس سے وہ محروم رہ گئے اس لئے تو پچھتاتے تھے اس میں ہمارے لئے نصیحت ہے کہ اگر کوئی بزرگ اللہ کا ولی اپنے ساتھ کھانے میں شریک کرنا چاہے تو روزہ توڑ دینا چاہئے بعد میں قضاء کر لے۔

۲۳: بَابُ الْأَكْلِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں کھانا

۳۳۰۰: حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم مسجد میں گوشت اور روٹی کھالیا کرتے تھے۔

۳۳۰۰: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَعْجَبِي قَالَا تَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْخَارِثِ حَدَّثَنِي سَلِيمَانُ بْنُ زِيَادٍ الْحَضْرَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْخَارِثِ بْنَ جَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ يَقُولُ كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى

عفا رسول اللہ ﷺ فی المسجد الخبز واللحم.

خلاصہ الباب ضرورت کی بنا پر مسجد کا ادب ملحوظ رکھتے ہوئے کھانے کی اجازت دی۔ خصوصاً مسافر اور معتکف کے لئے جائز ہے۔ فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ مسجد جس کام کے لئے نہیں بنائی گئی جیسے درزی کا کام اور لکھنا ایسے کام مسجد میں کرنا جائز نہیں اور کھانا اور سونا سوانے معتکف اور مسافر کے حرام ہے۔

باب : کھڑے کھڑے کھانا

۲۵ : بَابُ الْأَكْلِ قَائِمًا

۳۳۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ تَسْلَمُ بْنُ جُنَادَةَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَأْكُلُ وَنَحْنُ نَمْسِي وَنَشْرِبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ.

۳۳۰۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ کے عہد مبارک میں ایسا بھی ہوا کہ ہم نے چلتے ہوئے کھا لیا (کوئی ایک آدھ دانہ منہ میں ڈال لیا، مثلاً کھجور، خوبانی وغیرہ) اور کھڑے ہو کر ہی پیا۔

خلاصہ الباب بعض دوسری حدیثوں میں کھڑے ہونے کی حالت میں کھانے اور پینے کی ممانعت وارد ہوئی ہے اس سلسلہ کی مختلف احادیث و روایات کو سامنے رکھتے سے معلوم ہوتا ہے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں پینا پسندیدہ نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عام معمول بیٹھ کر ہی پینے کا تھا، لیکن کبھی کبھی آپ نے کھڑے ہونے کی حالت میں بھی پیا ہے تو یا تو اس وقت اس کا کوئی خاص سبب ہو گیا آپ نے بیان جواز کے لئے کیا ہوگا اور صحابہ کرام بھی اس لئے کبھی کھڑے ہو کر کھا لیتے اور پی بھی لیتے۔ (علوی)

اس سے صرف جواز معلوم ہو رہا ہے استنباب نہیں۔ مستحب تو یہ ہی ہے کہ بغیر کسی وجہ کے جیسا کہ آج کل فیشن چل پڑا ہے کھڑے ہو کر نہ کھایا جائے۔ (عبدالرشید)

باب : کدو کا بیان

۲۶ : بَابُ الدُّبَاءِ

۳۳۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَمِيْدٍ عَنْ حَمِيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ الْقُرْعَ.

۳۳۰۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کدو پسند فرماتے تھے۔

۳۳۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَمِيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَعَثْتُ مَعِيَ أُمَّ سَلِيمٍ بِمَكْتَلٍ فِيهِ رُطْبٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَجِدْهُ وَخَرَجَ قَرِيْبًا إِلَى مَوْلَى لِي دَعَاؤُ فَضَعْتُ لَهُ طَعَامًا فَاتَيْنَهُ وَهُوَ يَأْكُلُ قَالَ فَدَعَانِي لِأَكْلِ مَعَهُ قَالَ وَصَنَعْتُ ثَرِيْدَةً بِلَحْمٍ وَفُرْعَ قَالَ فَإِذَا هُوَ يُعْجِبُهُ الْقُرْعُ قَالَ فَجَعَلْتُ

۳۳۰۳: حضرت انس فرماتے ہیں کہ میری والدہ ام سلیم نے تر کھجوروں کا ایک ٹوکرا میرے ہاتھ رسول اللہ کی خدمت میں بھیجا۔ آپ مجھے نہ ملے۔ آپ قریب ہی اپنے ایک آزاد کردہ غلام کے پاس تشریف لے گئے تھے۔ اس نے آپ کی دعوت کی تھی اور آپ کیلئے کھانا تیار کیا تھا۔ جب میں پہنچا تو آپ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے مجھے بھی

اجمعۃ فأذنيه منه فلما طعمنا منه رجع إلى منزله ووضع
المكمل بين يديه فجعل يأكل ويقسم حت فرع من
آخره.

اپنے ساتھ کھانے کی دعوت دی۔ میزبان نے گوشت اور
کدو میں ٹرید تیار کیا تھا۔ مجھے محسوس ہوا کہ آپ کو کدو اچھے
لگ رہے ہیں تو میں کدو جمع کر کے آپ کے قریب کرنے
لگا۔ جب ہم کھانا کھا چکے تو آپ اپنے گھر تشریف لائے۔
میں نے نوکرا آپ کی خدمت میں پیش کر دیا آپ کھانے
لگے اور تقسیم (بھی) فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ ختم ہو گیا۔
۳۳۰۴: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں ان کے گھر حاضر ہوا۔ آپ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس کدو تھے۔ میں نے کہا: یہ کیا چیز
ہے؟ فرمایا: یہ کدو ہے۔ ہم اس سے اپنا کھانا زیادہ
کرتے ہیں (یا ہم اسے بکثرت کھاتے ہیں)۔

۳۳۰۴: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا وكيع إسماعيل
بن أبي خالد عن حكيم بن جابر عن أبيه قال دخلت على
النبي صلى الله عليه وسلم في بيته وعند هذه الذبابة
فقلت أي شيء هذا قال (هذا القرع هو الذبابة تكثير به
طعامنا).

خلاصہ الباب ۲۴ جو چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہو وہ بہت عمدہ ہوتی ہے کدو ویسے بھی سرد تر اور جلدی ہضم
ہونے والی سبزی ہے اور اس کا روغن اور تیج بہت مفید ہیں۔

باب: گوشت (کھانے) کا بیان

۲۷: باب اللحم

۳۳۰۵: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اہل دنیا اور اہل جنت دونوں کے کھانوں کا سردار
گوشت ہے۔

۳۳۰۵: حدثنا العباس بن الوليد الخلال الدمشقي ثنا
يحيى بن صالح حدثني سليمان بن عطاء الجزري حدثني
مسلمة بن عبد الله الجهني عن عمه أبي مشجعة عن أبي
الذرذاء قال قال رسول الله ﷺ سيد طعام اهل الدنيا و
اهل الجنة اللحم.

۳۳۰۶: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی گوشت کی
دعوت دی گئی آپ نے قبول فرمائی اور جب بھی آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت ہدیہ کیا گیا آپ نے قبول
فرمایا۔

۳۳۰۶: حدثنا العباس بن الوليد الدمشقي ثنا يحيى بن
صالح ثنا سليمان بن عطاء الجزري ثنا مسلمة بن عبد
الله الجهني عن عمه أبي مشجعة عن أبي الذرذاء قال ما
دعى رسول الله ﷺ إلى لحم قط إلا اجاب ولا أهدي
له لحم قط إلا قبله.

خلاصہ الباب ۲۷ اس حدیث میں اجابت (قبول کرنا) سے مراد کھانا ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بہت
مرغوب تھا۔ اس لئے یہ توجیہ کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کی دعوت قبول فرماتے تھے خواہ گوشت کی ہو یا کسی اور

کھانے کی اور یہ بھی ارشاد فرمایا جس نے دھوت قبول نہیں کی اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی۔

۲۸: بَابُ أَطْيَبِ اللَّحْمِ

بَابُ: (بانور کے) کون سے حصے کا گوشت عمدہ ہے

۳۳۰۷: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک روز اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا۔ کسی نے آپ ﷺ کو دستی کا گوشت اٹھا کر دیا اور آپ ﷺ کو یہ پسند بھی تھا۔ آپ ﷺ نے دانتوں سے کاٹ کر تاول فرمایا۔

۳۳۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ الْعَبْدِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ قَالَا ثنا أَبُو حَيَّانَ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ بِلَحْمٍ فَرَفَعَ إِلَيْهِ الدِّرَاعُ وَ كَانَتْ تُعْجِبُهُ فَهَسَ مِنْهَا.

۳۳۰۸: حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے لیے اونٹ ذبح کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ عمدہ گوشت (کا حصہ) پشت کا گوشت ہے۔ اس وقت لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گوشت ڈال رہے تھے۔

۳۳۰۸: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ فَهْمٍ (قَالَ وَ أَظَنُّهُ يُسَمَّى مُحَمَّدَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ) أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرَ يُحَدِّثُ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَ قَدْ نَحَرَ لَهُمْ جَزُورًا أَوْ بَعِيرًا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ الْقَوْمُ يُلْقُونَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْمَ يَقُولُ (أَطْيَبُ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ).

بَابُ: بَهْنًا هُوَ غُوشْتٌ

۳۳۰۹: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سالم بھی ہوئی بکری (جو کھال اتارے بغیر بھونی جاتی ہے) دیکھی ہو۔ یہاں تک کہ آپ اللہ عزوجل سے جا ملے۔

۲۹: بَابُ الشَّوَاءِ

۳۳۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ ثنا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى شَاةً سَمِيْطًا حَتَّى لِحِقَ بِاللَّهِ غَزْوِجَلًا.

۳۳۱۰: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے سامنے سے بھنا ہوا گوشت جو کھانے سے بچ رہا ہو کبھی نہ اٹھایا گیا (کیونکہ ایسا گوشت مقدار میں کم ہی ہوتا تھا اور کھانے والے زیادہ ہوتے تھے اسلئے بچتا نہ تھا) اور نہ آپ کے ساتھ ساتھ بچھونا اٹھایا گیا (کہ جہاں بیٹھنا ہو پہلے بچھونا بچھے پھر آپ بیٹھیں) آپ ایسے تکلف نہ فرماتے تھے۔

۳۳۱۰: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثنا كَثِيرُ بْنُ سَلِيمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَفَعَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلٌ شِوَاءٍ قَطُّ وَ لَا حُمِلَتْ مَعَهُ طُنْفَسَةٌ.

۳۳۱۱: حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ زِيَادٍ الْخَضْرَمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْجَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ أَكَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا فِي الْمَسْجِدِ لَحْمًا قَدْ شَوِيَ فَمَسَخْنَا إِيْدِنَا بِالْخَضِيَاءِ ثُمَّ قُمْنَا نَصَلِّي وَ لَمْ نَتَوَضَّأْ.

۳۳۱۱: حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ مسجد میں کھانا کھایا، بھنا ہوا گوشت تھا۔ پھر ہم نے اپنے ہاتھ کنکریوں سے صاف کیے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۳۰: بَابُ الْقَدِيدِ

پاپ: دھوپ میں خشک کیا ہوا گوشت

۳۳۱۲: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْدٍ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَكَلِمَةٌ فَجَعَلَ تَرَعْدُ فَرَابِضُهُ فَقَالَ لَهُ هَوْنٌ عَلَيْكَ فَإِنِّي لَسْتُ بِمَلِكٍ إِنَّمَا أَنَا ابْنُ امْرَأَةٍ تَأْكُلُ الْقَدِيدَ.

۳۳۱۲: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر گفتگو کرنے لگے (خوف سے) ان کا گوشت پھڑکنے لگا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ڈرو مت (تسلی رکھو) کیونکہ میں بادشاہ نہیں۔ میں تو ایک (غریب) خاتون کا بیٹا ہوں جو دھوپ میں خشک کیا ہوا گوشت کھاتی تھی۔

قال أبو عبد الله إسماعيل وحده، واصله.

۳۳۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَابِسٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كُنَّا نَرُقِعُ الْكِرَاعَ فَيَأْكُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ خَمْسِ عَشْرَةَ مِنَ الْأَضَاجِ.

۳۳۱۳: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم پائے اٹھا کر رکھ لیتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے پندرہ یوم بعد انہیں تناول فرماتے تھے۔

خلاصہ الباب ☆ ”قدید“: وہ گوشت جس کو نمک لگا کر دھوپ میں خشک کر لیا جاتا ہے جب کوئی آدمی اچانک پہلی مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تو وہ رغبت کی وجہ سے کپکپا جاتا لیکن جتنا جتنا میل جول رکھتا آپ ﷺ سے مانوس ہو جاتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بتایا کہ میں بادشاہوں کی طرح نہیں ہوں میں تو ایک عام آدمی ہوں۔ اللہ اللہ کتنی انکساری فرمائی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۳۱: بَابُ الْكَبِدِ وَالطِّحَالِ

پاپ: کلیجی اور تلی کا بیان

۳۳۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اسْلَمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (أَجَلْتُ لَكُمْ مَيْتَانِ وَ دَمَانِ: فَأَمَّا

۳۳۱۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے دو مردار اور دو خون حلال

أَمِيتَانِ فَالْخَوْبِ وَالْجِرَادِ وَ أَمَا الدَّمَانُ فَالْكَبْدُ وَالطَّحَالُ، کیے گئے۔ دو مردار تو مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون کبھی اور تلی ہیں (یہ دونوں جسے ہوئے خون ہیں)۔

☆ خلاصہ الباب مطلب یہ ہے کہ باقی سارے خون حرام ہیں یہ دو خون صرف حلال ہیں اسی طرح مردار حرام ہیں صرف دو ہی مردار حلال ہیں: مچھلی اور ٹڈی۔

باب: نمک کا بیان

۳۲: بَابُ الْمِلْحِ

۳۳۱۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَرْوَانَ بْنُ مَعَاوِيَةَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ أَبِي عِيْسَى عَنْ زَجَلٍ (أَرَاهُ مُوسَى) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (سَيِّدُ إِذَا مَكُمُ الْمِلْحُ) ۳۳۱۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے سالنوں کا سردار نمک ہے۔

☆ خلاصہ الباب "ادام" اس کو کہتے ہیں جس سے روٹی کھائے جائے۔ مثلاً گوشت، سرکہ اور اس قسم کی چیزیں جو جدا طور پر نہیں کھائی جاتیں بلکہ کھانے کے ساتھ بالترتیب کھائی جائیں ان میں سے ایک نمک بھی ہے۔ (علوی)

یعنی نمک سالن بھی ہے کہ اس سے روٹی کھائی جاسکتی ہے اور ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سب کھانے اس کی وجہ سے لذیذ ہوتے ہیں اور اگر یہ نہ ہوتا تو یقیناً کھانے بد ذائقہ "Taste Less" محسوس ہوتے۔ (عبدالرشید)

باب: سرکہ بطور سالن

۳۳: بَابُ الْإِئْتِدَامِ بِالْخَلِّ

۳۳۱۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْخَوَارِ ثَنَا مَرْوَانَ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (نِعْمَ الْإِئْتَادُ بِالْخَلِّ) ۳۳۱۶: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین سالن سرکہ ہے۔

۳۳۱۷: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلَّبِ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ مُخَارِبِ بْنِ دِيَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (نِعْمَ الْإِئْتَادُ بِالْخَلِّ) ۳۳۱۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین سالن سرکہ ہے۔

۳۳۱۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا غُنْبَسَةُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَادَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ سَعْدٍ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ عَلَى عَائِشَةَ وَأَنَا عِنْدَ نَاخِبِزٍ وَ تَمْرٍ وَ خَلٍّ غَدَاءٍ قَالَتْ عِنْدَنَا خُبْرٌ وَ تَمْرٌ وَ خَلٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (نِعْمَ الْإِئْتَادُ بِالْخَلِّ) ۳۳۱۸: حضرت ام سعد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سیدہ عائشہ کے پاس آئے میں بھی وہیں تھی۔ فرمایا: کچھ کھانا ہے؟ فرمانے لگیں: ہمارے پاس روٹی، کھجور اور سرکہ ہے۔ اس پر رسول اللہ نے فرمایا: بہترین سالن سرکہ ہے۔ اے اللہ! سرکہ میں برکت فرما

اللہ علیہ وسلم (نِعْمَ الْإِذَامُ الْخَلُّ اللَّهُمَّ! بَارِكْ فِي الْخَلِّ فَإِنَّهُ كَانَ إِذَامَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي وَ لَمْ يَفْقُرْ بَيْتٌ فِيهِ خَلٌّ)۔
 کہ یہ مجھ سے پہلے انبیاء کا سالن ہے اور جس گھر میں سرکہ ہو وہ محتاج نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ امام نووی فرماتے ہیں کہ حدیث میں سرکہ کی فضیلت بیان کی گئی۔ سرکہ ذرا ترش ہوتا ہے اس لئے اعصاب کے مریض کے لئے ٹھیک نہیں ہوتا تاہم بڑی مفید چیز ہے جو پیٹ کے کیڑوں کو مارتا ہے۔ کھانے کو جلد ہضم کرتا ہے۔ حرارت کو مارتا ہے اور خوش ذائقہ بھی ہوتا ہے۔ ثمالی ترمذی میں حضرت ام ہانی کی روایت میں ہے کہ فتح مکہ کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام ہانی کے گھر تشریف لے گئے ان سے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کوئی چیز موجود ہے؟ انہوں نے عرض کیا حضور کوئی خاص کھانا تو اس وقت گھر میں موجود نہیں۔ البتہ روٹی کے سوکھے ہوئے چند ٹکڑے ہیں فرمایا وہی لاؤ۔ آپ نے ان خشک ٹکڑوں کو پانی میں بھگو کر نرم کیا پھر پوچھا کوئی سالن بھی ہے؟ عرض کیا سالن تو نہیں ہے البتہ کچھ سرکہ موجود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سرکہ کتنا اچھا سالن ہے۔ پھر آپ نے نمک منگوا کر سرکہ میں ڈالا اور اس کے ساتھ روٹی کھائی۔

باب: روغن زیتون کا بیان

۳۳: بَابُ الزَّيْتِ

۳۳۱۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روغن زیتون سے روٹی کھاؤ اور اس سے مالش کرو کیونکہ یہ بابرکت درخت سے نکلتا ہے۔

۳۳۱۹: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ تَنَاغَدَ الرَّزَاقِيُّ أَنَّنَا مَغْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (اَتَدِمُوا بِالزَّيْتِ وَادْهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ)۔

۳۳۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روغن زیتون کھاؤ اور اس سے مالش کرو کیونکہ یہ (روغن زیتون) برکت والا ہے۔

۳۳۲۰: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ تَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (كُلُوا الزَّيْتِ وَادْهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مُبَارَكٌ)۔

باب: دودھ کا بیان

۳۵: بَابُ اللَّبَنِ

۳۳۲۱: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب دودھ پیش کیا جاتا تو ارشاد فرماتے: برکت ہے یا فرماتے: دو برکتیں ہیں۔

۳۳۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ تَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرَيْدٍ الرَّاسِبِيِّ حَدَّثَنِي مَوْلَانِي أُمُّ سَالِمٍ الرَّاسِبِيَّةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِاللَّبَنِ قَالَ (بَرَكَةٌ أَوْ بَرَكَتَانِ)۔

۳۳۲۲: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

۳۳۲۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ کوئی بھی کھانا کھلائیں وہ یوں کہے: ”اے اللہ! ہمیں اس میں برکت عطا فرما اور اس سے بہتر ہمیں عطا فرما“ اور جسے اللہ تعالیٰ دودھ پینے کو عطا فرمائیں تو وہ یوں کہے: ”اے اللہ! ہمیں اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں مزید یہی (دودھ) عطا فرما کیونکہ مجھے نہیں معلوم کہ دودھ کے علاوہ کوئی اور چیز کھانے اور پینے دونوں کے لیے کفایت کرتی ہو۔

باب: میٹھی چیزوں کا بیان

۳۳۲۳: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھی چیزیں اور شہد پسند تھا۔

باب: گلڑی اور تر کھجور ملا کر کھانا

۳۳۲۴: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میری والدہ مجھے موٹا کرنے کے لیے تدبیریں کیا کرتی تھیں تاکہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیں۔ کوئی تدبیر بھی مفید نہ ہوئی یہاں تک کہ میں نے تر کھجور اور گلڑی کھائی تو میں مناسب فریبہ ہو گئی۔

۳۳۲۵: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گلڑی تر کھجور کے ساتھ کھا رہے ہیں۔

۳۳۲۶: حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خر بوزے کے ساتھ گلڑی کھاتے دیکھا۔

عِثَاشِ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَارْزُقْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَ مَنْ سَفَاهَ اللَّهُ لَبْنَا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَرِزْقًا مِنْهُ فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ مَا يُجْزَى مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ إِلَّا اللَّبَنُ).

۳۶: بَابُ الْحَلْوَاءِ

۳۳۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا ثَنَا أَبُو أَسَامَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ ابْنُ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ أَوْ الْعَسَلَ.

۳۷: بَابُ الْقِثَاءِ وَالرُّطْبِ يُجْمَعَانِ

۳۳۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ أُمِّي تُعَالِجُنِي لِلسُّمْنَةِ تُرِيدُ أَنْ تُدْخِلَنِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا اسْتَقَامَ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى أَكَلْتُ الْقِثَاءَ بِالرُّطْبِ فَسَمِنْتُ كَأَحْسَنِ سَمْنَةٍ.

۳۳۲۵: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنِ كَابِبٍ وَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَا ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الْقِثَاءَ بِالرُّطْبِ.

۳۳۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ عَمْرُو بْنُ رَابِعٍ قَالَا ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ خَازِمِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطْبَ بِالْبَطِيخِ.

خلاصہ الباب ☆ عربی زبان میں قثاء گلڑی کو کہتے ہیں۔ رطب تازہ اور پختہ کھجور کو کہتے ہیں ان احادیث میں ان دونوں پھلوں کو اکٹھا کھانے کا ذکر ہے اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ گلڑی سرد مزاج اور پھلی اور کھجور گرم اور ٹیٹھی ہوتی ہے دونوں کو ملا کر کھانے میں اعتدال پیدا ہو جاتا ہے۔ اس طرح کھانے کا ایک فائدہ تو ام المؤمنین بیان فرما رہی ہیں کہ جسم میں موٹاپا آ گیا معلوم ہوا کہ اس سے جسم بھی بنتا ہے۔

باب : کھجور کا بیان

۳۸: بَابُ التَّمْرِ

۳۳۲۷: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں بالکل کھجور نہیں، اس کے گھر والے بھوکے ہیں۔

۳۳۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْخَوَارِيزْمِيِّ تَنَا مَرْوَانَ بْنَ مُحَمَّدٍ تَنَا سُلَيْمَانَ بْنَ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِنَاعٌ أَهْلُهُ).

۳۳۲۸: حضرت سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں کھجور نہیں وہ اس گھر کی مانند ہے جس میں کوئی کھانا نہیں۔

۳۳۲۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي رَاهِمٍ الدَّمَشْقِيُّ تَنَا ابْنُ أَبِي فَدْيِكٍ تَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَائِعٍ عَنْ جَدِّهِ سَلْمَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ كَالْبَيْتِ لَا طَعَامَ فِيهِ).

خلاصہ الباب ☆ عرب کی عام غذا یہی تھی اور آسانی سے میسر بھی تھی۔ جس گھر میں یہ بھی نہیں موجود ہوتی تھی تو ظاہر ہے کہ اتنی ارزانی و فراوانی کے باوجود ایسی شے کا دستیاب نہ ہونا اس کے فقر وفاقہ کو ہی ظاہر کرتا ہے۔

باب : جب موسم کا پہلا پھل آئے

۳۹: بَابُ إِذَا أَتَى بِأَوَّلِ الثَّمَرَةِ

۳۳۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب موسم کا پہلا پھل آتا تو آپ ﷺ فرماتے: اے اللہ! برکت عطا فرما ہمارے شہر میں اور ہمارے پھلوں میں اور ہمارے مد اور صاع (پیمانوں) میں برکت و برکت پھر جو بچے حاضر ہوتے ان میں سب سے کم سن کو وہ پھل عطا فرماتے۔

۳۳۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بِنِ كَاسِبٍ قَالَا تَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي سَهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَتَى بِأَوَّلِ الثَّمَرَةِ قَالَ (اللَّهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَ فِي ثَمَارِنَا وَ فِي مَدَنَانَا وَ فِي ضَاعِنَا بِرَكَّةٍ مَعَ بَرَكَةٍ) ثُمَّ يَنَاولُهُ أَصْغَرَ مَنْ بَحْضَرْتَهُ مِنَ الْوُلْدَانِ.

باب : تر کھجور خشک کھجور کے ساتھ کھانا

۴۰: بَابُ أَكْلِ الْبَلْحِ بِالتَّمْرِ

۳۳۳۰: ام المؤمنین سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول

۳۳۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَنُ خَلْفِ تَنَا يَحْيَى بْنُ

محمد بن قیس المدنی ثنا ہشام بن غزوة عن ابیہ عن عائشة قالت قال رسول اللہ ﷺ (کُلُوا مِنَ الْبَلْخِ بِالتَّمْرِ کُلُوا الْخَلِيقَ بِالْجَدِيدِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَغْضَبُ وَ يَقُولُ بَقِيَ ابْنُ آدَمَ حَتَّى أَكَلَ الْخَلِيقَ بِالْجَدِيدِ)۔

اللہ ﷺ نے فرمایا: تر کھجور خشک کھجور کے ساتھ ملا کر کھاؤ اور پرانی 'نئی' کے ساتھ ملا کر کھاؤ کیونکہ شیطان غصہ ہوتا ہے اور کہتا ہے: آدم کا بیٹا زندہ رہا۔ یہاں تک کہ پرانا میوہ نئے میوہ کے ساتھ ملا کر کھا رہا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ شیطان تمہارا دشمن ہے اور اس کو دشمن سمجھو جب یہ دیکھتا ہے کہ انسان اچھا کھانا کھا رہا ہے یا پی رہا ہے تو دخل اندازی کرنے لگتا ہے اور انسان کی لمبی عمر سے بھی ناخوش ہوتا ہے۔ اس کو مزید غصہ دلانے کے لئے ایسا کرنے کا حکم فرمایا۔

۴۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ قِرَانِ التَّمْرِ

دو دو تین تین کھجوریں ملا کر کھانا منع ہے

۳۳۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَبَلَةَ ابْنِ سُهَيْمٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقْرَنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ۔

۳۳۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ (وَ كَانَ نَعْدُ بِخُدْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَ كَانَ يُعْجِبُهُ حَدِيثُهُ) أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ يَعْنِي فِي التَّمْرِ۔

۳۳۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَشْرِ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بِتَمْرٍ غَبِيٍّ فَجَعَلَ يُفْتِشُهُ۔

۳۳۳۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ بَشْرِ السُّلَمِيِّ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو کھجوریں ایک ساتھ کھانے سے منع فرمایا۔ الایہ کہ اپنے ساتھیوں سے (جو کھانے میں شریک ہیں) اجازت لے لے۔

۳۳۳۲: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے تھے اور انہیں آپ ﷺ کے فرامین بہت پسند تھے۔ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا۔

پاؤپ: اچھی کھجور ڈھونڈ کر کھانا

۳۳۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدمت میں پرانی کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تلاش کر کے اچھی اچھی کھجور لینے لگے۔

پاؤپ: کھجور مکھن کے ساتھ کھانا

۳۳۳۴: ہنر کے دونوں بیٹے جو قبیلہ بنو سلیم میں سے ہیں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے آپ کی خاطر اپنی ایک چادر پر

۴۲: بَابُ تَفْتِيشِ التَّمْرِ

۴۲: بَابُ التَّمْرِ بِالزَّبْدِ

پانی چھڑک کر اسے ٹھنڈا کیا اور بچھادی۔ آپ اُس پر تشریف فرما ہوئے۔ ہمارے گھر میں اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل فرمائی۔ ہم نے آپ کی خدمت میں مکھن اور کھجور پیش کی۔ آپ کو مکھن پسند تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں اور سلام بھیجے۔

باب: میدہ کا بیان

۳۳۳۵: حضرت ابو حازم فرماتے ہیں کہ میں نے اہل بن سعد سے دریافت کیا کہ آپ نے میدہ کی روٹی دیکھی؟ فرمانے لگے: میں نے میدہ کی روٹی نہیں دیکھی، یہاں تک رسول اللہ کا وصال ہو گیا۔ میں نے پوچھا: کیا رسول اللہ کے عہد میں لوگوں کے پاس چھلنیاں ہوتی تھیں؟ فرمانے لگے: میں نے چھلنی نہیں دیکھی یہاں تک کہ رسول اللہ کا وصال ہو گیا۔ میں نے کہا: پھر آپ بے چھنا جو کیسے کھاتے تھے؟ فرمایا (پینے کے بعد) ہم اس پر پھونک مارتے کچھ تنکے وغیرہ اڑ جاتے اور باقی کو ہم بھگو دیتے (اور گوندھ کر روٹی پکا لیتے)۔

۳۳۳۶: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آٹا چھانا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے روٹی تیار کی۔ آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہمارے علاقہ میں یہ کھانا تیار کیا جاتا ہے۔ اسی لیے میں نے چاہا کہ آپ ﷺ کے لیے بھی ویسی ہی روٹی بناؤں۔ فرمایا: بھوسا آٹے میں ڈال کر دو بارہ گوندھو۔

۳۳۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ کی روٹی ایک آنکھ بھی نہ دیکھی یہاں تک کہ آپ ﷺ اللہ عزوجل سے جا ملے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْنَا تَحْتَهُ قَطِيفَةً لَنَا ضَيْبًا هَالَهُ ضَبًّا فَجَلَسَ عَلَيْهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ الْوَحْيَ فِي بَيْتِنَا وَ قَدَّمْنَا لَهُ زُبْدًا وَتَمْرًا وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۳: بَابُ الْخَوَارِی

۳۳۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هَلْ رَأَيْتَ النَّبِيَّ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَهَلْ كَانَ لَهُمْ مَنَاجِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ مَا رَأَيْتُ مُنْخَلًا حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مُنْخُولٍ قَالَ نَعَمْ كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرِينًا.

۳۳۳۶: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنُ كَابَسٍ ثنا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْخَارِثِ أَخْبَرَنِي بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ أَنَّ حَنَشَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ أَيْمَنٍ أَنَّهَا غَرَبَتْ دَقِيقًا فَصَنَعَتْهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ رَغِيفًا فَقَالَ (مَا هَذَا؟) قَالَتْ طَعَامٌ نَصَنَعُهُ بَارِضًا فَاحْبِثُ أَنْ أَصْنَعُ مِنْهُ لَكَ رَغِيفًا فَقَالَ (رُدِّيهِ فِيهِ ثُمَّ اعْجِنِيهِ).

۳۳۳۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو الْجَمَاهِرِ ثنا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ ثنا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَغِيفًا مُخَوَّرًا بَوَاجِدٍ مِنْ عَيْنِيهِ حَتَّى لَجِقَ بِاللَّهِ.

خلاصۃ البیاب : اس حدیث کے راوی انصار مدینہ میں سے معمر صحابی حضرت سہل بن سعد ہیں نچلے راوی ابو حازم بیان کرتے ہیں میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ نے میدہ کھایا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے میدہ کی روٹی نہیں دیکھی الی آخرہ۔ مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کا طرز زندگی بہت سادہ تھا۔ دراصل تکلفات بعد میں پیدا ہونے ہیں۔ ابوطالب مکی نے بھی لکھا ہے کہ خور و نوش کا تو شیخ صحابہ کے دور کے بعد شروع ہوا۔ اگرچہ ان سہولتوں سے استفادہ کرنے کی مکمل اجازت ہے مگر وہ لوگ تو شیخ نہیں کرتے تھے جو کہ ان کے فقر، قناعت کی علامت ہے اور اس دور کے سارے کھانے سریع الطبع ہوتے تھے اس لئے کہ آنے سے بھوسا جب نکل جاتا ہے تو خالی میدہ نقصان دیتا ہے پیٹ میں ضعف بھی پیدا کرتا ہے۔

۳۵: باب الرُّقَاقِ

باب: باریک چپاتیوں کا بیان

۳۳۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم سے ملنے اپنی بستی اپنا گئے تو انہوں نے پہلی اتری ہوئی باریک چپاتیاں آپ کے سامنے رکھیں۔ دیکھ کر رونے لگے اور فرمانے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں سے کبھی ایسی چپاتیاں نہیں دیکھیں۔

۳۳۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ عَيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ النَّخَّاسِ الرَّمَلِيُّ ثنا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ زَارَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَوْمَهُ يَعْنِي قُرَيْبَةَ (أَطْنَهُ قَالَ ابْنُ أَبِي نَافِعٍ) فَاتَوَهُ بِرُقَاقٍ مِنْ رُقَاقِ الْأَوَّلِ فَبَكَى وَقَالَ مَا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَذَا بَعِيْهِ قَطُّ.

۳۳۳۹: حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت انس بن مالک کی خدمت میں حاضر ہوئے (اسحق کی روایت میں ہے کہ) آپ کا نانباتی کھڑا ہوتا (اور دارمی کی روایت میں ہے کہ) آپ کا دسترخوان بچھا ہوتا۔ ایک روز فرمانے لگے: کھاؤ! مجھے نہیں معلوم کہ رسول اللہ نے کبھی باریک چپاتی اپنی آنکھوں سے دیکھی ہو یا سالم (کھال سمیت) بھنی ہوئی بکری دیکھی ہو۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل سے جا ملے۔

۳۳۳۹: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ قَالَا لَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ كُنَّا نَأْتِيْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ (قَالَ اسْحَقُ وَخِيزَةُ قَانِمٌ وَقَالَ الدَّارِمِيُّ وَخِيزَةُ مَوْضُوعٌ) فَقَالَ يَوْمًا كُلُّوْ فَمَا اعْلَمُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيْفًا مُرَقَّقًا بَعِيْنَهُ حَتَّى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَلا شَاةَ سَمِيْطًا قَطُّ.

۳۶: بابُ الْفَالُوْدِجِ

باب: فالودہ کا بیان

۳۳۴۰: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے ہم نے فالودہ کا نام اس طرح سنا کہ جبرئیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا: آپ

۳۳۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ الصَّحَّاحِ السَّلْمِيُّ ابْنُ الْحَارِثِ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عِيَّاشٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ غُثْمَانَ ابْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَوَّلُ مَا سَمِعْنَا

ﷺ کی امت کو زمین میں فتح حاصل ہوگی اور خوب دنیا ملے گی۔ یہاں تک کہ وہ فالودہ کھائے گی۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: فالودہ کیا ہے؟ فرمایا: گھی اور شہد ملا کر بنتا ہے۔ یہ سن کر نبی ﷺ کی آواز گلوگیر (رونے جیسی) ہو گئی۔ (۱)

باب: گھی میں چھڑی ہوئی روٹی

۳۳۴۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز فرمایا: جی چاہ رہا ہے کہ ہمارے پاس عمدہ گندم کی گھی لگی ہوئی سفید روٹی ہوتی۔ ہم اسے کھاتے۔ ایک انصاری مرد نے یہ بات سن لی تو ایسی روٹی تیار کروائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ گھی کس چیز میں تھا؟ فرمانے لگے: گوہ کی کھال کی بنی ہوئی ٹہنی میں۔ اس پر آپ نے کھانے سے انکار فرما دیا۔ (۲)

۳۳۴۲: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میری والدہ ام سلیم نے نبی کیلئے روٹی تیار کی اور اس میں کچھ گھی بھی لگایا پھر فرمایا: نبی کی خدمت میں جاؤ اور انہیں دعوت دو۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری والدہ نے آپ کی دعوت کی ہے۔ آپ کھڑے ہوئے اور حاضرین سے فرمایا: چلو۔ انس فرماتے ہیں کہ میں جلدی سے پہلے والدہ کے پاس پہنچا اور بتا دیا۔ اتنے میں نبی تشریف لے آئے۔ فرمانے لگے: جو تیار کیا ہے لے آؤ۔ میری والدہ نے عرض کیا: میں نے تمہارا آپ کیلئے کھانا تیار

بالفألودج ان جبریل علیہ السلام اتی النبی ﷺ فقال ان امتک تفتح علیہم الأرض فیفاض علیہم من الدنیا حتی انہم لیاکلون الفألودج فقال النبی ﷺ (وما الفألودج؟) قال یخلطون السمن والعسل جمیعاً فشہق النبی ﷺ لذلك شہقاً.

۳۷: باب الخبز الملبق بالسمن

۳۳۴۱: حدثنا هذبة بن عبد الوهاب ثنا الفضل بن موسى التبرانی ثنا الحسين ابن واقد عن ايوب عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم (وددت لو ان عندنا خبزاً بيضاء من برة سمراء ملبقة بسمن ناكلها) قال فسمع بذلك رجل من الانصار فاتخذها فجاء به اليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم (في اى شيء كان هذا السمن) قال في عجة صب قال فابى ان يأكله.

۳۳۴۲: حدثنا احمد بن عبد الله ثنا عثمان بن عبد الرحمن ثنا حميد الطويل عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال صنعت ام سليم رضي الله تعالى عنها للنبي صلى الله عليه وسلم خبزاً وضعت فيها سمناً من سمن ثم قالت اذهب الى النبي صلى الله عليه وسلم فادعه قال فاتتته فقلت ابي تدعوك قال فقام وقال لمن كان عنده من الناس (قوموا) قال فسبقتهم اليها فاخبرتها فجاء النبي صلى الله عليه وسلم فقال (ها بي ما صنعت) فقالت اما صنعتك لك وخذك فقال (ها بي) فقال (يا انس!

(۱) یہ حدیث متکلم فیہ ہے۔ (مترجم)

(۲) یہ حدیث بھی متکلم فیہ ہے۔ (مترجم)

ادْخُلْ عَلَيْهِ عَشْرَةَ عَشْرَةَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَكَانُوا ثَمَانِينَ۔

کیا ہے۔ فرمایا: لاؤ تو سبھی اور انس سے فرمایا: اسے انس! دس دس آدمیوں کو میرے پاس بھیجتے رہو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں دس دس افراد کو مسلسل بھیجتا رہا۔ سب نے خوب سیر ہو کر کھایا اور وہ اسی افراد تھے۔

☆ خلاصہ الباب اس سے ثابت ہوا کہ گوہ کے کھانے سے احتیاط کرنی چاہئے اس واسطے حنفیہ کے نزدیک اس کا کھانا مکروہ تنزیہی ہے۔ اس حدیث: ۳۳۴۲ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک معجزہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی کا کھانا اسی آدمیوں کو کافی ہو گیا۔

باب: گندم کی روٹی

۳۸: بَابُ خُبْزِ الْبُرِّ

۳۳۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (تازندگی) مسلسل تین دن بھی پیٹ بھر کر گندم کی روٹی نہ کھائی۔ یہاں تک کہ اللہ نے آپ ﷺ کو اپنے پاس بلا لیا۔

۳۳۴۳: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا شَبِعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بِنَاعًا مِنْ خُبْزِ الْحَنْطَةِ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

۳۳۴۴: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے مدینہ آنے کے بعد بھی مسلسل تین شب سیر ہو کر گندم کی روٹی نہ کھا سکے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

۳۳۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ عَمْرٍو ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْذُ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَ لَيَالٍ بِنَاعًا مِنْ خُبْزِ بَرٍّ حَتَّى تَوَفَّى ﷺ۔

☆ خلاصہ الباب مطلب یہ ہے کہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم عین حیات رہے آپ کے گھر والوں نے اور خود آپ نے متواتر دو یا تین راتیں گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی ایک وہ زمانہ عسرت کا تھا اور دوسرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قناعت سادگی اور فقر کا یہ عالم تھا کہ آپ نے کبھی تکلف نہیں فرمایا اور یہی حال آپ کے گھر والوں کا تھا۔

باب: جو کی روٹی

۳۹: بَابُ خُبْزِ الشَّعِيرِ

۳۳۴۵: سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ کا وصال ہو گیا تو میرے گھر میں جاندار کے کھانے کی کوئی چیز نہ تھی۔ البتہ ایک الماری میں تھوڑے سے جو تھے۔ اس سے میں کھاتی رہی بہت دنوں تک وہ چلتے رہے تو میں

۳۳۴۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَا فِي بَيْتِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرَ شَعِيرٍ فِي رِقَبِ لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ

فِکْلَتُهُ فَنَبِيٌّ.

نے ان کو ماپ لیا۔ پھر وہ ختم ہو گئے۔

۳۳۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ يُخْبِتُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ حَتَّى قُبِضَ.

۳۳۳۶: سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ اور آل و اولاد نے جو کی روٹی سے کبھی پیٹ نہ بھرا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

۳۳۳۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجَمْعِيُّ ثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ هَلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيتُ اللَّيَالِي الْمَتَابِعَةَ طَائِرًا وَ أَهْلُهُ لَا يَجِدُونَ الْعِشَاءَ وَ كَانَ غَامَةً تُجْزِهِمْ خُبْزُ الشَّعِيرِ.

۳۳۳۷: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مسلسل کئی شب فاقہ سے رہتے اور آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے اہل خانہ کورات کا کھانا نہ ملتا اور ان کی روٹی اکثر جو کی ہوتی تھی۔

۳۳۳۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ ابْنِ كَثِيرٍ ابْنِ دِينَارِ الْجَمْمِصِيُّ (وَ كَانَ يُعَدُّ مِنَ الْأَبْدَالِ) ثَنَا بَقِيَّةُ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ نُوحِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَبِسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّوفَ وَ اخْتَذَى الْمَخْضُوفَ.

۳۳۳۸: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوف (اونی کپڑا) زیب تن فرماتے، عام سا جو بنا استعمال کرتے، بد مزہ کھانا کھاتے اور کھردرا سا کپڑا پہنتے۔ کسی نے حضرت حسنؓ سے پوچھا کہ بد مزہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: سوٹی جو کی روٹی جو پانی کے گھونٹ کے بغیر گلے سے نہ اترے۔

وَ قَالَ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِغًا وَ لَبِسَ خَبِثًا.

خلاصہ الباب ☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ سال بھر کا خرچہ اناج وغیرہ اکٹھا ازواجِ مطہرات کے گھروں میں دے دیا کرتے تھے لیکن ازواجِ مطہرات اپنے گھر کی فکر نہ کرتی اور مستحقین میں صدقہ کر دیتیں تھیں۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت تھی کہ تھوڑی سی چیز میں اللہ تعالیٰ نے بہت برکت عطا فرمائی اگر نہ مایا پتی تو شاید ہمیشہ اس میں سے کھاتی رہتی۔

۵۰: بَابُ الْاِقْتِصَادِ فِي الْاَكْلِ وَ كَرَاهَةِ

بَابُ: مِيَانِ رُويِ سِے کھانا اور سیر ہو کر کھانے

الشَّبَعِ

کی کراہت

۳۳۳۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْجَمْمِصِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي أُمِّي عَنْ أُمِّهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ الْمُقَدَّامَ بْنَ مَعْدِيكَرِبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وَغَاءَ

۳۳۳۹: حضرت مقدم بن معدیکربؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سنا: آدمی کے پیٹ سے زیادہ برا کوئی برتن نہیں بھرتا۔ آدمی کے لیے چند نوالے کافی ہیں جو اس کی کمر سیدھی رکھیں اور اگر

سرًا من بطن حسب آدمی نفس لقیماث یقین ضلہ فان غلبت آدمی نفسه فثلک للطعام و ثلک للشراب و ثلک للنفس۔

آدمی کا نفس اُس پر غالب ہی آ جائے (اور چند نوالوں پر اکتفا نہ کر سکے) تو تہائی پیٹ کھانے کے لیے تہائی پینے کے لیے اور تہائی سانس کے لیے (مختص کر دے)۔

۳۳۵۰: حدثنا عمرو بن رافع ثنا عبد العزيز بن عبد الله أبو يحيى عن يحيى البكاء عن ابن عمر قال تجشأ رجل عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال (كف جشاءك عنا فان أطولكم جوعاً يوم القيامة أكثركم شغافاً في دار الدنيا)۔

۳۳۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے پاس ڈکار لی تو آپ نے فرمایا: اپنی ڈکار کو روکو اور ہم سے دُور رکھو۔ اسلئے کہ روزِ قیامت تم میں سے زیادہ طویل بھوک اُن لوگوں کو لگے گی جو داریٰ میں زیادہ سیر ہو کر کھاتے ہیں۔

۳۳۵۱: حدثنا داؤد بن سليمان العسكري و محمد بن الصباح قالنا ثنا سعيد بن محمد الثقفي عن موسى الجعفي عن زید بن وهب عن عطية بن عامر الجعفي قال سمعت سلمان و آخره على طعام يأكله فقال حسبي اني سمعت رسول الله ﷺ يقول (ان أكثر الناس شغافاً في الدنيا أطولهم جوعاً يوم القيامة)۔

۳۳۵۱: حضرت عطیہ بن عامر جہنی فرماتے ہیں کہ حضرت سلمانؓ کو زبردستی کھانا کھلایا جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے لیے اتنی بات کافی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو لوگ دُنیا میں زیادہ سیر ہوتے ہیں وہی روزِ قیامت سب سے زیادہ بھوکے ہوں گے۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث مبارکہ سے کم کھانے کی فضیلت ثابت ہوئی۔ اپنی طاقت سے زیادہ کھانا امراض میں مبتلا ہونے کا سب سے بڑا سبب ہے۔

۵۱: باب من الأسراف ان تأكل كل ما

اشتھیت

۳۳۵۲: حدثنا هشام بن عمار و سويد بن سعيد و يحيى بن عثمان بن سعيد بن كثير بن دينار الحمصي قالوا: ثنا بقیة بن الوليد ثنا يوسف بن أبي كثير عن نوح ابن ذكوان عن الحسن بن انس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ (ان من السرف ان تأكل كل ما اشتھیت)۔

۳۳۵۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی اسراف ہے کہ تم ہر وہ چیز کھاؤ جس کو (تمہارا) جی چاہے۔

خلاصۃ الباب: سچ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے برا پیٹ کو بھرنا ہے۔ نیز جس چیز کی بھی نفس نے خواہش کی اُس کو دے دیا یہ اسراف ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ کھاؤ پیو اور فضول خرچی نہ کرو۔

۵۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقَاءِ الطَّعَامِ

بَابُ: کھانا پھینکنے سے ممانعت

۳۳۵۳: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يُونُسَ الْفَرَنَابِيُّ ثنا
وَسَاحُ بْنُ عَقْبَةَ بْنِ وَسَاحٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوقَرِيُّ
ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ
الْبَيْتَ فَرَأَى كَسْرَةَ مَلْقَاءَ فَأَخَذَهَا فَمَسَحَهَا ثُمَّ أَكَلَهَا وَ
قَالَ (يَا عَائِشَةُ! الْكُرْمِيُّ كَرِيمًا فَإِنَّهَا مَا نَفَرَتْ عَنْ قَوْمٍ قَطُّ
فَعَادَتْ إِلَيْهِمْ)

۳۳۵۳: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی گھر تشریف لائے تو روٹی کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اٹھا لیا اور صاف کر کے کھا لیا اور فرمایا: اے عائشہ! عزت والے (اللہ تعالیٰ کے رزق) کی عزت کر کیونکہ اللہ کا رزق جب کسی قوم سے پھر جائے تو واپس نہیں آتا۔

۵۳: بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْجُوعِ

بَابُ: بھوک سے پناہ مانگنا

۳۳۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اسْحَقُ بْنُ
مَنْصُورٍ ثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ كَعْبٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّيْلَةَ إِذَا عَوَّذَكَ مِنَ
الْجُوعِ فَإِنَّهُ يَنْسُ الضَّجِيعَ وَاعْوِذْكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا
يَنْسِبُ الْبَطَانَةَ)

۳۳۵۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں بھوک سے کیونکہ بھوک بری ساتھی ہے اور میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں خیانت سے کیونکہ وہ بری اندرونی خصلت ہے۔“

۵۴: بَابُ تَرْكِ الْعِشَاءِ

بَابُ: رات کا کھانا چھوڑ دینا

۳۳۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيُّ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ
عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ بَابَاهُ الْمُخَزُّومِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا تَدْعُوا الْعِشَاءَ وَلَوْ بِكَفِّ مِنْ
تَمْرٍ فَإِنَّ تَرْكَهُ يَهْرِمُ)

۳۳۵۵: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کا کھانا مت چھوڑو کیونکہ رات کا کھانا چھوڑنے سے آدمی (جلد) بوڑھا ہو جاتا ہے۔

خلاصہ الباب ۶۶: اس سے ثابت ہوا کہ دو پہر کو زیادہ کھا کر رات کو نہ کھانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں تھا سبحان اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی کتنی رعایت فرمائی۔

۵۵: بَابُ الضِّيَافَةِ

بَابُ: دعوت و ضیافت

۳۳۵۶: حَدَّثَنَا جَبَّارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ سَلِيمٍ عَنْ
انَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْخَيْرُ اسْرِعُ)

۳۳۵۶: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں مہمان ہوں اس

الی البیت الذی یُعفی من الشفرة الی سنام البعیر)۔

۳۳۵۷: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَهْشَلٍ عَنِ الضَّعَاكِ بْنِ مُزَاهِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْخَيْرُ اسْرِعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُوَكَّلُ فِيهِ مِنَ الشُّفْرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ)۔

۳۳۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِيُّ ثَنَا غَثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهِ إِلَى بَابِ الدَّارِ)۔

میں خیر اس سے بھی تیزی سے آتی ہے۔

۳۳۵۷: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں کھانے کھائے جائیں (مہمان بکثرت آئیں) اُسکی طرف بھلائی چھری کے اوٹ کی کوہان کی طرف جانے سے بھی جلد پہنچتی ہے۔

۳۳۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی سنت ہے کہ مرد اپنے مہمان کے ساتھ گھر کے دروازہ تک آئے (رخصت کرتے وقت)۔

خلاصۃ الباب ☆ کوہان کا گوشت لذیذ ہوتا ہے لوگ اس کو جلدی کاٹ لیتے ہیں ان احادیث میں مہمانوں کو کھلانے کی فضیلت بیان فرمائی گئی نیز گھر والوں کے لئے باعث برکت ہے بلکہ برکت کو بہت تیزی کے ساتھ لانے والی چیز ہے۔

۵۶: بَابُ إِذَا رَأَى الضَّيْفُ

پاب: اگر مہمان کوئی خلاف شرع بات

مُنْكَرًا رَجَعَ

دیکھے تو واپس لوٹ جائے

۳۳۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ ضَنَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ فَرَأَى فِي الْبَيْتِ نِصَاوِيرَ فَرَجَعَ۔

۳۳۵۹: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں نے کھانا تیار کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی۔ آپ ﷺ تشریف لائے تو گھر میں تصاویر دیکھیں اس لیے واپس ہو گئے۔

۳۳۶۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجَزْرِيُّ ثَنَا غَثْمَانُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمَحَانَ ثَنَا سَفِينَةُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَجُلًا أَصَافَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَضَنَّعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَوْ دَعَوْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَا مَعَهُ فَدَعَوُهُ فَجَاءَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى عِضَادَتِي الْبَابِ فَرَأَى قِرَامًا فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَرَجَعَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِّي الْحَقُّ فَقُلْ لَهُ مَا رَجَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (أَنَّهُ لَيْسَ لِي أَنْ

۳۳۶۰: حضرت سفینہ ابو عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے علی بن ابی طالب کی ضیافت کی اور انکے لیے کھانا تیار کیا۔ قاطمہ فرمانے لگیں: کاش! ہم نبی کو بلائیں اور آپ بھی کھانے میں ہمارے ساتھ شریک ہوں۔ لوگوں نے آپ کو بھی دعوت دی۔ آپ تشریف لائے اور دروازہ کی دونوں چوکھٹوں پر ہاتھ رکھا تو گھر کے کونے میں ایک منقش پردہ دیکھا اس لیے واپس ہو گئے۔ سیدہ فاطمہ نے علی سے کہا: جائے اور دریافت کیجئے کہ اے اللہ کے رسول!

أَدْخَلَ بَيْتًا مَزْوُوقًا).

آپ کیوں واپس ہو رہے ہیں؟ فرمایا: میرے شایان نہیں کہ آراستہ و منقش گھر میں جاؤں۔

خلاصۃ الباب ☆ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس دعوت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی والے کام ہوں اس میں شریک ہونا جائز نہیں کیونکہ اس طرح ان پر رضامندی کا اظہار ہوتا ہے۔ سلف نے فرمایا ہے کہ اگر اس خلاف شرع کام کے روکنے پر قادر ہو تو روک دے ورنہ واپس چلا جائے فقہاء کرام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر وہ لوگوں کا پیشوا ہو اور اس کو روک نہ سکتا ہو تو لوٹ آئے کیونکہ وہاں بیٹھنے میں دین اسلام کی توہین ہے۔ نیز دوسرے لوگوں کو خلاف شرع کام کرنے پر جرأت ہوگی یہ اس وقت ہے کہ دعوت میں جانے سے پہلے ان باتوں کی خبر نہ ہو اور اگر پہلے سے معلوم ہو کہ وہاں خلاف شرع کام ہو رہے ہیں یا ہوں گے تو دعوت قبول کرنا ضروری نہیں اور اگر لوگوں کا پیشوا نہ ہو تو کچھ قباحت نہیں شریک طعام ہونے میں۔ حدیث: ۳۳۶۰ "ترام": باریک پردے کو کہتے ہیں بعض فرماتے ہیں کہ سربخ اون کا تصویروں والا پردہ۔ "مزووقا": نقش و نگار والا گھر سونے چاندی کا کام جس گھر میں ہو ا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ پیغمبر کے لائق شان اتنی سی بھی دنیا کی زیب و زینت نہیں۔

باب: گھی اور گوشت ملا کر کھانا

۵۷: بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ السَّمْنِ وَاللَّحْمِ

۳۳۶۱: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ عمرؓ انکے پاس تشریف لائے۔ یہ دسترخوان پر تھے۔ انہوں نے اپنے والد کو صدر مجلس میں جگہ دی۔ عمرؓ نے بسم اللہ کہہ کر ہاتھ بڑھایا اور ایک نوالہ لیا پھر دوسرا نوالہ لیا تو فرمانے لگے: مجھے چکنائی کا ذائقہ معلوم ہو رہا ہے۔ یہ چکنائی گوشت کی نہیں ہے؟ عبد اللہ بن عمرؓ نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میں بازار موٹے جانور کا گوشت لینے گیا تو معلوم ہوا کہ گراں ہے اسلئے میں نے ایک ذرم میں کمزور جانور کا گوشت خریدا اور ایک ذرم کا گھی اس میں ڈال دیا۔ میرا خیال یہ تھا کہ گھروالوں کو ایک ایک ہڈی تو آ جائے۔ اس پر عمرؓ نے فرمایا: گھی اور گوشت جب بھی رسول اللہؐ کے پاس جمع ہوئے تو آپؐ نے ان میں سے ایک چیز کھالی اور دوسری صدقہ کر دی۔ عبد اللہ بن

۳۳۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَزْجَبِيُّ ثنا يُونُسُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ عَلَى مَا نَذَبَهُ فَأَوْسَعَ لَهُ عَنْ صَدْرِ الْمَجْلِسِ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ فَلَقِمَ لِقْمَةً ثُمَّ تَنَّى بِأُخْرَى ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا جِدُّ طَعْمَ دَسْمٍ مَا هُوَ بِدَسْمِ اللَّحْمِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي خَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ أَطْلُبُ السَّمْنِ لِأَشْرِيَنَهُ فَوَجَدْتُهُ غَالِبًا فَأَشْرَيْتُ بِبِزْهِمٍ مِنَ الْمَهْزُولِ وَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِبِزْهِمٍ سَمًّا فَأَذْتُ أَنْ يَرُدَّ عَلَيَّ عِظًا عَظْمًا فَقَالَ عُمَرُ مَا جِئْتُمَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ إِلَّا أَكَلَ أَحَدُهُمَا وَتَصَدَّقَ بِالْآخَرِ.

قال عبد الله رضي الله تعالى عنه خذ يا أمير

المؤمنین! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فلن یجتمعا عندی الا
فعلت ذلک قال ما کنت لافعل۔
عمر نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اب تو لے لیجئے۔
آئندہ جب بھی میرے یہ دو چیزیں جمع ہوئیں تو میں
ایسا ہی کروں گا۔ عمر نے فرمایا: میں یہ کھانے کا نہیں۔

☆ خلاصہ الباب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شان یہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرتے تھے اور ویسی
ہی سادہ زندگی تھی پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما کی معاشرت بھی ویسی ہی سادہ اور کامل تابع خلفاء راشدین تھے۔

باب: جب گوشت پکا نہیں تو شور بہ زیادہ

رکھیں

۳۳۶۲: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کھانا تیار کرو تو
شور یا زیادہ رکھو اور اپنے پڑوسیوں کو بھی کچھ نہ کچھ دے
دو۔

باب: لہسن، پیاز اور گندنا کھانا

۳۳۶۳: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے روز
خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے تو اللہ (عزوجل) کی حمد و
ثناء کے بعد ارشاد فرمایا: لوگو! تم دو درختوں کو کھاتے
ہو اور میں تو ان کو برا ہی سمجھتا ہوں۔ ایک لہسن اور دوسرا
پیاز اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے عہد مبارک میں اگر کسی شخص کے منہ سے ان کی
بو آتی تو اس کا ہاتھ پکڑ کر بقیع کی طرف نکال دیا
جاتا۔ لہذا جو انہیں کھانا چاہے تو وہ پکا کر ان کی بو ختم
کرے۔

۳۳۶۴: حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
میں نے نبی ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا۔ اس میں کچھ
سبزیاں (لہسن، پیاز وغیرہ) ڈالی تھیں اس لیے نبی
ﷺ نے وہ کھانا تناول نہ کیا اور فرمایا: مجھے اپنے ساتھی

۵۸: بَابُ مَنْ طَبَخَ فَلْيُكْثِرْ

مَاءَهُ

۳۳۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا أَبُو
غَامِرٍ الْخَزَّازُ عَنْ أَبِي عُمَرَ بْنِ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (إِذَا عَمَلْتَ مَرْقَةَ
فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَاعْتَرَفْ لِجِيرَانِكَ مِنْهَا).

۵۹: بَابُ أَكْلِ الثُّومِ وَالْبَصْلِ وَالْكَرْبِ

۳۳۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ
الْمِطْفَانِيِّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ قَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللَّهَ وَاتَى عَلَيْهِ ثُمَّ
قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لَا أَرَاهُمَا إِلَّا
خَبِيثَتَيْنِ هَذَا الثُّومُ وَهَذَا الْبَصْلُ وَلَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرَّجُلَ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُؤْخَذُ رِيحُهُ مِنْهُ فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ
حَتَّى يُخْرَجَ بِهِ إِلَى الْبَقِيعِ فَمَنْ كَانَ أَكْلَهُمَا لَا بُدَّ
فَلْيُمْتَهُمَا طَبَخًا.

۳۳۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ
غَيْثَةَ عَنْ عُثَيْبِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ ابْنِهِ عَنْ أُمِّ أَيُّوبَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طَعَامًا فِيهِ مِنْ بَعْضِ الْبَقُولِ فَلَمْ يَأْكُلْ وَقَالَ (إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ

اذی صاحبی۔

(فرشتے) کو ایذا پہنچانا پسند نہیں۔

۳۳۶۵: حضرت جابر سے روایت ہے کہ کچھ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کو ان سے گندنے کی بو محسوس ہوئی تو فرمایا: میں نے تمہیں یہ درخت کھانے سے منع کیا تھا؟ فرشتوں کو بھی اس چیز سے ایذا پہنچتی ہے جس سے انسان کو ایذا پہنچتی ہے۔

۳۳۶۵: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَنَّنَا أَبُو شَرِيحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نُمَيْرَانَ الْجَحْرِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ نَفَرًا اتُّوا النَّبِيَّ ﷺ فَوَجَدَ مِنْهُمْ رِيحَ الْكُرَّاثِ فَقَالَ (أَلَمْ أَكُنْ نَهَيْتُكُمْ عَنْ أَكْلِ هَذِهِ الشَّجَرَةِ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَى مِنْهَا يَتَأَذَى مِنْهُ الْإِنْسَانُ) .

۳۳۶۶: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے ارشاد فرمایا: پیاز مت کھاؤ پھر آہستہ سے فرمایا: کچی (یعنی پکا کر کھا سکتے ہو)۔

۳۳۶۶: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ نَعِيمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ نَهْيِكَ عَنْ دُخَيْنِ الْجَحْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرِ الْجُهَيْنِيِّ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَصْحَابِهِ (لَا تَأْكُلُوا الْبَصَلَ ثُمَّ قَلَا كَلِمَةً خَفِيَّةً) (التِيء) .

خلاصۃ الباب ☆ کچا پیاز اور لہسن بد بودار ہوتا ہے اس لئے اس سے پرہیز کا حکم فرمایا تاکہ مسجد میں دوسروں کو تکلیف نہ ہو لیکن اگر پکا لیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

باب: وہی اور گھی کا استعمال

۶۰: بَابُ أَكْلِ الْجُبْنِ وَالسَّمَنِ

۳۳۶۷: حضرت سلمان فارسی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی وہی اور گورخر کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حلال وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرما دیا اور حرام وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام فرما دیا اور جس چیز کے بارے میں سکوت فرمایا وہ معاف ہے۔ (اس کے استعمال پر کوئی مواخذہ نہیں)۔

۳۳۶۷: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى السُّدِّيُّ ثَنَا سَيْفُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ سِئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ السَّمَنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ قَالَ (الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا غَفَا عَنْهُ) .

باب: پھل کھانے کا بیان

۶۱: بَابُ أَكْلِ الثَّمَارِ

۳۳۶۸: حضرت نعمان بن بشیر فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کو طائف کے انگور تحفہ بھیجے گئے۔ آپ نے مجھے بلا کر فرمایا: یہ خوشہ لے لو اور اپنی والدہ کو پہنچا دو۔ میں نے

۳۳۶۸: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارِ الْجَمَصِيِّ ثَنَا أَبِي ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَرَفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

أَهْدِي لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنَبٌ مِنَ الطَّائِفِ فَذَعَابِي فَقَالَ (خُذْ هَذَا الْعُنْقُودَ أَبَاهَا فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ لَيْلٍ قَالَ لِي (مَا فَعَلَ الْعُنْقُودُ هَلْ أَبْلَغْتَهُ أُمَّكَ) قُلْتُ لَا قَالَ فَسَمَائِي عُذْرٌ .

والدہ کو پہنچانے سے قبل خود ہی کھا لیا۔ کچھ راتوں کے بعد آپ نے پوچھا: خوشہ کا کیا ہوا؟ تم نے اپنی والدہ کو پہنچا دیا؟ میں نے عرض کیا: نہیں! آپ نے (زیر لب مسکراتے ہوئے) مجھے دعا باز کا نام دیا۔

۳۳۶۹: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الطَّلْحِيِّ ثَنَا نَقِيبُ بْنُ حَاجِبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الزُّبَيْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِهِ سَفْرٌ جَلَّةٌ فَقَالَ (دُونَكَهَا يَا طَلْحَةُ فَإِنَّهَا تُجَمُّ الْفَوَادِ) .

۳۳۶۹: حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں بھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طلحہ! یہ لے لو کیونکہ یہ دل کو راحت بخشتی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہی اور سب مقوی قلب، مسکن عطش اور مشمتی ہے۔ یہ حدیث سنداً متکلم فیہ ہے۔

باب: اوندھے ہو کر کھانا منع ہے

۶۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مُنْبَطِحًا

۳۳۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا كَثِيرٌ ابْنُ هِشَامٍ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُنْبَطِحٌ عَلَى وَجْهِهِ .

۳۳۷۰: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوندھے منہ ہو کر کھانے سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ متکبرین کی علامت ہے اور قرآن پاک میں ہے کہ جہنمیوں کو اوندھے منہ دوزخ میں گرایا جائے اس لئے کہ اوندھے منہ ہونے سے منع کیا ہے۔

۱. یہی: سیب کی قسم کا ایک پھل ہے جو کشمیر اور کابل کے علاقوں میں پایا جاتا ہے اور صحت و توانائی کے لحاظ سے سیب کے بہت مشابہ ہے۔ (ابومحاز)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الاشریۃ

مشروبات کا بیان

باب: خمر ہر برائی کی کنجی ہے

۱: بَابُ الْخَمْرِ مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ

۳۳۷۱: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی کہ شراب نوشی مت کرنا کیونکہ یہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

۳۳۷۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُرُوزِيُّ ثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ جَمِيْعًا عَنْ رَاشِدِ ابْنِ مُحَمَّدِ الْجَمَانِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ اَوْصَانِي خَلِيْلِي ﷺ " لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ .

۳۳۷۲: حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خمر سے بچو اس لیے کہ اس کا گناہ باقی گناہوں کو گھیر لیتا ہے جیسے اس کا درخت دوسرے درختوں پر پھیل جاتا ہے۔

۳۳۷۲: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مَبِيْرُ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ نُسَيْبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ خَبَابَ بْنَ الْاَزْبِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِيَّاكَ وَالْخَمْرُ فَاِنْ خَطِيْبَتَهَا تَفْرَعُ الْخَطَايَا كَمَا اَنْ شَجَرَتَهَا تَفْرَعُ الشُّجُوْرَ .

خلاصہ الباب ☆ اشربہ شراب کی جمع ہے اور شراب اسم ہے۔ مصدر تو شراب ہے یعنی شین کی زبر زبر اور پیش کے ساتھ اسم مصدر ہے۔ شراب لغت عرب میں ہر اس رقیق سیال چیز کو کہتے ہیں جو پی جا سکے حرام ہو یا حلال جیسے پانی، رس، چوس، شربت عرق وغیرہ اصطلاح شریعت میں شراب وہ حرام مشروب ہے جو نشہ لائے اور مست و بے ہوش کر دے۔ شراب پینے سے عقل میں فتور آ جاتا ہے۔ عقل کی وجہ سے تو آدمی گناہوں اور منکرات سے بچتا ہے جب عقل ہی نہ ہوگی تو خوف ذرا بھی نہ ہوگا تو ہر قسم کے گناہ، زنا، بے ہودہ بکواس

قتل و فساد کا مرتکب ہوگا سچ فرمایا ہے کہ شراب ہر گناہ کی کنجی ہے۔

۲: بَابُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ

يَشْرِبَهَا فِي الْآخِرَةِ

۳۳۷۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرِبَهَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ.

۳۳۷۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ ابْنُ وَاقِدٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرِبَهَا فِي الْآخِرَةِ."

بَابُ: جَوْذُنِيَا فِي شَرَابٍ پئے گا وہ

آخِرَت میں شراب سے محروم رہے گا

۳۳۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں شراب پئے گا وہ آخِرَت میں شراب نہ پی سکے گا، الا یہ کہ توبہ کر لے۔

۳۳۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں شراب پئے وہ آخِرَت میں نہ پی سکے گا۔

۳: بَابُ مُدْمِنِ الْخَمْرِ

۳۳۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مُدْمِنِ الْخَمْرِ كَعَابِدٍ وَثَنٍ."

۳۳۷۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُثْبَةَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ بْنُ حَلْبَسٍ عَنْ ابْنِ اَثْرَيْسٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ خَمْرٍ.

بَابُ: شَرَابِ كَارِسِيَا

۳۳۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شراب کارسیا (عادی) بت پرست کی مانند ہے۔

۳۳۷۶: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شراب کارسیا جنت میں نہ جاسکے گا۔

☆ خلاصہ الباب خطابی نے فرمایا ہے کہ مدین الخمر وہ ہے جو شراب بناتا اور نچوڑتا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ مدین وہ ہے جو شراب کا عادی ہو اس حدیث میں شدید وعید ہے شراب کو بت پرست سے تشبیہ اس لئے دی گئی کہ دونوں خواہش نفسانی کے پیروکار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن مجید میں بت پرست اور شراب پینے والوں کا اکٹھا ذکر فرمایا۔

ارشاد خداوندی ہے:

﴿إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رَجْسٌ مِنَ الْعَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُونَ﴾

۴: بَابُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ

لَهُ صَلَاةٌ

پاب: شراب نوشی کرنے والے کی کوئی

نماز قبول نہیں

۳۳۷۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثنا الوليد بن مسلم ثنا الأوزاعي عن ربيعة بن زيد عن ابن الديلمی عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شرب الخمر و سكر لم تقبل له صلاة أربعين صباحا وإن مات دخل النار فإن تاب تاب الله عليه وإن عاد فشرب فسكر : لم تقبل له صلاة أربعين صباحا فإن مات دخل النار فإن تاب تاب الله عليه : وإن عاد فشرب فسكر لم تقبل له صلاة أربعين صباحا فإن مات دخل النار : فإن تاب تاب الله عليه وإن عاد كان حقا على الله أن يسقيه من رذغة الخبال يوم القيامة قالوا: يا رسول الله وما رذغة الخبال؟ قال "عصارة أهل النار."

۳۳۷۷: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شراب پئے اور نشہ میں مست ہو جائے اس کی نماز چالیس روز تک قبول نہ ہوگی اور اگر وہ اس دوران مر گیا تو دوزخ میں جائے گا اور اگر اس نے توبہ کی تو قبول فرمائے گا اور اگر اس نے دوبارہ شراب پی اور نشہ میں مست ہو گیا تو چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی اور اگر اسی دوران مر گیا تو دوزخ میں جائے گا اور اگر توبہ کر لی تو اللہ اسکی توبہ قبول فرمائیں گے پھر اگر وہ بارہ اس نے شراب پی لی تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے "رذغة الخبال" ضرور پلائیں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! "رذغة الخبال" کیا چیز ہے؟ فرمایا: دوزخیوں کا خون اور پیپ۔

خلاصہ الباب ☆ شراب پینے سے نماز قبول نہیں ہوتی اس سے مراد یہ ہے کہ اس کو نماز پر ثواب نہیں ملے گا اگرچہ فرض ادا ہو جائے گا۔ تمام عبادات میں صرف نماز کا ذکر کیا ہے اس لئے مقصد یہ ہے کہ اگر نماز قبول نہیں تو دوسری عبادات تو بطریق اولیٰ قبول نہیں ہوں گی۔ "أربعين صباحا" سے متبادر الی الفہم صبح کی نماز ہے یعنی شراب پینے کی وجہ سے چالیس دن تک فجر کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی کیونکہ فجر کی نماز تمام نمازوں سے افضل ہے۔ یہ بھی احتمال ہے کہ "صباحا" سے مراد دن ہیں یعنی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی۔ (لمعات)

۵: بَابُ مَا يَكُونُ مِنْهُ

الْخَمْرُ

پاب: شراب کس کس چیز سے

بنتی ہے؟

۳۳۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ثمران دو درختوں سے بنتی ہے: (۱) کھجور اور

۳۳۷۸: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ اليماميُّ ثنا عكرمة بن عثمان ثنا أبو كثير الشَّخيمِيُّ عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ الخمر من هاتين الشجرتين النخلة

وَالْعَبِيَّةُ .”

(۲) انگور۔

۳۳۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ الشَّرِيَّ بْنَ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَهُ أَنَّ الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ الْجِنِّطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعْبِ خَمْرًا وَمِنَ الرَّبِيبِ خَمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا.

۳۳۷۹: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گندم سے بھی شراب بنتی ہے اور جو سے بھی (شراب بنتی ہے) اور کشمش، چھوڑہ اور شہد سے بھی شراب بنتی ہے۔

خلاصہ الباب ☆ ائمہ ثلاثہ اور اصحاب ظاہر کے نزدیک خمر ہر مسکر (نشہ اور) چیز کا نام ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کل مسکر خمر و کل خمر حرام برنشہ آ و شراب چیز ہے اور ہر شراب حرام ہے۔ اصول اثر بہ چار چیزیں ہیں (۱) تمار یعنی پھل۔ جیسے انگور، کھجور، منقہ یعنی خشک انگور۔ (۲) حبوب جیسے گیہوں، جو، جوار۔ (۳) شیریں چیزیں جیسے شکر، شہد، گڑ وغیرہ۔ (۴) البان جیسے اونٹ، گھوڑی کا دودھ۔ سوا انگور سے پانچ چھ شرابیں بنتی ہیں یعنی خمر، باذاق، منصف، ثلاث، پختہ اور منقہ سے دو شرابیں بنتی ہیں انقیع اور نمبذ اور کھجور سے تین شرابیں بنتی ہیں۔ سکر فصیح، نمبذ، حبوب (انانج) فواکہ اور شہد وغیرہ سے شراب بنتی ہیں گو اس کے نام متورد ہیں۔ خلاصہ یہ کہ شرابیں متعدد چیزوں سے بنتی ہیں تفصیل فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے۔

باب: شراب میں دس جہت سے

۶: بَابُ لَعْنَتِ الْخَمْرِ عَلَى

لعنت ہے

عَشْرَةَ أَوْجِهٍ

۳۳۸۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا ثنا وَ كَيْعُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَافِقِيِّ وَ أَبِي طُعْمَةَ مَوْلَاهُمُ .”

۳۳۸۰: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شراب میں دس جہت سے لعنت ہے۔ ایک تو خود شراب پر لعنت ہے اور شراب نچوڑنے والے اور نچوڑوانے والے فروخت کرنے والے خریدنے والے اٹھانے والے اور جس کی خاطر اٹھائی جائے اور اس کا ثمن کھانے والے اور پینے والے پلانے والے سب پر لعنت ہے۔

۳۳۸۱: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی وجہ سے دس آدمیوں پر لعنت

۳۳۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ يَزِيدَ ابْنِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ الشُّشْرِيُّ ثنا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ شَيْبٍ سَمِعْتُ انسَ بْنَ

مَالِكِ (أَوْ حَدَّثَنِي أَنَسٌ) قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةَ عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَالْمُعْتَصِرَةَ لَهُ وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ لَهُ وَبَانِعَهَا وَالْمَبْيُوعَةَ لَهُ وَسَاقِيَهَا وَالْمُسْتَقَاةَ لَهُ حَتَّىٰ عَدَّ عَشْرَةَ مِنْ هَذَا الضَّرْبِ.

فرمائی: شراب نچوڑنے والا، نچروانے والا اور جس کے لیے نچوڑی جائے اور اٹھا کر لے جانے والا اور جس کے لیے اٹھائی جائے اور فروخت کرنے والا اور جس کے لیے فروخت کی جائے اور پلانے والے اور جس کے لیے پلائی جائے۔ اسی قسم کے دس افراد شمار کیے۔

خلاصۃ الباب ☆ اللہ تعالیٰ کی پناہ، بعض چیزیں اتنی منحوس ہوتی ہیں کہ ایک چیز کی وجہ سے کئی لوگ گناہ گار ہو جاتے ہیں صرف پینے والا ہی گناہ گار نہیں بلکہ بیچنے والا بھی گناہ گار ہے کچھ لوگ بیچنا جائز سمجھتے ہیں حالانکہ یہ سخت گناہ ہے بلکہ صرف اٹھا کر لے جانے والا بھی۔ لیکن اگر ایک ہی شخص نچوڑنے والا بھی ہو اور اٹھانے والا بھی اور فروخت کرنے والا بھی تو اس پر تینوں جہت سے لعنت ہوگی۔

باب: شراب کی تجارت

۷: بَابُ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ

۳۳۸۲: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سورہ بقرہ کی آخری آیات رباء (سورہ) کے متعلق نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی خرید و فروخت کی حرمت بیان فرمائی۔

۳۳۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثنا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ: قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّبَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

۳۳۸۳: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ سرہ نے شراب فروخت کی ہے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ سرہ کو تباہ و برباد کرے۔ کیا اسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت فرمائے کیونکہ ان پر چربی حرام کی گئی تو انہوں نے پگھلا کر فروخت کرنا شروع کر دی۔

۳۳۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ بَلَغَ عُمَرُ أَنَّ سَمْرَةَ بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتِلِ اللَّهُ سَمْرَةَ أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ حَرَمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّعُومُ فَجَمَلُواهَا فَبَاعُوهَا.

خلاصۃ الباب ☆ معلوم ہوا کہ جس چیز کا استعمال ناجائز ہے اس کی خرید و فروخت بھی ناجائز ہے۔ مزید تفصیل مقصود ہو تو فقہ کی کتب میں ملاحظہ کی جائے۔

۸: بَابُ الْخَمْرِ

يُسْمَوْنَهَا

بِغَيْرِ اسْمِهَا

پاب: لوگ شراب کے نام بدلیں گے
(اور پھر اس کو حلال سمجھ کر استعمال
کریں گے)

۳۳۸۴: حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات اور دن ختم نہ ہوں گے (قیامت نہ آئے گی) یہاں تک کہ میری امت کے کچھ لوگ شراب پییں گے لیکن وہ اس کا نام بدل دیں گے۔

۳۳۸۴: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَبْدِ الْقُدْرَسِ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَذْهَبُ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامُ : حَتَّى تَشْرَبَ فِيهَا طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسْمَوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا.

۳۳۸۵: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر اُسے پیا کریں گے۔

۳۳۸۵: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَفْصٍ عَنِ ابْنِ مُجَيْرٍ يَزِيدُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ السَّمِطِ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ : قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ بِاسْمٍ يُسْمَوْنَهَا آيَاهُ.

☆ خلاصہ الباب مطلب یہ ہے کہ اپنی طرف سے نام رکھ لینے سے یا نام بدل لینے سے کوئی حرام شے حلال اور جائز نہیں ہو جاتی۔

۹: بَابُ كُلِّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

پاب: ہر نشہ آور چیز حرام ہے

۳۳۸۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔

۳۳۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ تَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ : قَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ : فَهُوَ حَرَامٌ.

۳۳۸۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۳۳۸۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الدِّمَارِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

۳۳۸۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے

۳۳۸۸: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

ابن ماجہ عن جریج عن اُیوب بن ہانی عن مسروق عن ابن مسعود ان رسول اللہ ﷺ قال: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ»۔
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

قال ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مصر والوں کی ہے۔

۳۳۸۹: حدثنا علی بن ميمون الرقی ثنا خالد بن حیان

عن سلیمان بن عبد اللہ ابن الزبیر قال عن یعلی بن شداد

بن اوس سمعت معاویة يقول سمعت رسول اللہ ﷺ

يقول كُـلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ عَلٰی كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ هَذَا حَدِيثُ

الرَّقِیْنِ۔

۳۳۹۰: حدثنا سهل ثنا یزید ابن ہارون عن محمد بن

عمر و بن علقمة عن ابي سلمة عن ابن عمر قال: قال

رسول اللہ ﷺ كُـلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَ كُـلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ۔

۳۳۹۱: حدثنا محمد بن بشر ثنا ابو داود ثنا شعبه عن

سعيد بن ابي بردة عن ابيه عن ابي موسى قال قال رسول

اللہ ﷺ كُـلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

☆ خلاصہ الباب یہ احادیث ائمہ ثلاثہ کا مستدل ہے وہ فرماتے ہیں کہ خمر ہر مسکر (نشہ آور) کا نام ہے۔ ان ائمہ کرام کی

عقلی دلیل یہ ہے کہ خمر مخامرة العقول سے مشتق ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: الخمر ما

خامر العقل (بخاری) یہ چونکہ انسان کی عقل کو ڈھانپ دیتی ہے اور اس کے فہم و شعور کی قوتوں کو خلط و قبض کر دیتی ہے اس

لئے اس کو خمر کہتے ہیں اور یہ بات ہر مسکر (نشہ آور) چیز میں پائی جاتی ہے معلوم ہوا کہ خمر صرف انگور کے ساتھ خاص نہیں بلکہ

جو کھجور، شہد، گیہوں، جو سے بنے اور نشہ آور ہو وہ خمر ہے۔ حنفیہ کے نزدیک خمر انگور کا وہ آب خام (کچا) ہے جو جوش کھا کر

تندی لائے اور اشد ادیکڑ جائے اور جھاگ بھینکنے لگے۔ جوش سے مراد کامل جوش ہے اس طرح کہ نیچے کا پانی اوپر اور اوپر کا

پانی نیچے ہو جائے۔ اشد اسے مراد جوش کی کثرت ہے جس سے مست کر دینے کی قوت حاصل ہو جائے یہی اہل لغت و

لسان اور اہل علم و فقہاء کے یہاں معروف ہے۔ حدیث باب کے متعلق احناف فرماتے ہیں کہ خمر تو درحقیقت انگوری شراب

ہی کو کہتے ہیں لیکن کبھی غیر خمر کو بھی بطریق مجاز خمر کہہ دیتے ہیں اگر مجاز پر محمول نہ کیا جائے تو لازم آئے گا کہ بھنگ اور تازی

وغیرہ بھی خمر ہو کیونکہ مسکر (نشہ آور) کے افراد میں یہ بھی داخل ہیں حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں۔ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں

کہ اس حدیث میں امام جرح و تعدیل حضرت یحییٰ بن معین نے طعن کیا یہ علامہ عینی نے بھی نقل کی ہے بلکہ صاحب عنایہ

نے تو یحییٰ بن معین سے تو یہاں تک نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین حدیثیں ثابت نہیں ان میں سے

ایک حدیث مذکور: ((كُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ)) اس کے علاوہ محدث خوارزمی جو حدیث کے سلسلہ میں مہارت کاملہ اور اظہارِ واثق و تام رکھتے ہیں انہوں نے اپنے مندرجہ ۶۳ حج الخطیب بغدادی کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ سید الحفاظ یحییٰ بن معین نے فرمایا تمین احادیث کی سحت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ان میں سے ایک ((كُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ)) ہے اس بارے میں امام احمد اور یحییٰ بن معین کا مکالمہ منقول ہے۔ امام احمد بن معین کا جواب سن کر خاموش ہو گئے۔ اور شیخ ابن معین امام و حافظ اور متقی کامل تھے یہاں تک کہ امام احمد فرماتے ہیں کہ جس حدیث کو یحییٰ بن معین نہ جانیں وہ حدیث ہی نہیں اور بشرط تسلیم اصح یہ ہے کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے۔

بَاب: جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے

۱۰: بَابُ مَا اسْكُرَ كَثِيرُهُ

فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ

۳۳۹۲: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

۳۳۹۲: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْخَزَامِيُّ ثنا ابُو يَحْيَى ثنا ابُو يَحْيَى ثنا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُوْرٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا اسْكُرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ.

۳۳۹۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

۳۳۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمٍ ثنا اَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ بَكْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنْ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ " مَا اسْكُرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ.

۳۳۹۴: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

۳۳۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمٍ ثنا اَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ ثنا عَبِيْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنْ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا اسْكُرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ.

خلاصہ الباب ☆ ان احادیث میں عصیر عنب یعنی انگور کا وہ رس جس کو اتنا پکایا جائے کہ وہ دو تہائی جل جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے جس کو مثلث یعنی کتے ہیں کا قلم بیان ہوا ہے کہ یہ حرام ہے یہی مذہب ہے امام محمد اور ائمہ ثلاثہ کا۔ لیکن امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک مثلث یعنی حلال اور مباح ہے۔ شیخین کا استدلال بھی چند احادیث سے ہے: (۱) حدیث علیؓ جس کی تخریج عقیلی نے کتاب العصفاء میں ترجمہ محمد بن الفرقات کوئی کے تحت کی ہے۔ (۲) حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما جس کی تخریج امام نسائی، بزار، طبرانی، ابو نعیم اور دارقطنی نے کی ہے الفاظ یہ ہیں: حرمت الخمر بعيسها قليلها وكثيرها والسكر من كل شراب يعني ثمر بذات خود قلیل و کثیر حرام ہے اور نشہ ہر شراب میں سے ہے۔

حدیث مذکور سے وجہ استدلال یہ ہے کہ اس میں عین خمر کو حرم کہا ہے جس کا مقتضی یہ ہے کہ اس کی قلیل و کثیر مقدار دونوں حرام ہیں اور خمر کے علاوہ دیگر شرابوں میں خاص طور سے نشہ کو حرام کیا ہے کیونکہ، السكر میں واؤ عاطفہ ہے اور عطف مقتضی مغایرت ہے۔ اگر دیگر شرابوں میں بھی عین حرام ہو تو عطف رائیگاں ہو جائے گا۔ معلوم ہوا کہ خمر بذاتہ حرام ہے قلیل ہو یا کثیر اور دیگر شرابوں میں وہ مقدار حرام ہے جو نشہ آور ہو۔ شیخین کے مستدلات میں اور بھی متعدد احادیث ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ خمر کے سوا دیگر شرابوں کی وہی مقدار حرام ہے جو مسکر (نشہ آور) ہو۔ ان احادیث میں سے حدیث محمود بن بلید انصاری۔ اس کی امام مالک نے موطا میں کی ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملک شام تشریف لائے تو اہل شام نے ارضی و با اور آب و ہوا کے ثقل کی شکایت کی اور کہا کہ شراب کے علاوہ کوئی چیز ہمارے لئے مصلح نہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا شہد پو انہوں نے کہا شہد بھی ہمارا مصلح نہیں ہے؟ اسیر اہل شام میں سے ایک شخص نے کہا ہم تمہارے لئے اس انگوری شراب سے ایک ایسی چیز بنا دیں جو مسکر نہ ہو فرمایا ضرور بناؤ انہوں نے اس کو اتنا پکایا کہ دو تہائی حصہ جل گیا اور ایک تہائی حصہ باقی رہ گیا اور اس کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اس میں اپنی انگلی ڈال کر اٹھائی تو وہ انگلی پر کھینچی چلی آئی۔ آپ نے فرمایا یہ تو طلاء شتر ہے پس آپ نے اس کے پینے کا حکم فرمایا۔ اس پر حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا! آپ نے تو شراب حلال کر دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہرگز نہیں، بخدا اے اللہ میں ان کے لئے اس چیز کو حلال نہیں کرتا جس کو تو نے ان پر حرام کیا ہے اور ان پر اس چیز کو حرام نہیں کرتا جس کو تو نے ان کے لئے حلال کیا ہے۔ اس کے علاوہ کتب حدیث میں متعدد آثار و اخبار مروی ہیں جن کی تفصیل امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں بیان کی ہے۔ پس یہ تو نہیں ہو سکتا کہ آنکھیں بند کر کے تمام احادیث حلت کو ترک کر دیا جائے بلکہ تمام احادیث میں تطبیق دی جائے گی اور وہ یوں کہ جن روایات میں حرمت وارد ہے وہ اس مقدار پر محمول ہیں جو نشہ آور ہو یعنی اتنی مقدار پینا حلال نہیں جس سے نشہ آجائے اور مست ہو جائے۔ حدیث اشربا ولا تسکر۔ جو طحاوی میں موجود ہے۔ اس کا تاویل و تطبیق کا بین ثبوت ہے۔ دوسرے یہ کہ احادیث حرمت منسوخ ہیں۔ جس پر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول شہدنا التحريم وشہدنا التحلیل دغتم یعنی ہم حرمت کے وقت حاضر تھے اور حلت کے وقت بھی حاضر تھے اور اے مخاطبین تم لوگ غائب تھے۔ شاہد عدل ہے۔ (واللہ اعلم)

تنبیہ ☆ یہ یاد رہنا چاہئے کہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کو مثلث یعنی کی حلت کے قائل ہیں لیکن اول تو ان کے یہاں شرط یہ ہے کہ پینا بطریق لہو و لعب نہ ہو بلکہ ہضم طعام دوا۔ حق تعالیٰ کی اطاعت پر قوت حاصل کرنا مقصود ہو ورنہ بالاتفاق حرام ہے۔ دوم یہ کہ فقہاء نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ فتویٰ امام محمد کے قول پر ہے علی الاطلاق حرام ہے خواہ کسی نوع سے ہو نیز قلیل ہو یا کثیر۔ امام ابو یوسف سے امالی میں روایت ہے کہ اگر مستی کیلئے مثلث پئے تو قلیل اور کثیر سب حرام ہے وہاں بیٹھنا اور اس طرف چلنا بھی حرام ہے۔

۱۱ : بَابُ التَّهْيِ عَنْ

الْخَلِيطَيْنِ

۳۳۹۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُبْذَ الثَّمَرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُبْذَ الْبُسْرُ وَالرُّطْبُ جَمِيعًا.

قال الليث بن سعد حدثني عطاء ابن زباح المكي عن جابر بن عبد الله عن النبي ﷺ مثله.

۳۳۹۶ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ اليماني ثنا عكرمة بن عمار عن ابني كثير عن ابني هريرة قال قال رسول الله ﷺ لا تَبْذُوا الثَّمَرُ وَالْبُسْرَ جَمِيعًا وَابْذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حَدِيثِهِ.

۳۳۹۷ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا الوليد بن مسلم ثنا الأوزاعي عن يحيى بن ابن كثير عن عبد الله بن ابن قتادة عن ابنيه أنه سمع رسول الله ﷺ يقول لا تَجْمَعُوا بَيْنَ الرُّطْبِ وَالزَّهْرِ وَلَا بَيْنَ الزَّبِيبِ وَالثَّمَرِ وَابْذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حَدِيثِهِ.

پایہ: دو چیزیں (کھجور اور انگور) اکٹھے بھگو کر شربت بنانے کی ممانعت

۳۳۹۵ : حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑنے اور کشمش ملا کر بھگونے سے منع فرمایا اور تر کھجور اور چھوڑہ ملا کر بھگونے سے بھی منع فرمایا۔

۳۳۹۶ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوڑہ اور تر کھجور ملا کر مت بھگوؤ البتہ ہر ایک کو الگ الگ بھگو سکتے ہو۔

۳۳۹۷ : حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: کچی اور پکی کھجور مت ملاؤ اور کشمش اور چھوڑہ مت ملاؤ۔ ہر ایک کو الگ الگ بھگو سکتے ہو۔

خلاصہ الباب خلیطین وہ شربت ہے جو چھوڑے اور منقہ کو ملا کر کسی برتن میں تر کر کے دونوں کا پانی قدرے جوش دے کر نکالا گیا ہو۔ یہ بھی امام مالک امام محمد اسحاق اور اکثر شافعیہ کے نزدیک حرام ہے۔ احادیث باب ان کی دلیل ہیں۔ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ یہ اپنی قحط سالی پر محمول ہے تاکہ دو نعمتوں کا اجتماع نہ ہو جبکہ اس کا پڑوسی ضرورت مند ہو اور شیخین کے نزدیک خلیطین مباح ہے ان کے پاس بھی احادیث ہیں اور اباحت خوشحالی پر محمول ہے یہ توجیہ حضرت ابراہیم نخعی سے مروی ہے۔ جس کو امام محمد نے کتاب الاثار میں روایت کیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے یعنی فلیط تمر و زبیب کی نمید میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ کراہت ابتدا میں تنگی معیشت کی وجہ سے تھی جیسے چھوڑے ملا کر گوشت اور گھی سے ممانعت تھی پھر جب اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فراخی دے دی تو اب کوئی مضائقہ نہیں۔ اس طرح ابن عدی نے الکامل میں حضرت ام سلیم و ابی طلحہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ دونوں خلیطین کو پیتے تھے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔ تو ابو طلحہ نے جواب دیا کہ منع قحط سالی کی وجہ سے تھا جس طرح دو کھجوروں کو ملا کر کھانے سے منع کیا ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ جمہور اصحاب اس طرف گئے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دو پھلوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کیا اس میں حکمت یہ ہے کہ جب دو مختلف طرح کے پھل ایک ساتھ بھگوئے جائیں گے تو ایک پر پانی جلد اثر کرے گا اور دوسرے پر دیر سے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ جو پھل پانی سے جلد تغیر کو قبول کرے گا اس میں نشہ پیدا ہو جائے گا اور اس کا اثر دوسرے تک بھی پہنچے گا اس طرح جو نبیذ تیار ہوگی اس میں ایک نشہ آور چیز کے مخلوط ہو جانے کا قوی امکان ہوگا اور اس کا امتیاز کرنا ممکن نہ ہوگا لہذا جب اس نبیذ کو پیا جائے گا تو گویا ایک حرام چیز کو پینا لازم آئے گا۔

باب: نبیذ بنانا اور پینا

۱۲: بَابُ صِفَةِ النَّبِيذِ وَ شُرْبِهِ

۳۳۹۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک مشکیزہ میں نبیذ تیار کرتیں۔ چنانچہ ہم مٹھی بھر چھوڑے یا کشمش لے کر اس میں ڈال دیتیں پھر اس میں پانی ڈال دیتیں۔ صبح کو بھگوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم شام کو نوش فرماتے اور شام کو بھگوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو نوش فرماتے۔

۳۳۹۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي الشَّوَّازِ تَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَا ثَنَا قَاصِمُ الْأَخْوَلُ حَدَّثَنَا بَنَاتُ بِنْتُ يَزِيدَ الْعَبْسِيَّةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ فَنَأْخُذُ قَبْضَةً مِنْ تَمْرٍ أَوْ قَبْضَةً مِنْ زَبِيبٍ فَنَطْرَحُهَا فِيهِ ثُمَّ نَضُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَنَبِذُهُ غَدْوَةً فَيَشْرَبُهُ غَشِيَّةً فَنَبِذُهُ غَشِيَّةً فَيَشْرَبُ غَدْوَةً.

دوسری روایت میں ہے کہ رات کو بھگوتیں تو دن کو نوش فرماتے اور دن کو بھگوتیں تو رات کو نوش فرماتے۔

وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: نَهَارًا فَيَشْرَبُهُ لَيْلًا أَوْ لَيْلًا فَيَشْرَبُهُ نَهَارًا.

۳۳۹۹: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ تیار کی جاتی تو آپ ﷺ اس روز نوش فرماتے۔ اگلے روز اور تیسرے روز اس کے بعد اگر کچھ بچ رہتی تو آپ ﷺ خود بہا دیتے یا بہانے کا حکم فرماتے اور وہ بہا دی جاتی۔

۳۳۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي عُمَرَ الْبُهْرَانِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ يُنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشْرَبُ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَالْغَدِ وَالْيَوْمِ الثَّالِثِ فَإِنْ بَقِيَ مِنْهُ شَيْءٌ أَهْرَاقَهُ أَوْ أَمْرَبَهُ فَأَهْرَبِقُ.

۳۳۰۰: حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پتھر کے پیالہ میں نبیذ تیار کی جاتی۔

۳۳۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي الشَّوَّازِ ثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ يُنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ.

۱۳ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَبِيذِ

الْأَوْعِيَةِ

۳۳۰۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْبَذَ فِي النَّقِيرِ وَالْمُرْقَبِ وَالذَّبَاءِ وَالْحِنْتَمَةِ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

۳۳۰۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ! قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْمُرْقَبِ وَالْقُرْعِ .

۳۳۰۳ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ : ثَنَا أَبِي عَنْ الْمُشَيِّ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْحِنْتَمِ وَالذَّبَاءِ وَالنَّقِيرِ .

۳۳۰۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ ابْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ ! قَالَ ثَنَا شِبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الذَّبَاءِ وَالْحِنْتَمِ .

۱۴ : بَابُ مَا رُخِّصَ فِيهِ

مِنْ ذَلِكَ

۳۳۰۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بِيَانٍ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيَّمَةَ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَوْعِيَةِ فَانْبَذُوا فِيهِ وَاجْتَنَبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ .

۳۳۰۶ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

وَأَبِي : شَرَابِ كَيْ بَرْتَنُ فِي مِيقَاتِ

بِنَانِ كِي مَمَانَعَتِ

۳۳۰۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکڑی کے برتن اور لک شدہ برتن اور کدو کے برتن اور سبز روغنی برتن میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا اور ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۳۳۰۲ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لک شدہ اور کدو کے برتن میں نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا۔

۳۳۰۳ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز روغنی برتن اور کدو کے برتن اور لکڑی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا۔

۳۳۰۴ : حضرت عبدالرحمن بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن اور سبز روغنی برتن سے منع فرمایا۔

وَأَبِي : أَنْ بَرْتَنُ فِي مِيقَاتِ بِنَانِ كِي

إِجَازَتِ كَابِيَانِ

۳۳۰۵ : حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں ان برتنوں (میں نبیذ بنانے) منع کیا تھا۔ اب تم ان میں نبیذ بنا سکتے ہو لیکن ہر نشہ آور چیز سے بچتے رہنا۔

۳۳۰۶ : حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

وہب انبأنا بن جزیج عن ایوب ابن ہانی عن مسروق بن الأجداع عن ابن مسعود أن رسول الله ﷺ قال: إني كنت نهيتكم عن نبيذ الأوعية إلا وإن وغانء لا يحرم شينا كل مسكر حرام.

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں ان برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا۔ یاد رکھو! کوئی برتن کسی چیز کو حرام نہیں کر سکتا۔ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۱۵: بَابُ نَبِيذِ الْجَرِّ

باب: مٹکے میں نبیذ بنانا

۳۴۰۷: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي رُمَيْتُهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ اتَّعَجَزُ اخذاً كُنْتُ أَنْ تَتَّخِذَ كُلَّ عَامٍ مِنْ جِلْدٍ أَضْحَيْتَهَا سَقَاءً؟ ثُمَّ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْجَرِّ وَفِي كَذَا وَفِي كَذَا إِلَّا الْخَلَّ.

۳۴۰۷: سیدہ عائشہ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی عورت اس بات سے عاجز ہے کہ ہر سال اپنی قربانی کی کھال سے مشکیزہ بنا لیا کرے؟ پھر فرمانے لگیں کہ رسول اللہ نے مٹی کے برتن میں اور ایسے ایسے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا البتہ سرکہ بنانے کی اجازت دی۔

۳۴۰۸: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْخَطِيمِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْجَرِّ.

۳۴۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی کے مٹکوں میں نبیذ تیار کرنے سے (سختی سے) منع فرمایا۔

۳۴۰۹: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى ثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ صَدَقَةَ ابْنِي مُغَاوِرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِنَبِيذِ جَرِّ يَنْشُ فَقَالَ اضْرِبْ بِهَذَا الْخَابِطُ فَإِنَّ هَذَا شَوَابٌ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ.

۳۴۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھڑے کی نبیذ آئی جو جوش مار رہی تھی (جھاگ نکل رہی تھی)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے دیوار پر مار دو کیونکہ یہ اس شخص کا مشروب ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہ رکھتا ہو۔

خلاصہ الباب ☆ شراب سے سرکہ بنانے کے بارے میں اختلاف ہے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سرکہ بنانا حرام ہے اور اگر خود بن جائے تو حلال ہے۔ حنفیہ کے نزدیک خمر سے سرکہ بنانا حلال ہے۔ حنفیہ کی دلیل ارشاد نبوی ہے نعم الادام الخل کہ بہترین سالن تو سرکہ ہے اس کی تخریج جماعت نے کی ہے سوائے بخاری کے۔ نیز سرکہ بنانے سے خمر کا وصف مفید جاتا رہتا ہے کیونکہ خمر جو ہر فاسد ہے تو اس کی اصلاح صفت خمریت زائل کرنے سے ہی ہوگی اور سرکہ بنانے اسی صفت کو ختم کر دینا ہے اور اس میں صالح وصف آ جاتا ہے جس کے ثبوت میں صاحب ہدایہ نے تین چیزیں ذکر کی ہیں (۱) صفراء کو تسکین دیتا ہے۔ (۲) شہوت کو توڑتا ہے۔ (۳) اس میں تغذی ہے کیونکہ یہ صالح معدہ ہے کہ معدہ میں یہ جان حرارت سے بھوک صالح ہوتی ہے۔

۱۶ : بَابُ تَخْمِيرِ الْإِنَاءِ

۳۳۱۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ وَأَطْفِنُوا السِّرَاجَ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْتَسِفُ إِنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدَكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْزُضَ عَلَى إِيَّاهِ عَوْدًا وَيَذْكَرَ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفَرَسِيقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ النَّبِيِّ بَيْتَهُمْ.

پاب: برتن کو ڈھانپ دینا چاہیے

۳۳۱۰ : حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: (سوتے وقت) برتن ڈھانپ دیا کرو اور مشک کا منہ بند کر دیا کرو چراغ گل کر دیا کرو اور دروازہ بند کر دیا کرو اسلئے کہ شیطان مشک نہیں کھولتا نہ دروازہ کھولتا ہے نہ برتن کھولتا ہے اور تمہیں کوئی چیز ڈھانپنے کیلئے نہ ملے تو اتنا ہی کر لے کہ اللہ کا نام لے کر ایک لکڑی کو برتن کے اوپر عرضا رکھ دے (اور چراغ اس لیے بھی گل کر دینا چاہیے کہ) چوہیا لوگوں کے گھر جلا ڈالتی ہے۔

۳۳۱۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ الزَّاسِطِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شَهِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِتَعْظِيمِ الْإِنَاءِ وَائِكَاءِ السِّقَاءِ وَاجْتِزَاءِ الْإِنَاءِ.

۳۳۱۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (بھرا ہوا) برتن ڈھانپنے، مشکیزہ (کامنہ) باندھنے اور (خالی برتن) اٹار کھنے کا حکم فرمایا۔

۳۳۱۲ : حَدَّثَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ ثَنَا حَرَامِيُّ بْنُ عَمْرَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ثَنَا حَرِيثُ بْنُ خَرَيْبٍ أَنبَأَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَصْنَعُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ آيَةٍ مِنَ اللَّيْلِ مُحَمَّرَةً إِنَاءً لِيُطَهَّرَ بِهِ وَإِنَاءً لِيَسْوَاكِهِ. وَإِنَاءً لِيُشْرَبَ بِهِ.

۳۳۱۲ : ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے برتن ڈھانپ کر رکھتی تھی: ایک طہارت (استنجاء) کے لیے (دوسرا مسواک (وضو) کے لیے اور تیسرا (پانی) پینے کے لیے۔

☆ باب اس سے شیطان سے حفاظت رہتی ہے ایک اور حدیث میں یہ وجہ ذکر کی گئی ہے کہ سال میں ایک رات آتی ہے جس میں وہاں نازل ہوتی ہے اور جس برتن پر ڈھکن یا بندھن نہ ہوں اس میں داخل ہو جاتی ہے۔

۱۷ : بَابُ الشُّرْبِ فِي آيَةِ الْفِضَّةِ

پاب: چاندی کے برتن میں پینا

۳۳۱۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ

۳۳۱۳ : ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص چاندی کے برتن میں

پئے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ غٹا غٹ بھر رہا ہے۔

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنْ أَلْدَى يَشْرَبُ فِي إِنَاءِ الْفِضَّةِ
إِنَّمَا يُخْرِجُ جُرْفِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ.

۳۳۱۴: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا۔ یہ دنیا میں کافروں کے لیے ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہوں گے۔

۳۳۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي
الشَّوَارِبِ ثنا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَشْرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هِيَ
لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ.

۳۳۱۵: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چاندی کے برتن میں پئے وہ گویا اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ اُٹھیل رہا ہے۔

۳۳۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ امْرَأَةٍ ابْنِ عُمَرَ عَنْ
عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءِ فِضَّةٍ
فَكَأَنَّمَا يُخْرِجُ جُرْفِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ.

خلاصہ الباب ☆ امام نووی فرماتے ہیں کہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا دونوں حرام ہیں اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں اسی طرح عورتوں کا چاندی سونے کے برتن میں تیل لگانا یا سرمہ لگانا حرام ہے۔

باب: تین سانس میں پینا

۱۸: بَابُ الشُّرْبِ بِثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ

۳۳۱۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک (درمیانہ) برتن تین سانس میں پیتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن (پینے) میں تین بار سانس لیتے تھے۔

۳۳۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا ابْنُ مَهْدِيٍّ ثنا
عُرْوَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ ثَمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ
أَنَّهُ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا وَرَعِمَ أَنَسٌ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا.

۳۳۱۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز نوش فرمائی تو درمیان میں دو بار سانس لیا۔

۳۳۱۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا
ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثَنَا رِشْدِيُّ بْنُ ابْنِ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ فَتَنَفَّسَ فِيهِ مَرَّتَيْنِ.

خلاصہ الباب ☆ تین سانسوں میں پانی پینا مستحب ہے گزشتہ ابواب میں آیا ہے کہ سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے جدا کر دے۔

تیسرا سانس آخر میں لیا اور یہ بھی ممکن ہے کہ مشروب کم مقدار میں ہو اس لیے صرف دو ہی سانسوں میں پیا یا عام مقدار میں ہو اور دو سانس میں پینا جواز بتانے کے لیے ہو۔

۱۹ : بَابُ اخْتِنَابِ الْأَسْقِيَةِ

۳۳۱۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ
عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَنِ اخْتِنَابِ الْأَسْقِيَةِ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ أَفْوَاهِهَا .

بَابُ : مُشْكِيْزُوں كَامُنْہ اُلْت كَر پینا

۳۳۱۸ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزوں
کو اُلٹ کر اس کے مُنہ سے (مُنہ لگا کر) پینے سے منع
فرمایا۔

۳۳۱۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ثَنَا زَمْعَةُ بْنُ
صَالِحٍ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اخْتِنَابِ الْأَسْقِيَةِ
وَإِنْ رَجُلًا بَعْدَ أَنْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ ذَلِكَ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى سِقَاءٍ فَاخْتَنَبَهَا فَخَرَجَتْ عَلَيْهِ
مِنْهُ حَيْثُ .

۳۳۱۹ : حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزہ اُلٹ کر اس کے مُنہ سے
پینے سے منع فرمایا اور جب رسول اللہ ﷺ نے ایسا
کرنے سے منع فرما دیا اس کے بعد (ایک مرتبہ) رات
میں ایک مرد مشکیزہ کے پاس کھڑا ہوا اور اسے اُلٹ کر
پانی پینے لگا تو مشکیزہ میں سے ایک سانپ نکلا۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ نبی تزیہی ہے۔ ایسا کرنا بہتر نہیں ہے، تاہم جائز ضرور ہے۔ چنانچہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا کرنا آئندہ باب میں آ رہا ہے۔

۲۰ : بَابُ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ

۳۳۲۰ : حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوَّافِ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ .

بَابُ : مُشْكِيْزِہ كَوْمُنْہ لگا کر پینا

۳۳۲۰ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کو مُنہ لگا کر پینے
سے منع فرمایا۔

۳۳۲۱ : حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشْرٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ
ثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ .

۳۳۲۱ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کو
مُنہ لگا کر پینے سے منع فرمایا۔

۲۱ : بَابُ الشُّرْبِ قَائِمًا

۳۳۲۲ : حَدَّثَنَا سُؤْيُدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ
عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ
مِنْ زَمْزَمٍ فَشْرِبَ قَائِمًا .

بَابُ : كھڑے ہو کر پینا

۳۳۲۲ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم پلایا تو آپ ﷺ
نے کھڑے کھڑے ہی پی لیا۔ امام شعبیؒ فرماتے ہیں کہ
میں نے حضرت عکرمہ سے یہ حدیث ذکر کی تو انہوں

فَذَكَرْتُ ذَلِكَ بِعِكْرِمَةَ فَحَلَفَ بِاللَّهِ مَا

فعل.

نے حلفا کہا کہ آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔

۳۴۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَا سَفِيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ
عَنْ جَدِّهِ لَهُ (يُقَالُ لَهَا كَبْشَةُ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهَا) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَ
عِنْدَهَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَشَرِبَ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ فَقَطَعَتْ فَمِ
الْقِرْبَةِ تَبَعِي بَرَكَةٌ مُوَضَّعٌ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ.

۳۴۲۳: حضرت کبشہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے۔ ان کے پاس ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا۔ آپ ﷺ نے کھڑے کھڑے اسے منہ لگا کر پی لیا تو انہوں نے مشکیزہ کا منہ کاٹ لیا۔ جس جگہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ مبارک لگا تھا۔ اس سے برکت حاصل کرنے کے لیے۔

۳۴۲۴: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا يَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا
سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ
الشَّرْبِ قَائِمًا.

۳۴۲۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے کھڑے پینے سے منع فرمایا۔

خلاصہ الباب ۱۶ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے علم کے مطابق حلف اٹھایا۔ زمزم کھڑے ہو کر بھی پی سکتے ہیں اور بیٹھ کر بھی۔ علماء نے زمزم اور وضوء کا بقیہ کھڑے ہو کر پینا مستحب لکھا ہے۔ باقی ہر مشروب اگر کوئی عذر نہ ہو تو بیٹھ کر ہی پینا چاہیے۔

ممکن ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی جو پیا ہے تو وہ عذر کی وجہ سے ہو کہ وہاں بیٹھنے کی جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پائی ہو اور بعض نے کہا کہ کھڑے ہو کر پانی پینا پہلے منع تھا پھر اس کی ممانعت منسوخ ہوئی۔

۲۲: بَابُ إِذَا شَرِبَ

پاؤں: جب مجلس میں کوئی چیز پیئے تو اپنے

أَعْطَى الْأَيْمَنَ

بعد دائیں طرف والے کو دے اور وہ بھی

فَالْأَيْمَنَ

بعد میں دائیں طرف والے کو دے

۳۴۲۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَتَى بَلْبَنَ فَمَاءٌ وَ عَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَ عَنْ
يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَ قَالَ "الْأَيْمَنَ
فَالْأَيْمَنَ"

۳۴۲۵: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے پاس پانی ملا ہوا دودھ آیا۔ آپ کے دائیں جانب ایک دیہاتی بیٹھا تھا اور بائیں جانب ابو بکرؓ۔ آپ نے (دودھ) پینے کے بعد دیہاتی کو دے دیا اور فرمایا: پہلے دائیں طرف والے کو دینا چاہیے اور

اسے بھی اپنے دائیں طرف والے کو ہی دینا چاہیے۔

۳۳۲۶: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا۔ آپؐ کی دائیں جانب میں تھا اور بائیں جانب خالد بن ولیدؓ تھے۔ رسول اللہؐ نے (خود نوش فرمانے کے بعد) مجھ سے فرمایا: تم مجھے اجازت دو گے کہ میں (پہلے) خالد کو پلاؤں؟ میں نے عرض کیا: رسول اللہؐ کے جوٹھے میں میں اپنے اوپر کسی کو ترجیح دینا اور ایثار کرنا پسند نہیں کرتا۔ چنانچہ ابن عباسؓ نے لے کر پہلے پیا۔ اس کے بعد خالدؓ نے پیا (حالانکہ اُس وقت ابن عباسؓ کم سن تھے)۔

پاپ: برتن میں سانس لینا

۳۳۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پئے تو برتن میں سانس نہ لیے (سانس لینے کے بعد) دوبارہ پینا چاہتا ہو تو برتن کو (مٹ سے) الگ کر کے (سانس لے) پھر چاہے تو دوبارہ پی لے۔

۳۳۲۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا۔

پاپ: مشروب میں پھونکنا

۳۳۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں پھونکنے سے منع فرمایا۔

۳۳۳۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے کی چیز میں

۳۳۲۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاسٍ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبِنُ وَغَنُ يَمِينِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ وَغَنُ يَسَارِهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اتَّاذُنْ لِي أَنْ أَسْقِيَ خَالِدًا: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا أَحْبُّهُ أَوْ أُؤْتِرُ بِسُورِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفْسِي أَخَذًا: فَأَخَذَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَشَرِبَ وَشَرِبَ خَالِدٌ.

۲۳: بَابُ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

۳۳۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ عَمِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا شَرِبْتَ اخذكُم فَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَوَدَّ فَلْيَبْحِ الْإِنَاءِ ثُمَّ لِيَعْدَانَ كَانَ يُرِيدُ.

۳۳۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ.

۲۴: بَابُ النَّفْحِ فِي الشَّرَابِ

۳۳۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ خَلَادِ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُنْفَخَ فِي الْإِنَاءِ.

۳۳۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو كَرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُخَارِبِيُّ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ

عکرمۃ عن ابن عباس قال: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَهْوِي سُرَابًا يَنْفَعُ فِي الشَّرَابِ.

۲۵: بَابُ الشَّرْبِ بِالْأَكْفِ وَالْكَرْعِ

۳۴۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحَمَصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ غَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَشْرَبَ عَلَى بُطُونِنَا وَهُوَ الْكَرْعُ وَ نَهَى أَنْ نَعْتَرِفَ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ وَقَالَ لَا يَلْغُ أَخَذُكُمْ كَمَا يَلْغُ الْكَلْبُ: وَلَا يَشْرَبُ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ كَمَا يَشْرَبُ الْقَوْمُ الَّذِينَ سَخَطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ: وَلَا يَشْرَبُ بِاللَّيْلِ فِي إِنْاءٍ حَتَّى يُعْرِكَهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ إِنْاءٌ مُخَمَّرًا: وَمَنْ شَرِبَ بِيَدِهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى إِنْاءٍ يُرِيدُ التَّوَاضُعَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِعَدَدِ أَصَابِعِهِ حَسَنَاتٍ وَهُوَ إِنْاءٌ عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: إِذَا طَرَحَ الْفَدْحَ فَقَالَ أَبِ هَذَا مَعَ الدُّنْيَا.

بَابُ: چَلْو سے منہ لگا کر پینا

۳۴۳۱: حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ہمیں پیٹ کے بل ہو کر پینے سے منع کیا یعنی (جانوروں کی طرح) منہ لگا کر پینے سے اور ایک ہاتھ سے چلو بھرنے سے بھی منع کیا اور فرمایا: تم میں سے کوئی بھی ایسے منہ نہ ڈالا کرے جیسے کتا ڈالتا ہے اور نہ ہی ایک ہاتھ سے پئے جس طرح وہ قوم (یہود) بنتی ہے جس پر اللہ ناراض ہوئے اور رات کو برتن میں ہلائے بغیر نہ پئے۔ الا یہ کہ برتن ڈھکا ہوا ہو اور جو ہاتھ سے پئے حالانکہ وہ برتن سے پی سکتا ہے۔ صرف تواضع اور عاجزی کی خاطر اللہ تعالیٰ اسکی انگلیوں کے برابر اس کیلئے نیکیاں لکھے گا اور ہاتھ عیسیٰ کا برتن بنا۔ جب انہوں نے پیالہ پھینک دیا اور فرمایا: افسوس یہ بھی دُنیا کا سامان ہے۔

تشریح ☆ یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کے راوی زیاد بن عبداللہ مجہول ہیں۔ منہ لگا کر پینا بہتر نہیں البتہ جائز ہے۔ جیسا کہ آئندہ روایت سے معلوم ہو رہا ہے۔

۳۴۳۲: حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری شخص کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ اپنے باغ میں پانی لگا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اگر تمہارے پاس مشکیزہ میں رات کا باسی پانی ہو تو ہمیں پلاؤ، ورنہ ہم منہ لگا کر پی لیں گے۔ کہنے لگے: میرے پاس مشکیزہ میں رات کا باسی پانی ہے اور چل دیئے۔ ہم بھی ان کے ساتھ چل کر چھپر کی طرف گئے۔ انہوں نے مشکیزہ میں سے رات کا

۳۴۳۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو بَكْرٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَيْءٍ فَاسْقِنَا وَالْأَكْرَعْنَا قَالَ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَيْءٍ فَانْطَلِقْ وَانْتَقِنَا مَعَهُ إِلَى الْعَرِيضِ وَخَلَبَ لَهُ شَاةً عَلَى مَاءِ بَاتٍ فِي

بای پانی لے کر اس میں دودھ دوہا۔ آپ نے نوش فرمایا۔ پھر آپ کے ساتھی کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا۔

۳۴۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک حوض کے قریب سے گزرے تو ہم اس میں منہ لگا کر پینے لگے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منہ لگا کر مت پیو۔ البتہ ہاتھ دھو کر ہاتھوں سے پیو کیونکہ ہاتھ سے زیادہ پاکیزہ برتن کوئی نہیں۔

پاب: میزبان (ساق) آخر میں پئے

۳۴۳۴: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قوم کو پلانے والا خود سب سے آخر میں پئے۔ (یہ ادب ہے واجب نہیں)۔

پاب: شیشہ کے برتن میں پینا

۳۴۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شیشہ کا پیالہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں پیتے تھے۔

شَرِبَ فَشَرِبَ ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ بِصَاحِبِهِ الَّذِي مَعَهُ.

۳۴۳۳: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْنَا عَلَى بَرَكَةٍ فَجَعَلْنَا نَكْرَعُ فِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَكْرَعُوا وَلَكِنْ اغْسِلُوا أَيْدِيَكُمْ ثُمَّ اشْرَبُوا فِيهَا فَإِنَّهُ لَيْسَ إِنْاءٌ أَطْيَبُ مِنَ الْيَدِ.

۲۶: بَابُ سَاقِي الْقَوْمِ إِخْرَهُمْ شَرْبًا

۳۴۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ قَدْرٍ وَشَوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ النَّبَّانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شَرْبًا.

۲۷: بَابُ الشُّرْبِ فِي الزُّجَاجِ

۳۴۳۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ثَنَا مَيْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَدْحٌ قَوَارِيرٌ يَشْرَبُ فِيهِ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الطب

طب کے ابواب

۱: بَابُ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ

لَهُ شِفَاءً

باب: اللہ تعالیٰ نے جو بیماری بھی اتاری

اُس کا علاج بھی نازل فرمایا

۳۳۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ الْأَعْرَابَ يَسْأَلُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَيْنَا خَرَجَ فِي كَذَا أَعْلَيْنَا خَرَجَ فِي كَذَا فَقَالَ لَهُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَضِعَ اللَّهُ الْحَرَجَ إِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ عَرَضِ أَخِيهِ شَيْئًا فَذَاكَ الَّذِي خَرَجَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ عَلَيْنَا جُنَاحٌ أَنْ لَا نَتَدَاوَى؟

۳۳۳۶: حضرت أسامہ بن شریک فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا دیہات والے نبی ﷺ سے پوچھ رہے ہیں کہ اس بات میں بھی ہمیں گناہ ہوگا؟ اس بات میں بھی ہمیں گناہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے کسی بات میں گناہ نہیں رکھا البتہ اپنے بھائی کی آبروریزی گناہ ہے۔ پھر کہنے لگے: اگر ہم علاج نہ کریں تو ہمیں گناہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بندو! علاج کیا کرو کیونکہ اللہ پاک نے بڑھاپے کے علاوہ جو بھی بیماری پیدا کی اس کا علاج بھی پیدا فرمایا۔ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! بندے کو سب سے اچھی چیز کیا عطا کی گئی؟ فرمایا: خوش خلقی۔

قال "تداووا: عباد الله! فإن الله سبحانه لم يضع داءً إلا وضع معه شفاءً إلا الهزام قالوا: يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ما خبير ما أعطى العبد؟ قال "خلق حسن".

۳۳۳۷: حضرت ابو خزامہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ جن دواؤں سے ہم علاج کرتے ہیں اور جو منتر ہم پڑھتے ہیں اور جو پرہیز (اور بچاؤ کی تدبیریں) حفاظت و دفاع کا

۳۳۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي جِزَامَةَ عَنْ أَبِي جِزَامَةَ قَالَ سَبَّلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ أَدْوِيَةَ تَتَدَاوَى بِهَا وَرُقَى نَسْتَرُقِي بِهَا وَتُقَى تَقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدْرِ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ

ہی من قدر اللہ

سامان) ہم اختیار کرتے ہیں بتائیے یہ اللہ کی تقدیر کو
نال سکتے ہیں؟ فرمایا: یہ خود اللہ کی تقدیر کا حصہ ہیں۔

۳۴۳۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری اتاری اُس کی دوا
بھی (ضرور) اتاری۔

۳۴۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مُهْدَبِيٍّ ثنا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً
إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ دَوَاءً.

۳۴۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری اتاری اُس کی شفاء
(دواء) بھی ضرور نازل فرمائی۔

۳۴۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ
الْجَوْهَرِيُّ قَالَا ثنا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي
حُسَيْنٍ ثنا عَطَاءٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً.

خلاصہ الباب ☆ انسان دو چیزوں سے مرکب ہے: (۱) روح (۲) جسم۔ ان دونوں کا صحت مند ہونا ضروری ہے۔
روح کی بیماریوں کا علاج بھی ضروری ہے وہ علم الاخلاق سے معلوم ہوتا ہے اور اس کے معالج بھی اللہ تعالیٰ شانہ نے دُنیا
میں بھیجے اور جسم کے امراض کا علاج بھی ضروری ہے اس کے لئے علم الطب ہے اور اطباء دنیا میں آئے ہیں انہوں نے
انسانیت اور مخلوق کی خدمت کی ہے لیکن روح اور جسم کو صحت مند رکھنے کی تدابیر اور ہدایات اور پرہیز سیدالاولین والآخرین
جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم کی ہیں وہ بہت اعلیٰ و ارفع ہیں۔ باوجود اس کے کہ آپ امی تھے وہ وہ باتیں ارشاد
فرمائی ہیں کہ بڑے بڑے حکماء اور فلسفی لوگ اپنی ساری زندگی محنت کر کے پیدا نہ کر سکے۔ یہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی رسالت صادقہ کی دلیل ہے اور آپ کا کھلا ہوا معجزہ ہے۔ اس حدیث میں ارشاد ہے کہ ہر بیماری کا علاج ہے مطلب یہ
ہے کہ مرض کا علاج کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و احسان سے شفا دیتے ہیں لیکن ایک بیماری ایسی ہے جس کا موت کے
سوا کوئی علاج نہیں وہ بڑھا پا ہے۔ حدیث ۳۴۳۷: سوال کا منشاء یہ تھا کہ مرض تو تقدیر الہی سے ہے کیا یہ علاج تقدیر کو لوٹنا
دیتے ہیں کیا بہترین جواب فرمایا کہ دوا اور ڈھال وغیرہ جن کے ذریعہ انسان اپنا بچاؤ و حفاظت کرتا ہے یہ بھی اللہ کی تقدیر
ہے۔ حدیث ۳۴۳۹: یہ حدیث پاک بخاری اور مسلم میں بھی آئی ہے۔

پاپ: بیمار کی طبیعت کسی چیز کو چاہے تو (حتیٰ

۲: بَابُ الْمَرِيضِ

المقدور) مہیا کر دینی چاہیے؟

يَسْتَهَيُّ الشَّيْءَ

۳۴۴۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ایک
شخص کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے۔ آپ نے

۳۴۴۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثنا صفوانُ ابْنُ
هُيْرَةَ ثنا أَبُو مَكِينٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ

پوچھا: کس چیز کو طبیعت چاہتی ہے؟ کہنے لگا: گندم کی روٹی کھانے کو دل چاہ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: جس کے پاس گندم کی روٹی ہو وہ اپنے (اس) بھائی کے پاس بھیج دے۔ پھر فرمایا: مریض کو جس چیز کی خواہش ہو کھلا دیا کرو (إلا یہ کہ وہ چیز اس کیلئے مضر نہ ہو)۔

۳۴۳۱: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ ایک بیمار کے پاس عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے پوچھا: کس چیز کو دل چاہ رہا ہے؟ کہنے لگا: کھک (ایک قسم کی روٹی نما چیز جسے فارسی میں کاک اور اردو میں کیک کہتے ہیں) کھانے کو جی چاہ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے پھر اس کے لیے کیک منگوایا۔

تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ خُبْزٌ بَرٍّ فَلْيَبْعْهُ إِلَى أَخِيهِ ثُمَّ أَخِيهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَهَى مَرِيضٌ أَحَدَكُمْ شَيْئًا فَلْيَطْعَمْهُ.

۳۴۳۱: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ ثَنَا أَبُو نَحْيٍ الْجَمَانِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ مَرِيضٌ يَعْوُدُوا قَالَ اشْتَهَى شَيْئًا قَالَ اشْتَهَى كَعْكًا قَالَ نَعَمْ فَطَبَّخُوا لَهُ.

☆ خلاصہ الباب مطلب یہ کہ مریض کی خواہش کو پورا کرنا چاہئے لیکن شرط یہ ہے کہ جو چیز کھانے کو طلب کر رہا ہے وہ نقصان دہ اور حرام نہ ہو۔

۳: بَابُ الْحَمِيَّةِ

باب: پرہیز کا بیان

۳۴۳۲: حضرت امّ منذر بنت قیس انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت علیؓ بن ابی طالب تھے جو ابھی بیماری سے صحت یاب ہوئے ہی تھے اور ہمارے ہاں کھجور کے خوشے لٹک رہے تھے۔ نبی ﷺ ان (خوشوں) سے تناول فرما رہے تھے۔ حضرت علیؓ نے بھی کھانے کے لیے لیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: علیؓ رک جاؤ۔ تم ابھی تو تندرست ہوئے ہو (ضعف ہے اس لیے معدہ ہضم نہ کر سکے گا) فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کے لیے چقدر اور ہوتیار کیے تو نبی ﷺ نے فرمایا: اے علیؓ! یہ لو اس سے تمہیں زیادہ

۳۴۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَفْصَعَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أُمِّ الْمُؤَدِرِ بِنْتِ قَيْسِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَعَى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَغَلِيٌّ نَاقَةَ مِنْ مَرَضٍ وَلَنَا دَرَاهِلِيٌّ مُعَلَّقَةٌ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهَا فَتَأَوَّلَ عَلِيُّ لِيَأْكُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ إِنَّكَ نَاقَةٌ فَصَنَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ سَلْقًا وَشَعِيرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا عَلِيُّ! مِنْ هَذَا لَأَصِيبُ

فَانَّهُ أَنْفَعُ لَكَ .

فائدہ ہوگا۔

۳۴۴۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثنا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْجَبِيدِ بْنِ صَيْفِيٍّ مِنْ وَلَدِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ صُهَيْبٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نُ فُكُلٌ فَأَخَذْتُ أَكْمَلَ مِنْ الثَّمَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْكُلُ تَمْرًا وَبِكَ رَمَدٌ؟ قَالَ فَقُلْتُ أَنِّي أَمْضُغُ مِنْ نَاجِيَةِ أُخْرَى فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۳۴۴۳: حضرت صہیبؓ فرماتے ہیں کہ میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ کے سامنے روٹی اور چھوڑے تھے۔ نبیؐ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ اور کھاؤ۔ میں چھوڑے کھانے لگا تو نبیؐ نے فرمایا: تم چھوڑے کھا رہے ہو حالانکہ تمہاری آنکھ دکھ رہی ہے۔ میں نے عرض کیا: میں دوسری طرف سے چبارہا ہوں (جو آنکھ دکھ رہی ہے اُس طرف سے نہیں چبارہا) اس (لطیف جواب پر) پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمادئے۔

خلاصہ الباب ☆ معلوم ہوا کہ پرہیز علاج سے بھی اہم ہے حقیقت ہے کہ پرہیز کی وجہ سے علاج آسان ہوتا ہے اور دوا زیادہ اثر کرتی ہے۔

۴: بَابُ لَا تُكْرَهُهُ الْمَرِيضُ عَلَى الطَّعَامِ

باب: مریض کو کھانے پر مجبور نہ کرو

۳۴۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ثنا بَكْرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ بَكْرِ عَنْ مُوسَى ابْنِ عَلِيٍّ بْنِ رِبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُكْرَهُوا مَرْضَاتِكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ .

۳۴۴۴: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مریضوں کو کھانے پینے پر (زبردستی) مجبور نہ کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کو کھلاتے پلاتے ہیں۔

خلاصہ الباب ☆ کھانے پینے سے غرض یہی ہوتی ہے کہ روح باقی رہے اور اطمینان ہو تو ان چیزوں کا محافظ اللہ تعالیٰ ہی ہے کہ وہ بیماروں کی دوسری طرح خبر گیری کرتا ہے کہ ان کو خوارک کی ضرورت نہیں پڑتی جب وہ خوشی سے کھانا چاہیں تو ان کو کھلاؤ جبر نہ کرو ایسا نہ ہو کہ زبردستی کرنے سے بجائے فائدے کے نقصان ہو۔

۵: بَابُ التَّلْبِينَةِ

باب: ہریرہ کا بیان

۳۴۴۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ بَرَكَةٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اخَذَ أَهْلَهُ الْوَعْكَ أَمَرَ بِالْحَسَاءِ قَالَتْ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّهُ لَيَرْتُوا فُرَادَ الْحَزِينِ وَ

۳۴۴۵: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اہل خانہ کو جب بخار ہوتا تو ہریرہ تیار کرنے کا حکم فرماتے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ ہریرہ غمگین کے دل کو تقویت دیتا ہے اور بیمار کے دل سے

بَسُرُوا عَنْ فَوَادِ السَّقِيمِ كَمَا تَسُرُّوا إِحْدَاكُنَّ الْوَسْخَ عَنْ وَجْهَهَا بِالْمَاءِ." ۳۳۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَيُّمَنِ ابْنِ نَابِلٍ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ (يُقَالُ لَهَا كَلْتُمْ) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْبَغِيضِ النَّافِعِ التَّلْبِينَةُ يَعْنِي الْحَسَاءَ قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا شَتَكِي أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ لَمْ تَزَلِ الْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ حَتَّى يَنْتَهِيَ أَحَدٌ ظَرْفِيهِ يَعْنِي يَبْرَأُ أَوْ يَمُوتُ.

پریشانی زائل کر دیتا ہے جیسے تم میں سے کوئی پانی مل کے اپنے چہرہ سے میل دور کرتا ہے۔
۳۳۳۶: سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم ہریرہ استعمال کیا کرو جو طبیعت کو پسند نہیں لیکن مفید ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ میں سے جب کوئی بیمار پڑتا تو ہنڈیا آگ سے الگ نہ ہوتی۔ (ہر وقت ہریرہ تیار رہتا) یہاں تک کہ وہ بیمار تندرست ہو جائے یا دارِ آخرت کو سدھار جائے۔

خلاصہ الباب حساء: مد کے ساتھ آٹا یا چھان میں پانی ڈال کر اس کو پکایا پھر اس میں گھی شکر ملا کر بنایا جائے اس کو دلیا یا برہ کہتے ہیں۔ عرب کے لوگ اس کو تلینہ بھی کہتے ہیں۔ مریض کے لئے بہت مفید غذا ہے۔

باب: کلونجی کا بیان

۶: بَابُ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

۳۳۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمُضَرِّيَانِ: قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ. وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّونِيزُ.

۳۳۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ ثَنَا أَبُو غَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ.

۳۳۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي سُرَيْبٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ أَبَخْرٍ فَمَرَضَ فِي الطَّرِيقِ: فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ

۳۳۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ کلونجی میں موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج ہے۔
۳۳۳۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کلونجی کا اہتمام سے استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفاء ہے۔
۳۳۳۹: حضرت خالد بن سعد فرماتے ہیں کہ ہم سفر میں نکلے۔ ہمارے ساتھ غالب بن جبر تھے۔ راستہ میں یہ بیمار ہو گئے۔ پھر ہم مدینہ آئے۔ اس وقت یہ بیمار ہی

مریض فَعَادَهُ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ وَقَالَ لَنَا عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السُّودَاءِ فَخَذُوا مِنْهَا خُمْسًا أَوْ سَبْعًا فَاسْحَقُواهَا ثُمَّ أَقْطَرُوهَا فِي أَنْفِهِ بِقَطْرَاتٍ زَيْتٍ فِي هَذَا الْجَانِبِ وَفِي هَذَا الْجَانِبِ فَإِنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُمْ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ هَذِهِ الْحَبَّةَ السُّودَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ السَّامُ قُلْتُ وَمَا السَّامُ؟ قَالَ "الْمَوْتُ".

تھے۔ ابن ابی عتیق نے ان کی عیادت کی اور ہمیں کہنے لگے کہ کلونجی کے پانچ سات دانے لے کر پیسو پھر زیتون کے تیل میں ملا کر ان کے دونوں نکتوں میں چند قطرے ٹپکاؤ۔ سیدہ عائشہ نے انہیں بتا دیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ کلونجی میں موت کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث میں کلونجی کا فائدہ بیان کیا گیا آج کل اس کا تیل اور گولیاں وغیرہ بھی ملتی ہیں نزلہ و زکام اور دوسرے بلغمی امراض کے لئے مفید ہے۔

۷: بَابُ الْعَسَلِ

پایہ: شہد کا بیان

۳۳۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خِدَاشٍ ثَنَا سَعِيدُ زَكْرِيَاءَ الْقُرَشِيُّ: ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدِ الْهَاشِمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ عَدْوَاتٍ كُلُّ سَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيمٌ مِنَ الْبَلَاءِ.

۳۳۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ سَهْلٍ ثَنَا أَبُو حَمْرَةَ الْعَطَّارُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَسَلَ فَقَسَمَ بَيْنَنَا لُعَقَةً لُعَقَةً فَأَخَذْتُ لُعَقَتِي ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَادَ أُخْرَى؟ قَالَ "نَعَمْ".

۳۳۵۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءِ مِنَ الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ.

۳۳۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہر ماہ تین روز صبح کو شہد چاٹ لے اُسے کوئی بڑی آفت نہ آئے گی۔

۳۳۵۱: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کو شہد ہدیہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے چاٹنے کے لیے تھوڑا تھوڑا سا ہم میں تقسیم فرمایا۔ میں نے اپنا حصہ لیا پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں مزید لے لوں؟ فرمایا: ٹھیک ہے! لے لو۔

۳۳۵۲: حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے اوپر دو شفاؤں کو لازم کر لو: (۱) شہد اور (۲) قرآن۔

خلاصہ الباب ☆ شہد کے شفاء للناس ہونے کا ذکر قرآن کریم میں ہے اس میں اللہ تعالیٰ ہر بیماری سے شفاء رکھی ہے۔

قرآن مجید کے متعلق ارشاد باری عز اسمہ ہے: ﴿وَنُنزِلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ...﴾ [الاسراء: ۸۲] اس میں شفاء روحانی ہے اور شہد کے متعلق فرمایا: ﴿يَخْرُجُ مِنْ بَطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ...﴾ [النحل: ۶۹] اس میں شفاء جسمانی ہے۔

۸ : بَابُ الْكُمَاةِ وَالْعَجْوَةِ

پہلے : کھنسی اور عجوہ کھجور کا بیان

۳۳۵۳ : حضرت ابوسعید اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھنسی من ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے اور عجوہ جنت کا پھل ہے اور اس میں جنوں سے بھی شفاء ہے۔

دوسری سند سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی مضمون مروی ہے۔

۳۳۵۴ : حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ کھنسی اس من کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لیے نازل فرمایا اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفاء ہے۔

۳۳۵۵ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس باتیں کر رہے تھے کہ کھنسی کا ذکر آیا تو لوگوں نے کہا: یہ زمین کی چیچک ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بات گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھنسی من ہے اور عجوہ جنت سے آئی ہے اور زہر سے بھی شفا دیتی ہے۔

۳۳۵۶ : حضرت رافع بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: عجوہ اور (بیت المقدس کا) صحرا جنت سے ہیں۔

۳۳۵۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا سَبَّاحُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَّاسٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ قَالَا : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَ مَا وَهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ هِيَ شِفَاءٌ مِنَ الْجَنَّةِ.

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيقَانِ قَالَا ثَنَا سَعِيدُ ابْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ هِشَامٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَّاسٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

۳۳۵۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ابْنَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ سَمِعَ عُمَرُو بْنَ حُرَيْثٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ ابْنَ عُمَرُو بْنَ نَفِيلٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ الْكُمَاةَ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ مَا وَهَا شِفَاءٌ الْعَيْنِ.

۳۳۵۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ ثَنَا مَطَرُ الْوَرَّاقِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْنَا الْكُمَاةَ فَقَالُوا هُوَ جَذْرِي الْأَرْضِ فَسَمِيَ الْحَدِيثُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ هِيَ شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ.

۳۳۵۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا الْمُشْتَمِلُ ابْنُ إِيَّاسٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ سَلِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ عُمَرُو الْمُزَنِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ " الْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ.

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَفِظْتُ الصَّخْرَةَ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ فِيهِ.

خلاصہ الباب ۹: کھنکھ ایک چھوٹا سا پودا ہوتا ہے جو زمین پر خود ہی اگتا ہے اس کے فوائد احادیث باب میں پڑھنے سے معلوم ہو جائیں گے۔

۹: باب السنن والسَّنُون

۹: باب سنن اور سنون کا بیان

۳۳۵۷: حضرت ابوالبابی بن ام حرام جنہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنے کی سعادت بھی حاصل ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ تم سنن اور سنون کا اہتمام کرو اس لیے کہ ان میں سام کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے۔ کسی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! سام کونسی بیماری ہے؟ فرمایا؟ "موت"۔

۳۳۵۷: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ يُوْسُفَ بْنِ سُوْرَجِ الْمَرْيَابِيُّ ثنا عُمَرُو ابْنُ بَكْرِ الشُّكْسُكِيُّ ثنا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اَبِي بِنِ امِّ حَرَامٍ وَ كَانَ قَدْ صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْقِبْلَتَيْنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِالسَّنَنِ وَالسَّنُونِ فَاِنْ فِيهِمَا شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِرْ مَا السَّامُ : قَالَ الْمَوْتُ "

راوی حدیث عمر و فرماتے ہیں کہ ابن ابی غبلہ نے فرمایا: سنون سویا کے ساگ کو کہتے ہیں (یہ خوشبودار ہوتا ہے) اور دوسرے حضرات نے کہا کہ سنون وہ شہد ہے جو گھی کی مشکوں میں ہو اور اسی سے ہے شاعر کا قول۔

قال عُمَرُو : قَالَ ابْنُ اَبِي غُبَلَةَ السَّنُونُ الشَّبْتُ وَ قَالَ اٰخِرُوْهُنَّ بَلْ هُوَ الْعَسَلُ الَّذِي يَكُوْنُ فِي زِقَاقِ السَّمْنِ : وَ هُوَ قَوْلُ الشَّاعِرِ :

هُمُ السَّمْنُ بِالسَّنُونِ لَا النَّسَ بَيْنَهُمْ

هُمُ السَّمْنُ بِالسَّنُونِ لَا النَّسَ بَيْنَهُمْ

وَهُمْ يَمْنَعُونَ الْجَارَ اِنْ يَتَقَرَّدَا

وَهُمْ يَمْنَعُونَ الْجَارَ اِنْ يَتَقَرَّدَا

وہ گھی میں شہد میں ملے ہوئے ان میں کوئی نیزہ نہیں (لڑائی نہیں کرتے اتحاد سے رہتے ہیں) اور وہ اپنے پڑوسی کو دھوکہ کھانے سے روکتے ہیں (خود بھی دھوکہ نہیں دیتے اور پڑوسی کو بھی دھوکہ میں آنے نہیں دیتے)۔

خلاصہ الباب ۱۰: سنون: تنور کے وزن پر مکھن پتیر شہد سنا دست آور دوا ہے۔ سنا معروف بوئی ہے۔ سنون کے متعدد معنی لکھے ہیں۔ مثلاً: زیرہ شہد پتیر سویا کا ساگ، مکھن یہاں شہد یا سویا مراد ہیں۔

۱۰: باب الصَّلَاةِ شِفَاءً

۱۰: باب نماز شفاء ہے

۳۳۵۸: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ دو پہر میں نکلے۔ میں بھی نکلا اور نماز پڑھ کر بیٹھ گیا۔ نبی

۳۳۵۸: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ثنا السَّرِيُّ بْنُ مُسْكِينٍ :

ثَنَا ذُوَادُ ابْنُ غُلَبَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: شکمت درد۔
(تمہارے پیٹ میں درد ہے؟) میں نے عرض کیا: جی
ہاں! اے اللہ کے رسول! فرمایا: اٹھو! نماز پڑھو اس
لیے کہ نماز میں شفاء ہے۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے اس
کے آخر میں ہے کہ امام ابن ماجہ نے فرمایا: کسی مرد
نے اپنے اہل خانہ کو یہ حدیث سنائی تو وہ اس پر ٹوٹ
پڑے۔

☆ خلاصہ الباب کوئی شک نہیں نماز کے شفاء ہونے میں بشرطیکہ نماز کو یقین اور توجہ الی اللہ اور خشوع و خضوع سے
اداکرے۔

هَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ فَهَجَرَتْ فَضَلَّتْ ثُمَّ جَلَسَتْ فَالْتَفَتَ
إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: "اشْكَمْتُ دَرْدًا؟ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ! قَالَ قُمْ فَصَلِّ فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شِفَاءً."

خَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرِ ثَنَا
أَبُو سَلَمَةَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَلِيَّةٍ فَرَزَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ فِيهِ
اشْكَمْتُ دَرْدًا يَعْنِي تَشْتَكِي بَطْنِكَ بِالْفَارِسِيَّةِ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَ بِهِ رَجُلٌ لِأَهْلِهِ
فَاسْتَعْدَدُوا عَلَيْهِ.

باب: ناپاک اور خبیث دوا سے ممانعت

۳۳۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیث دوا یعنی زہر
سے منع فرمایا۔

۳۳۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو زہر پی کر
خودکشی کرے وہ ہمیشہ دوزخ میں بھی زہر پیتا رہے گا
اور ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں ہی رہے گا۔

☆ خلاصہ الباب خبیث سے مراد ناپاک و حرام ہے اور ستم یعنی زہر بھی خبیث ہے اسے علاج کرنے سے منع فرمادیا
ہے۔

۱۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ

۳۳۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يُونُسَ
بْنِ أَبِي اسْحَقٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ يَعْنِي الشَّمَّ.

۳۳۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ مَنْ شَرِبَ شَمًا قَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَنْحَسَاهُ فِي نَارِ
جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا.

باب: مسہل دوا

۳۳۶۱: حضرت اسماء بنت عمیسؓ فرماتی ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم کیا مسہل
استعمال کرتی ہو؟ میں نے عرض کیا: شبرم۔ فرمایا: وہ تو
سخت گرم ہوتا ہے۔ پھر میں سنا سے اسہال لینے لگی تو

۱۲: بَابُ دَوَاءِ الْمَشْيِ

۳۳۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو اسَامَةَ عَنْ عَبْدِ
الْحَمِيدِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَوْلَى
لِمَعْمَرِ التَّمِيمِيِّ عَنْ مَعْمَرِ التَّمِيمِيِّ عَنْ اسْمَاءَ بِنْتِ عَمِيْسٍ.

قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَا ذَاكُنْتُ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی چیز موت کا علاج ہوتی تو سنا ہوتی اور سنا تو موت کا بھی علاج ہے۔

پاپ: گلے پڑنے یا گھنڈی پڑنے کا علاج اور

دبانے کی ممانعت

۳۳۶۲: حضرت ام قیس بنت محسن فرماتی ہیں کہ میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اُس کے گلے میں ورم تھا۔ اس لیے میں نے اس کا گلا دبا کر علاج کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی اولاد کا گلا کیوں دباتی ہو؟ عود ہندی استعمال کیا کرو۔ اس میں سات بیماریوں سے شفاء ہے۔ گلے پڑے ہوں تو اس کی نسواری دی جائے اور ذات الجنب میں منہ میں لگائی جائے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

خلاصہ الباب ☆ عذره ایک ورم ہے گلے میں یہ بچوں کو اکثر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ گھنڈی بھی پڑ جاتی ہے اس کا علاج بھی عورتیں انگلی منہ میں ڈال کر کرتی ہیں۔

پاپ: عرق النساء کا علاج

۳۳۶۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: عرق النساء کا علاج جنگلی بکری کی چربی (چکلی) ہے۔ اسے پگھلا کر تین حصہ کر لیے جائیں اور روزانہ ایک حصہ نہار منہ پیا جائے۔

تَسْتَمِشِينَ قُلْتُ بِأَشْرَمِ قَالَ "حَارٌّ" ثُمَّ اسْتَمِشْتُ بِالسِّنَى فَقَالَ لَوْ كَانَ شَيْءٌ يَشْفِي مِنَ الْعَوْبِ كَانَ السِّنَى وَالسِّنَى شِفَاءً مِنَ الْعَوْبِ.

۱۳: بَابُ دَوَاءِ الْعُدْرَةِ وَالنَّهْيِ

عَنِ الْعَمْرِ

۳۳۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا لَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مِحْصَنِ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنِ لِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ أَغْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُدْرَةِ فَقَالَ عَلَامَ تَدْعُرْنَ أَوْ لَادُكُنَّ بِهَذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ: فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ يُسْبِعُ بِهَذَا مِنَ الْعُدْرَةِ وَيُلْدُ بِهَذَا مِنَ ذَاتِ الْجَنْبِ.

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَنبَأَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مِحْصَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِسُجُودِهِ. قَالَ يُونُسُ أَغْلَقْتُ يَعْنِي غَمَزْتُ.

۱۳: بَابُ دَوَاءِ عِرْقِ النِّسَاءِ

۳۳۶۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ زَاهِدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الرَّمَيْلِيِّ قَالَا: لَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ لَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ لَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ شِفَاءُ عِرْقِ النِّسَاءِ شَاةُ أَغْرَابِيَّةٍ تُذَابُ ثُمَّ تُجَزَّأُ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ يُشْرَبُ عَلَى الرَّبِيقِ فِي كُلِّ يَوْمٍ جُرَّةً.

خلاصہ الباب ☆ عذره ایک درم ہے گلے میں یہ بچوں کو اکثر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ گھنڈی بھی پڑ جاتی ہے اس کا علاج بھی عورتیں انگلی منہ میں ڈال کر کرتی ہیں۔

۱۵ : بَابُ دَوَاءِ الْجَرَاحَةِ

پایپ : زخم کا علاج

۳۳۶۴ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ :
قَالَ : ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
السَّاعِدِيِّ : قَالَ جَرِحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ وَ
كَبِرَتْ رَبَاعِيَّتُهُ وَ هُشِمَتْ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ
فَاطِمَةُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْهُ وَ عَلِيُّ يَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ بِالْمِجَنِّ
فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ
قِطْعَةَ خَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا حَتَّى إِذَا صَارَ رَمَادًا الزَّمَتْهُ الْجُرْحَ
فَاسْتَمْسَكَ الدَّمَ .

۳۳۶۴ : حضرت سہل بن سعد ساعدی فرماتے ہیں کہ
جنگِ احد کے دن رسول اللہ زخمی ہوئے اور آپ کا
سامنے کا دانت ٹو گیا اور آپ کے سر مبارک میں خود
گھس گیا تو سیدہ فاطمہؓ آپ کے بدن سے خون دھو
رہی تھیں اور علیؓ ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے۔ جب
فاطمہؓ نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون زیادہ نکل رہا
ہے تو بورے کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا۔ جب وہ راکھ ہو
گیا تو اسکی راکھ زخم میں بھردی۔ اس سے خون رک گیا۔

۳۳۶۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثنا ابْنُ أَبِي
فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْمُطَهِّمِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ إِنِّي لَا أَعْرِفُ يَوْمَ أُحُدٍ مَنْ جَرِحَ وَجْهَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَنْ كَانَ يُرْقِي الْكَلِمَ
مِنْ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يُدَاوِيهِ .
مَنْ يَحْمِلُ الْمَاءَ فِي الْمِجَنِّ وَ بِمَا دُوِرِي بِهِ الْكَلِمُ حَتَّى
رَقَاءً : قَالَ : أَمَا مَنْ كَانَ يُدَاوِي الْكَلِمَ فَفَاطِمَةُ أَحْرَقَتْ لَهُ
جَيْنَ لَمْ يَرْقَأْ قِطْعَةَ خَصِيرٍ خَلَقَ فَوَضَعَتْ رَمَادَهُ عَلَيْهِ قَرَقًا
الْقَلْمُ .

۳۳۶۵ : حضرت سہل بن سعد ساعدی نے فرمایا کہ میں اس
کم نصیب کو جانتا ہوں جس نے جنگِ احد میں رسول اللہ
کا چہرہ انور زخمی کیا اور مجھے معلوم ہے کہ کس نے آپ کا زخم
دھونے اور علاج کرنے کی سعادت حاصل کی اور کون
ڈھال میں پانی اٹھا کر لارہا تھا اور آپ کا کیا علاج کیا
گیا کہ خون رک گیا۔ ڈھال میں پانی اٹھا کر لانے والے
سیدنا علیؓ تھے اور زخم کا علاج سیدہ فاطمہؓ نے کیا۔ جب
خون بند نہ ہوا تو انہوں نے بورے کا ایک ٹکڑا جلایا اور اسکی
راکھ زخم میں رکھ دی۔ اس سے خون بند ہو گیا۔

خلاصہ الباب ☆ معلوم ہوا کہ بورے کی راکھ زخموں کی بیماری کے لئے نافع ہے۔ اس سے خون بند ہو جاتا ہے اور زخم خشک ہو جاتا ہے۔

۱۶ : بَابُ مَنْ تَطَبَّبَ وَ لَمْ يَعْلَمْ

پایپ : جو طب سے ناواقف ہو اور

مِنَهُ طِبُّ

علاج کرے

۳۳۶۶ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ رَاشِدُ بْنُ سَعِيدِ الرَّمْلِيِّ

۳۳۶۶ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

قَالَ لَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَبَّبَ وَ لَمْ يُعَلِّمْ مِنْهُ طَبَّ قَبْلَ ذَلِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ.

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو طب میں معروف نہ ہو (باقاعدہ طبیب نہ ہو) وہ علاج کرے (اور کوئی نقصان ہو جائے) تو وہ (نقصان) کا تاوان ادا کرے۔

خلاصہ السباب ☆ فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر کسی حجام نے آنکھ میں سے گوشت اکھاڑ اور وہ ماہر نہیں تھا اور آدمی کی بینائی چلی گئی تو اس پر نصف دیت واجب ہوگی۔ نیز غیر حاذق طبیب نے کسی کا علاج کیا اور وہ مر گیا تو پوری دیت لازم ہوگی اور اگر کوئی عضو بیکار ہو گیا تو اس کی دیت واجب ہوگی۔

باب: ذات الجنب کی دوا

۳۳۶۷: حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ذات الجنب کیلئے ان اشیاء کی تعریف فرمائی: ورس (زررخو شہودار گھاس ہے) اور قسط (عود ہندی) اور زیتون کا تیل (کو) (حل کر کے) اود کیا جائے (منہ میں لگایا جائے)۔

۳۳۶۸: حضرت ام قیس بنت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عود ہندی یعنی قسط کو اہتمام سے استعمال میں لاؤ کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفاء ہے جن میں سے ایک ذات الجنب ہے۔

۱۷: بَابُ دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ

۳۳۶۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ نَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرَسَا وَ قَسْطًا وَ زَيْتًا، يُلْدُّ بِهِ.

۳۳۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ ثَنَا يُونُسُ وَ ابْنُ سَمْعَانَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مَحْسَنِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْعُودِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِي بِهِ الْكُسْتُ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ.

قَالَ ابْنُ سَمْعَانَ فِي الْحَدِيثِ فَإِنَّ فِيهِ شِفَاءً مِنْ سَبْعَةِ أَدْوِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ.

باب: بخار کا بیان

۳۳۶۹: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بخار کا تذکرہ ہوا تو ایک شخص نے بخار کو برا بھلا کہا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار کو برا بھلا مت کہو اس لیے کہ یہ گناہ کو ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے آگ لوہے کے میل کو ختم کر دیتی ہے۔

۱۸: بَابُ الْحُمَى

۳۳۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذُكِرَتِ الْحُمَى عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَبَّهَا رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تُسَبَّهَا فَإِنَّهَا تَنْفِي الدُّنُوبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ حَبَّتِ الْحَدِيدَ.

۳۳۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیمار کی عیادت کی۔ ابو ہریرہ آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ اُس مریض کو بخار تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوشخبری سنو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بخار میری آگ ہے میں اسے اپنے مومن بندہ پر دنیا میں اس لیے مسلط کرتا ہوں کہ یہ آخرت کی آگ کی متبادل ہو جائے (اور مومن بندہ آخرت کی آگ سے محفوظ و مامون رہے)۔

۳۳۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَادَ مَرِيضًا وَمَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ وَعُكْبٍ كَانَ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْبِئْ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ هِيَ نَارِي أَنْسَلَطَهَا عَلَيَّ غَبْدِي الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لِتَكُونَ حِطَّةً مِنَ النَّارِ فِي الْآخِرَةِ.

خلاصہ الباب ۱۹: سبحان اللہ! بخار اور بیماری بھی اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک نعمت ہے شاید اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی آگ کا بدل بنا دیں۔

باب: بخار دوزخ کی بھاپ سے ہے اس لیے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو

۱۹: بَابُ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ

۳۳۷۱: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار دوزخ کی بھاپ سے ہوتا ہے اس لئے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

۳۳۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ.

۳۳۷۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے لہذا اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

۳۳۷۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ.

۳۳۷۳: حضرت رافع بن خدیج "فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کو یہ فرماتے سنا: بخار دوزخ کی بھاپ سے ہوتا ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔ پھر آپ حضرت عمارؓ کے ایک بیٹے کے پاس تشریف لے گئے۔ (وہ بیمار تھا) آپ ﷺ نے فرمایا: "بیماری دُور فرما دیجئے۔ اے

۳۳۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثنا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ثنا إِسْرَائِيلُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عِيَابَةَ ابْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ فَدَخَلَ عَلَيَّ ابْنُ لَعْمَارٍ فَقَالَ اكْشِفِ النَّاسَ رَبَّ النَّاسِ إِلَهُ

الناس۔

تمام لوگوں کے رب! اے سب انسانوں کے معبود۔

۳۴۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ

۳۴۷۴: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے

عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ

پاس بخارزدہ عورت ٹولایا جاتا تو وہ پانی منگوا کر اس

بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُوتِي بِالْمَرْأَةِ الْمَوْعُوكَةِ فَتَدْعُوهُا

کے گریبان میں ڈالتیں اور فرماتیں کہ نبی صلی اللہ علیہ

بِالْمَاءِ فَتَضْبُهُ فِي جَيْبِهَا : وَتَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ

وسلم نے فرمایا: بخار کو پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔ نیز

أَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ ' وَقَالَ : " إِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ "

فرمایا: بخار و وزخ کی بھاپ سے ہوتا ہے۔

۳۴۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَلْمَةَ يَحْيَى ابْنُ خَلْفٍ : ثنا عَبْدُ

۳۴۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار و وزخ کی

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْحُمَى كَبِيرٌ مِنْ كَبِيرِ جَهَنَّمَ فَتُخَوِّفُهَا

ایک بھٹی ہے۔ اسے ٹھنڈے پانی کے ساتھ اپنے آپ

عَنْكُمْ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ "

سے ڈور کرو۔

خلاصہ الباب ☆ بخار گرمی کی وجہ سے ہوتا ہے لہذا پانی اس کے لئے مفید ہے خواہ بخار گرمی کا ہو تو ٹھنڈا پانی یا ٹھنڈے پانی کی پٹیاں مریض کے جسم پر رکھی جائیں۔ خواہ سردی کا بخار ہو لیکن پانی شاید اس لئے مفید ہو کیونکہ بخار جہنم کی آگ سے ہے اور آگ کو پانی بجھاتا ہے۔

۲۰: بَابُ الْحِجَامَةِ

باب: کھینچنے لگانے کا بیان

۳۴۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا اسود بن عامر ثنا

۳۴۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

خَمَادُ بْنُ سَلْمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلْمَةَ عَنْ أَبِي

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو علاج تم

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوُونَ

کرتے ہو ان میں سے اگر کسی میں بہتری ہو تو وہ کھینچنے

بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ.

لگانے میں ہے۔

۳۴۷۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ ثنا زياد بن الربيع

۳۴۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

ثَنَا عِبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب

اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِي بِي بِنْتِ بَنِي بِلَالٍ مِنْ

معراج میں فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے بھی

الْمَلَائِكَةِ إِلَّا كُنُّهُمْ يَقُولُونَ لِي عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

میرا گزر ہوا۔ ہر ایک نے مجھے یہی کہا: اے محمد! کھینچنے

بِالْحِجَامَةِ.

لگانے کا اہتمام کیجئے۔

۳۴۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى ثنا

۳۴۷۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں

عِبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ' قَالَ قَالَ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا ہے وہ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَامُ يَنْهَبُ بِالْذَّمِّ: وَ يُخَفِّفُ الصَّلْبَ وَ يَجْلُو الْبَصَرَ. ”
 بندہ جو پچھنے لگاتا ہے۔ خون نکال دیتا ہے۔ کمر ہلکی کر دیتا ہے اور بینائی کو جلاء بخشتا ہے۔

۳۳۷۹: حَدَّثَنَا حُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ سُلَيْمٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مَرَزْتُ لَيْلَةَ أُسْرِي بِنِجْلَاءٍ إِلَّا قَالُوا يَا مُحَمَّدُ مَرَأْتُكَ بِالْحِجَامَةِ.
 ۳۳۷۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شبِ معراج میں جس جماعت کے پاس سے بھی میں گزرا اُس نے یہی کہا: اے محمد! اپنی امت کو پچھنے لگانے کا حکم فرمائیے۔

۳۳۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمَيْحٍ الْمِصْرِيُّ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ.
 ۳۳۸۰: حضرت جابر سے روایت ہے کہ ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ نے نبی کریم ﷺ سے پچھنے لگوانے کی اجازت چاہی تو نبی کریم نے ابوطیبہ کو حکم فرمایا کہ انہیں پچھنے لگاؤ۔

فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجِمَهَا.
 وَقَالَ حَبِيبٌ أَنَّهُ كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرُّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمَ.
 حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ ابوطیبہ سیدہ ام سلمہ کے رضاعی بھائی ہوں گے یا کم سن لڑکے ہوں گے۔

خلاصہ السباب ☆ سینگلی یا پچھنے لگوانا بھی ایک طریقہ علاج ہے جو تمام دنیا میں خصوصاً گرم ممالک میں رائج ہے اور یہ دیگر علاج بہ نسبت سریع الاثر ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں عام طور پر حجام سے وہ شخص مراد لیا جاتا ہے جو لوگوں کے بال تراشتا ہے یا مونڈتا ہے تاہم عربی زبان میں بال تراشنے والے کو حلاق کہتے ہیں۔ جب کہ حلق سے مراد بال مونڈنا اور قصر سے مراد بال تراشنا ہے عربوں میں حجام ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو علاج کے طور پر سینگلیاں لگانے کا کام کرتا ہے جب کسی انسانی جسم کے کسی حصہ میں فاسد خون جمع ہو کر درد یا اورم کا باعث بن کر تکلیف دیتا ہے تو پھر اس طریقہ علاج کے ذریعے ایسا خون تکلیف دہ حصہ جسم سے یا تو بالکل باہر نکال لیا جاتا ہے یا پھر اسے جسم کے دوسرے حصہ میں منتقل کر دیا جاتا ہے اس عمل کو حجامہ یا سینگلیاں لگانا کہتے ہیں۔ سینگلی ایک سینگ نما آلہ ہوتا ہے جو اندر سے خالی ہوتا ہے اس کے ذریعہ انسانی جسم کے مطلوبہ حصہ سے خون کھینچا جاتا ہے یہ علاج دو طریقوں سے کیا جاتا ہے۔ گرم ممالک میں جہاں انسانی جسم میں خون کا دباؤ زیادہ تر جسم کے بیرونی حصہ کی طرف ہوتا ہے وہاں معالج مطلوبہ جگہ پر استرے وغیرہ سے ٹک لگا کر اس خون کو چوس لیتا ہے جب یہ فاسد خون جسم سے خارج ہوتا ہے تو مریض کو آفاقہ ہو جاتا ہے اس علاج کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ معالج جسم کے مطلوبہ جگہ پر پچھنے نہیں لگاتا بلکہ خالی سینگلی لگا کر خون کو کھینچتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ درد یا اورم والی جگہ سے فاسد خون دوسری طرف سرک جاتا ہے اور اس طرح مریض کو آفاقہ ہو جاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی یہ طریقہ علاج کئی دفعہ آزمایا اور اس کو افضل طریقہ علاج بتایا ہے۔

۱۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگانے کی اجازت دی۔ انجام میں ہے کہ اگر محرم (یا کم سن) نہ بھی ہوں تو اشکال کی بات نہیں اس لیے کہ معالج کے لیے بقدر ضرورت بیماری کے مقام کو دیکھنا جائز ہے۔ (عبدالرشید)

۲۱ : بَابُ مَوْضِعِ الْحِجَامَةِ

بَابُ : پچھنے لگانے کی جگہ

۳۳۸۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا خالد بن مخلد ثنا سليمان بن بلال حدثني علقمة بن ابى علقمة قال سمعت عبد الرحمن الأغر ج قال سمعت عبد الله بن نجينة يقول احتجم رسول الله ﷺ بلخي جمل وهو مُحَرَّمٌ وَسَطٌ رَامِيهِ.

۳۳۸۱ : حضرت عبداللہ بن نجینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لخی جمل (نامی مقام) میں بحالت احرام سر کے بالکل وسط میں پچھنے لگوائے۔

۳۳۸۲ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثنا علي بن مسهر عن سعد الأسكاف عن الأصبع بن نباتة عن علي قال نزل جبرئيل على النبي صلى الله عليه وسلم بحجامة الأخذ عين والكاهل.

۳۳۸۲ : حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے گردن کی رگوں اور موٹھوں کے درمیان پچھنے لگانے کا کہا۔

۳۳۸۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ ثنا وكيع عن جرير بن حازم عن قتادة عن أنس أن النبي ﷺ احتجم في الأخذ عين والكاهل.

۳۳۸۳ : حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گردن کی رگوں اور دونوں موٹھوں کے درمیان پچھنے لگوائے۔

۳۳۸۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمَّاسِيُّ ثنا الوليد بن مسلم ثنا ابن ثوبان عن أبيه عن أبي كبشة الأنماري أنه حدثه أن النبي ﷺ كان يحتجم على هامته وبين كتفيه ويقول من أراق منه هذه الدماء فلا يضره أن لا يتداوى بشيء بشيء.

۳۳۸۴ : حضرت ابوبکیرہ نماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر پچھنے لگواتے تھے اور دونوں موٹھوں کے درمیان بھی اور فرماتے تھے کہ جو ان مقاموں سے خون بہا دے تو اسے کسی بیماری کا کچھ علاج نہ کرنا بھی نقصان نہ دے گا۔

۳۳۸۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفِ بْنِ وَكَيْعٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَقَطَ عَنْ فَرْسِهِ عَلَى جَذِهِ فَأَنْفَكَتْ قَدَمُهُ.

۳۳۸۵ : حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھوڑے سے کھجور کے ایک ٹنڈ پر گرے تو آپ ﷺ کے پاؤں مبارک میں موج آگئی۔

قال وكيع يعنى أن النبي ﷺ احتجم عليها من

وكيع فرماتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے صرف درد کی وجہ سے۔

وث .

☆ خلاصہ الباب : ان روایات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کے انہی حصوں کی نشاندہی کی گئی ہے جن پر عام طور پر سینکیاں لگوائیاں کرتے تھے یعنی گردن کے دونوں اطراف میں جہاں رگیں پھولی ہوئی ہوتی ہیں اور دونوں کندھوں کے درمیان بھی کامل دونوں کندھوں کے درمیان والے حصے کو کہتے ہیں۔

۲۲: بَابُ فِي أَيِّ الْأَيَّامِ يَحْتَجِمُ

۳۳۸۶: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَرَادَ الْحِجَامَةَ فَلْيَتَحَرَّ سَبْعَةَ عَشَرَ أَوْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَلَا يَتَّبِعْ بِأَخَذِ كُمِ الدَّمِ فَيَقْتُلَهُ.

۳۳۸۷: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُجَّادَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ يَا نَافِعُ! قَدْ تَبِعَ بِي الدَّمُ فَالْتَمَسْتُ لِي حِجَامًا: وَاجْعَلْهُ رَفِيقًا! إِنْ اسْتَطَعْتَ وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا كَبِيرًا وَلَا صَبِيًّا صَغِيرًا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحِجَامَةُ عَلَى الرَّبِيقِ امْتَلُ وَفِيهِ شِفَاءٌ وَبَرَكَاتٌ وَتَزِيدُ فِي الْعَقْلِ وَفِي الْحِفْظِ فَاجْتَمِعُوا عَلَى بَرَكَاتِ اللَّهِ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَاجْتَبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ وَالْجُمُعَةِ وَالسَّبْتِ وَیَوْمَ الْأَحَدِ تَحَرَّيْنَا وَاجْتَحَمُوا يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالثَلَاثَاءِ فَإِنَّهُ الْيَوْمَ الَّذِي عَافَى اللَّهُ فِيهِ أَيُّوبَ مِنَ الْبَلَاءِ وَضَرَبَهُ بِالْبَلَاءِ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَبْدُ وَجْدَامٌ وَلَا بَرَصٌ إِلَّا يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ أَوْ لَيْلَةَ الْأَرْبَعَاءِ.

۳۳۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمَصِيُّ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَصَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ يَا نَافِعُ تَبِعَ الدَّمُ فَإِنِّي بِحِجَامٍ وَاجْعَلْهُ شَابًا وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا وَلَا صَبِيًّا.

قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحِجَامَةُ عَلَى الرَّبِيقِ امْتَلُ وَهِيَ تَزِيدُ فِي الْعَقْلِ وَتَزِيدُ فِي الْحِفْظِ وَتَزِيدُ الْحَافِظَ حِفْظًا فَمَنْ

بَابُ: چھپنے کن دنوں میں لگائے؟

۳۳۸۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چھپنے لگانا چاہے تو وہ سترہ، انیس یا اکیس تاریخ کو لگائے اور ایسے دن نہ لگائے کہ خون کا جوش اسے ہلاک کر دے۔

۳۳۸۷: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: اے نافع! میرے خون میں جوش ہو گیا ہے اسلئے کوئی چھپنے لگانے والا تلاش کرو۔ اگر ہو سکے تو نرم خوادمی لانا۔ عمر رسیدہ بوڑھا یا کم سن بچہ نہ لانا اسلئے کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا: نہار منہ چھپنے لگوانا بہتر ہے اور اس میں شفاء ہے برکت ہے۔ یہ عقل بڑھاتا ہے حافظہ تیز کرتا ہے۔ اللہ برکت دے جمعرات کو چھپنے لگوا یا کرو اور بدھ جمعہ، ہفتہ اور اتوار کے روز تصدا چھپنے مت لگوا یا کرو (اتفاقاً ایسا ہو جائے تو حرج نہیں) اور پیر اور منگل کو چھپنے لگوا یا کرو۔ اسلئے کہ اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوبؑ کو بیماری سے شفا عطا فرمائی اور بدھ کے روز وہ بیمار ہوئے تھے اور جذام اور برص ظاہر ہو تو بدھ کے دن یا بدھ کی رات کو ظاہر ہوتا ہے۔

۳۳۸۸: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ سیدنا ابن عمرؓ نے فرمایا: اے نافع! میرے خون میں جوش ہو رہا ہے اس لیے چھپنے لگانے والے کو بلاؤ جو ان کو بلانا بوڑھے یا کم عمر بچہ کو نہ بلانا۔ حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا کہ نہار منہ چھپنے لگوانا زیادہ بہتر ہے اور اسے عقل بڑھتی ہے اور حافظے والے کا حافظہ مزید تیز ہو جاتا ہے۔ سو جو

تَمَّانٌ مُخْتَجِمًا قِيَوْمَ الْخَمِيْسِ عَلٰی اسْمِ اللّٰهِ وَاجْتَنِبُوا
الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ يَوْمَ السَّبْتِ وَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ
وَاجْتَنِبُوا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ
الْاَرْبَعَاءِ فَاِنَّهُ الْيَوْمَ الَّذِي اُصِيبَ فِيْهِ اَيُّوبُ بِالْبَلَاءِ وَ مَا
يَبْدُوْا وَجَذَامٌ وَ لَا يَرْضُ الْاَلْسِي يَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ اَوْ لَيْلَةَ
الْاَرْبَعَاءِ .

کچھنے لگانا چاہے تو جمعرات کے روز اللہ کا نام لے کر
لگائے اور جمعہ ہفتہ اور اتوار کے دنوں میں کچھنے لگانے
سے اجتناب کرو۔ پیر منگل کو کچھنے لگوا یا کرو اور بدھ
کے روز بھی کچھنے لگوانے سے اجتناب کرو کیونکہ اسی دن
حضرت ایوب آزمائش میں مبتلا ہوئے اور جذام اور
بدھ کے دن یا بدھ کی رات میں ہی ظاہر ہوتا ہے۔

☆ خلاصۃ الباب ان روایات میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عام طور پر یہ علاج چاند کی سترہ انیس یا اکیس تاریخ کو
کرتے تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ عام لوگوں کا تجربہ ہے کہ ان تواریخ میں انسانی جسم کے خون کا دباؤ باہر کی طرف زیادہ ہے
لہذا فاسد آسانی سے نکل جاتا ہے اور مریض کو جلد افاقہ ہو جاتا ہے۔ نیز ان روایات میں منگل پیر جمعرات کو سینگیاں لگوانے
کا حکم فرمایا ہے حالانکہ ابوداؤد شریف میں ہے حضرت کبشہ کے والد منگل کے دن سینگیاں لگوانے سے منع کرتے تھے اور
فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منگل کے دن میں ایک ساعت ایسی ہے جس میں خون بند نہیں ہوتا اور
منگل خون کا دن ہے یہ دونوں حدیثوں میں تعارض آ گیا اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث باب میں وہ منگل کا دن مراد ہے جو
مہینے کی سترہویں دن تاریخ آن پڑے اور اس کی تائید طبرانی کی روایت سے ہوتی ہے جس میں منگل کے دن سترہویں
تاریخ کی صراحت ہے اور کبشہ کی حدیث میں وہ منگل مراد ہے جو سترہویں تاریخ کے سوا اور کسی تاریخ میں پڑے۔

۲۳ : بَابُ الْكِيِّ

باب : داغ دے کر علاج کرنا

۳۳۸۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةٍ
عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ غَفَّارِ بْنِ مُعِيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَكْتَوَى اَوْ اسْتَرْقَى فَقَدْ بَرَى مِنَ التَّوَكُّلِ .

۳۳۹۰ : حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ رَافِعٍ تَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ وَ
يُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرََانَ بْنِ الْخُضَيْنِ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْكِيِّ فَاكْتَوَيْتُ فَمَا اَفْلَحْتُ وَ لَا
اَنْجَحْتُ .

۳۳۸۹ : حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو داغ لگائے یا منتر
پڑھے وہ توکل سے بری ہے۔

۳۳۹۰ : حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دینے سے
منع فرمایا۔ اس کے بعد میں نے داغ دیا تو نہ مجھے صحت
ہوئی نہ افاقہ۔

۳۳۹۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُبِيْحٍ تَنَا مُرْوَانُ بْنُ شِجَاعٍ تَنَا
سَالِمُ الْأَلْفَطْسُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثِ شَرْبَةِ عَسَلٍ وَ شَرْطَةِ مِخْجَمٍ وَ كِيَّةِ بِنَارٍ .

۳۳۹۱ : حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: تین چیزوں میں شفاء ہے: شہد کا
گھونٹ، کچھنے لگوانا، آگ سے داغ دینا اور میں اپنی

وانھی اُمّتی عن الکتی رفعة۔ اُمت کو آگ سے داغ دینے سے منع کرتا ہوں۔

☆ خلاصۃ الباب یعنی ان کو موثر بالذات سمجھ کر کرے تو توکل سے بری ہے یا توکل سے اعلیٰ درجہ مراد ہے۔

۲۴: بَابُ مِنَ الْكُتْوَى

باب: داغ لینے کا جواز

۳۳۹۲: حضرت محمد بن عبدالرحمن بن سعد بن زرارہ انصاری فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا جیسا صالح اور متقی شخص نہیں دیکھا۔ میں نے انہیں سے سنا وہ لوگوں کو بتا رہے تھے کہ اسعد بن زرارہ جو محمد کے (میرے) نانا ہیں کے حلق میں درد اٹھا۔ جسے ذبح کہتے ہیں (خناق کی ایک نوع ہے) نبی نے فرمایا: میں ابوامامہ (اسعد بن زرارہ) کے علاج میں پوری کوشش کروں گا تا آنکہ لوگ مجھے معذور سمجھیں (یہ نہ کہیں کہ اچھی طرح علاج نہ کیا اس لیے موت آئی) چنانچہ آپ نے اپنے دست مبارک سے انہیں داغ دیا۔ بالآخر انکا انتقال ہو گیا تو نبی نے فرمایا: یہ موت بری ہے یہود کیلئے کہ وہ کہیں گے: اپنے ساتھی کو موت سے نہ بچا سکا حالانکہ میں نساکی جان کا مالک ہوں نساپی جان کا مالک ہوں۔

۳۳۹۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس ایک طبیب کو بھیجا۔ اُس نے ان کے بازو کی ایک رگ کو داغ دیا۔

۳۳۹۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بازو کی ایک رگ کو داغا۔

باب: اشد کاسر مہ لگانا

۳۳۹۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں

۳۳۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عُنْدَ رَافِعِ بْنِ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ لَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ لَنَا شُعْبَةُ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ الْأَنْصَارِيِّ (سَمِعَهُ عَمِّي يَحْيَى وَ مَا أَدْرَكْتُ وَ جُلَّا مِنَّا بِهِ شَبِيهَا) يُحَدِّثُ النَّاسَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ زُرَّارَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ هُوَ جَدُّ مُحَمَّدٍ مِنْ قَبْلِ أُمِّهِ أَنَّهُ أَخَذَهُ وَ جَعَّ فِي حَلْقِهِ : يُقَالُ لَهُ الذُّبْحَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْفَنُ أَوْ لَا يَلْبَسُ فِي أَبِي أَمَامَةَ عَذْرًا فَكَوَاهُ بِيَدِهِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيَّةٌ سُوءٌ لِلْيَهُودِ يَقُولُونَ أَفَلَا دَفَعَ عَنْ ضَاحِبِهِ وَ مَا أَمْلِكُ لَهُ وَ لَا لِنَفْسِي شَيْئًا .

۳۳۹۳: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ رَافِعِ ثَنَا عُبَيْدَةُ الطَّنَابِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرِضَ أَبِي بَنْ كَعْبٍ مَرَضًا فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ طَبِيبًا فَكَوَاهُ عَلَيَّ ائْتَجَلِهِ .

۳۳۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ لَنَا وَ كَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فِي ائْتَجَلِهِ مَرَّتَيْنِ .

۲۵: بَابُ الْكُحْلِ بِالْإِثْمِدِ

۳۳۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَلْمَةَ : يَحْيَى ابْنُ خَلْفٍ لَنَا أَبُو غَاصِمٍ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اشمہ کا استعمال
اہتمام سے کیا کرو اس لیے کہ یہ نگاہ کو تیز کرتا ہے اور
بالوں کو بڑھاتا ہے۔

۳۳۹۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: سوتے
وقت اشمہ سرمہ اہتمام سے استعمال کیا کرو اس لیے کہ یہ
بینائی کو جلا بخشتا ہے اور بالوں کو آگاتا ہے۔

۳۳۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
تمہارے سرموں میں سب سے بہتر (سرمہ) اشمہ ہے۔
یہ بینائی تیز کرتا ہے اور بال آگاتا ہے۔

پاپ: طاق مرتبہ سرمہ لگانا

۳۳۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سرمہ لگائے تو
طاق مرتبہ لگائے۔ جو طاق عدد کا خیال رکھے اس نے
اچھا کیا اور جو ایسا نہ کرے تو کچھ حرج نہیں۔

۳۳۹۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ہر آنکھ میں تین بار سرمہ
لگاتے تھے۔

پاپ: شراب سے علاج کرنا منع ہے

۳۵۰۰: حضرت طارق بن سوید حضرمی فرماتے ہیں کہ
میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے علاقہ
میں انگور ہوتے ہیں ہم ان کو ٹیچوڑ کر پی سکتے ہیں؟ آپ
نے فرمایا: نہیں! فرماتے ہیں میں نے دو بار وپوچھا اور

خَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكُمْ
بِالْأَثْمَدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

۳۳۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ
سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَيْكُمْ
بِالْأَثْمَدِ عِنْدَ التَّوَمِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.

۳۳۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَحْيَى بْنُ اِذْمَ عَنْ
سُفْيَانَ عَنْ أَبِي خُنَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " خَيْرُ أَكْحَالِكُمْ الْأَثْمَدُ يَجْلُو
الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.

۲۶: بَابُ مَنِ اكْتَحَلَ وَتَرَا

۳۳۹۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ
الصَّبَّاحِ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُصَيْنِ الْحَمِيرِيِّ عَنْ أَبِي
سَعِيدِ الْخَيْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنِ اكْتَحَلَ
فَلْيُوتِرْ مِنْ فَعَلٍ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَاحْرَجْ.

۳۳۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا ثَلَاثًا فِي
كُلِّ غَيْرٍ.

۲۷: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَتَدَاوَى بِالْخَمْرِ

۳۵۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَفَانُ : ثنا حَمَّادُ بْنُ
سَلْمَةَ أَنَا سَمَّاكَ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ
الْحَضْرَمِيِّ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنْ بَارَظْنَا أَعْنَابًا نَعْتَصِرُهَا فَتَشْرَبُ مِنْهَا؟ قَالَ لَا فَرَأَجَعْتَهُ

قُلْتُ إِنَّا نَسْتَشْفِي بِهِ لِلْمَرِيضِ قَالَ إِنَّ ذَلِكَ لَيْسَ بِشِفَاءٍ عَرَضُ كَمَا: ہم اس سے بیمار کا علاج کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اس میں شفاء نہیں ہے بلکہ بیماری (گناہ) ہے۔

☆ خلاصہ الباب شراب چونکہ ام النجاست ہے اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ یہاں شراب کی حقیقت پر تفصیلی روشنی ڈال دی جائے۔ (حافظ)

"شراب" دراصل اس چیز کو کہتے ہیں جو پی جائے پانی 'شربت' شہد وغیرہ اور اصطلاح شرع میں شراب وہ ہے جو نشہ لائے اور ست و بے ہوش کر دے۔

شراب کی چار اقسام عام ہیں اور یہ چاروں وہ ہیں جو حرام ہیں اول انگور کی کچی شراب جب کہ وہ جوش مارنے لگے اور جھاگ مارنے لگے اور اشتداء سے مراد یہ ہے کہ وہ اس قابل ہو جائے کہ مسکر ہو جائے اور اسی کو خمر کہتے ہیں۔ دوسری قسم طلاء یعنی انگور کا شیرہ جب کہ اس کو پکا دیا جائے اور اس میں سے دو تہائی سے کچھ کم ختم ہو جائے لیکن محیط میں ہے کہ طلاء ٹلٹ کو کہتے ہیں یعنی جس کا دو ٹلٹ ختم ہو جائے اور جس کا دو ٹلٹ ختم نہ ہو بلکہ کم ہو تو اس کو باذوق کہتے ہیں۔ تیسری قسم سکر ہے یعنی پانی میں چھوارے ڈال دئے گئے ہوں اور پانی پکایا نہ گیا ہو جب کہ وہ جوش مارنے لگے اور جھاگ مارنے لگے۔

چوتھی قسم نقیج الزیبب یعنی کشمش کو پانی میں ڈال دیا گیا ہو اور اس میں جوش و اشتداء پیدا ہو جائے۔

ائمہ ثلاثہ اور اصحاب ظاہر کا یہ کہنا ہے کہ ہر مسکر خمر ہے انگور سے بنے یا کسی اور چیز سے اس فریق نے اپنے دعویٰ پر تین دلیلیں پیش کی ہیں: (۱) حدیث کل مسکر خمر۔ (۲) حدیث (الخمر من ہاتین الشجرتین) کہ ان دونوں درختوں سے جو بنے وہ خمر ہے یعنی انگور اور کھجور سے اس سے بھی معلوم ہوا کہ یہ خمر کا اطلاق انگوری شراب کے علاوہ اور کے اوپر بھی ہوتا ہے۔ (۳) خمر مشتق ہے مخامرة العقل سے یعنی عقل کا مستور و مغلوب ہو جانا اور یہ کیفیت ہر شراب سے ہوتی ہے لہذا معلوم ہوا کہ ہر مسکر خمر ہے۔

یہ ہماری دلیلیں ہیں: (۱) اہل لغت کا اتفاق ہے کہ خمر صرف انگوری شراب ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ خمر کا استعمال اسی انگوری شراب میں معروف و مشہور ہے اور اس کے علاوہ جو دیگر شراب ہیں ان کے لئے اور نام ہیں جیسے سکر، نقیج وغیرہ۔ (۲) خمر کی حرمت قطعی اور غیر خمر کی حرمت ظنی ہے اگر انگوری شراب کے علاوہ دیگر شراب کو خمر کہا جائے گا تو پھر اس کی حرمت قطعی مانتی ہوگی حالانکہ یہ بے دلیل ہے۔

خمر سے نفع اٹھانا حرام ہے یعنی جانوروں کو پلانا و ادارو کرنا حق نہ لینا یا ذکر کے سوراخ میں ڈالنا سب حرام ہیں کیونکہ خمر سے دوری ضروری ہے اور اس سے انتفاع میں اس سے قرب ہے مگر یہ تعلیل گوبر سے ٹوٹ جاتی ہے۔

شراب سے ہر قسم کا انتفاع حرام ہے لہذا اس سے حق نہ لینا اور نازہ میں پکانا سب مکروہ ہے۔

مزید تفصیل مقصود ہو تو "اشرف الہدایہ ج ۱۳" کا مطالعہ کریں۔

۲۸ : بَابُ الْأَسْتِشْفَاءِ

بِالْقُرْآنِ

۳۵۰۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَابِطٍ ثَنَا سَعَادُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ : قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " خَيْرُ الدُّوَاءِ الْقُرْآنُ . "

پایہ : قرآن سے علاج (کر کے شفاء

حاصل) کرنا

۳۵۰۱ : حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین دوا قرآن ہے۔

۲۹ : بَابُ الْجِنَاءِ

۳۵۰۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ثَنَا فَايِدُ مَوْلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ حَدَّثَنِي مَوْلَايَ عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سَلْمَى أُمُّ رَافِعٍ مَوْلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ كَانَ لَا يُصِيبُ النَّبِيَّ ﷺ قَرْحَةٌ وَلَا شَوْكَةٌ إِلَّا وَضِعَ عَلَيْهِ الْجِنَاءُ . "

پایہ : مہندی کا استعمال

۳۵۰۲ : حضرت سلمی ام رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ باندی ہیں۔ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زخم ہوتا یا کانٹا چبھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس (زخم والی جگہ پر) پر مہندی لگاتے۔

۳۰ : بَابُ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

۳۵۰۳ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا حَمِيدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَوْ خَرَجْتُمْ إِلَى دُونِ مَا فَشَرْتُمْ مِنَ الْبَاهَا وَأَبْوَالِهَا ففَعَلُوا . "

پایہ : اونٹوں کے پیشاب کا بیان

۳۵۰۳ : حضرت انس فرماتے ہیں کہ عربینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مدینہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی تو رسول اللہ نے فرمایا: اگر تم ہمارے اونٹوں میں جاؤ اور انکے دودھ پیو اور پیشاب بھی (تو شاید تم تندرست ہو جاؤ) انہوں نے ایسا ہی کیا۔

۳۱ : بَابُ يَقَعُ الدُّبَابُ فِي الْإِنَاءِ

۳۵۰۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ " فِي أَحَدِ جَنَاحِي الدُّبَابِ سُمٌّ وَفِي الْآخِرِ شِفَاءٌ فَإِذَا وَقَعَ فِي الطَّعَامِ فَأَمْلَقُوهُ فِيهِ فَإِنَّهُ يَقْدَمُ السُّمُّ وَيُؤَخِّرُ الشِّفَاءُ . "

پایہ : برتن میں مکھی گر جائے تو کیا کریں؟

۳۵۰۴ : حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مکھی کے ایک پر میں زہر ہے اور دوسرے میں شفاء ہے۔ اس لیے جب یہ کھانے کی چیز میں گر جائے تو اسے (کھل) ڈبو دو کیونکہ یہ زہر والا پر آگے رکھتی ہے اور شفاء والا پیچھے۔

۳۵۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے مشروب میں مکھی گر جائے تو اُسے چاہیے کہ مکھی کو ڈبو دے پھر نکال کے باہر پھینک دے اس لیے کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفاء۔

باب: نظر کا بیان

۳۵۰۶: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نظر حق ہے۔

۳۵۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نظر حق ہے۔

۳۵۰۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ سے پناہ مانگو، نظر حق ہے۔

۳۵۰۹: حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں کہ میرے والد سہل بن حنیف نہا رہے تھے۔ عامر بن ربیعہ ان کے قریب سے گزرے تو فرمایا: میں نے آج تک ایسا آدمی نہ دیکھا۔ پردہ دار لڑکی کا بدن بھی تو ایسا نہیں ہوتا۔ تھوڑی ہی دیر میں سہل گر پڑے۔ انہیں نبی کی خدمت میں لایا گیا اور عرض کیا گیا: ذرا سہل کو دیکھئے تو گر پڑا ہے۔ فرمایا: تمہیں کس کے متعلق خیال ہے کہ (اس کی نظر لگی ہے؟) لوگوں نے عرض کیا: عامر بن ربیعہ کی۔ فرمایا: آخر تم میں سے ایک اپنے بھائی کو

۳۵۰۵: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُثْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُثَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فِيهِ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَفِي الْآخَرِ شِفَاءٌ.

۳۲: نَابُ الْعَيْنِ

۳۵۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ ثَمِيرٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا عَمَارُ بْنُ زُرَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيْسَى عَنْ أُمِّهِ بْنِ هِنْدٍ.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْعَيْنُ حَقٌّ".

۳۵۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ مُضَارِبِ بْنِ حَزْنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الْعَيْنُ حَقٌّ".

۳۵۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمُخَزُومِيُّ ثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اسْتَعِذُوا بِاللَّهِ".

۳۵۰۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سَفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ قَالَ مَرَّ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ بِسَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ وَهُوَ يَغْتَسِلُ فَقَالَ لَمْ ارْكَأَ الْيَوْمَ: وَلَا جِلْدَ مُخَابَاةٍ فَمَا لَيْتَ أَنْ لِي بِطَبِّهِ فَأَطَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ أَدْرَكَكَ سَهْلًا صَرِيحًا قَالَ مَنْ تَتَهَمُونَ بِهِ؟ قَالُوا عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ قَالَ غَلَامٌ يَقْتُلُ أَحَدَكُمْ آخَاهُ؟ إِذَا رَأَى أَحَدَكُمْ مِنْ أَخِيهِ مَا يُعْجِبُهُ فَلْيَدْعُ لَهُ بِالْبُرْكَاتِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَأَمَرَ عَامِرًا أَنْ يَتَوَضَّأَ فَعَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمَرْفِقَيْنِ وَرُكْبَتَيْهِ وَذَاخِلَةَ إِزَارِهِ وَأَمْرَهُ أَمْ يَصُبُّ عَلَيْهِ

قال سُفْيَانُ قَالَ نَعْمَرُ غِبُّ الزُّهْرِيُّ وَامْرَأَةٌ أَنْ يَكْفَى الْإِنَاءَ مِنْ خَلْفِهِ. کیوں قتل کرتا ہے؟ جو تم میں سے کوئی اپنے بھائی میں ایسی بات دیکھے جو اسے اچھی لگے تو اسکو چاہیے کہ بھائی

کو برکت کی دعا دے۔ پھر آپ نے پانی منگوا یا اور عامر سے فرمایا: وضو کریں۔ انہوں نے چہرہ دھویا اور کہنیوں تک ہاتھ دھوئے اور دونوں گھٹنے دھوئے اور ازار کے اندر (ستر) کا حصہ دھویا۔ آپ نے یہ دھون سہل پر ڈالنے کا حکم فرمایا۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ معمر نے کہا کہ امام زہری نے فرمایا: رسول اللہ نے سہل کے پیچھے ان پر پانی اٹھیلنے کا حکم فرمایا۔

باب: نظر کا دم کرنا

۳۳: بَابُ مَنِ اسْتَرْقَى مِنَ الْعَيْنِ

۳۵۱۰: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جعفر کے بچوں کو نظر لگ جاتی ہے، کیا میں انہیں دم کر دیا کروں؟ فرمایا: ٹھیک ہے کیونکہ تقدیر سے اگر کوئی چیز بڑھ سکتی ہے تو نظر ہی بڑھ سکتی ہے۔

۳۵۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَحْنُ سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ غَبِيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرْقِيِّ قَالَ قَالَتْ اِسْمَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ بَنِي جَعْفَرٍ تُصِيْبُهُمُ الْعَيْنُ فَاسْتَرْقِيْ لَهُمْ.

قال "نَعْمَ فَلَوْلَا كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدْرِ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ."

۳۵۱۱: حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات کی نظر سے پھر انسانوں کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ جب معوذتین نازل ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اختیار کر لیا اور باقی سب کچھ ترک کر دیا۔

۳۵۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَحْنُ سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عِبَادِ بْنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَيْنِ الْجَانِّ ثُمَّ اغْتَنِى الْاِنْسُ فَلَمَّا نَزَلَ الْمُعْوِذَتَانِ اخَذَهُمَا وَتَرَكَ مَا سِوَى ذَالِكِ.

۳۵۱۲: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نظر کا دم کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۳۵۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصْبِ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَمُسْعَبٍ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا اسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَهَا اَنْ تَسْتَرْقِيْ مِنَ الْعَيْنِ."

باب: وہ دم جن کی اجازت ہے

۳۴: بَابُ مَا رُخِّصَ فِيْهِ مِنَ الرَّقِيِّ

۳۵۱۳: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نظر ڈنگے کے علاوہ کسی اور چیز میں دم یا تعویذ (اتنا) مفید نہیں (جتنا

۳۵۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا اسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرِ الرَّازِيِّ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا رُقِيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ

حُمَة

ان میں مفید ہے۔

۳۵۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ خَالِدَةَ بِنْتَ أَنَسِ أُمِّ بَنِي حِزْمِ السَّاعِدِيَّةِ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ الرُّقْيَةَ فَأَمَرَهَا بِهَا.

۳۵۱۴: حضرت خالدہ بنت انس ام بنی حزم ساعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور دم و تعویذ آپ ﷺ پر پیش کیے۔ آپ ﷺ نے ان کی اجازت فرمادی۔

۳۵۱۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ ثنا يَحْيَى بْنُ عِيْسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ أَهْلُ بَيْتِ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمُ الْغَمْرُ ابْنِ حِزْمٍ يَرْقُونَ مِنَ الْحُمَةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنِ الرُّقْيَةِ فَاتُّوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قَدْ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقْيَةِ وَإِنَّا نَرْقِي مِنَ الْحُمَةِ فَقَالَ لَهُمْ اغْرَضُوا عَلَيَّ فَغَرَضُوهَا عَلَيْهِ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهَذِهِ هَذِهِ مَوَاتِيْقُ.

۳۵۱۵: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ انصار میں ایک خاندان تھا جنہیں آل عمرو بن حزم کہا جاتا تھا۔ یہ ڈنگ کا دم کرتے تھے۔ رسول اللہ نے دم کرنے سے منع فرمایا تو یہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے دموں سے منع فرمادیا جبکہ ہم ڈنگ کا دم کرتے ہیں۔ آپ نے ان سے فرمایا: تم مجھے دم سناؤ۔ انہوں نے سنایا تو آپ نے فرمایا: ان میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ یہ تو وعدے ہیں۔

۳۵۱۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ رَخِصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ.

۳۵۱۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈنگ، نظر اور نمل کے دم کی اجازت مرحمت فرمائی۔

خلاصۃ الباب ☆ نملہ: ایک بیماری ہے جس میں پسی میں دانے نکل آتے ہیں اور زخم پڑ جاتے ہیں۔

۳۵: بَابُ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ

بَابُ: سَانِبٍ أَوْ بَجْجُو كَا دَمٍ

۳۵۱۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ فَالَا ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخِصَ رَسُولُ اللَّهِ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ.

۳۵۱۷: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ اور بچھو کے دم کی اجازت فرمائی۔

۳۵۱۸: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بَهْرَامٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَدَغَتْ عَقْرَبٌ رَجُلًا فَلَمْ يَنْمُ لَيْلَتَهُ فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ فُلَانًا لَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَلَمْ يَنْمُ لَيْلَتَهُ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ قَالَ جِئْنَا

۳۵۱۸: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو بچھو نے کاٹ لیا۔ وہ رات بھر سو نہ سکا۔ کسی نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ فلاں کو بچھو نے کاٹا اس لیے وہ رات بھر سو نہ سکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: غور سے سنو! اگر وہ

أَمْسَى أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ مَا ضَرَهُ
لَدَغُ عَقْرَبٍ حَتَّى يُصْبِحَ .

۳۵۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا عَبْدُ
الْوَّاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ ابْنُ
حَزْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ : عَرَضْتُ النَّهْشَةَ مِنَ الْحَيَّةِ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهَا .

۳۶: بَابُ مَا عَوَّذَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَمَا عَوَّذَ بِهِ

کیے اور جو دم رسول اللہ ﷺ نے دوسروں کو

۳۵۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا آتَى الْمَرِيضَ فَدَعَا لَهُ قَالَ أَذْهَبِ الْبَاسَ بِالنَّاسِ
وَإَشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءَ لَا يُغَادِرُ
سَقَمًا .

۳۵۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ
رَبِّهِ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا يَمَسُّ بِرَأْسِهِ الْمَرِيضَ بِرَأْسِهِ
بِأَصْبِعِهِ بِسْمِ اللَّهِ تَرْبُةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةٍ بَعْضُنَا لِيَشْفَى سَقَمُنَا
بِأَذْنِ رَبِّنَا .

۳۵۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ثَنَا زُهَيْرُ
بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُضَيْفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
كَعْبٍ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ
أَنَّهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُطَلِّبُنِي
فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ اجْعَلْ يَدَكَ الْيَمْنَى عَلَيْهِ وَقُلْ بِسْمِ
اللَّهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَكُدْرِيهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجْدُ وَأُحَادِرُ سَبَعُ

شام کے وقت یہ پڑھ لیتا: ”اعوذ بكلمات الله...“
تو صبح تک بچھو کے کاٹنے سے اسے ضرر نہ ہوتا۔

۳۵۱۹: حضرت عمر بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سانپ کا دم سنایا۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت مرحمت فرما
دی۔

پاب: جو دم رسول اللہ ﷺ نے دوسروں کو

کیے اور جو دم رسول اللہ ﷺ کو کئے گئے

۳۵۲۰: سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ جب بیمار
کے پاس آتے تو اس کے لیے دُعا کرتے تو فرماتے:
”اے انسانوں کے پروردگار! بیماری کو دور کر دیجئے
اور شفاء عطا فرما دیجئے۔ آپ ہی شفاء دینے والے
ہیں۔ شفاء وہی ہے جو آپ عطا فرمائیں۔ ایسی شفاء
عطا فرمائیے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔“

۳۵۲۱: سیدہ عائشہ سے روایت ہے کہ نبی اپنی انگلی کو لعاب
مبارک لگا کر (مٹی لگاتے اور بیماری کے مقام پر ملتے اور)
یہ پڑھتے: ”بِسْمِ اللَّهِ تَرْبُةُ أَرْضِنَا...“ ”اللہ کے نام
سے ہماری زمین کی مٹی سے ہم میں سے کسی کے تھوک سے
ہمارے بیمار کو شفاء ملے گی۔ ہمارے رب کے حکم سے۔“

۳۵۲۲: حضرت عثمان بن ابوالعاص ثقفی فرماتے ہیں
کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوا۔ مجھے اتنا شدید درد تھا کہ میں ہلاکت کے قریب ہو
چکا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: درد
کی جگہ دایاں ہاتھ رکھو اور سات مرتبہ کہو: ”بِسْمِ اللَّهِ
أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ“ میں نے یہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے

مَرَاتٍ فَقُلْتُ ذَلِكَ فَشَفَانِي اللَّهُ.

شفاء عطا فرمائی۔

۳۵۲۳: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ جَبْرَائِيلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَذْ شَكَيْتَ قَالَ "نَعَمْ" قَالَ: "بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ أَوْ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ."

۳۵۲۳: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا: "بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ"۔ "میں تم پر اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں ہر تکلیف دہ چیز سے۔ ہر نفس نظر اور حاسد کے شر سے اللہ تمہیں شفاء عطا فرمائے۔ میں تمہیں اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں۔"

۳۵۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ خَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ غَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ زِيَادِ بْنِ نُؤَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ النَّبِيَّ ﷺ يَعُودُنِي فَقَالَ لِي يَا أَرْقِيكَ بِرُقِيَّةٍ جَاءَ نِي بِهَا جَبْرَائِيلُ؟

۳۵۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو مجھے فرمانے لگے: میں تمہیں وہ دم نہ کروں جو جبرئیل علیہ السلام میرے پاس لائے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان! ضرور کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باریہ کلمات پڑھے: بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ اللَّهُ يَشْفِيكَ....."

قُلْتُ يَا بِي وَ أُمِّي بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ اللَّهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ ذَاةٍ فَيْتُكَ مِنْ شَرِّ النَّفْسَاتِ فِي الْعُقَدِ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ "ثَلَاثَ مَرَاتٍ."

۳۵۲۵: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ حضرات حسنینؑ کو دم کرتے تو یہ پڑھتے: "أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ....."۔ "میں اللہ کے بابرکت اور پورے کلمات کی پناہ مانگتا ہوں۔ ہر شیطان اور زہریلے کیڑے سے اور ہر نظر بد سے جو مجھ کو بھی کر دیتی ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے جد محترم سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے صاحبزادوں حضرت اسمعیلؑ اسحقؑ یا اسمعیل و یعقوب کو یہی دم کیا کرتے تھے۔"

۳۵۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ ابْنُ هِشَامِ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا وَ كَيْعُ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا أَبُو غَامِرٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِهَالٍ.

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ يَقُولُ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَاةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ هَامَّةٍ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامِةٍ. قَالَ وَ كَانَ أَبُو نَا إِبْرَاهِيمُ يَعُودُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَ اسْحَقَ "أَوْ قَالَ إِسْمَاعِيلَ وَ يَعْقُوبَ."

وَ هَذَا حَدِيثٌ وَ كَيْعٍ

بَابُ: بخار کا تعویذ

۳۷: بَابُ مَا يُعَوَّذُ بِهِ مِنَ الْحُمَى

۳۵۲۶: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ

۳۵۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو غَامِرٍ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ

صحابہؓ کو بخار اور تمام دروں میں یہ پڑھنے کی تعلیم فرماتے تھے: "بِسْمِ اللّٰهِ..."۔ "اللہ بڑے کے نام سے۔ میں عظمت والے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور جوش مارنے والے (خون سے بھری ہوئی) رگ کے شر سے اور آگ کی گرمی کے شر سے۔"

ابو عامر کہتے ہیں: میں لوگوں سے مختلف پڑھتا ہوں: "سعار" (سخت سرکش)۔

دوسری سند سے بھی یہی مروی ہے اس میں یعار (یائے ہلکی کے ساتھ) ہے۔

۳۵۲۷: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار ہو رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور یہ دم کیا: "بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ حَسْبِ حَاسِدٍ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنِ اللّٰهِ يَشْفِيْكَ..."

چاپ: دم کر کے پھونکنا

۳۵۲۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دم کر کے پھونکا کرتے تھے۔

۳۵۲۹: ام المؤمنین سیدہ عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو خود ہی معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیتے پھونکتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شدید ہو گئی تو میں دم پڑھتی اور آپ

الاشھلبی عن داؤد ابن حُضَيْنٍ عِكرمة عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يعلمهم من الحمى و من الاوهجاع كلها: ان يقولوا: بسم الله الكبير اعوذ بالله العظيم من شر عرق فعار و من شر حر النار.

قال ابو عامر انا اخالف الناس في هذا اقول يعار.

حدثنا عبد الرحمن بن ابراهيم الدمشقي ثنا ابن ابي فديك اخبرني ابراهيم بن اسماعيل بن ابي حبيبة الاشھلبی عن داؤد بن الحُضَيْنِ عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي ﷺ نحوه و قال من شر عرق يعار.

۳۵۲۷: حدثنا عمرو بن عثمان ابن سعيد بن كثير بن دينار الحمصي ثنا ابي عن ابن ثوبان عن عمير انه سمع جنادة بن ابي أمية قال سمعت عبادة ابن الصامت يقول اتى جبرائيل عليه السلام النبي ﷺ و هو يوعك فقال بسم الله ارقيك من كل شيء يؤذيك من حسد حاسد و من كل عين الله يشفيك.

۳۸: باب النفث في الرقية

۳۵۲۸: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة و علي بن ميمون الرقي و سهل بن ابي سهل قالوا قالوا لنا و كيع عن مالك بن انس عن الزهري عن عروة عن عائشة ان النبي ﷺ كان ينث في الرقية.

۳۵۲۹: حدثنا سهل بن ابي سهل قال لنا معن بن عيسى ح و حدثنا محمد بن يحيى ثنا بشر بن عمر قال ثنا مالك عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان النبي ﷺ كان اذا اشتكى يقرأ على نفسه بالمعوذات وينث فلما

اشد وجفہ کنت اقرأ علیه و انسح بیده رجاء برکتها۔
 ﷺ ہی کا دست مبارک پھیرتی برکت کی امید سے۔

۳۹: بَابُ تَعْلِيْقِ التَّمَائِمِ

باب: تعویذ لٹکانا

۳۵۳۰: حضرت زینب اہلیہ حضرت ابن مسعود فرماتی ہیں کہ ایک بڑھیا ہمارے پاس آیا کرتی تھی سرخ بادہ کا دم کرتی تھی ہمارے پاس ایک تخت تھا جس کے پائے تھے جب حضرت ابن مسعود اندر تشریف لائے تو کھٹکھارتے اور آواز دیتے ایک روز وہ اندر تشریف لائے میں نے ان کی آواز سنی تو ان سے پردہ میں ہو گئی وہ آئے اور میرے ساتھ ہی بیٹھ گئے انہوں نے مجھے ہاتھ لگایا تو ایک تعویذ ان کو محسوس ہوا فرمانے لگے یہ کیا ہے؟ میں نے کہا میرا تعویذ ہے اس پر سرخ بادے سے بچاؤ کا دم کیا ہوا ہے۔ انہوں نے اسے کھینچ کر توڑا اور پھینک دیا اور فرمایا کہ عبد اللہ کے گھر والے شرک سے بیزار ہو چکے ہیں میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا: دم تعویذ اور ٹونا (حب کا گندا) سب شرک ہے۔ میں نے کہا کہ ایک روز میں باہر نکلی تو فلاں کی مجھ پر نظر پڑی اس کے بعد سے میری جو آنکھ اس کی طرف تھی بنے لگی میں اس پر دم کروں تو ٹھیک ہو جاتی ہوں اور دم ترک کروں تو پھر بنے لگتی ہے فرمانے لگے یہ شیطان کی کارستانی ہے جب تم اس کی اطاعت کرتی ہو تو تمہیں چھوڑ دیتا ہے اور جب تم اس کی نافرمانی کرتی ہو تو وہ تمہاری آنکھ میں اپنی انگلی چبھوتا ہے البتہ اگر تم وہی عمل

۳۵۳۰: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِيُّ ثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سَلِيمَانَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَشِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ مَرْثَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَارِ عَنِ ابْنِ أُخْتِ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْنَبِ قَالَتْ كَانَتْ عَجُوزًا تَدْخُلُ عَلَيْنَا تَرْقِي مِنَ الْحُمْرَةِ وَكَانَ لَنَا سَرِيرٌ طَوِيلٌ الْقَوَائِمِ : وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا دَخَلَ تَنَحَّجُ وَصَوْتٌ قَدْ دَخَلَ يَوْمًا فَلَمَّا سَمِعْتُ صَوْتَهُ اخْتَجِثُ مِنْهُ فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلَيَّ جَانِبِي فَمَشَنِي فَوَجَدَ مِنِّي خَيْطٌ فَقَالَ : مَا هَذَا ؟

فَقُلْتُ رَقِي لِي فِيهِ مِنَ الْحُمْرَةِ فَجَذَبَهُ وَقَطَعَهُ فَرَمَى بِهِ وَقَالَ لَقَدْ أَصْبَحَ آلُ عَبْدِ اللَّهِ أَغْنِيَاءَ عَنِ الشِّرْكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الرُّقِيَّ وَالتَّمَائِمَ وَالتَّوَلَةَ شِرْكَ.

قُلْتُ فَإِنِّي خَرَجْتُ يَوْمًا فَأَبْصَرْتُ فُلَانًا فَدَمَعْتُ عَيْنِي الَّتِي تَلِيهِ فَإِذَا رَقِيَتْهَا سَكَنَتْ دَمْعُهَا : وَ إِذَا تَرَكَتْهَا دَمَعَتْ قَالَ ذَاكَ الشَّيْطَانُ إِذَا اطَّعْتَهُ تَرَكَكَ وَ إِذَا غَضِبْتَهُ طَغَنَ بِأَصْبَعِهِ فِي عَيْنِكَ وَلَكِنْ لَوْ فَعَلْتَ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ خَيْرًا لَكَ وَأَجْذَرًا أَنْ تُشْفِيَنَّ تَنْضِجِينَ فِي عَيْنِكَ الْمَاءَ وَ تَقُولِينَ أَذْهَبِ النَّاسِ رَبُّ النَّاسِ أَشْفُ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءَ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.

کرو جو رسول اللہ نے کیا تو یہ تمہارے حق میں بہتر بھی ہوگا اور تمہاری شفا یابی کے لئے بہت موزوں بھی ہے تم اپنی آنکھ میں پانی کا چھینٹاؤ الو اور یہ کہو: أَذْهَبِ النَّاسِ رَبُّ النَّاسِ أَشْفُ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءَ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.

۳۵۳۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کے ہاتھ میں چیتل کا چھلا دیکھا تو فرمایا: یہ چھلا کیسا ہے؟ کہنے لگا یہ واہنہ (بیماری) کے لئے ہے فرمایا: اسے اتار دو کیونکہ اس سے تمہارے اندر وہن اور کمزوری ہی بڑھے گی۔

پاب: آسیب کا بیان

۳۵۳۲: حضرت ام جندب رضی اللہ عنہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے نحر کے دن وادی کے تیشب سے جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں پھر آپ واپس ہوئے آپ کے پیچھے قبیلہ نضم کی ایک خاتون آ رہی تھیں ان کے ساتھ ان کا بچہ تھا اس پر کوئی اثر تھا اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول یہ میرا بیٹا اس پر کچھ اثر ہے کہ یہ بولتا نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ پانی لاؤ پانی لایا گیا آپ نے دونوں ہاتھ دھوئے اور کلی کی پھر وہ پانی اس عورت کو دے کر فرمایا اس بچہ کو یہ پانی پلاؤ اور اس کے بدن پر لگاؤ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے شفاء مانگو۔ حضرت

ام جندب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اس عورت سے ملی اور درخواست کی کہ تھوڑا سا پانی مجھے دے دو کہنے لگی کہ یہ تو اس بیمار کے لئے ہے فرماتی ہیں کہ آئندہ سال پھر اس سے ملاقات ہوئی تو میں نے لڑکے کے متعلق پوچھا کہنے لگی تندرست ہو گیا ہے اور لوگوں سے بڑھ کر سمجھدار ہو گیا ہے۔

پاب: قرآن کریم سے (علاج کر کے)

شفاء حاصل کرنا

۳۵۳۳: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین دوا

۳۵۳۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مُبَارِكٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْخَصِيبِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا فِي يَدِهِ خَلْقَةً مِنْ صُفْرِ فَقَالَ مَا هَذِهِ الْخَلْقَةُ؟ قَالَ هَذِهِ مِنَ الْوَاهِنَةِ قَالَ أَنْزَعَهَا فَبَانَتْهَا لَا تَرِيدُكَ إِلَّا وَهْنًا.

۴۰: بَابُ النُّشْرَةِ

۳۵۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ سَلْيَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْرُوصِ عَنْ أُمِّ جُنْدَبٍ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَمَى جَمْرَةَ الْقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَبِعَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَيْجَمٍ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا بِهِ بَلَاءٌ لَا يَسْكَلُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ انْتَوَيْتِ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ فَأَتِي بِمَاءٍ فَغَسَلْ يَدَيْهِ وَمَضْمَضْ فَأَهْ ثُمَّ اغْطَاهَا فَقَالَ اسْقِيهِ مِنْهُ وَصَبِي عَلَيْهِ مِنْهُ وَاسْتَشْفِي اللَّهَ لَهُ قَالَتْ فَلَقِيْتُ الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ: لَوْ وَهَبْتُ لِي مِنْهُ فَقَالَتْ إِنْ مَا هُوَ لِهَذَا الْمُبْتَلَى قَالَتْ فَلَقِيْتُ الْمَرْأَةَ مِنَ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْغَلَامِ فَقَالَتْ بَرَأَ وَعَقَلَ عَقْلًا لَيْسَ كَعَقُولِ النَّاسِ.

۴۱: بَابُ الْإِسْتِشْفَاءِ

بِالْقُرْآنِ

۳۵۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ عُثَيْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيِّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ

قرآن کریم ہے۔

أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْخَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ.

۳۲: بَابُ قَتْلِ ذِي الطُّفَيْتَيْنِ

جواب: دودھاری والا سانپ مار ڈالنا

۳۵۳۴: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھاری والا سانپ مار ڈالنے کا امر فرمایا کیونکہ یہ خبیث سانپ اندھا کر دیتا ہے اور حمل گرا دیتا ہے۔

۳۵۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَتْلِ ذِي الطُّفَيْتَيْنِ فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَ يُصِيبُ الْحَبْلَ.

يَعْنِي خَيْثَ خَبِيثَةٍ.

۳۵۳۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سانپوں کو مار دیا کرو خصوصاً دو دھاری سانپ اور دم کٹے سانپ کو کیونکہ یہ دونوں بینائی زائل کر دیتے ہیں اور حمل ساقط کر دیتے ہیں۔

۳۵۳۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَ بِنِ الشَّرْحِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَ اقْتُلُوا ذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَ الْاَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَ يُسْقِطَانِ الْحَبْلَ.

جواب: نیک قال لینا پسندیدہ ہے اور بد قال

۳۳: بَابُ مَنْ كَانَ يُعْجِبُهُ الْفَالُ وَ يَكْرَهُ

لینا ناپسندیدہ ہے

الطَّيْرَةَ

۳۵۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی قال پسند تھی اور بد قالی ناپسند۔

۳۵۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ لُمَيْرٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الْفَالُ الْخَسَنُ وَ يَكْرَهُ الطَّيْرَةَ.

۳۵۳۷: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بیمار از خود متعدی نہیں ہوتی (بلکہ اسباب مثلاً جراثیم وغیرہ سے پھیلتی ہے جاہلیت کے لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ بعض بیماریاں از خود متعدی ہوتی ہیں) اور بد قالی درست نہیں اور نیک قال پسندیدہ ہے۔

۳۵۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَ أَحَبُّ الْفَالِ الصَّالِحِ.

۳۵۳۸: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بد قالی شرک ہے

۳۵۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَجِيحٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عِيْسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زَرِّ عَنْ عَبْدِ

اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطيرة شرک و ما منّا الا ولكن اللہ یذهبہ بالتوکل۔ (حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) ہم میں سے جس کو بدشگونی کا وہم ہو تو اللہ تعالیٰ توکل کی وجہ سے اسے دور فرما دیں گے۔

۳۵۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَذْرَى وَلَا طَيْرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا ضَفْرًا۔ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیماری از خود متعدی نہیں ہو سکتی اور بدقالی درست نہیں لو کوئی (منخوس) چیز نہیں اور صفر (کے مہینے میں نحوست) کچھ نہیں۔

خلاصہ الباب ☆ اب بھی لوگ الو کو اسی طرح ماہ صفر کو خصوصاً پہلے تیرہ دنوں کو منخوس سمجھتے ہیں یہ جاہلیت کا بے بنیاد خیال آپ نے اس کی تردید فرمائی ہے۔ اسی طرح الو کے متعلق ایک غلط خیال یہ بھی تھا کہ مقتول کی روح الو کی صورت میں ماری ماری پھرتی ہے اور پیاس پیاس پکارتی ہے جب اس کا بدلہ لے لیا جائے تو غائب ہو جاتی ہے آپ نے اس کی بھی تردید فرمائی۔

۳۵۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا وَكَيْعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي جَنَابٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَذْرَى وَلَا طَيْرَةَ وَلَا هَامَةَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ : فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَعِيرُ يَكُونُ بِهِ الْجَرْبُ فَتَجْرُبُ بِهِ الْإِبِلُ قَالَ زَالِكُ الْقَدْرُ : فَمَنْ الْجُوبُ الْأَوَّلُ۔ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیماری کا متعدی ہونا کچھ نہیں بدقالی کچھ نہیں الو (کی نحوست) کچھ نہیں ایک مرد کھڑے ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کو خارش ہوتی ہے پھر اس سے باقی اونٹوں کو بھی خارش ہو جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ تقدیر ہے ورنہ پہلے اونٹ کو کس سے خارش لگی۔

خلاصہ الباب ☆ جس اللہ کے امر سے پہلے اونٹ کو خارش ہوئی اسی کے امر سے دوسرے کو بھی ہوئی۔

۳۵۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسَهَّرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُورَدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصْحِ۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیمار کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے۔

خلاصہ الباب ☆ ممکن ہے کہ باذن خداوندی یہ تندرست بیمار پڑ جائے پھر اس کو عندوی (بیماری کے متعدی ہونے) کا خیال آنے لگے اسی لئے یہ ضعیف الاعتقاد کے ساتھ مخصوص ہے تو ضعیف الاعتقاد شخص کے لئے یہ حکم نہیں جیسا کہ آئندہ روایت سے معلوم ہو رہا ہے۔

۳۴: بَابُ الْجُدَامِ

بَابُ: جَدَام

۳۵۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَفُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ خَلْفِ الْعَسْقَلَانِيُّ قَالُوا: ثنا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا مَفْضَلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ خَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ مَجْدُومٍ فَأَدْخَلَهَا مَعَهُ فِي الْقُصْعَةِ ثُمَّ قَالَ: كُلْ ثِقَةً بِاللَّهِ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ.

۳۵۳۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جذامی مرد کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ پیالہ میں داخل کر کے ارشاد فرمایا: کھاؤ اللہ پر بھروسہ ہے اور اسی پر اعتماد ہے۔

۳۵۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي هِنْدٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تُدِيمُوا النَّظَرَ إِلَى الْمَجْدُومِينَ.

۳۵۳۳: سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جذامیوں کی طرف ٹھنکی باندھ کر مت دیکھا کرو۔

۳۵۳۴: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زَافِعٍ ثنا هُشَيْمٌ عَنْ لَيْلَى بِنِ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الشَّرِيدِ يُقَالُ لَهُ عَمْرُو عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْدُومٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَرْجِعْ فَقَدْ بَايَعْنَاكَ.

۳۵۳۴: آل شرید کے ایک مرد عمرو کہتے ہیں کہ ان کے والد نے بتایا کہ قبیلہ ثقیف کے وفد میں ایک جذامی مرد تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیغام بھیجا کہ واپس ہو جاؤ ہم نے تمہیں بیعت کر لیا۔

۳۵: بَابُ السِّحْرِ

بَابُ: جَادُو

۳۵۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ يَهُودِيٍّ مِنْ يَهُودِ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَيْدُ بْنُ الْأَعْصَمِ حَتَّى كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَلَا يَفْعَلُهُ قَالَتْ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ دَعَا: ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اشْعُرِي أَنْ اللَّهَ قَدْ افْتَانِي فِيمَا اسْتَفَيْتَهُ فِيهِ؟

۳۵۳۵: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بنو زریق کے ایک یہودی نے سحر کیا اس کا نام لید بن اعصم تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت ہو گئی کہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ فلاں کام کرتے ہیں حالانکہ آپ وہ کام نہ کرتے تھے ایک دن یا رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی پھر دعا کی پھر دعا کی پھر فرمایا: اے عائشہ تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتادی جو میں معلوم کرنا چاہتا تھا؟ میرے پاس دو مرد آئے ایک میرے سر کے

جاء نبی رجلاًن فجلس أحدهما عند رأسي والآخر عند رجلي فقال الذي عند رأسي للذي عند

پاس بیٹھ گیا اور دوسری قدموں میں جو سر کے پاس بیٹھا تھا اس نے پاؤں کی طرف بیٹھے ہوئے مرد سے کہا یا پاؤں کی طرف والے نے سر کی طرف والے سے کہا۔ اس مرد کو کیا بیماری ہے؟ جواب دیا اس پر جادو ہے پوچھا کس نے جادو کیا؟ جواب دیا لبید بن اعصم نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا؟ جواب دیا کہ کنگھی میں اور ان بالوں میں جو کنگھی کرتے میں گرتے ہیں اور نر کھجور کے خوشہ کے غلاف میں پوچھا یہ چیزیں کہاں ہیں؟ جواب دیا کہ ذی اروان کے کنویں میں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کنویں پر تشریف لائے تو فرمایا اے عائشہ اس کنویں کا پانی مہندی کے پانی کی طرح (رنگین) تھا اور وہاں کے درخت شیطانوں کے سرخنوم ہوتے تھے۔ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول آپ نے اسے جلا

کیوں نہ ڈالا فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے عاقبت دی اور میں نے پسند نہ کیا کہ لوگوں میں شر پھیلاؤں پھر آپ نے امر فرمایا: چنانچہ وہ سب اشیاء دفن کر دی گئیں۔

۳۵۳۶: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کو ہر سال بیماری ہو جاتی ہے اس زہریلی بکری کی وجہ سے جو آپ نے (خیبر میں ایک یہودن کی دعوت میں) کھائی آپ نے فرمایا: مجھے جو بیماری بھی ہوئی وہ اس وقت بھی میرے مقدر میں لکھی ہوئی تھی جب سیدنا آدم علیہ السلام مٹی کے پتلے تھے۔

رَجُلِي أَوْ الَّذِي عِنْدَ رَجُلِي لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا وَجَعَ الرَّجُلُ؟

فَقَالَ مَطْبُوتٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ

الْأَعْصَمِ.

قَالَ فِي مُشَبَّطٍ وَ مُشَاطَةٍ وَ جَفِّفَ طَلْعَةٌ ذَكَرَ قَالَ

وَ أَيْنَ هُوَ؟

قَالَ فِي بئرِ ذِي أَرْوَانَ.

قَالَتْ فَاتَاهَا النَّبِيُّ ﷺ فِي أَنَسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ

ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ وَاللَّهِ يَا عَائِشَةُ لَكَانَ مَاءُ هَا نِقَاعَةُ الْجَنَاءِ وَ

لَكَانَ نَخْلَهَا رُؤْسُ الشَّيَاطِينِ.

قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا أَحْرَقْتَهُ؟ قَالَ لَا

إِنَّمَا أَنَا فَقَدْ غَافَنِي اللَّهُ وَ كَرِهْتُ أَنْ أُبِيرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ

شَرًّا.

فَأَمَرَ بِهَا فُدِّفَتْ.

۳۵۳۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ ابْنُ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارِ الْجَمْمُصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْعَنْبَسِيُّ عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي خَبِيبٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدِ الْمَصْرِيِّ قَالَ ثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَا يَزَالُ يُصِيبُكَ كُلَّ عَامٍ وَ جَعَّ مِنْ الشَّاةِ الْمَسْمُومَةِ الَّتِي أَكَلْتُ قَالَ مَا أَصَابَنِي شَيْءٌ مِنْهَا إِلَّا وَهُوَ مَكْتُوبٌ عَلَيَّ وَ أَدَمُ فِي طَبِئْتِهِ.

۳۶: بَابُ الْفَرْعِ وَالْأَرَقِ وَآمَاءِ

يُتَعَوَّذُ مِنْهُ

۳۵۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا وَهْبُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ ابْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا نَزَلَ مُنْزِلًا قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْمَنْزِلِ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَجِلَ مِنْهُ .

۳۵۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ : حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ لَمَّا اسْتَعْمَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الطَّائِفِ جَعَلَ يَعْزِضُ لِي شَيْءٌ فِي صَلَاتِي حَتَّى مَا أَدْرِي مَا أَصْلِي فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ رَحَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ أَبِي الْعَاصِ ؟

قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! غَرَضٌ لِي شَيْءٌ فِي صَلَاتِي حَتَّى مَا أَدْرِي مَا أَصْلِي قَالَ ذَاكَ الشَّيْطَانُ أَذْنُهُ فَذَنُوتُ مِنْهُ فَجَلَسْتُ عَلَى صَدْرِي قَدَمِي قَالَ فَضْرَبْ صَدْرِي بِيَدِهِ وَتَفَلَّ فِي فَمِي : وَقَالَ أَخْرُجْ عَدُوَّ اللَّهِ فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ : " الْحَقُّ بِعَمَلِكَ "

قَالَ فَقَالَ عُثْمَانُ فَلَعَمْرِي مَا أَحْسِبُهُ خَالِطِي

بَعْدُ .

۳۵۳۹: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ حَيَّانٍ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا أَبُو جَنَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

بِأَبٍ : گھبراہٹ اور نیند اچاٹ ہونے کے

وقت کی دعا

۳۵۳۷: حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب م میں سے کوئی کسی منزل میں پڑاؤ ڈالے (اور اس وقت) یہ دعا پڑھے : اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا نَزَلَ مُنْزِلًا قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْمَنْزِلِ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَجِلَ مِنْهُ .

۳۵۳۸: حضرت عثمان بن ابی العاصؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طائف کا عامل (گورنر) مقرر فرمایا تو مجھے جو نماز پڑھ رہا ہوں اس سے ڈھول ہو جاتا میں نے یہ حالت دیکھی تو سفر کر کے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: ابن ابی العاص؟ میں نے عرض کیا جی۔ اے اللہ کے رسول فرمایا: کیسے آنا ہوا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے نماز میں کچھ خیال آنے لگا یہاں تک کہ یہ بھی دھیان نہیں رہتا کہ کون سی نماز پڑھ رہا ہوں۔ فرمایا: یہ شیطان (کا اثر) ہے قریب ہو جاؤ میں آپ کے قریب ہوا اور بچوں کے بل (مؤدب) بیٹھ گیا آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور میرے منہ میں تھکرا اور فرمایا اے دشمن خدا نکل جا تین بار ایسا ہی کیا پھر فرمایا: (جاؤ) اپنے فرائض سرانجام دو۔ حضرت عثمان فرماتے ہیں قسم ہے کہ اس کے بعد شیطان نے مجھے دوسرہ نہ ڈالا۔

۳۵۳۹: حضرت ابویعلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک

أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا جَاءَهُ أَغْرَابِيٌّ فَقَالَ إِنِّي أَخَا وَجَعًا فَقَالَ مَا وَجَعُ أَحْيِكَ قَالَ بِهِ لَمَمٌ قَالَ أَذْهَبُ فَأَقْبِي بِهِ قَالَ فَذَهَبَ فَجَاءَ بِهِ فَأَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَسَمِعْتُهُ عَوْدَهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَارْبَعِ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْبَقْرَةِ وَآيَتَيْنِ مِنْ وَسْطِهَا: ﴿وَاللَّهُمَّ إِلَهَ وَاحِدٌ﴾ [البقرة: ۱۶۳] وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ وَثَلَاثِ آيَاتٍ مِنْ خَاتِمَتِهَا وَآيَةَ مِنْ آلِ عِمْرَانَ أَحْسِبُهُ قَالَ: ﴿شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ﴾ وَآيَةَ مِنَ الْأَعْرَافِ: ﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ﴾ [الأعراف: ۵۴] الَّذِي خَلَقَ الْآيَةَ وَآيَةَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ وَآيَةَ مِنَ الْعَجَنِ ﴿وَإِنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا﴾ [الحج: ۳] مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَعَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الصَّافَاتِ وَثَلَاثٍ مِنْ آخِرِ الْحَشْرِ: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ [الإحلاس: ۱] وَالْمُعَوَّدَتَيْنِ فَقَامَ الْأَغْرَابِيُّ قَدْ بَرَاءَ لَيْسَ بِهِ نَأْسٌ.

دیہاتی حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا بھائی بیمار ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا: کیا بیماری ہے؟ بولا اسے آسب ہے۔ فرمایا: جاؤ اور اسے میرے پاس لے آؤ۔ وہ گیا اور اسے لے آیا اور آپ کے سامنے اسے بٹھا دیا میں نے سنا آپ نے اس پر یہ دم کیا سورہ فاتحہ سورہ بقرہ کی ابتدائی چار آیات اور درمیان سے دو آیتیں: ﴿وَاللَّهُمَّ إِلَهَ وَاحِدٌ﴾ اور آیہ الکرسی اور بقرہ کی آخری تین آیات اور آل عمران کی ایک آیت میرا گمان ہے کہ ﴿شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ﴾ تھی اور اعراف کی آیت مبارکہ ﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ...﴾ اور مؤمنون کی (آخری) آیت ﴿وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ﴾ اور سورہ جن کی آیت ﴿وَإِنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا...﴾ اور سورہ صافات کی ابتدائی دس آیات اور حشر کی تین آیات اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ اور معوذتین پھر وہ دیہاتی تندرست ہو کر ایسے کھڑا ہوا کہ تکلیف کا کچھ اثر بھی باقی نہ تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب اللباس

کتاب لباس (یعنی کپڑا پہننے کے احکام)

۱: بَابُ لِبَاسِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

بَابُ: آنحضرت کے لباس کا بیان

۳۵۵۰: ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے آنحضرت نے نماز پڑھی ایک اونی چادر میں جس میں نقش تھے پھر نماز پڑھ کر آپ نے فرمایا: اس چادر کے نیل بوتوں نے مجھ کو غافل کر دیا (نماز میں) یہ چادر ابو جہم کے پاس لے جا (انہوں نے یہ چادر آپ کو بھیجی تھی) اور ان سے ایک سادہ چادر مجھے لا دو۔

۳۵۵۱: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے مجھے ایک موٹا سا تہبند نکال کر دیا جو یمن میں بنا جاتا ہے اور یہ عام سی چادر جس کو ملبہ کہتے ہیں پھر قسم کھا کر مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ان دو کپڑوں میں ہوا۔

۳۵۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمِيضَةٍ لَهَا أَغْلَامٌ فَقَالَ شَغَلَنِي أَغْلَامٌ هَذِهِ إِذْ هَبُوا بِهَا أَبِي جَهْمٍ وَانْتَوْنِي بِأَنْبِجَانِيَّةٍ.

۳۵۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ الْخَبَرِيُّ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةَ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ لِي إِزَارًا غَلِيظًا مِنْ التَّنِي تَضَعُ بِالْيَمَنِ وَكِنَاءٌ مِنْ هَذِهِ الْأَكْسِيَةِ الَّتِي تُدْعَى اللَّبْدَةَ فَأَقْسَمْتُ لِي لَقَبَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهَا.

۳۵۵۲: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز ادا فرمائی آپ نے اس پر گرہ باندھ لی تھی (تا کہ کھل نہ جائے)۔

۳۵۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتِ الْجَعْفَرِيُّ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَخْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي شِمْلَةٍ قَدْ عَقَدَ عَلَيْهَا.

۳۵۵۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نجران

۳۵۵۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثنا ابْنُ وَهْبٍ ثنا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

کی بنی ہوئی ایک چادر موٹے حاشیہ (کنارہ) والی پہنے ہوئے تھے۔

۳۵۵۴: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے کو برا بھلا کہتے نہ دیکھا اور نہ آپ کے کپڑے سے تہ کر کے رکھے جاتے (اس لئے کہ اتنے کپڑے تھے ہی نہ کہ تہ کر کے رکھیں)۔

۳۵۵۵: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون آپ کی خدمت میں چادر لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول یہ چادر اپنے ہاتھوں سے میں نے اس لئے بنی کہ آپ پہنیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمائی آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی پھر آپ وہ چادر زیب تن فرما کر باہر ہمارے پاس تشریف لائے وہ چادر آپ کا تہبند تھی تو فلاں بن فلاں آئے ان کا نام ذکر کیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ چادر کیا خوب ہے۔ آپ مجھے پہنا دیجئے آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے اور اندر جا کر اسے تہ کر کے ان کے پاس بھیج دی تو لوگوں نے اس سے کہا بخدا تم نے اچھا نہیں کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ چادر کسی نے پیش کی تھی آپ کو اس کی حاجت تھی پھر تم نے مانگ لی حالانکہ تمہیں یہ معلوم بھی ہے کہ آپ

سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے وہ کہنے لگا بخدا میں نے یہ پہننے کے لئے نہیں لی میں نے تو اس لئے مانگی کہ یہ میرا کفن ہے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس روز ان صاحب کا انتقال ہوا ان کا کفن وہی چادر تھی۔

۳۵۵۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون زیب تن فرماتے اور ٹوٹا ہوا جو تا خود ہی سی لیتے اور موٹے سے موٹا کپڑا

مالک قال كنت مع النبي ﷺ رداء نجراني غليظ الحامية

۳۵۵۴: حدثنا عبد القدوس بن محمد ثنا بشر بن عمر ثنا ابن لهيعة حدثنا أبو الأسود عن عاصم بن عمر بن قتادة عن غلب بن الحسين عن عائشة قالت ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسب احدا ولا يطوى له ثوب.

۳۵۵۵: حدثنا هشام بن عمار ثنا عبد العزيز بن ابي حازم عن ابنه عن سهل بن سعد الساعدي رضي الله تعالى عنه ان امرأة جئت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ببرد قال الشملة يا رسول الله اني نسجت هذه بيدي لا اكسوكها فاخذها رسول الله صلى الله عليه وسلم محتاجا اليها فخرج عليا فيها واتها لازارة فجاء فلان بن فلان (رجل سماه يومئذ) فقال يا رسول الله! ما احسن هذه البردة اكسيتها قال نعم فلما دخل طواها وارسل بها اليه فقال له القوم والله ما احسنت كسبها النبي صلى الله عليه وسلم محتاجا اليها ثم سألته ايها؟ وقد علمت انه لا يرذ سايلا فقال ابي والله! ما سألته ايها لا بسنها ولكن سألته ايها لتكون كفتي.

فقال سهل: فانت كفتي يوم مات.

۳۵۵۶: حدثنا يحيى بن عثمان بن سعيد ابن كثير بن دينار الحمصي ثنا بقیة بن الوليد عن يوسف بن ابي كثير عن نوح بن ذكوان عن الحسن بن انس قال لبس

رسول اللہ ﷺ الصوف واخذني المخصوف وليس بيمن ليته -
ثوبنا خشنا خشنا.

۲: بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا لَبَسَ ثَوْبًا

جَدِيدًا

۳۵۵۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ ثنا أَصْبَغُ بْنُ زَيْدٍ ثنا أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ لَبَسَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ غَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ أَوْ أَلْقَى فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِي كَنْفِ اللَّهِ وَفِي حِفْظِ اللَّهِ وَفِي سِرِّ اللَّهِ حَيًّا وَمَيِّتًا قَالَهَا ثَلَاثًا.

۳۵۵۸: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَانِيَ عَلِيٍّ عُمَرَ فَمِيضًا أَيْضًا فَقَالَ ثَوْبُكَ هَذَا غَيْبِلٌ أَمْ جَدِيدٌ؟ قَالَ لَا بَلْ غَيْبِلٌ قَالَ أَلْبَسَ جَدِيدًا وَعَشَّ حَمِيدًا وَنُتَّ شَهِيدًا.

بَابُ: نِيَا كَيْثُ اِبْتِهَانِ كِي

دُعَا

۳۵۵۷: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نیا کپڑا پہنا اور کہا (ترجمہ) تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے ستر چھپانے اور زندگی میں زینت کے لئے یہ کپڑا پہنایا یا پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو نیا کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھے: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي پھر پرانے کپڑے کو صدقہ کر دے تو وہ زندگی اور موت ہر حال میں اللہ کی نگہبانی اور حفاظت میں رہے۔ تم باریکی ارشاد فرمایا۔

۳۵۵۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سفید کرتے پہنے دیکھا تو فرمایا: تمہارا یہ کپڑا دھلا ہوا ہے یا نہیں عرض کیا نیا نہیں ہے دھلا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا نئے کپڑے پہنو قابل تعریف زندگی گزارو اور شہادت کی موت مرو۔

☆ خلاصۃ الباب واقع حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قابل تعریف زندگی گزارنی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں شہادت سے سرفراز فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حرف بحرف پورا ہوا۔ (غلوں)

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایسی عظیم ہستی ہیں کہ ان کے متعلق اپنے تو اپنے غیر بھی رطب اللسان ہیں۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دینی عظمت کا تو لوگوں کو اندازہ ہی ہے لیکن وہ کتنے بڑے منتظم و سربراہ مملکت تھے اُس کا اندازہ غیروں کو تو ہو گیا لیکن اپنوں نے اُن کی اصطلاحات سے استفادہ نہیں کیا۔ آج بھی ناروے جیسے ملک میں وزیر بننے کے لیے "عمریڈلاء" (یعنی عمر کے قوانین) کا مضمون پاس کرنا ضروری ہے۔ (ابو عاز)

۳۰: بَابُ مَا يُهَىٰ عِنْدَ مِنَ اللَّبَاسِ

۳۵۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَانَ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ لِبَاسَيْنِ فَأَمَّا اللَّبَسَانِ فَاشْتِمَالُ الصَّمَاءِ وَالِاخْتِبَاءُ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

۳۵۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَمْرٍ خَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ لِبَاسَيْنِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَغَنِ الْإِخْتِبَاءِ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ يُفْضَى بِفَرْجِهِ إِلَى السَّمَاءِ.

۳۵۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَمْرَةَ عَنْ عَابِثَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَالِاخْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْتَ مُفْضٍ فَرْجَكَ إِلَى السَّمَاءِ.

۳۱: بَابُ مَمْنُوعِ لِبَاسِ

۳۵۵۹: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے دو لباسوں سے منع فرمایا ایک اشتمال صماء سے (ایک ہی کپڑا پورے بدن پر اس طرح لپیٹ لینا کہ ہاتھ پاؤں بھی نہ ہلا سکے بسا اوقات کپڑا ذرا چھوٹا ہو تو اس میں ستر کھلنے کا اندیشہ بھی ہوتا ہے) اور ایک ہی کپڑا ہو تو ایسے گوٹ مار کر بیٹھنا کہ ستر کھلا رہے۔

۳۵۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے لباسوں سے منع فرمایا: اشتمال صماء سے اور ایک ہی کپڑا ہو تو ایسے انداز سے لپیٹنا کہ شرمگاہ آسمان کی طرف کھلی رہے۔

۳۵۶۱: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے لباسوں سے منع فرمایا: اشتمال صماء سے اور ایک ہی کپڑا ایسے لپیٹنے سے کہ شرمگاہ آسمان کی طرف کھلی ہو۔

۳۲: بَابُ لُبْسِ الصُّوفِ

۳۵۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي يَا بَنِي لَوْ شَهِدْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَتْنَا السَّمَاءُ لَحَبْتُ أَنْ رِيحًا رِيحَ الصَّانِ.

۳۵۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَفَّانَ بْنِ كِرَامَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ثَنَا الْأَخْوَصُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ

۳۲: بَابُ بَالُونَ كَا كِطْرٍ مَهْنًا

۳۵۶۲: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے اپنے صاحبزادہ سے فرمایا بیٹا اگر تو ہمیں اس حالت میں دیکھتا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور بارتیں برسی تو تمہیں لگتا کہ ہماری بو بھیڑ کی بو ہے۔ (یعنی بالوں کا لباس پہننے سے ایسی بو آنے لگتی ہے)۔

۳۵۶۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے

پاس باہر تشریف لائے آپ رومی جبہ پہنے ہوئے تھے جو بالوں کا بنا ہوا تھا اس کی آستینیں جگ تھیں آپ نے اسی ایک کپڑے میں ہمیں نماز پڑھائی آپ کے جسم اطہر پر اس کے علاوہ کچھ نہ تھا۔

۳۵۶۳: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور بالوں کا جبہ جو پہن رکھا تھا اسی کو پلٹ کر چہرہ صاف کر لیا۔

۳۵۶۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے کان میں داغ دے رہے ہیں اور میں نے آپ کو (بالوں کی) کھلی کا تہبند باندھے دیکھا۔

پانچ: سفید کپڑے

۳۵۶۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے کپڑوں میں سب سے بہتر سفید کپڑے ہیں اس لئے انہی کو پہنا کر اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔

۳۵۶۷: حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور عمدہ ہوتے ہیں۔

۳۵۶۸: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین لباس جس میں تم اللہ کی بارگاہ میں حاضری دو اپنی قبروں میں اور مسجدوں میں سفید لباس

الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ زَوْمِيَّةٌ مِنْ صُوفٍ صَبِيغَةُ الْكُمَيْنِ فَصَلَّى بِنَا فِيهَا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ غَيْرُهَا.

۳۵۶۳: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ وَاحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَا ثنا مروان بن محمد ثنا يزيد بن السمط حَدَّثَنِي الْوَضِيئُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ غَلْقَمَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَقَلَبَ جُبَّةَ صُوفٍ كَانَتْ عَلَيْهِ فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ.

۳۵۶۵: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثنا موسى ابن الفضل عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُسَمُّ عَنَمًا فِي أذَانِهَا وَرَأَيْتُهُ مُتَوَرِّدًا بِكِسَاءٍ.

۵: بَابُ الْبَيَاضِ مِنَ الشِّيَابِ

۳۵۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَّنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْعَمَكِيُّ عَنْ ابْنِ خَثِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ فَالْبَسُوهَا وَكَفَنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ.

۳۵۶۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَسُوهَا ثِيَابَ الْبَيَاضِ فَإِنَّهَا أَطَهَرُ وَأَطْيَبُ.

۳۵۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانِ الْأَزْرُقِيُّ ثنا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ثنا مروان بن سالم عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ شَرِيحِ بْنِ عُبَيْدِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وسلم ان احسن ما رزتم الله به في قبوركم و
مناجيدكم البياض.

ہے۔ (معلوم ہوا کہ سفید رنگ بہتر ہے نماز بھی سفید
کپڑے میں بہتر ہے)۔

۶: بَابُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ

پاب: تکبر کی وجہ سے کپڑا لٹکانا

۳۵۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ ح وَ
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَجْرُ ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ
اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۳۵۶۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: جو تکبر اور فخر کی وجہ سے اپنے کپڑے لٹکائے اللہ
تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف نظر التفات نہ فرمائیں
گے۔

۳۵۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ غَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۳۵۷۰: حضرت عطیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو
سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو تکبر اور غرور کی
وجہ سے اپنا پانجامہ لٹکائے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی
طرف نظر التفات نہ فرمائیں حضرت عطیہ فرماتے ہیں
کہ میں بلاط میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ملا اور
ان کے سامنے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی
روایت ذکر کی تو اپنے کانوں کی طرف اشارہ کر کے
فرمانے لگے کہ میرے کانوں نے یہ حدیث سنی اور
میرے دل نے اسے محفوظ رکھا۔

قال فلقيت ابن عمر بالبلاط فذكرت له
حديث أبي سعيد رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله
عليه وسلم فقال وأشار إلى أذنيه: سمعته أذناي ووعاه
قلبي.

۳۵۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَرَّ بِأَبِي هُرَيْرَةَ فَتَى مِنْ قُرَيْشٍ
يَجْرُ سَبَلَهُ فَقَالَ يَا بَنَ أَخِي إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ
اللَّهُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۳۵۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے
ایک قریشی نوجوان گزرا جو اپنی چادر گھسیٹ رہا تھا
فرمایا: بھتیجے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
فرماتے سنا جو تکبر و غرور میں اپنے کپڑے گھسیٹے روز
قیامت اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر التفات نہ فرمائیں
گے۔

۷: بَابُ مَوْضِعِ الْإِزَارِ أَيْنَ هُوَ؟

پاب: پانجامہ کہاں تک رکھنا چاہئے؟

۳۵۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو الْأَخْوَصِ

۳۵۷۲: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری یا اپنی پنڈلی کا پیچے کا ہٹھ پکڑ کر فرمایا: یہ ہے ازار کی جگہ اگر یہ پسند نہ ہو تو اس سے کچھ نیچے یہ بھی پسند نہ ہو تو اس سے کچھ نیچے یہ بھی پسند نہ ہو تو ٹخنوں پر ازار رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَسْفَلِ عَضَلَةِ سَاقِي أَوْ سَاقِهِ فَقَالَ هَذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَاسْفَلَ فَإِنْ أَبَيْتَ فَاسْفَلَ فَإِنْ أَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ.

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

۳۵۷۳: حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے عرض کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ازار کے متعلق کچھ سنا؟ فرمانے لگے جی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: مؤمن کی ازار اس کی نصف ساق تک ہونی چاہئے اور نصف ساق اور ٹخنوں کے درمیان ہو تو اس میں کچھ حرج (گناہ) نہیں ہے اور لیکن ٹخنوں

۳۵۷۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْمَلَاءِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا فِي الْإِزَارِ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِزَارَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقِهِ لَا جَنَاحَ عَلَيْهِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ وَمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فِي النَّارِ يَقُولُ ثَلَاثًا لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطْرًا.

سے نیچے ہو تو (ٹخنوں کا) وہ حصہ آگ میں جلے گا تین بار آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف التفات بھی نہ فرمائیں گے جو تکبر و غرور میں اپنی ازار گھسیٹے۔

۳۵۷۴: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سفیان بن اہل اپنے کپڑے مت لٹکاؤ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کپڑا لٹکانے والے کو پسند نہیں فرماتے۔

۳۵۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنبَانَا شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا سُفْيَانَ بْنَ سَهْلٍ لَا تُسَبِّلْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُسَبِّلِينَ.

باب: قمیص پہننا

۸: بَابُ لُبْسِ الْقَمِيصِ

۳۵۷۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قمیص سے زیادہ کوئی کپڑا پسند نہ تھا۔

۳۵۷۵: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الثَّوْرِيُّ ثنا أَبُو ثَمِيلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ ثَوْبَ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْقَمِيصِ.

۹ : بَابُ طَوْلِ الْقَمِيصِ كَمْ هُوَ؟

۳۵۷۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا الحسن بن علي بن أبي زياد عن سالم بن عبد الله بن أبي عمير عن أبيه عن النبي ﷺ قال الأسبال في الأزار والقميص والعمامة من جر شئنا خيلاء لم ينظر الله إليه يوم القيامة.
قال أبو بكر: ما أغربته.

بَابُ : قَمِيصِ كِي لِسَابِي كِي حِد

۳۵۷۶ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسبال ازار قمیص اور عمامہ سب میں ہوتا ہے جو تکبر کی وجہ سے کوئی چیز بھی لٹکائے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف التفات نہ فرمائیں گے۔

۱۰ : بَابُ كُمْ الْقَمِيصِ كَمْ يَكُونُ

۳۵۷۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَزْدِيُّ ثنا أَبُو غَسَّانٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَقَالَ ثنا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ ثنا ابْنُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْبَسُ قَمِيصًا قَصِيرَ الْيَدَيْنِ وَالطُّوْلِ.

بَابُ : قَمِيصِ كِي آسْتِيْنِ كِي حِد

۳۵۷۷ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم لبائی والی چھوٹی آستینوں والی قمیص (کرتہ) زیب تن فرماتے تھے۔ (یعنی کرتہ کی لبائی گھٹنوں تک اور آستین کی پہنچوں تک مناسب ہے)۔

۱۱ : بَابُ حَلِّ الْأَزَارِ

۳۵۷۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُثَيْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اثْبُتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبَايِعَتَهُ وَإِنْ زَرَ قَمِيصَهُ لِمُطَلَّقٍ.

بَابُ : گھنڈیاں کھلی رکھنا

۳۵۷۸ : حضرت قرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی آپ کے کرتے کی گھنڈی کھلی ہوئی تھی۔ (راوی حدیث) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاذ معاویہ اور ان کے بیٹے کو گرمی سردی جب بھی دیکھا ان کی گھنڈیاں کھلی ہوئیں تھیں۔

قال عروة فما رأيت معاوية ولا ابنه في شئ ولا ضيف إلا مطلقاً أزرأهما.

۱۲ : بَابُ لُبْسِ السَّرَاوِيلِ

۳۵۷۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَشَّارٍ ثنا يحيى بن عبد الرحمن قالوا ثنا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَسَاوَمَنَا سَرَاوِيلَ.

بَابُ : پانجامہ پہننا

۳۵۷۹ : حضرت سوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے پانجامہ کی قیمت طے کی۔

۱۳ : بَابُ ذَيْلِ الْمَرَأَةِ كَمَا يَكُونُ

۳۵۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْمُعْتَمِرِ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَمَا تَجُرُّ الْمَرَأَةُ مِنْ ذَيْلِهَا قَالَ: شَبْرًا قُلْتُ: إِذَا يَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ: ذِرَاعٌ لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ.

۳۵۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ عَنْ أَبِي الصَّدِيقِ النَّاجِيِّ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ أَرْوَاحَ النَّبِيِّ ﷺ رُجِحَتْ لَهُنَّ فِي الذَّيْلِ ذِرَاعًا فَكُنَّ يَأْتِينَ فَنَذِرُغُ لَهُنَّ بِالْقَصْبِ ذِرَاعًا.

۳۵۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَاوُزُ بْنُ هَارُونَ تَنَاوُزُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَزَّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ أَوْلَامَ سَلَمَةَ ذَيْلُكَ ذِرَاعٌ.

۳۵۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَاوُزُ بْنُ هَارُونَ تَنَاوُزُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَزَّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي ذَيْلِ النِّسَاءِ شَبْرًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِذَا تَخْرُجُ سَوْفَهُنَّ قَالَ: فَذِرَاعٌ.

۱۴ : بَابُ الْعِمَامَةِ السُّودَاءِ

۳۵۸۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَاوُزُ بْنُ هَارُونَ تَنَاوُزُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُسَارِيرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ.

۳۵۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَاوُزُ بْنُ هَارُونَ تَنَاوُزُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَمَا تَجُرُّ الْمَرَأَةُ مِنْ ذَيْلِهَا قَالَ: شَبْرًا قُلْتُ: إِذَا يَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ: ذِرَاعٌ لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ.

پاؤں: عورت آنچل کتنا مبارکھے؟

۳۵۸۰: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ سے دریافت کیا گیا کہ عورت اپنا آنچل کتنا لکائے (مبارکھے)؟ فرمایا: ایک بالشت میں نے عرض کیا کہ اس صورت میں (اس کے پاؤں) کھلے رہیں گے۔ فرمایا: ایک ہاتھ مبارکھے اس سے زیادہ نہیں۔

۳۵۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو ایک ہاتھ آنچل مبارکھنے کی اجازت تھی وہ ہمارے پاس آتیں تو ہم ان کو ایک ہاتھ ماپ کر دے دیتے۔

۳۵۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا یا ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے فرمایا: تمہارا دامن ایک ہاتھ مبارکھنا چاہئے۔

۳۵۸۳: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو ایک بالشت مبارکھنے کی اجازت دی تو انہوں نے عرض کیا کہ اس صورت میں عورتوں کی پنڈلیاں کھلی رہیں گے فرمایا پھر ایک ہاتھ مبارکھ لیں۔

پاؤں: سیاہ عمامہ

۳۵۸۴: حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا آپ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔

۳۵۸۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے موقع پر) مکہ میں داخل ہوئے اس وقت آپ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔

۳۵۸۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز (مکہ میں) داخل ہوئے اس وقت آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

پاؤں: عمامہ (کاشملہ) دونوں مونڈھوں کے

درمیان لٹکانا

۳۵۸۷: حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں آپ کے سر پر سیاہ عمامہ ہے اسکے دونوں کنارے آپ نے مونڈھوں کے درمیان لٹکا رکھے ہیں۔

پاؤں: ریشم پہننے کی ممانعت

۳۵۸۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں ریشم پہنے وہ آخرت میں ریشم نہ پہن سکے گا۔

۳۵۸۹: حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ریشم کی اقسام) دیباچ، حریر اور استبرق (وغیرہ پہننے) سے منع فرمایا۔

۳۵۹۰: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونا پہننے سے منع فرمایا اور فرمایا: یہ دنیا میں ان کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں ہمارے لئے۔

۳۵۹۱: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیراء کا

بن سلمة عن ابی الزبیر عن جابر ان النبی ﷺ دخل مكة و عليه عمامة سوداء.

۳۵۸۶: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا عبد الله ابننا موسى بن عبيدة عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر ان النبي ﷺ دخل يوم فتح مكة و عليه عمامة سوداء.

۱۵: بَابُ اِرْخَاءِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ

الْكَفَتَيْنِ

۳۵۸۷: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا أبو أسامة عن مساور حدثني جعفر بن عمرو بن حريث عن أبيه قال كاتني أنظر والي رسول الله ﷺ و عليه عمامة سوداء قد أرخى طرفيها بين كتفيه

۱۶: بَابُ كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ

۳۵۸۸: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا إسماعيل بن علية عن عبد العزيز بن صهيب عن انس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ من لبس الحرير في الدنيا لم يلبسه في الآخرة.

۳۵۸۹: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا علي بن مسهر عن الشيباني عن اشعث بن أبي الشعثاء عن معاوية بن سويد عن البراء قال نهى رسول الله ﷺ عن الديباچ والحرير والاستبرق.

۳۵۹۰: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا وكيع عن شعبة عن الحكم عن عبد الرحمن بن أبي ليلي عن حذيفة قال نهى رسول الله ﷺ عن لبس الحرير والذهب وقال هو لهم في الدنيا ولنا في الآخرة.

۳۵۹۱: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا عبد الرحيم بن

ایک ریشمی جوڑا دیکھا تو عرض کیا اے اللہ کے رسول اگر آپ یہ خرید لیں اور وفود سے ملاقات کے وقت اور جمعہ کے روز زیب تن فرمائیں تو کیا ہی اچھا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے وہ پہنے جس کا آخرت میں کچھ بھی حصہ نہ ہو۔

باب: جس کو ریشم پہننے کی

اجازت ہے

۳۵۹۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر بن عوام اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دی کھجلی (خارش) کی بیماری کی وجہ سے۔

باب: ریشم کی گوٹ لگانا جائز ہے

۳۵۹۳: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ریشمی کپڑے سے منع فرمایا کرتے تھے مگر جو اس قدر ہو اور ایک انگلی سے اشارہ کیا پھر دوسری پھر تیسری اور پھر چوتھی سے (کہ چار انگلی تک ریشم کی گوٹ درست ہے) اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ریشم سے منع فرمایا کرتے تھے۔

۳۵۹۴: حضرت اسماء کے غلام ابو عمر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا کہ آپ نے عمامہ خریدا جس کا حاشیہ (ریشمی) تھا آپ نے قینچی منگوا کر حاشیہ کاٹ ڈالا۔ میں حضرت اسماء کے پاس گیا تو ان سے اس کا تذکرہ کیا کہنے لگیں افسوس ہے ابن عمر پر۔ اری لڑکی! ذرا رسول اللہ کا جبہ تولاو۔ وہ ایک جبہ لائی جسکی

سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سَيِّئًا مِنْ خَرِيرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ ابْتِغَتْ هَذِهِ الْحُلَّةُ لِلتُّؤَدِ وَلِيَوْمِ الْجُمُعَةِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ.

۱۷: بَابٌ مِّنْ رُّحْصٍ لَهُ فِي لُبْسِ

الْحَرِيرِ

۳۵۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ نَبَأَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخِصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي قَمِيصَيْنِ مِنْ خَرِيرٍ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِمَا حَكَّةٌ.

۱۸: بَابُ الرُّحْصَةِ فِي الْعَلَمِ فِي الثُّوبِ

۳۵۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا حَفْصُ غِيَاثٍ عَنْ غَاصِمِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْخَرِيرِ وَالذِّبْيَاجِ إِلَّا مَا كَانَ هَكَذَا ثُمَّ أَشَارَ بِأَصْبَعِهِ ثُمَّ الثَّانِيَةَ ثُمَّ الثَّلَاثَةَ ثُمَّ الرَّابِعَةَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عَنْهُ.

۳۵۹۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا وَكَيْعٌ عَنْ مُعِينَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ مَوْلَى أَسْمَاءَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اشْتَرَى عِمَامَةً لَهَا عَلَمٌ فَذَعَا بِالْجَمَلَيْنِ فَحَقَّضَهُ فَذَخَلْتُ عَلَى أَسْمَاءَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا: فَقَالَتْ بُوَسًا لِعَبْدِ اللَّهِ يَا جَارِيَّةُ هَاتِي جُبَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ بِجُبَّةٍ مَكْفُوفَةِ الْكَمِّينِ

وَالْفَرَجَيْنِ بِالذِّيَابِ ج.

۱۹ : بَابُ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ

۳۵۹۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي الصَّغْبَةِ عَنْ أَبِي الْأَفْلَحِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْعَدَنِيِّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ حَرِيرًا بِشِمَالِهِ وَذَهَبًا بِيَمِينِهِ ثُمَّ رَفَعَ بِهِمَا يَدَيْهِ فَقَالَ : إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَيَّ ذُكُورًا أُمَّتِي : جَلَّ لِأَنَابِهِمْ .

۳۵۹۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ : عَنْ أَبِي فَاخِخَةَ حَدَّثَنِي هَبَيْرَةُ بْنُ يَرِيمَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُلَّةً مَكْفُوفَةً بِحَرِيرٍ أَمَا سَدَاهَا وَ أَمَا لَحْمَتَهَا : فَأَرْسَلَ اللَّهُ ! مَا أَصْنَعُ بِهَا؟ أَلْبَسَهَا؟ قَالَ لَا وَلَكِنْ اجْعَلْهَا خُمْرًا بَيْنَ الْقَوَاطِمِ .

۳۵۹۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ الْأَفْرَاقِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو : قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ فِي إِحْدَى يَدَيْهِ ثَوْبٌ مِنْ حَرِيرٍ وَ فِي الْأُخْرَى ذَهَبٌ فَقَالَ إِنَّ هَذَيْنِ مُحَرَّمٌ عَلَيَّ ذُكُورًا أُمَّتِي جَلَّ لِأَنَابِهِمْ .

۳۵۹۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي ذَيْبٍ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَمِيصَ حَرِيرٍ بِيْرَاءً .

۲۰ : بَابُ لُبْسِ الْأَحْمَرِ لِلرِّجَالِ

۳۵۹۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقَاضِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : مَا رَأَيْتُ

آستینیں اور گریبان اور کلیوں پر ریشم کی گوٹ لگی ہوئی تھی۔

پاؤں : عورتوں کے لئے ریشم اور سونا پہننا

۳۵۹۵ : حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم بائیں ہاتھ میں اور سونا دائیں ہاتھ میں پکڑا اور ہاتھ اٹھا کر فرمایا: یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں عورتوں کے لئے حلال ہیں۔

۳۵۹۶ : حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑہ کپڑے کا تحفہ آیا اور اس میں ریشم شامل تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مجھے بھیج دیا۔ میں آپ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ! میں اس کا کیا کروں؟ فرمایا: (تیرے لیے) نہیں بلکہ اس کو کاٹ کر (اپنی بیوی) فاطمہ کی اوڑھنیاں بنا لو۔

۳۵۹۷ : حضرت عبد اللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے آپ کے ایک ہاتھ میں ریشمی کپڑا اور دوسرے ہاتھ میں سونا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام اور عورتوں کے لئے حلال ہیں۔

۳۵۹۸ : حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو سیراء کی ریشمی قمیص پہنے دیکھا۔

پاؤں : مردوں کا سرخ لباس پہننا

۳۵۹۹ : حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی

کو نہ دیکھا بالوں میں کنگھی کئے ہوئے سرخ جوڑا پہنے ہوئے۔ (یہ سرخ دھاری دار یعنی حلہ تھا)۔

۳۶۰۰: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اتنے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما آئے یہ دونوں سرخ قمیص پہنے ہوئے تھے گرتے اور اٹھتے (کم سنی کی وجہ سے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور ان کو اٹھایا اور اپنی گود میں بٹھالیا پھر فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا کہ بلاشبہ تمہارے مال اور اولادیں آزمائش میں لائے ان دونوں کو دیکھا تو مجھ سے رہانہ گیا پھر آپ نے خطبہ شروع کر دیا۔

پایاب: کسم کارنگا ہوا کپڑا پہننا مردوں کے

لئے صحیح نہیں

۳۶۰۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقدم سے منع فرمایا (راوی حدیث) مزید کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے استاذ) حسن سے دریافت کیا کہ مقدم کیا ہوتا ہے؟ فرمایا: خوب سرخ (کسم میں) رنگا ہوا۔

۳۶۰۲: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مجھ کو میں یہ نہیں کہتا کہ تم کو منع فرمایا کسم کارنگ پہننے سے۔

۳۶۰۳: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے اذخر (ایک مقام ہے مکہ کے قریب) کی گھائی سے آپ نے میری طرف دیکھا میں ایک باریک چادر

أَجْمَلُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَرَجِّلًا فِي حُلَّةٍ حُمْرَاءَ.

۳۶۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ بَرَادٍ بْنُ يُونُسَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ابْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَاضِي مَرَوْ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ فَأَقْبَلَ حَسَنَ وَحُسَيْنَ عَلَيْهِمَا قَبِيضَانِ أَحْمَرَانِ يَغْتَرَانِ وَيَقُومَانِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا فِي خَجْرِهِ فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَأَيْتُ هَذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ لَكُمْ أَخَذَ فِي حُطْبَتِهِ.

۲۱: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمُعْصَفِرِ

لِلرِّجَالِ

۳۶۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَقْدَمِ.

قَالَ يَزِيدُ قُلْتُ لِلْحَسَنِ مَا الْمَقْدَمُ قَالَ الْمَشْبَعُ بِالْعُصْفَرِ.

۳۶۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ عَنْ لُبْسِ الْمُعْصَفِرِ.

۳۶۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا عَيْسَى ابْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْعَازِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ ثِيَابٍ آذَاخِرَ فَانْتَفَتَ إِلَيَّ وَعَلَى زِيْطَةَ مُضْرَجَةَ بِالْعُصْفَرِ فَقَالَ مَا هَذِهِ فَعَرَفْتُ مَا

باندھے تھا جو کسم میں رنگی ہوئی تھی آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے میں سمجھ گیا کہ آپ نے اسے برا جانا پھر میں اپنے گھر والوں میں آیا وہ چولہا جلارہے تھے میں نے اس چادر کو اس میں ڈال دیا (وہ جل کر خاک ہو گئی)

دوسرے دن میں پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا اے عبد اللہ وہ تیری چادر کہاں گئی؟ میں نے یہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا: تو نے اپنے گھر والیوں میں سے کسی کو کیوں نہ دے دی کیونکہ عورتوں کو اس کے پہننے میں کوئی برائی نہیں ہے۔

۲۲: بَابُ الصُّفْرَةِ لِلرِّجَالِ

بَابُ: مردوں کے لئے زرد لباس

۳۶۰۳: حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے آپ کے لئے پانی رکھا کہ آپ ٹھنڈک حاصل کریں اور نہائیں۔

۳۶۰۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَيْسَى بْنِ شُرْحَبِيلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ إِنَّا نَا النَّبِيَّ ﷺ فَوَضَعْنَا لَهُ مَاءً يَرْتَدُّ بِهِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِمِلْحَمَةٍ صَفْرَاءَ فَرَأَيْتُ اثْرَ الْوَرَسِ عَلَى عُنُقِهِ.

۲۳: بَابُ الْبَسِّ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَاكَ

بَابُ: جو چاہو پہنو بشرطیکہ اسراف

یا تکبر نہ ہو

۳۶۰۵: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ پیو صدقہ کرو اور پہنو بشرطیکہ اس میں اسراف یا تکبر کی آمیزش نہ ہو۔

سَرَفٌ أَوْ مَخِيلَةٌ

۳۶۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا وَالْبَسُوا مَا لَمْ يُخَالِطَهُ اسْرَافٌ أَوْ مَخِيلَةٌ.

۲۴: بَابُ مَنْ لَبَسَ شُهْرَةً مِنَ الثِّيَابِ

بَابُ: شہرت کی خاطر کپڑے پہننا

۳۶۰۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شہرت (و نمود و نمائش) کی خاطر (قیمتی) لباس زیب تن کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کو رسوائی کا لباس پہنائیں گے۔

۳۶۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْوَابِطِيُّانِ قَالَا ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّنَا شَرِيكَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ مُهَاجِرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَبَسَ ثُوبَ شُهْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُوبَ مَذَلَّةٍ.

۳۶۰۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں شہرت کی خاطر لباس پہنے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کو رسوائی کا لباس پہنائیں گے پھر اس میں آگ دہکائیں گے۔

۳۶۰۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شہرت کی خاطر لباس پہنے اللہ تعالیٰ اس سے اعراض فرماتے ہیں یہاں تک کہ جب چاہیں اسے رسوا فرمادیں۔

خلاصۃ الباب ۲۴ بعض نے فرمایا کہ "جہاں چاہیں اسے گرا دیں" مثلاً دوزخ میں رکھ کر رسوا کر دیں یا دنیا میں ہی ایسا دکھ پہنچائیں کہ دکھاوے کا لباس تو کیا پہننا سادہ لباس بھی پہننے کا ہوش نہ رہے۔

باب ۲۵: مردار کا چمڑا دباغت کے بعد پہننا

۳۶۰۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جس کھال کو دباغت دے دی جائے وہ پاک ہو جاتی ہے۔

۳۶۱۰: ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی باندی کو ایک بکری صدق میں دی گئی وہ مرگئی (تو پھینک دی) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اس کی کھال اتار کر دباغت دیتے اور اس سے فائدہ اٹھا لیتے۔ لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ تو مردار ہے۔ فرمایا: مردار کو کھانا ہی تو حرام ہے (دباغت دے کر نفع اٹھانا تو حرام نہیں)۔

۳۶۱۱: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک ام المؤمنین کی بکری مرگئی (تو پھینک دی) رسول اللہ

۳۶۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ ثنا أبو غوانة عن عثمان بن المغيرة عن المهاجر عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله ﷺ من لبس ثوب شهرة في الدنيا ألبسه الله ثوب مذلة يوم القيامة ثم ألهب فيه نارا.

۳۶۰۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ ثنا وَكَيْعُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّجَافِيُّ ثنا عثمان بن جهم عن ذر بن حبيش عن أبي ذر عن النبي ﷺ قال من لبس ثوب شهرة اغرض الله عنه حتى يضعه متى وضعه.

۲۵: باب ۲۵: بَابُ لُبْسِ جُلُودِ الْمَيِّتَةِ إِذَا دُبِغَتْ

۳۶۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَانَ عَنْ غَيْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا أَهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهِّرَ.

۳۶۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَانَ عَنْ غَيْبَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ شَاةَ لِمَوْلَاةٍ مَيْمُونَةَ مَرُّهَا بِعَبِي النَّبِيِّ ﷺ قَدْ أُعْطِيَتْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ مِئَةَ فَقَالَ هَلَا أَخَذُوا أَهَابَهَا قَدَبِعُوا فَانْتَفَعُوا بِهَا؟

فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرَّمَ

أَكْلِهَا.

۳۶۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ

كَانَ لِبَعْضِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ شَاةٌ فَمَاتَتْ فَمَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَقَالَ مَا ضَرَّ أَهْلَ هَذِهِ لَوْ اتَّقَعُوا بِأَهَابِهَا.

صلی اللہ علیہ وسلم پاس سے گزرے تو فرمایا: اگر اس کی کھال سے نفع اٹھالیتے تو اس کے مالک کو کوئی ضرر (گناہ) نہ ہوتا۔

۳۶۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسْتَمَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ.

۳۶۱۲: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردار کی کھال سے وباغت کے بعد نفع اٹھانے کا امر فرمایا۔

۲۶: بَابٌ مَنْ قَالَ لَا يَنْتَفِعُ مِنَ الْمَيْتَةِ

باب: بعض کا قول کہ مردار کی کھال اور پٹھے

بَاهَابٍ وَلَا عَصَبٍ

نفع نہیں اٹھایا جاسکتا

۳۶۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ كُلُّهُمُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَا إِنَّا نَاكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِبَاهَابٍ وَلَا عَصَبٍ.

۳۶۱۳: حضرت عبداللہ بن عکیم سے روایت ہے کہ ہمارے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی پہنچا کہ مردار کی کھال اور پٹھے سے نفع مت اٹھاؤ۔

خلاصہ الباب ☆ اس میں اہاب کا لفظ ہے اہاب کے چمے کو کہتے ہیں مردار کا کچا چمرا استعمال کرنا درست نہیں البتہ وباغت کے بعد استعمال کرنا درست ہے۔ جیسا کہ گزشتہ باب میں گزرا۔

۲۷: بَابُ صِفَةِ النِّعَالِ

باب: (نبی ﷺ کے) جوتوں کی کیفیت

۳۶۱۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مَشِيٍّ شِرَاكُهُمَا.

۳۶۱۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے میں دو تسمے تھے دوہرے۔

۳۶۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ.

۳۶۱۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے میں دو تسمے تھے۔

۲۸ : بَابُ لُبْسِ النِّعَالِ وَ خَلْعِهَا

پاؤں : جوتے پہننا اور اتارنا

۳۶۱۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ تَنَا وَ كَيْعُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْنَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمْنِيِّ وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُسْرِيِّ.

۳۶۱۶ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں سے ابتداء کرے (پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہنے) اور جب جوتا اتارے تو پہلے بائیں جوتا اتارے۔

۲۹ : بَابُ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدِ

پاؤں : ایک جوتا پہن کر چلنے کی ممانعت

۳۶۱۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ وَلَا خُفٍّ وَاحِدٍ لِيُخْلَعَهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَمْشِيَ فِيهِمَا جَمِيعًا.

۳۶۱۷ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے اور نہ ہی ایک موزہ پہن کر یا دونوں اتار دے یا دونوں پہن کر چلے۔

۳۰ : بَابُ الْإِنْتَعَالِ قَائِمًا

پاؤں : کھڑے کھڑے جوتا پہننا

۳۶۱۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْتَعَلَ الرَّجُلُ قَائِمًا.

۳۶۱۸ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا۔

خلاصہ الباب ☆ تمہارا جوتے بیٹھ کر پہننے چاہیں کھڑے ہو کر پہننے میں دشواری ہوتی ہے اسی لیے اس سے منع فرمایا۔ یا یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ پھر بندہ یا تو جھک کر پہنتا رہتا ہے یا پھر پیر (بوجہ سستی) کسی بھی جگہ پر رکھ کر کھڑے کھڑے تھے باندھنے لگتا ہے البتہ جو جوتے کھڑے کھڑے آسانی سے پہنے جاسکتے ہیں یہ حدیث ان سے متعلق نہیں۔

۳۶۱۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَ كَيْعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْتَعَلَ الرَّجُلُ قَائِمًا.

۳۶۱۹ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا۔

۳۱ : بَابُ الْخِفَافِ السَّوْدِ

پاؤں : سیاہ موزے

۳۶۲۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ تَنَا وَ كَيْعُ تَنَا ذَلَّهِمْ بِنُ صَالِحِ الْكِنْدِيِّ عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ

۳۶۲۰ : حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نجاشی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سیاہ

سادو موزے بدیہ کئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بہن لیا۔

عن ابیہ ان النجاشی اهدی لرسول اللہ ﷺ حقیقین
ساذخیر انہما فلبسہما۔

پاؤں: مہندی کا خضاب

۳۶۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود و نصاریٰ خضاب نہیں کرتے لہذا تم ان کی مخالفت کرو۔

۳۲: بَابُ الْخِضَابِ بِالْحَنَاءِ

۳۶۲۱. حدثنا ابو بکر ثنا سفیان ابن غیینة عن الزہری
سمع ابا سلمة و سليمان بن يسار يخبران عن ابی
هريرة يبلغ به النبي ﷺ قال ان اليهود والنصارى لا
يصفون وخالقوهم۔

۳۶۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین چیز جس سے تم بڑھاپے کو بدلو مہندی اور دوسرے ہے۔

۳۶۲۲. حدثنا ابو بکر ثنا عبد اللہ ابن ادریس عن
الاجلیح عن عبد اللہ ابن بریدة عن ابی الاسود الدیلمی
عن ابی ذر قال قال رسول اللہ ﷺ ان احسن ما عترتم
به الشیب الحناء والکتم۔

۳۶۲۳: حضرت عثمان بن مویب فرماتے ہیں کہ میں ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا موی مبارک دکھایا جو حنا اور دوسرے رنگا ہوا تھا۔

۳۶۲۳. حدثنا ابو بکر ثنا یونس بن محمد ثنا سلام بن
ابی مطیع عن عثمان بن مویب قال دخلت علی ام
سلمة قال فاکرحت الی شعرا من شعر رسول اللہ ﷺ
مختصوبا بالحناء والکتم۔

پاؤں: سیاہ خضاب کا بیان

۳۶۲۴: حضرت جابر فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز حضرت ابو قحافہ (والد سیدنا ابو بکرؓ) کو نبی کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ انکا سر نغامہ پودے کی طرح بالکل سفید لگ رہا تھا رسول اللہ نے فرمایا: ان کو ان کی کسی اہلیہ کے پاس لے جاؤ تا کہ وہ ان کے بالوں کا رنگ بدل دے (خضاب لگا کر) اور انہیں سیاہ سے پہچانا۔

۳۳: بَابُ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ

۳۶۲۴. حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا اسماعیل بن
غلیة عن لیث عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللہ تعالی
عنه قال: جی بانی قحافة: یوم الفتح: الی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم وکان راسه نغامة فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذهبوا به الی بعض سانه فلتغیره و
جئوه السواد۔

۳۶۲۵: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین خضاب جو تم استعمال کرتے ہو سیاہ خضاب ہے تمہاری

۳۶۲۵. حدثنا ابو هريرة الصیرفی محمد بن فراس ثنا
عمر بن الخطاب ابن زکریا الراسی ثنا دفاع بن دغفل
السدوسی عن عبد الحمید بن ضیفی عن ابیہ عن جدہ

بیویوں کی تم میں زیادہ رغبت کا باعث ہے اور تمہارے دشمنوں کے دلوں میں تمہارا رعب اور ہیبت زیادہ کرنے والا ہے۔

ضہیب الخیر قال قال رسول الله ﷺ ان احسن ما اختصتتم به هذا السواد ازرغب لسانكم فيكم واهيب لثم في صدور غلوكم.

پاؤں: زرد خضاب

۳۶۲۶: حضرت عبید بن جریج نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا میں دیکھتا ہوں کہ آپ ورس سے اپنی داڑھی زرد کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں اپنی داڑھی اس لئے زرد کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی داڑھی مبارک زرد کیا کرتے تھے۔

۳۴: بَابُ الْخِضَابِ بِالصُّفْرَةِ

۳۶۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ جَرِيحٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ زَايْتُكَ تَصْفُرُ لِحْتِكَ بِالْوَرَسِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَمَا تَصْفُرُ لِحْتِي فَاتَى رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْفِرُ لِحْتَهُ.

۳۶۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد کے پاس سے گزرے اس نے مہندی سے خضاب کیا تھا فرمایا یہ کیا ہی خوب ہے۔ پھر ایک اور مرد کے پاس سے گزرے اس نے مہندی اور سرمہ سے خضاب کیا تھا فرمایا یہ پہلے سے بھی اچھا ہے پھر ایک اور کے پاس سے گزرے اس نے زرد خضاب کیا تھا فرمایا: یہ ان سب سے اچھا ہے۔

۳۶۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ ابْنُ مَنْصُورٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ خُمَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ هَذَا ثُمَّ مَرَّ بِآخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا ثُمَّ مَرَّ بِآخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا كُلَّهُ.

راوی حدیث حمید بن وہب کہتے ہیں کہ میرے استاذ طاؤس زرد خضاب استعمال کرتے تھے۔

قال : و كَانَ طَاوُسٌ يُصْفِرُ.

پاؤں: خضاب ترک کرنا

۳۶۲۸: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ریش بچہ سفید دیکھا۔

۳۵: بَابُ مَنْ تَرَكَ الْخِضَابَ

۳۶۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثنا أَبُو دَاوُدَ ثنا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ مِنْهُ بَيْضَاءُ يُعْنِي عَفْقَتَهُ.

۳۶۲۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۳۶۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثنا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَأَلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

تضاب کیا؟ فرمایا آپ نے بڑھاپا (سفید بال) دیکھا ہی نہیں البتہ داڑھی کے سامنے کے حصہ میں سترہ یا بیس بال سفید تھے۔

۳۶۳۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تقریباً بیس بال سفید ہوئے تھے۔

پاؤں: جوڑے اور چوٹیاں بنانا

۳۶۳۱: حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال چار حصوں میں تھے چوٹیوں کی طرح۔

۳۶۳۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اہل کتاب اپنے بال (بغیر مانگ کے) چھوڑ دیتے تھے اور مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اختیاری امور میں) اہل کتاب کی موافقت پسند تھی (کہ وہ بہر حال مشرکین سے بہتر ہیں) چنانچہ آپ نے بھی (مانگ کے بغیر ہی) بال چھوڑ دیئے پھر بعد میں آپ بھی مانگ نکالنے لگے۔

۳۶۳۳: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چند یا کے پیچھے مانگ نکالتی اور سامنے کے بال (بغیر مانگ کے) چھوڑ دیتی۔

۳۶۳۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال سیدھے تھے (بہت گھنگریالے نہ تھے) کانوں اور موٹھوں کے درمیان درمیان تھے۔

اختلف رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انه لم ير من الشيب الا نحو سبعة عشر او عشرين شعرة في مقدمه لحيته.

۳۶۳۰: حدثنا محمد بن عمرو بن الوليد الكندي ثنا يحيى بن آدم عن شريك عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال كان شيب رسول الله ﷺ نحو عشرين شعرة.

۳۶: بَابُ اتِّخَاذِ الْجُمَّةِ وَالذَّوَابِ

۳۶۳۱: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا سفيان بن غيبة عن ابن أبي نجيح عن مجاهد قال قالت أم هانئ دخل رسول الله ﷺ مكة وله أربع غدائر نعبى صفائر.

۳۶۳۲: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا يحيى بن آدم عن ابراهيم بن سعيد عن الزهري عن عبيد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال كان أهل الكتاب يسدلون اشعارهم و كان المشركون يفرقون و كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب موافقة أهل الكتاب قال فتدل رسول الله صلى الله عليه وسلم ناصيته ثم فرق بغد.

۳۶۳۳: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا اسحق بن منصور عن ابراهيم بن سعيد عن ابن اسحق عن يحيى بن عباد عن ابيه عن عائشة قالت كنت افرق كلف يافوخ رسول الله ﷺ ثم اسدل ناصيته.

۳۶۳۴: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا يزيد بن هارون انبانا جريئ بن خازم عن قتادة عن انس قال كان شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم شعرا رجلا بين اذنيه و منكبيه.

۳۶۳۵: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کانوں سے نیچے اور موٹھوں سے اونچے تھے۔

پاپ: زیادہ (لبے) بال رکھنا مکروہ ہے

۳۶۳۶: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا میرے بال لبے تھے۔ فرمایا: ناپسندیدہ ہے۔ میں چلا گیا اور اپنے بال چھوٹے کئے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا میری مراد تم نہیں تھے (یعنی تمہیں نہیں کہا تھا) اور یہ اچھا ہے (کہ بال کم کر لئے)۔

پاپ: کہیں سے بال کترنا اور کہیں سے

چھوڑ دینا

۳۶۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔ حضرت نافع نے پوچھا کہ قزع کیا ہے؟ فرمایا: قزع یہ ہے کہ بچہ کا سر ایک جگہ سے موٹھ دیا جائے اور دوسری جگہ سے چھوڑ دیا جائے۔

۳۶۳۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

پاپ: انگشتری کا نقش

۳۶۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

۳۶۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرَاهِيمَ ثَنَا ابْنُ أَبِي فُذَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَعْرٌ ذُونَ الْجُمَّةِ وَفَوْقَ الْوُقْرَةِ.

۳۷: بَابُ كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الشَّعْرِ

۳۶۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَايِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِي شَعْرًا طَوِيلًا فَقَالَ ذُنَابٌ: فَأَنْطَلَقْتُ فَأَخَذْتُهُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ وَهَذَا أَحْسَنُ.

۳۸: بَابُ النَّهْيِ عَنِ

الْقَزَعِ

۳۶۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقَزَعِ: قَالَ: وَمَا الْقَزَعُ؟

قَالَ: أَنْ يُحْلَقَ مِنْ رَأْسِ الصَّبِيِّ مَكَانٌ وَ يُتْرَكَ مَكَانٌ.

۳۶۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقَزَعِ

۳۹: بَابُ نَقْشِ الْأَخَاتِمِ

۳۶۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگشتری تیار کروائی پھر اس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاندہ کرایا اور فرمایا کوئی بھی میری اس انگشتری کا نقش کاندہ نہ کروائے۔

۳۶۳۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشتری تیار کروائی تو فرمایا ہم نے انگشتری تیار کروائی ہے اور اس میں یہ نقش کروایا ہے لہذا کوئی بھی اس کے مطابق نقش نہ کرائے۔

۳۶۳۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے چاندی کی انگشتری تیار کروائی اس کا نگینہ حبشی تھا اور اس پر یہ عبارت کاندہ تھی محمد رسول اللہ۔

پاؤں: (مردوں کیلئے) سونے کی انگشتری

۳۶۳۲: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگشتری پہننے سے منع فرمایا۔

۳۶۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگشتری سے منع فرمایا۔

۳۶۳۴: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نجاشی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چھلاہد یہ کیا اس میں سونے کی انگشتری تھی اور حبشی نگ تھا آپ نے اس کو لکڑی سے پکڑا۔ آپ اسے اعراض (نقرت) فرما رہے تھے یا کسی انگلی سے اٹھایا پھر اپنی نواسی امامہ بنت ابی العاص (حضرت زینب

عن ایوب بن موسیٰ عن نافع عن ابن عمر قال اتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھامن ورق ثم نقش فیہ محمد رسول اللہ فقال لا یُنقش احد علی نقش خاتمہ ہذا۔

۳۶۳۰: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا اسماعیل بن علی عن عبد العزیز بن ضہب عن انس ابن مالک قال اضطلع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتمہ فقال انا قد الضطنعنا خاتمہ و نقشنا فیہ نقشا فلا یُنقش علیہ احد۔

۳۶۳۱: حدثنا محمد بن یحییٰ ثنا عثمان بن عمر ثنا یونس عن الزہری عن انس بن مالک ان رسول اللہ ﷺ اتخذ خاتمہ من فضة لہ فص حبشی و نقشہ محمد رسول اللہ۔

۴۰: باب النهی عن خاتم الذهب

۳۶۳۲: حدثنا ابو بکر ثنا عبد اللہ بن نمیر عن غیب اللہ عن نافع بن جبیر مولى غیبی عن علی قال لہی رسول اللہ ﷺ عن التَّخْتُمِ بِالذَّهَبِ۔

۳۶۳۳: حدثنا ابو بکر ثنا علی ابن مسہر عن یزید بن ابی زیاد عن الحسن بن سہیل عن ابن عمر قال لہی رسول اللہ ﷺ عن خاتم الذهب۔

۳۶۳۴: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا عبد اللہ بن نمیر عن محمد بن اسحاق عن یحییٰ بن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر عن ابيه عن عائشة أم المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت اهدى النجاشی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلقة فیہا خاتمہ ذهب فیہ فص حبشی فاخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغود و ائہ

لَمُعْرَضٍ عَنْهُ أَوْ يَبْعُضُ أَصَابِعَهُ ثُمَّ دَعَا بَابِنَةَ ابْنَتَهُ أَهَامَةَ
بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ : فَقَالَ تَحَلِّي بِهَذَا يَا بِنْتِي .
رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی (کو بلا یا اور فرمایا یا بیاری نید
یہ پہن لو۔

۴۱ : بَابُ مَنْ جَعَلَ فَصَّ خَاتِمَهُ مِمَّا يَلِي
کَفَّهُ

کی رکھنا

۳۶۲۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ عُمَرَ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّ خَاتِمِهِ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگشتری کا گمینہ ہتھیلی کی
طرف رکھا کرتے تھے۔

۳۶۲۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا اسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي
أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سَلِيمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ
الْأَيْلِيِّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَبَسَ خَاتِمَ فَصَّةٍ فِيهِ فَصٌّ
حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ .
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تعالیٰ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی
کی انگشتری پہنی اس میں حبشی گمینہ تھا۔ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم اس (انگوٹھی) کا گمینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے
تھے۔

۴۲ : بَابُ التَّخْتُمِ بِالْيَمِينِ

۳۶۲۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ
عَنْ ابْرَهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ .
حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں
انگشتری پہنتے تھے۔

۴۳ : بَابُ التَّخْتُمِ فِي الْإِبْهَامِ

۳۶۲۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اِدْرِيسَ
عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ : قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ أَنْ تَتَخْتَمَ فِي هَذِهِ وَفِي هَذِهِ يَعْنِي الْجَنْظِرَ وَالْإِبْهَامَ .
حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چھٹلیا اور انگوٹھے میں
انگشتری پہننے سے منع فرمایا۔

۴۴ : بَابُ الصُّورِ فِي الْبَيْتِ

۳۶۲۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ
أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ
حضرت ابو طلحہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتے اس گھر میں
داخل نہیں ہوتے جس میں (بلا ضرورت) کتا ہو یا کسی

کَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ.

قسم کی تصویر ہو۔

خلاصہ الباب ☆ رحمت کے فرشتے مراد ہیں بلا ضرورت کا مطلب یہ ہے کہ اگر ضرورت مثلاً حفاظت یا شکار کیلئے کتا رکھا ہو تو وہ ملائکہ رحمت کے دخول سے مانع نہیں۔

۳۶۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسَهَّرٍ مَذْرُوبٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتَنَا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ.

۳۶۵۰: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملائکہ رحمت اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

۳۶۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسَهَّرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ وَاعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي سَاعَةٍ يَأْتِيهِ فِيهَا فَرَأَتْ عَلَيْهِ فَمَخَّرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ بِجِبْرِيلَ قَائِمٍ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ قَالَ إِنَّ فِي الْبَيْتِ كَلْبًا وَإِنَّا لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ.

۳۶۵۱: ام المؤمنین سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مقرر وقت میں آنے کا وعدہ کیا پھر تاخیر کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے دیکھا کہ جبرائیل دروازہ پر کھڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اندر آنے میں آپ کو کیا مانع تھا؟ فرمایا گھر میں کتا ہے اور ہم اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں کتا ہو یا تصویر ہو۔

۳۶۵۲: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَدْمَشِيُّ تَنَا الْوَلِيدُ تَنَا غَفِيرُ ابْنِ مَعْدَانَ تَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ امْرَأَةً آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ زَوْجَهَا فِي بَاطِنِ الْمَغَارِ فَاِسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تُصَوِّرَ فِي بَيْتِهَا لَخَلَّةَ فَمَنَعَهَا أَوْنَهَا مَنَا.

۳۶۵۲: حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میرا خاوند کسی جنگ میں شریک ہے پھر اس نے اپنے گھر میں ہی کھجور کے درخت کی تصویر بنانے کی اجازت چاہی تو آپ نے منع فرمادیا۔

خلاصہ الباب ☆ غیر ذی روح کی تصویر بنانا اگرچہ جائز ہے لیکن یہ ایک بے فائدہ صنعت تھی اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا کہ یہ قیمتی وقت اور صلاحیت کسی ایسی صنعت میں خرچ ہو جس سے بائع و مشتری دونوں کو دینی دُنیوی فائدہ ہو۔

بَابُ: تَصَاوِيرُ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ رُوحٌ

۴۵: بَابُ الصُّورِ فِيمَا يُرْتَابُ

۳۶۵۳: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں روشندان پر اندر کی طرف پردہ لٹکایا نبی صلی

۳۶۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ سَرَتْ سَهْوَةً لِي تَعْنِي الدَّاحِلَ بِسِتْرٍ فِيهِ تَضَاوِيرٌ
فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ هَتَكَهُ فَجَلَّتْ مِنْهُ مَبُودَتَيْنِ فَرَأَيْتُ
النَّبِيَّ ﷺ مُتَكِنًا عَلَيَّ إِحْدَاهُمَا.

اللہ علیہ وسلم (جہاد سے) تشریف لائے تو اسے پھاڑ دیا
میں نے اس کے دو تکیے (غلاف) بنا لئے پھر میں نے
دیکھا کہ نبی ان میں ایک پر ٹیک لگائے ہوئے ہیں۔

۳۶: بَابُ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ

۳۶۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ: قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَاتِمِ
الذَّهَبِ وَغَنِ الْمَيْسِرَةِ يَعْنِي الْحُمْرَاءَ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگشتری اور
سرخ زین پوش سے (مردوں کو) منع فرمایا۔

۳۷: بَابُ رُكُوبِ النُّمُورِ

۳۶۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ
ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عِيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْحَمِيرِيُّ
عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ الْحَجَرِيِّ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرِ الْحَجَرِيِّ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا رِيحَانَةَ صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ كَانَ
النَّبِيُّ ﷺ يَنْهَى عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ.

صحابی رسول حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چیتوں کی کھال (کو
وباغت دے کر بھی اس کی زین بنا کر اس) پر سواری
سے منع فرماتے تھے (اس لئے کہ یہ متکبرین کا شیوہ
ہے)۔

۳۶۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي
الْمُعْتَمِرِ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
يَنْهَى عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ.

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چیتوں کی کھال پر سواری
سے منع فرماتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الادب

کتاب الادب

۱: باب بر

الوالدین

پاپ: والدین کی فرمانبرداری اور ان

کے ساتھ حسن سلوک

۳۶۵۷: حضرت ابن سلامہ سلامی فرماتے ہیں کہ نبی نے ارشاد فرمایا: میں آدمی کو والدہ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ میں آدمی کو والدہ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ تین بار یہی فرمایا میں آدمی کو اپنے والد کے ساتھ نیز مولیٰ (غلام آقا دوست رشتہ دار) کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں اگر چہ ان کی طرف سے اسے ایذا پہنچے۔

۳۶۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم کس کے ساتھ حسن سلوک کریں؟ فرمایا: والدہ کے ساتھ۔ پوچھا ان کے بعد فرمایا: والدہ کے ساتھ پوچھا پھر کس کے ساتھ فرمایا: اپنے والد کے ساتھ پوچھا جو جتنا زیادہ قریب ہو اس کے ساتھ۔

۳۶۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی اولاد اپنے والد کا حق ادا نہیں کر سکتی الا یہ کہ والد کو ملوک غلام

۳۶۵۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيكَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ سَلَامَةَ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِيْ امْرَأَةً بِأُمِّهِ أَوْصِيْ امْرَأَةً بِأُمِّهِ (ثَلَاثًا) أَوْصِيْ امْرَأَةً بِأَبِيْهِ أَوْصِيْ امْرَأَةً بِمَوْلَاهُ الَّذِي يَلِيْهِ وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ آذَى يُؤْذِيْهِ.

۳۶۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونِ الْمَكِّيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ الْوَالِدَا رَسُوْلُ اللَّهِ مَنْ أَيْرُ؟

قَالَ "أُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ؟

قَالَ أَبَاكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ قَالَ الْآذِنِي قَالَ الْآذِنِي.

۳۶۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِيْ وَلَدٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوْكًا

فیشریہ فیعتقہ .

پائے تو خرید کر آزاد کر دے۔

۳۶۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلْمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْقِنطَارُ اثْنَا عَشْرَ أَلْفَ أَوْقِيَّةٍ كُلُّ أَوْقِيَّةٍ خَيْرٌ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ " وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ: أَنَّى هَذَا؟ فَقَالَ بِاسْتِغْفَارٍ وَلَدِكَ لَكَ."

۳۶۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک قنطار بارہ ہزار اوقیہ کا ہوتا ہے اور ایک اوقیہ زمین و آسمان کی درمیانی کائنات اور ہر چیز سے بہتر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں مرد کا درجہ بلند کر دیا جاتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے کہ یہ کیسے ہوا؟ (میرے عمل تو اتنے نہ تھے) ارشاد ہوتا ہے کہ تمہاری اولاد کے تمہارے حق میں استغفار کے سبب۔

۳۶۶۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ بَجِيرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ الْمُقَدَّمِ ابْنِ مَعْدِيكَرِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُوصِيكُم بِأُمَّهَاتِكُمْ ثَلَاثًا إِنَّ اللَّهَ يُوصِيكُم بِآبَائِكُمْ إِنَّ اللَّهَ يُوصِيكُم بِالْأَقْرَبِ فَأَلْقُرَبِ."

۳۶۶۱: حضرت مقدم بن معدیکربؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ماؤں کے ساتھ حسن سلوک کا امر فرماتے ہیں تین بار ہی فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں نزدیک تر رشتہ دار سے حسن سلوک کی تاکید فرماتے ہیں پھر اسکے بعد جو نزدیک تر ہو (درجہ بدرجہ ان سے حسن سلوک کی تاکید فرماتے ہیں)۔

۳۶۶۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا ضِدْقَةُ بْنُ خَالِدِ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَيَّ وَلِدِهِمَا؟ قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ."

۳۶۶۲: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے عرض کیا اے اللہ کے رسول والدین کا اولاد کے ذمہ کیا حق ہے؟ فرمایا: وہ تمہاری جنت (یا) دوزخ ہیں۔

۳۶۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الذَّرْدَاءِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَأَصْحَبُ ذَلِكَ الْبَابِ أَوْ أَحْفَظُهُ."

۳۶۶۳: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: والد (ماں باپ) جنت کا درمیانی دروازہ ہیں اب تم اس دروازہ کو ضائع کر دو یا اس کی حفاظت کرو۔

خلاصہ الباب ☆ اگر (شرع کے موافق) نہیں خوش رکھا تو دخول جنت کا سبب ہیں بصورت دیگر دخول نار کا سبب ہوں گے۔

۲: بَابُ صِلْ مِنْ كَانَ

أَبُوكَ

يَصِلُ

۳۶۶۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ مَوْلَى بَنِي سَاعِدَةَ عَنْ أَبِيهِ
ابْنِ إِدْرِيسَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي أُسَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ مَوْلَى بَنِي سَاعِدَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي أُسَيْدِ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَحُلُ
مَنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْقِي مِنْ بَرِّ أَبِي شَيْءٍ
أَبْرُهُمَا مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا وَإِيفَاءٌ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا
وَإِكْرَامٌ صَدِيقَهُمَا وَصِلَةُ الرَّحِيمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا
بِهِمَا.

پاپ: ان لوگوں سے تعلقات اور حسن

سلوک جاری رکھو جن سے تمہارے والد

کے تعلقات تھے

۳۶۶۳: حضرت ابو اسید مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر تھے کہ بنو سلمہ کے ایک مرد حاضر ہوئے اور عرض
کیا اے اللہ کے رسول میرے والدین کے انتقال کے
بعد بھی ان کے ساتھ حسن سلوک کی کوئی صورت میرے
لئے ہے؟ فرمایا جی! تم ان کیلئے دعا و استغفار کرو اور
ان کی وفات کے بعد ان کے وعدوں کو نبھانا (پورا
کرنا) ان کے ملنے والوں کا اعزاز و اکرام کرنا اور ان
کے خاص رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا۔

۳: بَابُ بَرِّ الْوَالِدِ وَالْإِحْسَانِ إِلَى

الْبَنَاتِ

۳۶۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ
أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ
نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا اتَّقَبَلُونَا
صَبِيَانُكُمْ .
قَالُوا نَعَمْ فَقَالُوا الْبِكْنَا وَاللَّهِ مَا نَقْبَلُ : فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَمَلِكُ أَنْ كَانَ اللَّهُ قَدْ تَزَعُ مِنْكُمْ
الرَّحْمَةَ.

پاپ: والد کو اولاد کے ساتھ حسن سلوک

کرنا خصوصاً بیٹیوں سے اچھا برتاؤ کرنا

۳۶۶۵: ام المؤمنین سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ دیہات
کے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئے۔ عرض کرنے لگے آپ اپنے بچوں کو چومتے بھی
ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا جی ہاں کہنے لگے بخدا ہم تو
نہیں چومتے اس پر نبی نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے
دلوں سے رحمت (اور شفقت) نکال دی ہو تو مجھے کیا
اختیار ہے۔ (کہ تمہارے دلوں میں شفقت بھر دوں)۔

۳۶۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا وَهْبُ
ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ
عَنْ يَعْلىَ الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ

۳۶۶۶: حضرت یعلیٰ عامری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ حضرات حسن و حسین رضی اللہ عنہما دوڑتے ہوئے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے

ان دونوں کو اپنے ساتھ چمٹالیا اور فرمایا اولاد بخل اور بزولی کا ذریعہ ہے۔

۳۶۶۷: حضرت سراقہ بن مالک سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: میں تمہیں افضل صدقہ نہ بتاؤں؟ تمہاری بیٹی جو (خاوند کی وفات یا طلاق کی وجہ سے) لوٹ کر تمہارے پاس آگئی تمہارے علاوہ اس کا کوئی کمانے والا بھی نہ ہو۔

۳۶۶۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہ کے پاس ایک عورت آئی اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں ام المؤمنین نے اسے تین کھجوریں دیں اس نے دونوں کو ایک ایک دے کر تیسری بھی آدھی آدھی ان میں تقسیم کر دی۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ نبی تشریف لائے تو میں نے ساری بات عرض کر دی۔ فرمایا: کیا عجب ہے کہ وہ عورت اسی عمل کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگئی۔

۳۶۶۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جس کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان پر صبر کرے (جزع فزع نہ کرے کہ بیٹیاں ہیں) اور انہیں کھلائے پلائے۔ پہنائے اپنی طاقت اور کمائی کے مطابق تو یہ تین بیٹیاں (بھی) روز قیامت اس کے لئے دوزخ سے آڑ اور رکاوٹ کا سبب بن جائیں گی۔

۳۶۷۰: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جس مرد کی بھی دو بیٹیاں بالغ ہو جائیں اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے (کھلائے پلائے اور دینی آداب سکھائے) جب تک وہ بیٹیاں اسکے ساتھ رہیں یا وہ مردان بیٹیوں کے ساتھ رہے (حسن سلوک میں کمی نہ آنے

يُسْعِيَانِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَضَمَّهُمَا إِلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ الْوَلَدَ مِنْخَلَّةٍ مَجْبُتَةٍ.

۳۶۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ سَرَّاقَةَ بِنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا أَذْلُكُمْ عَلَى أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ ابْنَتُكَ مَرْدُودَةٌ إِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَمَا سَبَّ غَيْرُكَ.

۳۶۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُسْعِرِ الْخَبْرِيِّ سَمِعْتُ بَنِي إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَعْصَعَةَ عَمِّ الْأَخْنَفِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ امْرَأَةً مَعَهَا ابْتَتَانِ لَهَا فَأَعْطَتْهَا ثَلَاثَ تَمْرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً صَدَعَتْ الْبَاقِيَةَ بَيْنَهُمَا قَالَتْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ مَا عَجَبُكَ لَقَدْ دَخَلْتُ بِهِ الْجَنَّةَ.

۳۶۶۹: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُرُوزِيُّ ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَشَانَةَ الْمُعَاوِرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ غَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ وَأَطْعَمَهُنَّ وَسَقَاهُنَّ وَكَسَاهُنَّ مِنْ جَدَّتِهِ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۳۶۷۰: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ فِطْرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ تُدْرِكُ لَهُ ابْتَتَانِ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِمَا مَا صَحْبَتَاهُ أَوْ صَحْبَهُمَا إِلَّا أَدْخَلْتَاهُ

الجنة.

دے) تو یہ بیٹیاں اسے ضرور جنت میں داخل کرادیں گیں۔
 ۳۶۷۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کا خیال رکھو اور ان کو اچھے
 آداب سکھاؤ۔

۳۶۷۱: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشْقِيُّ ثنا عَلِيُّ بْنُ
 عِيَّاشٍ ثنا سَعِيدُ بْنُ عَمَارَةَ أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ النُّعْمَانِ
 سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 قَالَ أَكْرَمُوا أَوْلَادَكُمْ وَاحْسِنُوا آدِبَهُمْ.

پاب: پڑوس کا حق

۳۶۷۲: حضرت ابو شریح خزاعی سے روایت ہے کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ پر اور روزِ آخرت
 پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ
 اچھا برتاؤ کرے اور جو اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان
 رکھتا ہو اسے چاہئے کہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔
 ۳۶۷۳: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی
 ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
 حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھے مسلسل پڑوسی کے
 (ساتھ حسن سلوک کے) بارے میں تاکید کرتے
 رہے۔ یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ یہ اس کو
 وارث بھی بنا دیں گے (کہ اس کا وراثت میں بھی حق
 ہے)۔

۳۶۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی
 مروی ہے۔

۴: بَابُ حَقِّ الْجَوَارِ

۳۶۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
 عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جَبْرِ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي
 شَرِيحِ الْخَزَاعِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ
 وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى جَارِهِ وَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ
 وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ.

۳۶۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
 وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ هَارُونَ وَ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا
 مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَّ ابْنَ اللَّيْثِ بْنَ سَعْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ
 سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ
 عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ مَا زَالَ جِبْرَائِيلُ يُوصِيَنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ
 سَيُورَثُهُ.

۳۶۷۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ ثنا يُونُسُ بْنُ
 أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ مَا زَالَ جِبْرَائِيلُ يُوصِيَنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ
 أَنَّهُ سَيُورَثُهُ.

پاب: مہمان کا حق

۳۶۷۵: حضرت ابو شریح خزاعی سے روایت ہے کہ
 نبی نے فرمایا: جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھے

۵: بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ

۳۶۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شَرِيحِ

اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کا اعزاز کرے اور مہمان داری کا ضابطہ ایک دن اور ایک رات ہے اور کسی کے لئے اپنے ساتھی (میزبان) کے پاس اتنا عرصہ قیام جائز نہیں کہ وہ (میزبان) تک ہونے لگے مہمانی تین دن ہے اور تین دن کے بعد جو مہمان پر خرچ کرے وہ صدقہ ہے۔

۳۶۷۶: حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ہمیں (جہاد کے لئے) بھیجتے ہیں اور ہم کسی قبیلہ کے پاس پڑاؤ ڈالتے ہیں (کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ) وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے بتائیے ایسے موقع پر ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ رسول اللہ نے ہمیں فرمایا: اگر تم کسی قبیلہ کے پاس پڑاؤ ڈالو پھر وہ تمہارے لئے ان چیزوں کا حکم کریں جو مہمان کیلئے مناسب ہیں (مثلاً کھانا آرام وغیرہ) تو اسے قبول کر لو اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا حق وصول کرو جو انکو کرنا چاہئے تھا۔

۳۶۷۷: حضرت مقدم ابو کریمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جس رات مہمان آئے اس رات کی مہمانی لازم ہے اگر مہمان میزبان کے پاس صبح تک رہے تو اس کی مہمانی میزبان کے ذمہ قرض ہے چاہے وصول کر لے اور چاہے چھوڑ دے۔

بَابُ: يَتِيمٌ كَا حَقِّ

۳۶۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ میں دو ناتوانوں کا حق (مال) حرام کرتا ہوں ایک یتیم اور دوسرے عورت۔

۳۶۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

الْخُدَاعِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَجَائِزَتَهُ يَوْمَ وَ لَيْلَةٍ وَلَا يَجِلُّ لَهُ أَنْ يَشْرِيَ عِنْدَ ضَاحِيهِ حَتَّى يُخْرِجَهُ الضِّيَافَةَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَمَا أَنْفَقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَهُوَ صَدَقَةٌ

۳۶۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقَيْبَةَ بْنِ غَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَبْعُنَا فَتَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرؤْنَا فَمَا تَرَى فِي ذَلِكَ.

قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَأَقْبَلُوا وَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ.

۳۶۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمَقْدَامِ أَبِي كَرِيمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الضَّيْفِ وَاجِبَةٌ فَإِنْ أَصْبَحَ بِفَنَالِهِ فَهُوَ دَيْنٌ عَلَيْهِ فَإِنْ اقْتَضَى وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.

۶: بَابُ حَقِّ الْيَتِيمِ

۳۶۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقِطَّانِ عَنِ ابْنِ عُجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ إِنِّي أَخْرِجُ حَقَّ الضَّعِيفِينَ الْيَتِيمِ وَالْمَرْأَةِ.

۳۶۷۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں سب سے بھلا گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جاتا ہو اور مسلمانوں میں سب سے برا گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ بد سلوکی کی جاتی ہو۔

۳۶۸۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تین یتیموں کی کفالت اور پرورش کرے وہ اس شخص کی طرح ہے جو رات بھر قیام کرے دن بھر روزہ رکھے اور صبح شام تلواریں سنت کر اللہ کے راستے میں جائے اور میں اور وہ جنت میں بھائی ہوں گے ان دو بہنوں کی طرح اور (یہ کہہ کر) آپ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی ملا دی۔

پالپ: رستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا

۳۶۸۱: حضرت ابو ہریرہ سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے ایسا عمل بتائیے جس سے میں فائدہ اٹھاؤں (اس پر عمل کر کے) فرمایا: مسلمانوں کے رستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دیا کرو۔

۳۶۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: رستہ میں ایک درخت کی شاخ تھی جس سے لوگوں کو ایذا پہنچتی تھی ایک مرد نے اسے ہٹا دیا اسی پر اسے جنت میں داخل کر دیا گیا۔

۳۶۸۳: حضرت ابو ذر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے اچھے برے اعمال میرے سامنے پیش کئے گئے۔ میں نے

زید بن ابی عتاب ثنا ابن المبارک عن سعید بن ابی ایوب عن زید بن عتاب عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر بیت فی المسلمین بیت فیہ یتیم یحسن الیہ و شر بیت فی المسلمین بیت فیہ یتیم یساء الیہ۔

۳۶۸۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَنَا حَمَّادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكَلْبِيُّ ثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رِبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ ثَلَاثَةَ مِنْ الْاِيْتَامِ كَانَ كَمَنْ قَامَ لَيْلَةً وَ صَامَ نَهَارَةً وَ عَدَا وَ زَاغَ شَاهِرًا سَيْفَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ كُنْتُ اَنَا وَ هُوَ فِي الْجَنَّةِ اِخْوَيْنِ كَهَاتَيْنِ اُخْتَانِ وَ اَلضُّقُ اضْبَعِيهِ الشَّبَابَةَ وَ الْوُسْطَى۔

۷: بَابُ اِمَاطَةِ الْاَذَى عَنِ الطَّرِيقِ

۳۶۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَ كَيْعٌ عَنْ اَبَانَ بْنِ ضَمْعَةَ عَنْ اَبِي الْوَاظِعِ الرَّاسِبِيِّ عَنْ اَبِي بَرَزَةَ الْاَسْلَمِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَلَّنِي عَلَيَّ عَمَلٌ اَنْتَفَعُ بِهِ قَالَ اغْرُزِ الْاَذَى عَنِ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ۔

۳۶۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَ كَانَ عَلَيَّ الطَّرِيقُ غَضُنُ شَجَرَةٍ يُؤْذِي النَّاسَ فَاَمَّا طَهَّرْتُهَا رَجُلٌ فَاَدْخَلَ الْجَنَّةَ۔

۳۶۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَنْبَانَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ وَاوِلِ بْنِ مَوْلَى اَبِي غَيْثَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ

امت کے چھ اعمال میں ایک عمل یہ دیکھا کہ راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا اور امت کے برے اعمال میں دیکھا کہ مسجد میں بلغم (تھوک وغیرہ) کو دبایا نہیں جاتا۔

اللَّهُ تَعَالَى غَنَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَرَضْتُ عَلَيَّ أُمَّتِي بِأَعْمَالِهَا حَسَنًا وَنَسَبْتُهَا فَرَأَيْتُ فِي مُحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْآذَى يُنْحَى عَنِ الطَّرِيقِ وَرَأَيْتُ فِي سَيِّئِ أَعْمَالِهَا النَّخَاعَةَ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ.

پانی : پانی کے صدقہ کی فضیلت

۳۶۸۴: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صدقہ کی کون سی صورت زیادہ فضیلت کا باعث ہے؟ فرمایا: پانی پلانا۔

۸: بَابُ فَضْلِ صَدَقِ الْمَاءِ

۳۶۸۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدُّسْتَوَانِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ سَقَى الْمَاءَ.

۳۶۸۵: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: قیامت کے روز لوگ (دوسری روایت میں اہل جنت) صفوں میں قائم ہوں گے کہ ایک دوزخی ایک مرد کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا ارے فلاں آپ کو یاد نہیں وہ دن جب آپ نے پانی مانگا تھا تو میں نے آپ کو ایک گھونٹ پلایا تھا۔ آپ نے فرمایا چنانچہ یہ جنتی اس دوزخی کی سفارش کرے گا اور ایک مرد گزرے گا تو کہے گا آپ کو وہ دن یاد نہیں جب میں نے آپ کو طہارت کے لئے پانی دیا تھا چنانچہ یہ بھی اس کی سفارش کرے گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ دوزخی کہے گا ارے فلاں آپ کو وہ دن یاد نہیں جب آپ نے مجھے فلاں کام کیلئے بھیجا تھا تو میں آپ کے کہنے پر (اس کام کیلئے) چلا گیا تھا چنانچہ یہ بھی اسکی سفارش کرے گا۔

۳۶۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَزِيدِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِفُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَفُوفًا وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ أَهْلُ الْجَنَّةِ - فَيَمُرُّ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ عَلَى الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا فَلَانُ أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ اسْتَسْقَيْتَ فَسَقَيْتَكَ شَرْبَةً؟

قال فيشفع له ويمر الرجل فيقول اأما تذكر يوم ناولتك طهورا.

قال ابن نمير و يقول: يا فلان اأما تذكر يوم بعثني في حاجة كذا وكذا فلهبت لك؟ فيشفع له.

۳۶۸۶: حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ گمشدہ اونٹ میرے حوضوں پر آ جاتے ہیں جنہیں میں نے اپنے اونٹوں کے لئے تیار کیا تو اگر میں ان گمشدہ

۳۶۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ.

عُشَى حِيَائِي قَدْ لَطَمْتُهَا لِابْنِي فَبَلَ لِي مِنْ

أَجْرٍ إِنْ سَقَيْتُهَا ۚ

قَالَ : نَعَمْ ! فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ خَرَىٰ أَجْرٌ .

۹ : بَابُ الرَّفْقِ

۳۶۸۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ

عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هَلَالِ الْعَبْسِيِّ

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

مَنْ يُحْرَمِ الرَّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ .

۳۶۸۸ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَفْصِ الْأَيْلِيِّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ

بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ وَيُحِبُّ الرَّفْقَ وَيُعْطِي عَلَيْهِ

مَا لَا يُعْطَى عَلَى الْعُنْفِ .

۳۶۸۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ

بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ .

۱۰ : بَابُ الْإِحْسَانِ إِلَى

الْمَمَالِكِ

۳۶۹۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا

الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ : فَاطْعِمُوهُمْ مِمَّا

تَأْكُلُونَ وَالْبَسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَلَا تَكْلِفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ

فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَاعِينُوهُمْ .

۳۶۹۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ

اونٹوں کو پانی پلاؤں تو مجھے اجر ملے گا؟ فرمایا: جی ہاں ہر کلیجہ والی (زندہ) چیز جس کو پیاس لگتی ہو (کو پانی پلانے اور کھلانے) میں اجر ہے۔

پاب: نرمی اور مہربانی

۳۶۸۷ : حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: جو نرمی اور مہربانی سے محروم ہے وہ خیر اور

بھلائی سے محروم ہے۔

۳۶۸۸ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مہربان

ہیں اور مہربانی کو پسند فرماتے ہیں اور مہربانی کی وجہ سے

وہ کچھ عطا فرماتے ہیں جو درستی اور سختی پر نہیں فرماتے۔

۳۶۸۹ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

اعتہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ مہربان ہیں اور تمام کاموں میں

مہربانی کو پسند فرماتے ہیں۔

پاب: غلاموں باندیوں کے ساتھ

اچھا برتاؤ کرنا

۳۶۹۰ : حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

یہ (غلام باندیاں) تمہارے بھائی ہیں (اولاد آدم

ہیں) اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے قبضہ (اور ملک) میں

دے دیا ہے انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور وہی پہناؤ

جو خود پہنتے ہو اور انہیں مشکل کام کا حکم مت دو اگر مشکل کام

کا حکم دو تو ان کی مدد بھی کرو (کہ خود بھی شریک ہو جاؤ)۔

۳۶۹۱ : حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بدخلق شخص جنت میں نہ جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ نے تو ہمیں بتایا ہے کہ اس امت میں پہلی امتوں سے زیادہ غلام اور یتیم ہوں گے؟ (بہت ممکن ہے کہ بعض لوگ ان کے ساتھ بدخلقی کریں) فرمایا: جی ہاں لیکن ان کا ایسے ہی خیال رکھو جیسے اپنی اولاد کا خیال رکھتے ہو اور انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو۔ صحابہ نے عرض کیا ہمیں دنیا میں کون سی چیز فائدہ پہنچانے والی ہے؟ فرمایا: گھوڑا جسے تم باندھ رکھو اس پر سوار ہو کر راہِ خدا میں لڑو تمہارا غلام تمہارے لئے کافی ہے اور جب وہ نماز پڑھے (مسلمان ہو جائے) تو وہ تمہارا بھائی ہے۔

پای: سلام کو رواج دینا (پھیلانا)

۳۶۹۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہ ہو گے یہاں تک کہ ایمان لے آؤ اور تم صاحب ایمان نہ ہو گے کہ آپس میں محبت کرو اور کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں کہ جب تم وہ کرو گے تم باہم محبت کرنے لگو گے اپنے درمیان سلام کو رواج دو۔

۳۶۹۳: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کو عام کرنے کا امر فرمایا۔

۳۶۹۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحمن کی پرستش (عبادت) کرو اور سلام کو رواج دو۔

قَالَ تَنَا اسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ فِرْقِدِ الشَّبْحِيِّ عَنْ مَرْثَةَ الطَّيِّبِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبِيُّ الْمَلَائِكَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ أَكْثَرُ الْأُمَّةِ.

مَمْلُوكِينَ وَيَتَامَى؟

قَالَ نَعَمْ! فَأَكْرَمُوهُمْ كَكْرَامَةِ أَوْلَادِكُمْ وَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ " قَالُوا فَمَا يَنْفَعُنَا فِي الدُّنْيَا.

قَالَ فَرَسٌ تَرْتَبِطُهُ تُقَاتِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَمْلُوكٌ يَكْفِيكَ فَإِذَا صَلَّى فَهُوَ أَحْوَكُ.

۱۱: بَابُ إِفْشَاءِ السَّلَامِ

۳۶۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا: وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تُحَابِّتُوا أَوْلَادِكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَّبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ.

۳۶۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ أَمَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَفْشِيَ السَّلَامَ.

۳۶۹۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ الشَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْبُدُوا الرَّحْمَنَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ.

۱۲ : باب رَدِّ السَّلَامِ

۳۶۹۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عبد الله بن نمير ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بن عمرو ثنا سَعِيدُ بنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ.

۳۶۹۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عبد الرَّحِيمِ بنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرَائِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَتْ وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ.

۱۳ : باب رَدِّ السَّلَامِ عَلَى

أَهْلِ الذِّمَّةِ

۳۶۹۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثنا عبدُ بنِ سُلَيْمَانَ وَ مُحَمَّدُ بنُ بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَ عَلَيْكُمْ.

۳۶۹۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثنا أبو معاوية عن الأعمش عن مسلم عن مسروق عن عائشة أنه أتى النبي ﷺ ناسٌ من اليهود فقالوا السام عليك يا أبا القاسم فقال : "وعليكم".

۳۶۹۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثنا ابن نمير عن محمد بن اسحق عن يزيد بن ابن حبيب عن مؤثر بن عبد الله الأزني عن أبي عبد الرحمن الجعفي قال قال رسول الله ﷺ أتى ركبٌ غداً إلى اليهود فلا تبدأوا و هم بالسلام : فإذا سلموا عليكم فقولوا وعليكم.

پاؤپ : سلام کا جواب دینا

۳۶۹۵ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد مسجد میں آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک کونہ میں تشریف فرما تھے انہوں نے نماز ادا کی پھر حاضر خدمت ہوئے سلام عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: وعلیک السلام۔

۳۶۹۶ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام کر رہے ہیں انہوں نے جواب میں کہا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

پاؤپ : ذمی کافروں کو سلام کا جواب

کیسے دیں؟

۳۶۹۷ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اہل کتاب میں سے کوئی تمہیں سلام کرے تو جواب میں (صرف اتنا) کہا کرو وعلیکم۔

۳۶۹۸ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ یہودی آئے اور کہا: السام علیکم اے ابوالقاسم! آپ نے فرمایا: وعلیکم۔

۳۶۹۹ : حضرت ابو عبد الرحمن جعفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل میں سوار ہو کر یہودیوں کے پاس جاؤں گا تو تم انہیں پہلے سلام نہ کرنا اور جب وہ سلام کریں تو تم صرف وعلیکم کہنا۔

خلاصہ الباب ☆ السام کا معنی ہے موت۔ السام علیکم تم پر موت آئے یہ تمہوں نے شرارت سے کہا آپ نے بھی جواب میں صرف وعلیکم ہی کہا کہ تمہیں ہی آئے (موت) کافرو۔

۱۴ : بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ

۳۷۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ تَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ صِبْيَانٌ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا.

باب : بچوں اور عورتوں کو سلام کرنا
۳۷۰۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے ہم بچے (جمع) تھے آپ نے ہمیں سلام کیا۔

۳۷۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ تَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ سَمِعَهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ خَوْشَبٍ يَقُولُ أَخْبَرْتُهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ قَالَتْ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا.

۳۷۰۱: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں ہم عورتوں کے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کیا۔

۱۵ : بَابُ الْمُصَافَحَةِ

۳۷۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ خُظَلَّةِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّدُوسِيِّ عَنْ أَنَسٍ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَحْبِبُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ قَالَ لَا قُلْنَا : أَيَعَانِقُ بَعْضُنَا بَعْضًا قَالَ لَا وَلَكِنْ تَصَافَحُوا.

باب : مصافحہ
۳۷۰۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا ہم ایک دوسرے کے لئے جھکا کریں؟ آپ نے فرمایا نہیں ہم نے عرض کیا پھر ایک دوسرے سے معانقتہ کیا کریں؟ فرمایا نہیں البتہ مصافحہ کر لیا کرو۔

۳۷۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ تَنَا ابْنُ شَيْبَةَ تَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا.

۳۷۰۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دو مسلمان بھی ایک دوسرے سے ملیں اور مصافحہ کریں جدا ہونے سے قبل ہی ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۱۶ : بَابُ الرَّجُلِ يُقَبِّلُ

يَدَ الرَّجُلِ

۳۷۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ تَنَا ابْنُ شَيْبَةَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

باب : ایک مرد دوسرے مرد کا

ہاتھ چومے

۳۷۰۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان

فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک چوما۔

۳۷۰۵: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں کی ایک جماعت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ چومے۔

فَضِيلَمُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَبَلْنَا يَدَ النَّبِيِّ ﷺ .

۳۷۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اَدْرِيسَ وَغُنْدَرٌ وَابُو اَسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ اَنَّ قَوْمًا مِنَ الْيَهُودِ قَبَلُوا يَدَ النَّبِيِّ ﷺ وَرَجَلِيهِ .

پاپ: (داخل ہونے سے قبل)

۷: ا: بَابُ

اجازت لینا

الِاسْتِئْذَانِ

۳۷۰۶: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرؓ سے تین بار اجازت طلب کی حضرت عمرؓ نے اجازت نہ دی (جواب ہی نہ دیا) تو حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ واپس ہوئے حضرت عمرؓ نے ان کے پاس کسی کو بھیجا (اور پوچھا کہ) آپ کیوں واپس ہوئے فرمانے لگے میں نے تین بار اجازت طلب کی جس کا رسول اللہؐ نے ہمیں امر فرمایا کہ اگر اجازت مل جائے تو داخل ہو جائیں اور اگر اجازت نہ ملے تو واپس ہو جائیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا

۳۷۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَنَّ اَبَانَا دَاوُدَ بْنَ ابْنِ هِنْدٍ عَنْ ابْنِ نَضْرَةَ عَنْ ابْنِ سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ اَنَّ اَبَا مُوسَى اسْتَاذَنَ عَلٰى عُمَرَ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنَ لَهُ : فَاَنْصَرَفَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ عُمَرُ : مَا رَدَّكَ؟

قَالَ اسْتَاذَنْتُ الْاِسْتِئْذَانَ الَّذِي اَمَرَ نَابِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَاَنْ اُذِنَ لَنَا دَخَلْنَا وَاِنْ لَمْ يُؤْذَنَ لَنَا رَجَعْنَا قَالَ فَقَالَ : لَتَايْبِيْ عَلٰى هَذَا بَيِّنَةٍ اَوْ لَا فَعَلْتَنَ فَاَتَى مَجْلِسَ قَوْمِهِ فَنَاسَدْتُهُمْ فَشَهِدُوا لَهٗ فَخَلَى سَبِيْلَهٗ .

تم اس حدیث کا میرے پاس ضرور ثبوت لاؤ ورنہ میں یہ کروں گا (حضرت عمرؓ نے محض تاکید و احتیاط کے لئے ایسا فرمایا ورنہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ خود ثقہ تھے) چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ اپنی قوم کی مجلس میں آئے اور انہیں قسم دی (کہ جس نے یہ حدیث سنی ہو وہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں گواہی دے) کچھ لوگوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے ساتھ گواہی دی (کہ ہم نے بھی یہ حدیث سنی ہے) تب حضرت عمرؓ نے ان کو چھوڑا۔

۳۷۰۷: حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) سلام تو ہمیں معلوم ہو گیا۔ اجازت کیسے طلب کی جائے؟ آپ نے فرمایا: مرد

۳۷۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ وَاَصِلِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ ابْنِ سُوْرَةَ عَنْ ابْنِ اَيُّوبِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَذَا السَّلَامُ فَمَا الْاِسْتِئْذَانُ .

سبحان اللہ اور اللہ اکبر الحمد للہ کہے اور کھٹکھارے اور اہل خانہ کو اپنی آمد سے باخبر کر دے۔

۳۷۰۸: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (گھر) حاضری کے لئے میرے لئے دو وقت مقرر تھے ایک رات میں ایک دن میں جب میں آتا اور آپ نماز میں مشغول ہوتے تو (میرے اجازت طلب کرنے پر) آپ کھٹکھار دیتے۔

۳۷۰۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو فرمایا کون ہے؟ میں نے عرض کیا "میں"۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں میں" (کیا ہے نام لو)۔

پاپ: مرد سے کہنا کہ صبح کیسی کی؟

۳۷۱۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! صبح کیسی کی؟ فرمایا: خیریت ہے۔ اس مرد سے بہتر ہوں جس نے روزہ کی حالت میں صبح نہیں کی اور نہ ہی بیمار کی عیادت کی۔

۳۷۱۱: حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا: السلام علیکم۔

انہوں نے جواب دیا وعلیک السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ۔

فرمایا کس حال میں صبح کی؟ عرض کیا: خیریت سے ہم اللہ کی تعریف کرتے ہیں اے اللہ کے رسول۔

قال يتكلم الرجل تسيحةً وتكبيراً و تحميدةً ويتحنح ويؤذن أهل البيت.

۳۷۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الْخَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيْعٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُدْخَلَانِ مُدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمُدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَكُنْتُ إِذَا أَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّيُ يَتَحَنَّحُ لِي.

۳۷۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلِيَّ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَا أَنَا.

۱۸: بَابُ الرَّجُلِ يُقَالُ لَهُ كَيْفَ أَصْبَحْتُ

۳۷۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْبَحْتُ.

يا رسول الله! قال بخير من رجل لم يصبغ ضائماً ولم يغد سقيماً.

۳۷۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْهَرَوِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَتَّابٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ حَدَّثَنِي جَدِّي أَبُو أُمَيٍّ مَالِكُ بْنُ حَمْرَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: وَدَخَلَ عَلَيْهِمْ: فَقَالَ "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ" قَالُوا: وَغَلَبَكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

قال: "كَيْفَ أَصْبَحْتُمْ؟" قَالُوا بِخَيْرٍ: نَحْمَدُ اللَّهَ: فَكَيْفَ أَصْبَحْتُ.

بابینا و اقمنا یا رسول اللہ قال اصبحت بخیر

الحنذ اللہ.

۱۹ : بَابُ إِذَا آتَاكُمْ

كَرِيمٍ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ

۳۷۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَبَانَا سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمَةَ
عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِذَا آتَاكُمْ كَرِيمٌ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ.

۲۰ : بَابُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ

۳۷۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَطَسَ
رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتْ أَحَدَهُمَا
(أَوْ شَمَّتْ) وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!
عَطَسَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ فَشَمَّتْ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ
الْآخَرَ؟

فَقَالَ إِنَّ هَذَا حَمْدُ اللَّهِ وَإِنَّ هَذَا لَمْ يُحْمَدِ

اللَّهُ.

۳۷۱۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ
عَمْرٍاءَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُشَمِّتُ الْعَاطِسُ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَهُوَ
مُرْكُومٌ.

۳۷۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ
عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ عِيْسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
لَيْسَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ عَطَسَ
أَخَذَكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلْيُرَدِّ عَلَيْهِ مِنْ حَوْلِهِ
يُرْحَمُكَ اللَّهُ وَلْيُرَدِّ عَلَيْهِمْ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصَلِّحُ

ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! آپ نے
کیسے صبح کی؟ فرمایا: الحمد للہ میں نے بھی خیریت سے صبح کی۔

۱۹ : جب تمہارے پاس کسی قوم کا

معزز شخص آئے تو اس کا اکرام کرو

۳۷۱۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے
پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کا اعزاز کرو۔

۲۰ : چھینکنے والے کو جواب دینا

۳۷۱۳: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ کے پاس دو مردوں کو چھینک آئی آپ نے ایک کو
جواب دیا (یرحمک اللہ کہا) اور دوسرے کو جواب نہ دیا
عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ کے پاس ان
دو مردوں کو چھینک آئی آپ نے ان میں سے ایک کو
جواب دیا اور دوسرے کو جواب نہ دیا (اس کی کیا وجہ
ہے؟) فرمایا: اس نے اللہ کی حمد کی (الحمد للہ کہا) اور
دوسرے نے اللہ کی حمد نہیں کی۔

۳۷۱۴: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھینکنے والے کو
تین بار جواب دیا جائے اور اس کے بعد بھی چھینک
آئے تو اسے زکام ہے۔

۳۷۱۵: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے الحمد
للہ کہنا چاہئے اور پاس والوں کو جواب میں یرحمک اللہ کہنا
چاہئے پھر چھینکنے والے کو چاہئے کہ وہ ان کو جواب میں
کہے: یهدیکم اللہ و یصلح بالکم (کہ اللہ تمہیں

بالکم

راہ راست پر رکھے اور تمہارے مال کو درست فرمائے۔

۲۱: بَابُ إِكْرَامِ الرَّجُلِ جَلِيسَهُ

۳۷۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي يَحْيَى الطَّوِيلِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ فَكَلَّمَهُ لَمْ يَصْرِفْ وَجْهَهُ عَنْهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَنْصَرِفُ وَإِذَا صَافَحَهُ لَمْ يَنْزِعْ يَدَهُ (مَنْ يَدُهُ) حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَنْزِعُهَا وَلَمْ يَرْمُقْ مَتَى بَرَكْتَيْهِ جَلِيسًا لَهُ قَطًّا!

پاؤں: مرد اپنے ہم نشین کا اعزاز کرے

۳۷۱۶: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی جب کسی مرد سے ملتے اور گفتگو فرماتے تو اپنا چہرہ انور اس کی طرف سے نہ پھیرتے (اس کی طرف متوجہ رہتے) یہاں تک کہ وہ واپس ہو جائے (اور اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لے) اور جب آپ کسی مرد سے مصافحہ کرتے تو اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے الگ نہ کرتے یہاں تک کہ وہ اپنا ہاتھ الگ کرے اور کبھی نہ دیکھا گیا کہ آپ نے کسی ہم نشین کے سامنے پاؤں پھیلائے ہوں۔

۲۲: بَابُ مَنْ قَامَ عَنْ مَجْلِسٍ

فَرَجَعَ فَهُوَ

أَحَقُّ بِهِ

۳۷۱۷: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زَافِعٍ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ عَنْ مَجْلِسِهِ لَمْ يَرْجِعْ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

پاؤں: جو کسی نشست سے اٹھے پھر

واپس آئے تو وہ اس نشست کا زیادہ

حقدار ہے

۳۷۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی نشست سے اٹھے پھر واپس آئے تو وہی اس نشست کا زیادہ حقدار ہے۔

۲۳: بَابُ الْمَعَاذِيرِ

پاؤں: عذر کرنا

۳۷۱۸: حضرت جوذان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے بھائی سے معذرت کرے اور وہ معذرت قبول (کر کے معاف) نہ کرے تو اس کو محصول لینے والے کی خطا کے برابر گناہ ہوگا۔ دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۳۷۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بِنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ مِينَاءَ عَنْ جُوذَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ اعْتَذَرَ إِلَى أَخِيهِ بِمَعْذِرَةٍ فَلَمْ يَقْبَلْهَا كَانَ عَلَيْهِ بَلْ خَطِيئَتِهِ صَاحِبِ مَكْسٍ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ

سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ (هُوَ ابْنُ مِينَاءَ) عَنْ جُوذَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

۲۴: بَابُ الْمِزَاحِ

۳۷۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ تَنَا وَكَيْعُ عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ زَمْعَةَ عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَكَيْعُ تَنَا زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فِي تَجَارَةٍ إِلَى بَصْرَى قَبْلَ مَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ بَعَامٍ وَ مَعَهُ نَعِيمَانُ وَ سُويِبُ بْنُ خَرْمَلَةَ وَ كَانَ شَهِدًا بَدْرًا وَ كَانَ نَعِيمَانُ عَلَى الزَّرَادِ وَ كَانَ سُويِبُ زَجَلًا مَزَاحًا فَقَالَ لِنَعِيمَانَ اطْعَمْنِي قَالَ حَتَّى يَجِيءَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ فَلَا غَيْظَ لَكَ : فَلَا قَمْرًا وَ اَبْقَوْمٍ فَقَالَ لَهُمْ سُويِبُ تَشْتَرُونَ مِنِّي عَبْدًا لِي؟

قَالُوا نَعَمْ قَالَ إِنَّ عَبْدًا لَهُ كَلَامٌ وَ هُوَ قَائِلٌ لَكُمْ إِنِّي حُرٌّ فَإِنْ كُنْتُمْ إِذَا قَالَ لَكُمْ هَذِهِ الْمَقَالَةَ تَرَكْتُمُوهُ فَلَا تُفْسِدُوا عَلَيَّ عَبْدِي قَالُوا : لَا بَلْ تَشْتَرِيهِ مِنْكَ فَاشْتَرَوْهُ مِنْهُ بِعَشْرِ قَلَابِصٍ ثُمَّ اتَّوهُ فَوَضَعُوا فِي عُنُقِهِ عِمَامَةً أَوْ حَبْلًا فَقَالَ نَعِيمَانُ إِنَّ هَذَا يَسْتَهْزِئُ بِكُمْ وَ إِنِّي حُرٌّ لَسْتُ بِعَبْدٍ فَقَالُوا قَدْ أَخْبَرْنَا فَاذْهَبُوا بِهِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخْبَرُوهُ بِذَلِكَ قَالَ فَاتَّبَعَ الْقَوْمَ وَ رَدَّ عَلَيْهِمُ الْقَلَابِصَ : وَ أَخَذَ نَعِيمَانَ : قَالَ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ أَخْبَرُوهُ قَالَ لَضِحِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَ أَصْحَابُهُ مِنْهُ خَوْلًا.

بَابُ: مِزَاحِ كَرْنَا

۳۷۱۹: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے انتقال سے ایک سال قبل بغرض تجارت بصری گئے آپ کے ساتھ حضرت نعیمان اور سویب بن خرملة بھی تھے یہ دونوں حضرات بدر میں شریک ہوئے تھے نعیمان کے ذمہ زاد (توشہ) تھا اور سویب کی طبیعت میں مزاح بہت تھا انہوں نے نعیمان سے کہا کہ مجھے کھانا کھلاؤ کہنے لگے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آنے دو سویب نے کہا کہ اچھا (مجھے کھانا نہیں دیا) تو میں تمہیں پریشان کروں گا (رستہ میں) ایک جماعت سے گزر ہوا تو سویب نے (الگ ہو کر) ان سے کہا تم مجھ سے میرا ایک غلام خریدتے ہو؟ کہنے لگے ضرور کہا وہ ذرا باتونی ہے وہ تمہیں کہتا رہے گا کہ میں آزاد ہوں اگر تم اس کی باتوں میں آ کر اسے چھوڑ دو گے تو میرے غلام کو خراب مت کرو کہنے لگے نہیں ہم آپ سے خریدتے ہیں۔ الغرض انہوں نے دس اونٹوں کے عوض غلام سویب سے خرید لیا پھر نعیمان کے پاس آئے اور گردن میں عمامہ یا رسی باندھنے لگے نعیمان نے کہا کہ یہ تمہارے ساتھ مذاق کر رہے ہیں میں آزاد ہوں غلام نہیں ہوں کہنے

لگے اس نے ہمیں یہ بات بتادی تھی وہ لوگ نعیمان کو لے کر چلے گئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے تو لوگوں نے انہیں سب ماجرا بیان کیا آپ اس جماعت کے پیچھے گئے اور ان کو اونٹ واپس کر کے نعیمان کو لائے۔ جب واپس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ واقعہ سنایا تو آپ انہیں دیئے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی سال بھر تک اس واقعہ پر ہنستے رہے۔

۳۷۲۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۳۷۲۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَكَيْعُ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ

کہ رسول اللہ ہمارے ساتھ کھل کر رہتے (اور مزاح بھی کرتے) کبھی میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے: اے ابو عمیر کیا ہوا غیر؟ وکیع فرماتے ہیں کہ غیر ایک پرندہ تھا جس سے ابو عمیر کھیلا کرتے تھے۔

ابن التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخَالِطُنَا حَتَّى يَقُولَ لَأَخِ ابْنِ صُعَيْبٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النَّغِيرُ .

قَالَ وَكَيْعٌ يَعْنِي ظَيْرًا كَانَ يَلْعَبُ بِهِ .

خلاصہ الباب ۲۵ قربان جائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ پر کہ محدثین کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک جملے سے سینکڑوں مسائل اخذ کئے ہیں۔ ابن القاص نے تو اس ضمن میں ایک رسالہ بھی لکھا ہے جس میں واضح کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزاح کے طور پر فرمائے گئے اس جملہ سے سو سے زائد مسائل اخذ ہوتے ہیں۔ (۱) حدود کے اندر رہتے ہوئے مزاح کرنا جائز ہے۔ (۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹے بچے کو کنیت سے یا ابا عمیر کہہ کر پکارا حالانکہ وہ کسی کا باپ نہیں تھا شاید نفیر کی مناسبت سے ابا عمیر فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ چھوٹے بچے کی کنیت کو جھوٹ پر محمول نہیں کیا جاسکتا۔ (۳) معلوم ہوا کہ بچوں کو پرندہ مہیا کر دینا جائز ہے۔ بشرطیکہ مناسب دیکھ بھال کی جائے۔ (۴) یہ بھی ثابت ہوا کہ حرم مکہ اور حرم مدینہ میں فرق ہے۔ (۵) جمع کے ساتھ لطافت آمیز بات کی اجازت ہے۔ (۶) بچے کی دلجوئی کے لئے کسی چیز کو جانتے ہوئے بھی اس کے متعلق پوچھنا روا ہے علیٰ ہذا القیاس اس طرح کئی مسائل اس حدیث سے اخذ کئے گئے ہیں۔

پاؤں : سفید بال اکھیڑنا

۳۷۲۱ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بال اکھیڑنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: یہ مؤمن کا نور ہے۔

۲۵ : بَابُ نَتْفِ الشَّيْبِ

۳۷۲۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ هُوَ نُورُ الْمُؤْمِنِ .

پاؤں : کچھ سایہ اور کچھ دھوپ میں بیٹھنا

۳۷۲۲ : حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوپ اور سائے کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا۔

۲۶ : بَابُ الْجُلُوسِ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ

۳۷۲۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّبِ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُقْعَدَ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ .

پاؤں : اونڈھے منہ لیٹنے سے ممانعت

۳۷۲۳ : حضرت طلحہ غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے مجھے مسجد میں پیٹ کے بل سوتا ہوا پایا

۲۷ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الإِضْطِجَاعِ عَلَى الوَجْهِ

۳۷۲۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ

تو اپنے پاؤں سے مجھے ہلایا اور فرمایا تم اس طرح کیوں سوتے ہو یہ سونے کا وہ انداز ہے جو اللہ کو پسند نہیں یا فرمایا کہ جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔

۳۷۲۲: ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ مجھ پر گزرے اور میں پیٹ کے بل پڑا ہوا تھا آپ نے لات سے مجھ کو مارا اور فرمایا: اے جناب (یہ نام ہے ابو ذر کا اور بعض نسخوں میں جنید ہے وہ تصغیر ہے) جناب کی شفقت اور مہربانی کیلئے یہ تو سونا دوزخ والوں کا ہے۔ اسکی سند میں یعقوب بن حمید مختلف فیہ ہے۔

۳۷۲۵: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گزرے جو اونڈھے منہ مسجد میں سو رہا تھا آپ نے فرمایا اٹھ کر بیٹھ یہ دوزخیوں کا سونا ہے۔ (اس کی سند میں ولید بن جمیل اور سلمہ بن رجا اور یعقوب بن حمید سب مختلف فیہ ہیں)۔

پاپ: علم نجوم سیکھنا کیسا ہے

۳۷۲۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم نجوم میں سے کچھ حاصل کیا اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا اب جتنا زیادہ حاصل کرے اتنا ہی گویا سحر زیادہ حاصل کیا۔

☆ خلاصہ الباب: سحر کی حرمت قرآن و حدیث میں دونوں میں آئی ہے اور نجوم تو اس کے ساتھ مشابہت دی ہے لہذا علم نجوم بھی حرام ہے۔

پاپ: ہوا کو برا کہنے کی ممانعت

۳۷۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

طخفة الغفاری عن ابیہ فلا اصابنی رسول اللہ ﷺ نائما فی المسجد علی بطنی فرکضنی برجلہ و قال ما لک و لہذا النوم ہذہ نومة یکرہہا اللہ او یتغضہا اللہ۔
۳۷۲۳: حدثنا یعقوب بن حمید ابن کاسب ثنا اسمعیل بن عبد اللہ ثنا محمد بن نعیم بن عبد اللہ المجرم عن ابیہ عن ابن طخفة الغفاری عن ابی ذر قال مر بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رضی و انا مضطجع علی بطنی فرکضنی برجلہ و قال "یا جنید انما ہذہ ضجة اهل النار۔

۳۷۲۵: حدثنا یعقوب بن حمید بن کاسب ثنا سلمة بن رجاء عن الولید ابن جمیل الدمشقی انا سبع القاسم ابن عبد الرحمن یحدث عن ابی امامة قال مر النبی ﷺ علی رجل نائم فی المسجد مضطجع علی وجهہ فضربة برجلہ و قال قم واقعد فانہا نومة جہنمیة۔

۲۸: باب تعلم النجوم

۳۷۲۶: حدثنا ابو بکر ثنا یحییٰ ابن سعید عن عبید اللہ بن الاخنس عن الولید بن عبد اللہ عن یوسف بن ماہک عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد۔

۲۹: باب النهی عن سب الريح

۳۷۲۷: حدثنا ابو بکر ثنا یحییٰ بن سعید عن الاوزاعی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مت برا کہو ہوا کو وہ اللہ کی رحمت سے ہے۔ وہ اللہ کی رحمت لے کر آتی ہے اور عذاب بھی لاتی ہے۔ البتہ اللہ جل جلالہ سے ہوا کی بھلائی مانگو اور اس کی برائی سے پناہ چاہو۔

پاؤں: کونسے نام اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں؟

۳۷۲۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہتر اور زیادہ پسند ناموں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ نام ہیں: عبد اللہ اور عبد الرحمن۔

پاؤں: ناپسندیدہ نام

۳۷۲۹: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ آئندہ رباح، نجیح، فلیح، نافع اور یسار نام رکھنے سے ضرور منع کر دوں گا۔

۳۷۳۰: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ہم اپنے غلاموں کے نام ان چار میں کوئی رکھیں فلیح، نافع، رباح اور یسار۔

۳۷۳۱: حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ میں سیدنا عمر بن خطاب سے ملا تو پوچھنے لگے: تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا: مسروق بن اجدع۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ اجدع ایک شیطان کا نام ہے۔

عن الزُّهْرِيِّ ثَنَا ثَابِتُ الزُّرْقِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ فَإِنَّهَا مِنْ رُوحِ اللَّهِ يَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَالْعَذَابِ وَلَكِنَّ سَلُّوا اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا: وَتَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا.

۳۰: بَابُ مَا يَسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ

۳۷۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَخْلَدٍ ثَنَا الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ.

۳۱: بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ

۳۷۲۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ عَشْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا نَهَيْتُ أَنْ يُسْمَى رِبَاحٌ وَنَجِيحٌ وَفَلِيحٌ وَنَافِعٌ وَيسَارٌ.

۳۷۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الرَّكْبِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُسْمَى رِقِيْقًا أَرْبَعَةَ أَسْمَاءٍ أَفْلَحٌ وَنَافِعٌ وَرِبَاحٌ وَيسَارٌ.

۳۷۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ثَنَا أَبُو عَقِيلٍ ثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ لَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟

فَقُلْتُ: مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ فَقَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَجْدَاعُ شَيْطَانٌ.

خلاصہ الباب ۳۱ روایات میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے نام رکھنے سے منع کیا وجہ منع یہ ہے کہ کسی نے پوچھ لیا تو آپ نے کہا نہیں تو اس سے بد قال نکلتی ہے یہاں دولت مندی کو کہتے ہیں۔ فلیح کے معنی کامیابی حاصل کرنے

والا۔ پوچھا اٹھ ہے تو جواب میں کہا جائے کہ نہیں تو اس سے بدفالی نکلتی ہے کہ یہاں دولت مندی اور کامیابی نہیں ہے۔ حدیث ۳۷۳۱: مسروق نے جاہلیت اور اسلام دونوں کا زمانہ پایا عہد فاروقی میں مسروق نمایاں نظر آتے ہیں۔ فاروقی عہد میں ایک مرتبہ وہ یمن کے وفد میں مدینہ آئے حضرت عمرؓ نے ان سے نام و نشان پوچھا انہوں نے بتایا مسروق بن اجدع۔ حضرت عمر نے فرمایا اجدع شیطان ہے۔ تم مسروق بن عبدالرحمن ہو اس وقت سے ان کے والد کا نام بدل گیا۔ ابن سوہدی روایت میں ہے کہ ان کے والد ہی کے نام سے حضرت عمرؓ نے پوچھ کر اجدع کے بجائے عبدالرحمن نام تجویز کیا تھا۔ بہر حال روایتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عہد فاروقی میں باپ بیٹے دونوں مدینہ آئے تھے۔ مسروق یمن کے مشہور شہسواروں میں تھے۔ عہد فاروقی میں اپنے تین بھائی عبداللہ ابو بکر اور نشتر کے ساتھ قادیہ کے مشہور معرکہ میں شریک ہوئے تینوں بھائی شہید ہو گئے۔ مسروق کا لڑتے لڑتے ہاتھ شل ہو گیا اور سر میں گہرا زخم آیا جس کا نشان ہمیشہ باقی رہا اس نشان کو وہ بہت محبوب رکھتے تھے کہ شجاعت اور جانبازی کی سند تھا۔ حدیث و سنت میں مسروق کا علم خاصہ وسیع تھا۔ اس فن میں انہوں نے اکابر صحابہ سے فیض حاصل کیا تھا۔ جن میں سے خلفاء راشدین کے علاوہ حضرت عائشہ صدیقہ ابن مسعود زید بن ثابت ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم اور بہت صحابہ ہیں مسروق کا خاص فن فقہ تھا اس میں وہ امامت و اجتہاد کا درجہ رکھتے تھے۔ وہ عبداللہ بن مسعود کے ان اصحاب میں تھے جن کا شغل یہی درس و افتاء تھا۔ افتاء میں قاضی شریع ان سے مشورہ لیا کرتے تھے۔

پالپ : نام بدلنا

۳۲: بَابُ تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ

۳۷۳۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت زینبؓ کا نام برہ تھا (اس کا معنی ہے نیک اور صالح) تو ان سے کہا گیا کہ آپ خود ہی اپنی تعریف کرتی ہیں (کہ نام پوچھا جائے تو جواب میں کہتی ہیں: برہ یعنی صالح) اسلئے رسول اللہ نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

۳۷۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَتْ اسْمَهَا بَرَّةَ فَقِيلَ لَهَا تَرَكِي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ.

۳۷۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی کا نام عاصیہ (نافرمان) تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام جمیلہ رکھ دیا۔

۳۷۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ مَوْسَى بْنِ خَمَّادٍ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَةَ لِعُمَرَ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةٌ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيلَةَ.

۳۷۳۴: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

۳۷۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ يَغْلَى أَبُو الْمُخَيَّبَةِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي عَبْدِ اللَّهِ

ابن سلام عن عبد الله بن سلام قال : قدمت على رسول الله ﷺ و ليس اسمي عبد الله ابن سلام فسماني رسول الله ﷺ عبد الله ابن سلام.

۳۳: بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَ

كُنْيَتِهِ

۳۷۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سفيان بن عيينة عن أيوب عن محمد قال سمعت ابا هريرة يقول قال ابو القاسم ﷺ تسموا باسمي و لا تكونوا بكنتي.

۳۷۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا ابو معاوية عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر قال قال رسول الله ﷺ تسموا باسمي و لا تكونوا بكنتي.

۳۷۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا الوهاب الثقفي عن حميد عن انس رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم بالبقيع فنادى رجل رجلا يا ابا القاسم فالتفت اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: ايني لم اغنك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تسموا باسمي و لا تكونوا بكنتي.

حاضر ہوا۔ اُس وقت میرا نام عبد اللہ بن سلام نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبد اللہ بن سلام رکھ دیا۔

پاؤں: نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک اور

کنیت دونوں کا بیک وقت اختیار کرنا

۳۷۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا نام اختیار کر لو لیکن میری کنیت مت اختیار کرو۔

۳۷۳۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا نام اختیار کر لو لیکن میری کنیت مت اختیار کرو۔

۳۷۳۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع (مدینہ کے قبرستان) میں تھے کہ کسی شخص نے دوسرے کو آواز دے کر کہا: اے اب القاسم! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی طرف متوجہ ہوئے۔ اُس نے عرض کیا: میں نے آپ ﷺ کو نہیں پکارا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا نام اختیار کر سکتے ہو لیکن میری کنیت مت اختیار کرو۔

خلاصہ الباب ☆ امام مالک کا قول ہے کہ حضور کا نام محمد یا احمد اور ابو القاسم کنیت دونوں جمع کرنا جائز نہیں صرف نام رکھنا یا صرف ابو القاسم کنیت رکھنا درست ہے۔ امام مالک سے دوسری روایت جمع کے جواز کی بھی ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ محمد یا احمد نام رکھنا تو جائز ہے لیکن کنیت ابو القاسم رکھنی جائز نہیں۔

پاؤں: اولاد ہونے سے قبل ہی مرد کا

کنیت اختیار کرنا

۳۷۳۸: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت

۳۴: بَابُ الرَّجُلِ يُكْنَى قَبْلَ أَنْ

يُولَدَ لَهُ

۳۷۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يحيى بن أبي

بُكَيْرٌ ثَنَا زُهَيْرٌ بِنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَقِيلٍ عَنْ
خَمْزَةَ بْنِ ضَهَبِيبٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِبُضَهَبِيبٍ مَا لَكَ تَكْتَبُنِي
بِأَبِي يَحْيَى؟

وَلَيْسَ لَكَ الْحَمْدُ : وَلَكَ وَلَدًا قَالَ كَتَبْتَنِي

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأَبِي يَحْيَى.

۳۷۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ
مَوْلَى لِلزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ كُلُّ
أَزْوَاجِكَ كَنِيَّتُهُ غَيْرِي قَالَتْ قَالَ: فَأَنْتَ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ.

۳۷۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ أَبِي الثَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَاتِنَا فَيَقُولُ
لَا خَ لِي وَكَانَ صَغِيرًا يَا أَبَا عُمَيْرٍ.

صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: آپ (رضی اللہ
تعالیٰ عنہ) کی کنیت ابو یحییٰ کیسے ہے جبکہ آپ کی اولاد
ہی نہیں؟

انہوں نے جواب دیا کہ میری کنیت ابو یحییٰ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی۔

۳۷۳۹: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے عرض کیا کہ میرے علاوہ تم بیویوں کی آپ نے
کنیت رکھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ام عبد اللہ ہو۔

۳۷۴۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ میرا ایک
چھوٹا بھائی تھا اُسے فرماتے: اے ابو عمیر۔

۳۵: بَابُ الْأَلْقَابِ

۳۷۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ اِذْرِيسَ عَنْ
دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي جُبَيْرَةَ ابْنِ الصَّحَّاحِ قَالَ فِينَا
نَزَلَتْ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ.

قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرَّجُلُ
مِنَالَةِ الْأَنْمَانِ وَالثَّلَاثَةُ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسًا دَعَاهُمْ بِبَعْضِ تِلْكَ الْأَسْمَاءِ فَيُقَالُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهُ يَغْضَبُ مِنْ هَذَا
فَنَزَلَتْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ.

بَابُ: الْقَابَاتِ كَابِيَانِ

۳۷۴۱: حضرت ابو جبیرہ بن صحاحؓ فرماتے ہیں کہ ہم
انصاریوں کے بارے میں یہ آیت: ﴿وَلَا تَنَابَزُوا
بِالْأَلْقَابِ﴾ مت پکارو برے لقبوں سے نازل
ہوئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف
لائے۔ ہم میں سے کسی مرد کے دو نام تھے اور کسی کے
تین۔ نبیؐ کبھی کسی ایک نام سے پکارتے تو آپ سے
عرض کیا جاتا کہ اسے اس نام سے غصہ آتا ہے۔ اس پر
یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾

۳۶: بَابُ الْمَدْحِ

۳۷۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ
سُفْيَانَ بْنِ حَبِيبٍ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ مَعْمَرٍ
عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَمَرَ نَارِسُؤُلَ اللَّهِ ﷺ أَنْ
تُخْتَوَى فِي وَجْهِهِ الْمَدَاحِجُ التُّرَابِ.

۳۷۴۲: حضرت مقدار بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمیں خوشامدیوں کے چہروں پر مٹی ڈالنے کا حکم
فرمایا۔

بَابُ: خَوْشَادِ كَابِيَانِ

۳۷۴۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُندَرٌ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ مَعْبُدِ
الْجُهَنِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِيَّاكُمْ وَالتَّمَادِخَ
فَاِنَّهُ الذَّبِيحُ.

۳۷۴۳: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: ایک دوسرے کی خوشامد اور بے جا تعریف سے بہت بچو کیونکہ یہ تو ذبح کرنے کے مترادف ہے۔

۳۷۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَابَانَةُ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ
الْحَدَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ مَدَحَ
رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَحْكُ قَطْعَتْ عَنْقِ صَاحِبِكَ مَرَارًا ثُمَّ
قَالَ اِنْ كَانَ احَدُكُمْ مَادِحًا اِخَاهُ فَلْيَقُلْ اِحْمِيئُ وَلَا اَزْكَى
عَلَى اللهِ اِحْذَا.

۳۷۴۴: حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے دوسرے کی تعریف کی۔ اس پر رسول اللہ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے تو نے اپنے بھائی کی گردن ہی کاٹ ڈالی۔ کئی بار یہی دہرایا پھر فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی تعریف کرے تو یوں کہے کہ میرا اس کے متعلق یہ گمان ہے اور میں اللہ کے سامنے کسی کو پاک نہیں کہتا۔

☆ خلاصہ الباب منہ پر تعریف کرنے سے منع کیا تا کہ وہ عجب سے بچ جائے اور تکبر و عجب بہت سخت امراض قلبیہ میں سے ہیں۔

باب: جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ

۳۷: بَابُ الْمُسْتَشَارِ

بمَنْزِلَةِ اَمَانَتٍ دَارِهَا

مُوْتَمِّنٌ

۳۷۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے مشورہ طلب کیا جائے (اسے امانت داری سے مشورہ دینا چاہیے کیونکہ) وہ امین ہے۔

۳۷۴۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي
بَكْرِ بْنِ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
الْمُسْتَشَارُ مُوْتَمِّنٌ.

۳۷۴۶: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے مشورہ طلب کیا جائے (اسے امانت داری سے مشورہ دینا چاہیے کیونکہ) وہ امین ہے۔

۳۷۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اَسْوَدُ بْنُ غَابِرٍ
عَنْ شَرِيكَ عَنْ اَلْاَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ
ابِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُسْتَشَارُ مُوْتَمِّنٌ.

۳۷۴۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۳۷۴۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی سے اس کا بھائی مشورہ طلب کرے تو اسے چاہیے کہ اپنے بھائی کو (اچھا) مشورہ دے۔

وَعَدَنُ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَشَارَ أَحَدُكُمْ إِخَاهُ فَلْيَشِرْ عَلَيْهِ.

باب: حمام میں جانا

۳۷۳۸: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عجم کے علاقوں پر تمہیں فتح حاصل ہوگی اور وہاں تمہیں کمرے ملیں گے۔ جنہیں حمام کہا جاتا ہے ان میں مرد بغیر ازار کے نہ جائیں اور عورتوں کو ان میں جانے سے منع کرنا۔ (الایہ کہ بیمار ہو یا بحالت نفاس ہو) تو ستر چھپا کر جا سکتی ہے۔

۳۸: بَابُ دُخُولِ الْحَمَّامِ

۳۷۳۸: حَدَّثَنَا ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَالِي يَغْلِي وَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ جَمِينًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ زِيَادٍ بِنِ انْعَمِ الْاَفْرَيفِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَفْتَحُ لَكُمْ اَرْضُ الْاَعَاجِمِ وَ سَتَجِدُونَ فِيهَا بِيُوتًا يُقَالُ لَهَا الْاَحْمَامَاتُ فَلَا يَدْخُلُهَا الرَّجَالُ اِلَّا بِاِزْرٍ وَ اَمْنَعُوا النِّسَاءَ اِنْ بَدَخَلْنَهَا اِلَّا مَرِيضَةً اَوْ نَفْسَاءً.

۳۷۳۹: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کو حمام میں جانے سے منع فرمایا۔ پھر مردوں کو تو ازار پہن کر جانے کی اجازت مرحمت فرمادی اور عورتوں کو اجازت نہ دی۔

۳۷۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرٍ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَقَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَبَانَا عِنْدَ اللَّهِ ابْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَبِي عَدْرَةَ قَالَ وَ كَانَ قَدْ اَذْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى الرَّجَالَ وَ النِّسَاءَ مِنَ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ اِنْ يَدْخُلُوها فِي السَّازِرِ وَ لَمْ يُرَخَّصْ لِلنِّسَاءِ.

۳۷۵۰: حضرت ابوالمہدی ہذلی فرماتے ہیں کہ حمص کی کچھ عورتوں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ سے ان کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا: شاید تم ان عورتوں میں سے ہو جو حمام میں جاتی ہیں؟ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا: جو عورت خاوند کے گھر کے علاوہ اپنے کپڑے اتارے اس نے (عصمت و حیا کا) پردہ پھاڑ دیا جو اللہ اور اسکے درمیان تھا۔

۳۷۵۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعُ ح عَنْ سَقِيَّانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الْهَذَلِيِّ اَنَّ بَسُوَّةَ مِنْ اَهْلِ حَمَصٍ اسْتَاذَنَ عَلِيَّ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَعَلَّكُمْ مِنَ اللّٰوَاتِي يَدْخُلْنَ الْحَمَّامَاتِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِيْمَا امْرَاةٍ وَضَعَتْ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا فَقَدْ هَتَكَتْ سُرْمًا بَيْنَهَا وَ بَيْنَ اللَّهِ

۳۹: بَابُ الْإِطْلَاءِ بِالنُّورَةِ

۳۷۵۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَانِيِّ عَنْ خَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَطْلَى بَدَأَ بِعُورَتِهِ فَطَلَّاهَا بِالنُّورَةِ وَسَائِرِ جَنْبِهِ أَهْلَهُ.

۳۷۵۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ كَامِلِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ خَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَطْلَى وَوَلِيَ عَائِثَةَ بِيَدِهِ.

۳۹: باب: بال صفا پاؤ ڈر استعمال کرنا

۳۷۵۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب (بال صفا پاؤ ڈر) لگاتے تو اپنے مقام ستر سے ابتداء کرتے اور باقی مقامات پر ازواج میں سے کوئی لگاتی۔

۳۷۵۲: حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بال صفا پاؤ ڈر لگایا اور زیر ناف خود اپنے ہاتھوں سے لگایا۔

۴۰: بَابُ الْقَصَصِ

۳۷۵۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَابِرٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَقْصُصُ عَلَى النَّاسِ الْأَمِيرُ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مَرَاةٌ.

۳۷۵۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمْ يَكُنْ الْقَصَصُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ وَلَا زَمَنِ عُمَرَ.

۴۰: باب: وعظ کہنا اور قصے بیان کرنا

۳۷۵۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے سامنے وعظ نہیں کہتا مگر حاکم یا اس کی طرف سے وعظ پر مامور یا ریاکار۔

۳۷۵۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ قصہ خوانیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات شیخین (رضی اللہ عنہم) کے مبارک زمانوں میں نہ تھی۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ یہ بندہ وعظ نہ کہے وعظ کہنے کے لئے علم کی ضرورت ہے ایسا نہ ہو کہ بے علمی اور جہالت کی وجہ سے لوگوں کے عقیدہ میں خرابی پیدا ہو جائے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ جب کسی کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنتے تو شہادت طلب کرتے۔ حضرت زید بن ثابتؓ کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ فتویٰ دیتے ہیں کہ القضاء قانین سے صرف وضو ہی واجب ہوتا ہے غسل واجب نہیں ہوتا تو امیر المؤمنین نے ان سے فرمایا کہ تم اپنی جان کے دشمن ہو کیوں اپنی رائے سے فتویٰ دیتے ہو حاصل یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام کے دور میں بہت احتیاط تھی اس پر فتن دور میں ہر کوئی واعظ بن گیا ہے۔

۴۱: بَابُ الشُّعْرِ

۳۷۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ثَنَا أَبُو أَنَسَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

۴۱: باب: شعر کا بیان

۳۷۵۵: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض شعر پر حکمت ہوتے ہیں۔ (یعنی ایسے شعر سننے یا کہنے میں کوئی قباحت نہیں)۔

۳۷۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ بعض شعر پر حکمت ہوتے ہیں۔

۳۷۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ سچی بات جو کسی شاعر نے کہی ہو لیبید کی یہ بات (شعر) ہے۔ ”غور سے سنو! اللہ کے علاوہ ہر چیز فنا اور ختم ہو جانے والی ہے۔“ اور قریب تھا کہ امیہ بن ابی الصلت اسلام قبول کر لیتا۔

۳۷۵۸: حضرت سرید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امیہ بن ابی الصلت کے اشعار میں سے سو قافیے سنائے۔ آپ ﷺ ہر قافیہ کے بعد فرماتے اور سناؤ اور آپ ﷺ نے فرمایا: قریب تھا کہ یہ اسلام لے آتا۔

باب: ناپسندیدہ اشعار

۳۷۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد کا پیٹ پیپ سے بھر جائے کہ وہ بیمار ہو جائے یہ بہتر ہے اس سے کہ شعر سے پیٹ بھرے۔ حفص کی روایت میں ”بیمار ہو جائے“ کے الفاظ نہیں ہیں۔

۳۷۶۰: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

أُبَارِكُكَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ ابْنِ عَبْدِ يَغُوثَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لِحِكْمَةً.

۳۷۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سَمَّاكِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ نَسِ الشِّعْرِ حِكْمًا.

۳۷۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا ثَابِتُ بْنُ عَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اضْطَفِ كَلِمَةً قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةً لِيُبَيِّدَ.

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ وَكَانَ أَمِيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ.

۳۷۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَغْلَى عَنْ عُمَرُو ابْنِ السَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَنْشَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِائَةَ قَافِيَةٍ مِنْ شِعْرِ أَمِيَّةِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ يَقُولُ بَيْنَ كَلِمَيْ قَافِيَةٍ هَيْهَ وَقَالَ ”كَانَ أَنْ يُسْلِمَ“.

۳۲: بَابُ مَا كُرِهَ مِنَ الشِّعْرِ

۳۷۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا حَفْصٌ وَ أَبُو نَعَاوِيَةَ وَ وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَأَنْ يَمْتَلِيءَ جَوْفَ الرَّجُلِ قِنْحَا حَتَّى يَرِيَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيءَ شِعْرًا إِلَّا أَنْ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ بِرِيهِ.

۳۷۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ يُونُسَ

ابن جبیر عن محمد بن سعد بن ابی وقاص عن سعد بن ابی وقاص ان النبی ﷺ قال لان یمتلیء جوف احدکم فیخا حتی یریه خیر له من ان یمتلیء شعرا۔

فرمایا: تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہاں تک کہ وہ بیمار پڑ جائے بہتر ہے اس سے کہ شعر سے بھرے۔

۳۷۶۱: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا غنید اللہ عن شیبان عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن یوسف ابن مہک عن غنید بن عمیر عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم الناس فزیة لرجل ہاجی رجلا فہجا القبلة باسرها ورجل التقی من ابیہ و زنی امہ۔

۳۷۶۱: ام المؤمنین سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بڑا چھوٹا وہ شخص ہے جو کسی ایک شخص کی ہجو کرتے کرتے پورے قبیلہ کی ہجو کر دے (کہ ایک شخص کے برے ہونے سے پوری قوم تو بری نہیں ہوگی) اور وہ شخص ہے جو اپنے والد سے اپنی نسب کی نفی کرے (اور کسی دوسرے کی طرف نسبت کرے) اور اپنی والدہ کے حق میں زنا کا اعتراف کرے (کیونکہ جب اپنے آپ کو اپنی والدہ کے شوہر کے علاوہ کسی اور کا بیٹا قرار دیا تو گویا اپنی ماں پر زنا کی تہمت لگائی)۔

۳۳: باب اللعب بالنرد

باب: چوسر کھیلنا

۳۷۶۲: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا غنید الرجیم بن سلیمان و ابو اسامة عن غنید اللہ بن عمرو عن نافع عن سعید بن ابی ہند عن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ ﷺ من لعب بالنرد فقد غصی اللہ ورسولہ۔

۳۷۶۲: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چوسر کھیلے اس نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی۔

۳۷۶۳: حدثنا ابو بکر ثنا غنید اللہ ابن نمیر و ابو اسامة عن سفیان عن علقمة بن مرثد عن سلیمان بن بريدة عن ابیہ عن النبی ﷺ قال من لعب بالنرد شبر فکانتما غصن یدہ فی لحم خنزیر و ذمہ۔

۳۷۶۳: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چوسر کھیلے گویا اس نے اپنے ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبوئے۔

خلاصۃ الباب ☆ بہت سخت وعید سنائی ہے چوسر کھیلنے والوں کو اکثر علماء کرام کے نزدیک چوسر، گنجد، شطرنج وغیرہ حرام ہیں یہ وہ کھیل ہیں جس کی وجہ سے نماز اور وقت ضائع ہو وہ مکروہ ہے اگر شرط لگا کر کھیلا تو جوا ہو گیا اور جوئے کی حرمت قرآن کریم میں وارد ہے۔ اسی طرح اس دور کا کھیل کرکٹ ہے جو قوم میں کینسر کی طرح سرایت کر گیا ہے اوقات نماز بھی ضائع ہوتے ہیں اور دوسرے دنیا کے کام بھی اسی کی نذر ہو جاتے ہیں۔

۳۴: بَابُ اللَّعِبِ بِالْحَمَامِ

۳۷۶۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَامِرٍ بْنُ زُرَّازَةَ ثَنَا شُرَيْبُكَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَظَرَ إِلَى إِنْسَانٍ يَتَّبِعُ طَائِرًا فَقَالَ: شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانًا.

۳۷۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا الْأَسْوَدُ ابْنُ غَامِرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَتَّبِعُ شَيْطَانًا.

۳۷۶۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمِ الطَّائِفِيُّ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا وَرَاءَ حَمَامَةٍ فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانًا.

۳۷۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفِ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَنَا رِوَادُ بْنُ الْجَرَّاحِ ثَنَا أَبُو سَاعِدٍ عَنِ ابْنِ مَالِكِ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يَتَّبِعُ حَمَامًا فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانًا.

پاب : کبوتر بازی

۳۷۶۴: ام المؤمنین سیدہ عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شخص پرندہ کے پیچھے لگا ہوا ہے تو فرمایا: شیطان ہے جو شیطان کے پیچھے لگا ہوا ہے۔

۳۷۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شخص کبوتری کے پیچھے لگا ہوا ہے تو فرمایا: شیطان ہے جو شیطان کے پیچھے لگا ہوا ہے۔

۳۷۶۶: حضرت عثمان سے بعینہ روایت مذکور ہے۔

۳۷۶۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کبوتر کے پیچھے دیکھا تو فرمایا: شیطان ہے جو شیطان کے پیچھے لگا ہوا ہے۔

خلاصہ الباب ☆ کبوتر بازی ایسی شے ہے کہ چھتوں پر چڑھ کر پرندہ کو اڑاتے ہیں لوگوں کے گھروں پر نظر پڑتی ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ جوئے کے ساتھ اڑاتے ہیں۔ اسی لئے اس کو شیطان کہا ہے۔

۳۵: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْوَاحِدَةِ

۳۷۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا فِي الْوَاحِدَةِ مَا سَارَ أَحَدٌ بَلِيلٍ وَاحِدَةً.

پاب : تنہائی کی کراہت

۳۷۶۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں تنہائی کے نقصانات معلوم ہو جائیں تو کوئی رات میں تنہا نہ چلے۔

۳۶: بَابُ إِطْفَاءِ النَّارِ عِنْدَ الْمَيْتِ

۳۷۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سفيان بن عيينة عن الزُّهْرِيِّ
عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَنْزُكُوا النَّارَ فِي
بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ.

۳۷۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أبو سلمة ثنا أبو
أسامة عن يزيد بن عبد الله عن أبي بردة عن أبي موسى
قال احترق نيت بالمدينة على أهله فحدث النبي ﷺ
بشأنهم فقال إنما هذه النار غدو لكم فإذا بئتم
فاطفئوها عنكم.

۳۷۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عبد الله بن
نمير عن عبد الملك عن أبي الزبير عن جابر قال أمرنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم ونهانا فامرنا أن نطفئ
سراجنا

۳۷: بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّزُولِ عَلَى الطَّرِيقِ

۳۷۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يزيد بن هارون
أبنا هشام عن الحسن بن جابر قال قال رسول
الله ﷺ لَا تَنْزِلُوا عَلَى جَوَادِ الطَّرِيقِ وَلَا تَقْضُوا عَلَيْهَا
الْحَاجَاتِ.

۳۸: بَابُ رُكُوبِ ثَلَاثَةِ عَلِيٍّ دَابَّةً

۳۷۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عبد الرحيم بن
سليمان عن عاصم بن موريق العجلي حدثني عبد الله
ابن جعفر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا
قدم من سفر تلقى بنا قال بي وبالبحسن أو بالحسين
قال فحمل أخذنا بي يديه والآخر خلفه حتى قدمنا
المدينة.

۳۷: بَابُ: سَوْتِ وَقْتِ آگِ بِجِهَادِ بِنَا

۳۷۶۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوتے وقت اپنے
گھروں میں آگ (جلتی ہوئی) مت چھوڑا کرو۔

۳۷۷۰: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
مدینہ میں ایک گھر والوں کا گھر جل گیا تو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو بتایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ اس لیے سوتے وقت اسے
بجھا دیا کرو۔

۳۷۷۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بہت سے امور کا حکم فرمایا
اور بہت سے امور سے منع فرمایا۔ چنانچہ آپ نے ہمیں
(سوتے وقت) چراغ گل کر دینے کا حکم فرمایا۔

۳۷: بَابُ: رَاسْتِ مِیْنِ پڑاؤ ڈالنے کی ممانعت

۳۷۷۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: راستہ کے درمیان پڑاؤ مت ڈالنا
کر (بلکہ راستہ سے ہٹ کر پڑاؤ ڈالنا چاہیے) اور نہ ہی
راستہ میں قضاء حاجت (بول و براز) کیا کرو۔

۳۸: بَابُ: اَیْکِ جَانُورِ پرتین کی سواری

۳۷۷۳: حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے تشریف لاتے تو
ہم استقبال کرتے۔ ایک بار میں نے اور حضرت حسن
اور حسین (رضی اللہ عنہم) نے استقبال کیا تو آپ
ﷺ نے ہم میں سے ایک کو اپنے سامنے اور دوسرے
کو اپنے پیچھے سوار کر لیا یہاں تک کہ ہم مدینہ پہنچے۔

۴۹: بَابُ تَرْيِبِ الْكِتَابِ

پاب: لکھ کر مٹی سے خشک کرنا

۳۷۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
أَنَا بَقِيَّةُ أُنْبَاءِ أَبِي أَحْمَدَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ
جَابِرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: تَرَبُّوا صُحُفَكُمْ أَنْجَحَ
لَهَا: إِنَّ التُّرَابَ مُبَارَكٌ.

۳۷۷۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے خطوط مٹی
سے خشک کر لیا کرو یہ ان کے لیے زیادہ بہتر ہے کیونکہ
مٹی بابرکت ہے۔

۵۰: بَابُ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ ذُونَ

پاب: تین آدمی ہوں تو دو (آپس

الثالث

۳۷۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثنا أَبُو
مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ
ذُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ ذَلِكَ يَحْزَنُهُ.

۳۷۷۵: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب
تم تین ہو تو دو تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں۔ اس
لیے کہ اس سے تیسرے کو رنج پہنچ سکتا ہے۔

۳۷۷۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَنْ يَتَنَاجَى اثْنَانِ ذُونَ الثَّالِثِ.

۳۷۷۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے آدمی کو چھوڑ کر
دو کو سرگوشی سے منع فرمایا۔

خلاصہ الباب قرآن کریم میں بھی سرگوشی سے منع کیا گیا ہے فرمایا ہے کہ لوگ اکثر سرگوشیوں میں خیر اور بھلائی نہیں
البتہ صدقہ کرنے اور بھلائی کا حکم دینے اور لوگوں میں صلح کرانے میں سرگوشی اچھی اور بھلائی والی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
بہت شفیق مہربان ہیں اپنی امت پر کہ دو آدمیوں کی سرگوشی سے تیسرے کو رنج اور دکھ ہوگا اس لئے منع فرمایا۔

۵۱: بَابُ مَنْ كَانَ مَعَهُ سَهَامٌ

پاب: جس کے پاس تیر ہو تو اسے

فَلْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا

پیکان سے پکڑے

۳۷۷۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ
قُلْتُ لِعُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَّ
رَجُلٌ بِسَهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
امْسُكْ بِنِصَالِهَا قَالَ نَعَمْ.

۳۷۷۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ ایک شخص مسجد میں تیر لیے گزرا۔ تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی نوک تھام لے (کہ کسی کو
لگ نہ جائے)۔ اس نے عرض کیا: جی! اچھا۔

۳۷۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ يَزِيدِ

۳۷۷۸: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی تیرے گھر یا مسجد یا بازار سے گزرے تو اس کا پیکان تھام لے۔ مبادا کسی مسلمان کو لگ جائے یا فرمایا کہ اس کی نوک پکڑ لے۔

پاب: قرآن کا ثواب

۳۷۷۹: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کا ماہر معزز اور نیک ایلچی فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور قرآن کو اٹک اٹک کر پڑھے اور اسے پڑھنے میں دشواری ہو تو اس کو دوہرا اجر ملے گا۔

۳۷۸۰: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (روز قیامت) صاحب قرآن کہا جائے گا کہ پڑھ اور چڑھ چنانچہ وہ پڑھتا جائے گا اور چڑھتا جائے گا۔ ہر آیت کے بدلہ ایک درجہ یہاں تک کہ آخری آیت جو اسے یاد ہے پڑھے۔

۳۷۸۱: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روز قیامت قرآن کریم تھکے ماندے شخص کی طرح آئے گا اور کہے گا: میں ہوں جس نے تجھے رات جگایا (قرآن پڑھنے یا سننے میں مصروف رہا) اور دن بھر پیاسا رہا۔

۳۷۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کو یہ پسند ہے کہ گھر جائے تو اسے اپنے گھر میں تین گاہن موٹی عمدہ اونٹنیاں ملیں؟ ہم نے عرض کیا: جی پسند ہے۔ فرمایا: تین آیات جو تم میں سے کوئی نماز میں

عَنْ جَدِّهِ ابْنِ بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوْقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا بِكَفِّهِ أَنْ تُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِشَيْءٍ أَوْ فَلْيَقْبِضْ عَلَى نِصَالِهَا.

۵۲: بَابُ ثَوَابِ الْقُرْآنِ

۳۷۷۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِبْرَامِ الْبُرْزَةِ وَالَّذِي يَقْرُؤُهُ يَتَنَفَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ اثْنَانِ

۳۷۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَنبَأَنَا شَيْبَانُ عَنْ فَرَّاسِ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ اقْرَأُوا صَعْدًا فَيَقْرَأُ وَيُصْعَدُ بِكُلِّ آيَةٍ ذَرْجَةٌ حَتَّى يَقْرَأَ آخِرَ شَيْءٍ مَعَهُ.

۳۷۸۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ بَشِيرِ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ فَيَقُولُ أَنَا الَّذِي أَنهَرْتُ لَيْلَكَ وَأَظْمَأْتُ نَهَارَكَ.

۳۷۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّجِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خَلْفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ؟

پڑھے اس کے حق میں تین گنا بھن موٹی عمدہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

۳۷۸۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کی مثال اس اونٹ کی سی ہے جس کا گھٹنا بندھا ہوا ہو کہ اگر اس کا مالک اسے باندھے رکھے تو زکا رہتا ہے اور اگر کھول دے تو چلا جاتا ہے۔

۳۷۸۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم کر دی۔ لہذا آدھی میرے لیے ہے اور آدھی میرے بندے کیلئے ہے اور میرا بندہ جو مانگے اسے ملے گا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: پڑھو! بندہ کہتا ہے ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ تو اللہ عزوجل فرماتے ہیں: میرے بندہ نے میری حمد بیان کی اور میرا بندہ جو مانگے اسے ملے گا (دُنیا میں ورنہ آخرت میں) پھر بندہ کہتا: ﴿الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندہ نے میری ثناء بیان کی اور میرا بندہ جو مانگے اُسے ملے گا۔ بندہ کہتا ہے: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندہ نے میری بزرگی بیان کی۔ یہاں تک کہ حصہ میرا تھا اور آئندہ آیت میرے اور بندہ کے درمیان مشترک ہے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ یہ آیت

ہے جو میرے اور بندہ کے درمیان مشترک ہے اور میرا بندہ جو مانگے اُسے ملے گا اور سورہ کا آخری حصہ میرے بندے کیلئے ہے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ یہ میرے بندے کیلئے ہے اور میرا بندہ نے جو مانگا اُسے ملے گا۔

قُلْنَا نَعْمَ قَالَ فَلَئِمَّ آيَاتٍ يَفْقَهُنَّ اخذكم في صلاته خير له من ثلاث خلفات بسمان عظام.

۳۷۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِيِّ ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ الْقُرْآنِ مِثْلُ الْإِبِلِ الْمُقْلَةِ إِنْ تَعَاهَدَهَا صَاحِبُهَا بَعَقَلَهَا أَمْسَكَهَا عَلَيْهِ وَإِنْ أَطْلَقَ عَقَلَهَا ذَهَبَتْ.

۳۷۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي خَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي شَطْرَيْنِ فَبَصَفْتُهَا لِي وَبَصَفْتُهَا لِعَبْدِي مَا سَأَلَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ أَوْ يَقُولِ الْعَبْدُ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ حَمْدِي عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَيَقُولُ: ﴿الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ فَيَقُولُ: أَنَسَى عَلَيَّ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَيَقُولُ: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ فَيَقُولُ اللَّهُ مَجْدِي عَبْدِي فَهَذَا لِي وَهَذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي بَصَفْتِي يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ يَعْنِي فَهَذِهِ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ وَآخِرُ السُّورَةِ لِعَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَهَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ.

۳۷۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ
أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا
أَعْلَمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أُخْرَجَ مِنَ
الْمَسْجِدِ؟
قَالَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُخْرِجَ فَأَذْكَرْتُهُ فَقَالَ:
﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي
وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيَتْهُ.

۳۷۸۵: حضرت ابو سعید بن معلی رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: میں
مسجد سے باہر نکلنے سے قبل قرآن کریم کی عظیم ترین
سورت نہ سکھاؤں؟ فرماتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم مسجد سے نکلنے لگے تو میں نے یاد دہانی کرا دی۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ﴾ یہی سب سے بڑی اور قرآن کریم کی عظیم ہے جو عطا
ہوا۔

ف: اشارہ ہے اس ارشاد باری عز اسمہ کی طرف: ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ﴾ (مترجم)

۳۷۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبَّاسِ الْجَشْمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ سُورَةَ فِي الْقُرْآنِ
ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِصَاحِبِهَا حَتَّى عُفِرَ لَهُ تَبَارَكَ الَّذِي
بِيَدِهِ الْمُلْكُ.

۳۷۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم
میں ایک سورہ تیس آیتوں کی ہے۔ اس نے اپنے
پڑھنے والے (اور سمجھ کر عمل کرنے والے) کی سفارش
کی حتیٰ کہ اس کی بخشش کر دی گئی۔ تبارک الذی.....

۳۷۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ
بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ.

۳۷۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۳۷۸۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ
هَارُونَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ تَعْدِلُ ثَلَاثُ
الْقُرْآنِ.

۳۷۸۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ تہائی قرآن کے برابر
ہے۔

۳۷۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ
الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا أَعْلَمُكَ أَلْوَجِدُ الصُّفْدَ تَعْدِلُ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ.

۳۷۸۹: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: اَللَّهُ أَحَدٌ أَلْوَجِدُ الصُّفْدَ تَهَائِي قرآن کے
برابر ہے۔

ف: بعض نسخوں میں اس کی جگہ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ ہے۔ (مترجم)

خلاصہ الباب ۳۶ سبحان اللہ! قرآن کریم کی تلاوت کا اتنا بڑا ثواب قیمت کے دن ملے گا آج کل قراءت کی تعلیم و معاذ اللہ فضول خیال کیا جاتا ہے جو مسلمانوں کے لئے بلکہ تمام انسانیت کے لئے بہت بڑی دولت سے کم نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں کو اللہ کے فضل و رحمت پر خوش ہونا چاہئے۔ یہ قرآن ساری دولتوں سے بڑھ کر دولت ہے۔ حدیث ۳۷۸۴: مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ فاتحہ کی سات آیات میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء ہے اور بندہ کی طرف سے باری تعالیٰ کی جناب میں درخواست ہے اسی واسطے اس سورۃ کا ایک نام تعلیم المسئلہ بھی ہے جس کے معنی ہیں "سوالی تعلیم" چنانچہ سورۃ فاتحہ میں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ ساری کی ساری ایک عاجزانہ درخواست ہے جو بندہ اپنے مولیٰ کے سامنے پیش کر رہا ہے یہاں اس کی حمد و ثناء بجالاتا ہے اسی کے لائق برخوبی ہونے کا اعلان کرتا ہے۔ اس کے خالق و مالک اور ساری کائنات کا پروردگار رتبان و رحیم اور مالک روز جزا ہونے کا اقرار کرتا ہے اور پھر اپنی بندگی اور بے چارگی کا اعتراف کر کے اس سے سیدھی راہ پر قائم رہنے کی توفیق مانگتا ہے۔ یہ حدیث احناف کے مذہب کی تائید کرتی ہے کہ بسم اللہ فاتحہ کا جزو نہیں ہے۔ حدیث ۳۷۸۵: جمہور مفسرین کے نزدیک ولقد اتینا سبعا من المثانی سے مراد سورۃ فاتحہ ہے۔ سبع مثانی سے مراد فاتحہ ہے اس کو سبع مثانی اس لئے کہتے ہیں کہ ہر نماز میں مکرر (بار بار) پڑھی جاتی ہے اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ سورت دو بار اترتی پہلے مکہ مکرمہ میں پھر مدینہ طیبہ میں عبداللہ بن مسعود عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کی روایت میں یہ ہے کہ سبع مثانی سے وہ سبع طوال مراد ہیں یعنی سات لمبی سورتیں مراد ہیں سورۃ بقرہ سے سورۃ اعراف تک چھ سورتیں ہیں اور ساتویں سورت کے بارے میں دو قول ہیں بعض کہتے ہیں کہ سورۃ انفال اور سورۃ توبہ مل کر ایک سورت ہے اور اس وجہ سے درمیان میں بسم اللہ نہیں لکھی گئی اور یہ دونوں سورتوں کا مجموعہ طوال کی ساتویں سورت ہے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ سبع طوال کی ساتویں سورت سورۃ یونس ہے اور ان سورتوں کو مثانی اس لئے کہتے ہیں کہ ان سورتوں میں فرائض و حدود اور احکام اور امثال عبرت کو مکرر بیان کیا گیا ہے۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑا فضل کیا کہ یہ ساتویں مثانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی پیغمبر کو یہ سورتیں عطا نہیں ہوئیں۔ یہ خلاصہ اس کا جو تفسیر ابن کثیر ص ۵۵۷ ج ۲ میں بیان ہوا ہے۔

پاپ: یا والہی کی فضیلت

۵۳: بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ

۳۷۹۰: حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارا سب سے بہتر عمل نہ بتاؤں جو تمہارے اعمال میں سب سے زیادہ تمہارے مالک کی رضا کا باعث ہو اور سب سے زیادہ تمہارے درجات بلند کرنے والا ہے اور تمہارے لیے سونا

۳۷۹۰: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ ابْنُ حَسَبٍ ثَنَا الْمُغِيرَةُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَخْرِيَّةٍ عَنْ أَبِي الدُّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَرْضَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعُهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ

چاندی خرچ (صدقہ) کرنے سے بھی بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم دشمن کا سامنا کرو تو اس کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں (اور تمہیں شہید کریں)۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایسا عمل کونسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ کی یاد اور معاذ بن جبلؓ نے فرمایا کہ انسان کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جو یا الہی سے بھی زیادہ عذاب الہی سے نجات کا باعث ہو۔

۳۷۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو سعیدؓ دونوں گواہی دیتے ہیں کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: جو قوم بھی کسی مجلس میں یاد الہی میں مشغول ہو۔ فرشتے اُسے گھیر لیتے ہیں رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ (تسلی اور طمانیت قلب) اترتی ہے اور اللہ اپنے پاس والے (مقرب) فرشتوں میں اُن کا تذکرہ فرماتا ہے۔

۳۷۹۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندہ کے ساتھ ہی ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتے اور میرے (نام یا احکام) کیلئے اسکے ہونٹ حرکت کریں۔

۳۷۹۳: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: اسلام کے قاعدے (اعمال خیر) میرے لیے تو بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ آپ ان میں سے کوئی ایسی چیز مجھے بتادیں جس سے میں اس کا اہتمام و التزام کر لوں۔ فرمایا: تمہاری زبان مسلسل یاد الہی سے تر رہے۔

و خیر لکم من اعضاء الذهب والورق و من ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقهم و يضربوا اعناقکم؟

قالوا و ما ذالک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذکر اللہ.

و قال معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما عمل امرؤ بعمل ائجی لہ من عذاب اللہ عزوجل من ذکر اللہ.

۳۷۹۱: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا یحیی بن آدم عن غمار ابن زریق عن ابی اسحق عن الاغر ابی مسلم عن ابی ہریرة و ابی سعید یشہد ان بہ علی النبی ﷺ قال ما جلس قوم مجلسا یدکرون اللہ فیہ الا حفتہم الملائکة و تغشتہم الرحمۃ و نزلت علیہم السکینة و ذکرہم اللہ فیمن عنده.

۳۷۹۲: حدثنا ابو بکر ثنا محمد بن فضیل عن الاوزاعی عن اسماعیل بن عبید اللہ عن ام الدرداء عن ابی ہریرة عن النبی ﷺ قال ان اللہ عزوجل یقول انا مع عبدی اذا هو ذکر و تحرکت بی شفتاہ.

۳۷۹۳: حدثنا ابو بکر ثنا زید بن العباب الخیر بنی معاویة بن صالح الخیر بنی عمرو بن قیس الکندی عن عبد اللہ بن بسر ان اعزابا قال لرسول اللہ ﷺ ان شرائع الاسلام قد کثرت علی فائبتنی منها بشیء اتبنت بہ قال لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ عزوجل.

خلاصہ الباب ☆ یعنی دل و زبان سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا اصل ذکر تو اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری ہے اور منہیات سے اجتناب کرنا پھر زبان سے اللہ کا ذکر کرنا۔ صوفیہ فرماتے ہیں کہ ذکر قلبی سب سے ارفع و اعلیٰ ہے۔ یہی ذکر قلبی دوسری تمام عبادتوں سے افضل ہے کیونکہ دوسری عبادتیں (صدقہ و جہاد وغیرہ) ہاتھ پاؤں سے ہوتی ہیں اور یہ ذکر دل سے

ہوتا ہے اور دل تمام اعضاء سے اشرف ہے یہی ذکر جہاد اکبر ہے۔ لیکن ذکر کے باب میں یہ بات ملحوظ رہے کہ جہاں پر ذکر جہرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے وہاں جہری ہوگا جہاں سرا ہے وہاں سری ذکر ہوگا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر آیتہ اور عاجزی سے کرنے کا ارشاد فرمایا ہے سورہ اعراف کی آیت ۲۰۵ میں غور کرنا چاہئے لیکن کچھ ناواقف لوگ زور زور سے پیکر پر یہ ذکر کرتے ہیں یہ طریقہ سنت خیر الا نام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔ یہ صاف بات ہے کہ جو عمل منہاج نبوت کے خلاف ہوگا وہ مقبول نہیں ہوتا بلکہ مردود ہوتا ہے۔ (علوی)

مذکورہ حدیث باب میں ایک بدو (دیہاتی) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی پوچھا تھا کہ ”میرے لیے تو اعمال خیر بہت زیادہ ہو گئے“ اس سے کچھ نا سمجھ حضرات یہ اعتراض کر بیٹھتے ہیں کہ مولانا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اور اس وقت جس وقت ابھی احکام مکمل نہیں اترے تھے ایک شخص حاضر ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ رہا ہے کہ میرے لیے تو اعمال خیر بہت زیادہ ہو گئے۔ یعنی ان پہ عمل کرنا میرے لیے ممکن نہیں تو ہم جیسے عامی و گنہگار تے مولانا آپ تقاضا کرتے ہیں کہ سنت کی مکمل پیروی کریں۔

یہ تصور اپنے ذہن میں بٹھا لینے کی دو جوہات ہیں: ایک تو احادیث کا سرسری نظر سے مطالعہ کرنا اور دوسرا خود ہی صرف ایک ہی حدیث یا آیت کو تختہ مشق بنا لینا اور اس سے کوئی نتیجہ اخذ کر لینا۔ چاہے دانستہ ہو یا نادانستہ۔ اربھائی! اگر بنظر غائر حدیث کا مطالعہ کریں تو واضح طور پر معلوم ہو جائے گا کہ کچھ لوگوں کی طبیعت میں عجلت پسندی ہوتی ہے اور چونکہ صحابہ کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی بذات خود موجود رہتی تھی اس لیے ان کی خواہش ہوتی تھی کہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوں کوئی ایسی بات معلوم کریں جس سے یہ بشارت حاصل ہو جائے کہ جنت قریب ہی انتظار میں کھڑی ہے۔ اس کے علاوہ ان کے سوالات سے ایک فائدہ اور حاصل ہو گیا کہ ہمیں اپنے اعمال خیر کرنے میں سہولت ہوگئی۔ ایسی احادیث کو اپنے مقصد کے لیے ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہیے اور یہ نہیں سمجھ لینا چاہیے کہ دیگر اعمال مثلاً نماز روزہ حج زکوٰۃ جہاد اور دنیاوی اعمال مثلاً ایمانداری سے تجارت لوگوں اور قرابت داروں کے ساتھ لین دین وغیرہ میں چاہے سستی ہو جائے بس ول مسلسل اللہ اللہ کرتا رہے تو بخشش پکی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (حاتم)

باب: لا الہ الا اللہ کی فضیلت

۵۴: بَابُ فَضْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۳۷۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ حَمْرَةَ الزَّيْتَاتِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ مُسَلِّمًا أَنَّهُ شَهِدَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنَ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا

۳۷۹۳: حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید دونوں شہادت دیتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب بندہ کہتا ہے ”لا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا۔ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں

قَالَ الْعَبْدُ :

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“

قَالَ صَدَقَ عَبْدِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا
قَالَ الْعَبْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَّه قَالَ صَدَقَ عَبْدِي لَا إِلَهَ
إِلَّا أَنَا وَخَدِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ
صَدَقَ عَبْدِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَلَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا قَالَ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ :

قَالَ صَدَقَ عَبْدِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لِي الْمُلْكُ وَ
لِي الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
بِاللَّهِ قَالَ صَدَقَ عَبْدِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِي .“

قَالَ أَبُو إِسْحَقَ ثُمَّ قَالَ الْأَعْرُ شَيْئًا لَمْ أَفْهَمُهُ قَالَ
فَقُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ مَا قَالَ فَقَالَ مِنْ رُزْفَهْنٍ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ
تَمْسَهُ النَّارُ .

اور میں سب سے بڑا ہوں اور جب بندہ کہتا ہے: ”لا
إله إلا الله وخده“ تو ارشاد ہوتا ہے: میرے بندے
نے سچ کہا۔ تمہا میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور جب
بندہ کہتا ہے: ”لا إله إلا الله لا شريك له“ تو
ارشاد ہوتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا۔ میرے
علاوہ کوئی معبود نہیں اور میرا کوئی شریک نہیں اور جب
بندہ کہتا ہے: ”لا إله إلا الله له الملك وله
الحمد“ تو ارشاد ہوتا ہے: میرے بندے نے سچ
کہا۔ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میرے لیے ہی ہے
شاہی اور میرے لیے ہی ہیں تمام (خوبیاں اور
تعریفیں) اور جب بندہ کہتا ہے ”لا إله إلا الله ولا
حول ولا قوة إلا بالله“ تو ارشاد ہوتا ہے: میرے
بندہ نے سچ کہا۔ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور
گناہوں، تکلیفوں سے بچنا اور نیک اعمال کی قوت مجھ

ہی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ راوی ابو اسحق کہتے ہیں کہ میرے استاد ابو جعفر نے اس کے بعد کچھ کہا جو میں سمجھ نہ سکا تو میں
نے ابو جعفر سے پوچھا کہ کیا کہا؟ فرمایا: جسے موت کے وقت یہ کلمات نصیب ہو جائیں اُسے ناریں روزخ نہیں چھوئے
گی۔

۳۷۹۵ : حَدَّثَنَا هَارُونَ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ ثنا مُحَمَّدُ
بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ سَعْدِ الْمُرِّيَّةِ
قَالَتْ مَرَّ عُمَرُ بِطَلْحَةَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ كَثِينًا أَسَأْتُكَ امْرَأَةُ ابْنِ أَمِيكَ قَالَ
لَا وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ النَّبِيُّ لَا عِلْمَ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا أَحَدٌ عِنْدَ مَوْتِهِ إِلَّا
كَانَتْ نُورًا لِصَحِيفَتِهِ وَإِنْ جَسَدُهُ وَرُوحُهُ لَيَجِدَانِ
لَهَا رُوحًا عِنْدَ الْمَوْتِ فَلَمْ أَسْأَلْهُ حَتَّى تُوفِّي قَالَ أَنَا

۳۷۹۵ : حضرت سعد المر یہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ
کے انتقال کے بعد عمرؓ، طلحہؓ کے پاس سے گزرے تو
فرمایا: تمہیں کیا ہوا، رنجیدہ کیوں ہو؟ کیا تمہیں اپنے چچا
زاد بھائی کی امارت اچھی نہیں لگتی؟ جواب دیا یہ بات
نہیں ہے بلکہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا: مجھے
ایک کلمہ معلوم ہے جو بھی موت کے وقت وہ کلمہ کہے گا وہ
کلمہ اس کے نامہ اعمال کو روشن کر دے گا اور موت کے
وقت اس کی کلمہ کی خوشبو (اور اس کی وجہ سے راحت)
اس کے جسم اور روح دونوں کو محسوس ہوگی پھر میں آپؐ

اغلمها هي التي اراد غمة عليها و لو علم ان شينا انجي له منها لامره.

تشریف لے گئے۔ عمر نے فرمایا: مجھے وہ کلمہ معلوم ہے

وہ کلمہ وہی ہے جو آپ نے اپنے چچا سے (کہلوانا) چاہا تھا اور اگر آپ کو معلوم ہوتا کہ کوئی چیز اس کلمہ سے بھی زیادہ آپ کے چچا کے لیے باعث نجات ہے تو ان کے سامنے وہی رکھ دیتے۔

۳۷۹۶: حدثنا عبد الحميد بن بيان الواسطي ثنا خالد بن عبد الله عن يونس عن حميد بن هلال عن هسان بن الكاهل عن عبد الرحمن بن سمرة عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله ﷺ ما من نفس تموت شهيداً ان لا اله الا الله و اتى رسول الله ﷺ يرجع ذاك الى قلب مؤقن الا غفر الله لها.

۳۷۹۶: حضرت معاذ بن جبل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نفس کو بھی موت اس حال میں آئے کہ وہ اس بات کی شہادت دیتا ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) اور یہ گواہی دل کے یقین سے ہو تو اللہ اس کی بخشش فرمادیں گے۔

۳۷۹۷: حدثنا ابراهيم بن المنذر الحزامي ثنا زكريا بن منظور حدثني محمد بن عتبة عن ام هاني قالت قال رسول الله ﷺ لا اله الا الله لا ينقها عمل ولا تترك ذنباً.

۳۷۹۷: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لا الہ الا اللہ سے کوئی عمل بڑھ نہیں سکتا اور یہ کسی گناہ کو (باقی) نہیں رہنے دیتا۔

۳۷۹۸: حدثنا ابو بكر ثنا زيد ابن الخطاب عن مالك بن انس اخبرني سمى مولى ابي بكر عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ من قال في يوم مائة مرة لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير. كان له عدل عشر رقاب و كتبت له مئة حسنة و منى عنه مائة مئة و كن له حوزاً من الشيطان سائر يومه الى الليل و لم يات احد بالفضل مما اتى به الا من قال اكثر.

۳۷۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو دن میں سو بار لا الہ الا اللہ کہے اُسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور یہ کلمات اس کے لیے تمام دن رات تک شیطان سے حفاظت کا ذریعہ بنتے ہیں اور کوئی بھی اس سے بہتر عمل نہیں کرتا الا یہ کہ کوئی شخص یہ کلمات سو سے بھی زیادہ مرتبہ کہے۔

۳۷۹۹: حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز فجر کے بعد یہ کلمات پڑھے: ((لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد بيده الخير وهو على كل

۳۷۹۹: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا بكر بن عبد الرحمن ثنا عيسى المختار عن محمد ابي ليلى عن عطية العوفي عن ابي سعيد عن النبي ﷺ قال من قال في ذبر صلاة العداة لا اله الا الله وحده لا شريك له

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ كَعْتَاقِ رَقِيَّةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ .
 شئیءِ قَدِيرٌ .)) اُسے حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

☆ خلاصۃ الباب مطلب یہ ہے کہ علیحدہ علیحدہ کلمہ تمجید کو پڑھیں یا پورا کلمہ اس طرح پڑھیں: لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملك وله الحمد وهو على كل شى قدير لا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم.

باب: اللہ کی حمد و ثناء کرنے والوں کی

۵۵: باب فضل

فضیلت

الْحَامِدِينَ

۳۸۰۰: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: افضل ترین ذکر لا اله الا الله ہے اور افضل ترین دُعا: الْحَمْدُ لِلَّهِ ہے۔

۳۸۰۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرْهِيمَ الدِمَشْقِيُّ قَبَا مُوسَى بْنُ ابِرْهِيمَ ابْنِ كَثِيرٍ بِسِ بَشِيرِ بْنِ الْفَاكِهَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خُرَّاسٍ بْنَ عَمِّ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ .

۳۸۰۱: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک اللہ کے بندے نے کہا: یا رب..... "اے اللہ! آپ ہی کے لیے تمام تعریفیں۔ جو آپ بزرگ ذات اور عظیم سلطنت کے شایان شان ہے، تو فرشتوں (کرانہا کاتبین) کو دشواری ہوئی اور انہیں سمجھ نہ آیا کہ اس کا ثواب کیسے لکھیں۔ چنانچہ دونوں آسمان کی طرف چڑھے اور عرض کیا: اے ہمارے پروردگار! آپ کے بندے نے ایک بات کہی ہے، ہمیں سمجھ نہیں آیا کہ اس کا ثواب کیسے لکھیں؟ اللہ عزوجل باوجودیکہ اپنے بندہ کی اس بات سے واقف ہے پوچھا: انہوں نے کیا کہا؟ انہوں نے عرض کیا کہ اے پروردگار! اس نے کہا: یا رب..... تو اللہ عزوجل نے ان دونوں فرشتوں سے فرمایا کہ میرے

۳۸۰۱: حَدَّثَنَا ابِرْهِيمُ الْمُنْذِرُ الْجَزَامِيُّ ثنا صدقة بن بشير مولى العمريتين قال سمعت قدامة بن ابِرْهِيمَ الْجُمْحِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَ يَخْتَلِفُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَهُوَ غُلَامٌ وَعَلَيْهِ تَوْبَانِ مَعْصُرَانِ قَالَ فَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ قَالَ يَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لَجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيمِ سُلْطَانِكَ فَعَضَلْتُ بِالْمَلَكَيْنِ فَلَمْ يَذر . يَا كَيْفَ يَكْتَبَانِهَا فَصَعِدَا إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ يَا رَبَّنَا إِنَّ عَبْدَكَ قَدْ قَالَ مَقَالَةً لَا نَذَرِي كَيْفَ نَكْتُبُهَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا قَالَ عَبْدُهُ مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ قَالَ يَا رَبِّ إِنَّهُ قَالَ يَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لَجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيمِ سُلْطَانِكَ فَقَالَ اللَّهُ

عز وجل لیسما اکتباها کما قال عبدی حتی یلقانی
فان ینبها۔
بندے کا یہی کلمہ لکھ دو۔ جب وہ مجھے ملے گا تو میں خود
اس کا اس کو اجر دوں گا۔

۳۸۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثَنَا
اسرائیل عن ابی اسحاق عن عبد الجبار بن وائل عن
ابن قنبل ضلیت مع النبی ﷺ فقال رجل الحمد لله
حمدًا كثيرًا زجل الحمد لله حمدًا كثيرًا طيبًا مباركًا
فيه فلما صلى رسول الله ﷺ قال من ذا الذي قال هذا؟
قال الرجل انا وما ازدت الا الخير فقال لقد
فُتحت لها ابواب السماء فما نهتها شيء دون العرش۔

۳۸۰۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقِيُّ أَبُو مَرْوَانَ ثَنَا
الوليد بن مسلم ثنا زهير بن عبد الله بن محمد عن
مسعود بن عبد الرحمن عن أمه صفية بنت شيبة عن
عائشة قالت كان رسول الله ﷺ إذا رأى ما يحب قال
الحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات وإذا رأى ما
يكره قال الحمد لله على كل حال۔

۳۸۰۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ
عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَابِطٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
كَانَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ
حَالِ أَهْلِ النَّارِ۔

۳۸۰۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ
عَنْ شَيْبِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي
أَعْطَاهُ أَفْضَلَ مِمَّا أَخَذَ۔

۳۸۰۲: حضرت وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں
نے نبی کے ساتھ نماز ادا کی۔ ایک مرد نے کہا: الحمد...
جب رسول اللہ نماز ادا کر چکے تو فرمایا: یہ حمد کس نے
کی؟ اس مرد نے عرض کیا: میں نے اور میرا خیر اور
بھلائی کا ہی ارادہ تھا۔ فرمایا: اس (کلمہ) حمد کے لیے
آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اور عرش سے
نیچے کوئی چیز بھی اسے روک نہ سکی۔

۳۸۰۳: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنها بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
کوئی پسندیدہ چیز (یا بات) دیکھتے تو ارشاد فرماتے:
الحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات اور جب
ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے: الحمد لله على كل
حال۔

۳۸۰۴: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
نے فرمایا: کرتے تھے: ”ہر حال میں اللہ ہی کے لیے
تعریف (اور شکر) ہے۔ اے میرے پروردگار! میں
اہل دوزخ کی حالت سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔“
۳۸۰۵: حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بندہ پر نعمت
فرمائیں اور وہ نعمت پر الحمد للہ کہے تو اس بندہ نے جو دیا
وہ بہتر ہے اس سے جو اس نے لیا۔

خلاصہ الباب ۱۲: اللہ تعالیٰ حمد سے خوش ہوتے ہیں اس کو افضل ترین دعا قرار دیا ہے۔

۳۸۰۴: سبحان اللہ رب ذوالجلال اپنی حمد سے کتنے خوش ہوتے ہیں اور یہ کلمات عرش تک جا پہنچتے ہیں معلوم ہوا

کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے۔

۵۶: بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ

۳۸۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ خَيْرَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ.

۳۸۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُوْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا الَّذِي تَغْرِسُ؟ فَقُلْتُ غَرْسًا لِي قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى غَرْسٍ خَيْرٍ لَكَ مِنْ هَذَا؟

قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ يَغْرِسُ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجْرَةً فِي الْجَنَّةِ.

۳۸۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثَنَا مُسَعَّرٌ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي رَشْدِينَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ مَرَّ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ صَلَّى الْغَدَاةَ أَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ وَهِيَ تَذْكُرُ اللَّهُ فَرَجَعَ جِئِينَ أَرْتَفَعَ النَّهَارُ أَوْ قَالَ انْتَصَفَ وَهِيَ كَذَلِكَ فَقَالَ لَقَدْ قُلْتُ مِنْذُ قُمْتُ عَنْكَ أَرْبَعُ كَلِمَاتٍ ثَلَاثُ مَرَاتٍ وَهِيَ أَكْثَرُ وَأَرْجَعُ أَوْ أَوْزَانُ مِمَّا قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خُلُقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ بِرِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِزَادَ كَلِمَاتِهِ.

۳۸۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ يَكْرُبُ بْنُ خَلْفٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي مُوسَى الطَّحْطَاحِ عَنْ عَوْنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ أَخِيهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ

پاب: سبحان اللہ کہنے کی فضیلت

۳۸۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمے زبان پر ہلکے ترازو میں بھاری اور رحمن کے پسندیدہ ہیں: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ.

۳۸۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ درخت لگا رہے تھے۔ قریب سے نبیؐ کا گذر ہوا تو فرمایا: ابو ہریرہ! کیا پورے ہو؟ میں نے عرض کیا: درخت لگا رہا ہوں۔ فرمایا: اس سے بہتر درخت تمہیں نہ بتاؤں؟ عرض کیا: ضرور! اے اللہ کے رسول۔ فرمایا: کہو: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ (ان میں سے) ہر کلمہ کے بدلہ جنت میں تمہارے لیے ایک درخت لگے گا۔

۳۸۰۸: حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صبح کی نماز کے وقت یا صبح کی نماز کے بعد ان کے پاس سے گزرے۔ یہ ذکر اللہ میں مشغول تھیں۔ جب دن چڑھ گیا یا دوپہر ہو گئی تو آپؐ واپس تشریف لائے۔ یہ اسی حالت میں (ذکر اللہ میں) مشغول تھیں۔ فرمایا: تمہارے پاس سے جانے کے بعد میں نے یہ چار کلمات تین بار کہے۔ وہ تمہارے ذکر سے بڑھ کر اور وزنی اور بھاری ہیں: ”سُبْحَانَ اللَّهِ مِزَادَ كَلِمَاتِهِ“۔

۳۸۰۹: حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: جو تم اللہ کی بزرگی کا ذکر کرتے ہو، مثلاً: سبحان اللہ... الحمد للہ۔ یہ کلمات اللہ کے عرش کے گرد چکر لگاتے ہیں اور

شہد کی مکھیوں کی طرح بھینھناتے ہیں۔ اپنے کہنے والے کا ذکر (اللہ کی بارگاہ میں) کرتے ہیں۔ کیا تم میں کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ ہمیشہ (اللہ کی بارگاہ میں) اسکا ذکر کرنے رہے (تو اسے چاہیے کہ ان کلمات پر دوام اختیار کرے)۔

۳۸۱۰: ام ہانی فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی عمل بتائیے کیونکہ میں عمر رسیدہ ناتواں اور بھاری بدن والی ہو گئی ہوں (مشقت والی عبادت دشوار ہو گئی ہے) فرمایا: سو بار اللہ اکبر کہا کرو اور سو بار الحمد للہ کہا کرو اور سو بار سبحان اللہ کہا کرو۔ یہ تمہارے لیے راہ الہی میں سو گھوڑے زین اور لگام کے ساتھ دینے سے بہتر ہیں اور سو اونٹوں سے بہتر ہیں سو غلام آزاد کرنے سے بہتر ہیں۔

۳۸۱۱: حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار کلمات تمام کاموں سے افضل ہیں جو بھی پہلے کہے لو کچھ حرج نہیں۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔

۳۸۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو سبحان اللہ والحمد للہ سو بار کہے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں اگر سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں۔

۳۸۱۳: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا اہتمام کیا کرو کیونکہ یہ گناہوں کو ایسے جھاڑ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مما تذكرون من جلال اللہ التسمیح والتخلیل والتخمید یغطفن حول العرش لهن دوی کدوی احدکم ان یحون لہ (او لا یزالی لہ) من یدکر بہ۔

۳۸۱۰: حدثنا ابرہیم بن المنذیر الحزامی ثنا ابو یحییٰ زکریا ابن منظور حدثنی محمد بن عقیبة ابن عقیبة بن ابی مالک عن ام ہانی قالت اتت الی رسول اللہ ﷺ فقلنت یا رسول اللہ ذلنی علی عمل فانی قد کبرت وضعفت و بذنت فقال کبری اللہ مائة مرة و الحمدی اللہ مائة مرة و سبحی اللہ مائة مرة خیر من مائة فرس منجہ منرج فی سبیل اللہ و خیر من مائة بدنة و خیر من مائة رقبة۔

۳۸۱۱: حدثنا ابو عمر حفص بن عمرو ثنا عبد الرحمن بن مہدی ثنا سفیان عن سلمة بن کھیل عن ہلال بن یساف عن سمرۃ بن جندب عن النبی ﷺ قال اربع یدات سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔

۳۸۱۲: حدثنا نصر بن عبد الرحمن الوشاء ثنا عبد الرحمن بن مہدی عن مالک بن انس عن شمی عن ابی صالح عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ ﷺ من قال سبحان اللہ و بحمده مائة مرة غفرت لہ ذنوبہ و لو كانت مثل زید البحر۔

۳۸۱۳: حدثنا علی بن محمد ثنا ابو معاویة عن غبر بن راشد عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمة ابن عبد الرحمن عن ابی الدرداء قال قال لى رسول اللہ ﷺ علیک سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ

اَكْبَرُ لَهَا يَعْنِي يَخْطُطُنَ الْخَطَايَا كَمَا تَخْطُطُ الشَّجَرَةُ وَ دیتے ہیں جیسے درخت اپنے (سوکھے) پتے جھاڑ دیتا رکھا۔

خلاصہ الباب ☆ ۳۸۰۶: اتنے آسان کلمات کو ہر وقت ورد زبان رکھنا چاہئے۔ امام بخاری نے اپنی جامع صحیح بخاری کو انہی کلمات پر ختم فرمایا ہے۔ ۳۸۱۳: گناہوں کے بخشے کا بہت آسان طریقہ سبحان اللہ اور الحمد للہ ہے۔ لیکن اذکار سے صفائز بخشے جاتے ہیں کبیرہ گناہ تو بہ واستغفار کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔

باب: اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنا

۵۷: بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ

۳۸۱۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم شمار کرتے تھے رسول اللہؐ مجلس میں سو بار فرماتے: رب اغفر لی... الریم۔ "اے میرے پروردگار! میری بخشش فرما اور توبہ قبول فرما۔ بلاشبہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔"

۳۸۱۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا أَبُو أُسَامَةَ وَالْمُحَازِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَعْبُدُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ مِائَةَ مَرَّةٍ.

۳۸۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں دن میں سو مرتبہ۔

۳۸۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَا أَسْتَغْفِرُ وَاللَّهِ وَآتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ.

۳۸۱۶: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں دن میں ستر مرتبہ۔

۳۸۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ عَنْ مُبَيْرَةَ ابْنِ أَبِي الْحَرِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَا أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَآتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً.

۳۸۱۷: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنے اہل خانہ سے بات کرنے میں میری زبان بے قابو تھی لیکن اہل خانہ سے بڑھ کر کسی اور کی طرف تجاوز نہ کرتی تھی (کہ ان کے والدین یا کسی اور رشتہ دار کے متعلق کچھ دوں البتہ ان کے متعلق کوئی سخت ست کلمہ زبان سے نکل جاتا تھا) میں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ

۳۸۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ عَنْ مُبَيْرَةَ ابْنِ أَبِي الْحَرِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْمُبَيْرَةَ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ كَانَ فِي لِسَانِي ذَرْبٌ عَلَى أَهْلِي وَكَانَ لَا يَعْدُوهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَيْنَ أَنْتَ مِنْ

الاستغفار؟

کیا تو فرمایا: تم استغفار کیوں نہیں کرتے۔

تَسْتَغْفِرُوا اللَّهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً

روزانہ ستر مرتبہ استغفار کیا کرو۔

۳۸۱۸: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ

۳۸۱۸: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

دِينَارِ الْحَمُصِيِّ ثَنَا أَبِي ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوشخبری ہے

عَرْقِ سَمْعُثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ

اُس کے لیے جو اپنے نامہ اعمال میں بکثرت استغفار

طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا.

پائے۔

۳۸۱۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا

۳۸۱۹: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

الْحَكَمُ ابْنُ مُضْعَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو استغفار کو لازم کر لے

عَبَّاسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللہ تعالیٰ ہر پریشانی میں اس کے لیے آسانی پیدا فرما

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ اسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ

دیں گے اور ہر تنگی میں اس کے لیے راہ بنا دیں گے اور

مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَمِنْ كُلِّ ضَيِّقٍ مَخْرَجًا وَرِزْقَهُ مِنْ

اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائیں گے جہاں سے

حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.

اُس کا گمان بھی نہ ہو۔

۳۸۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ

۳۸۲۰: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ

عنها سے روایت ہے کہ نبیؐ دعا میں فرمایا کرتے تھے:

عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ

”اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا دیجئے جو نیکی کر

اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْرَأُوا وَإِذَا أَسَاءُوا

کے خوش ہوتے ہیں اور برائی سرزد ہو جائے تو استغفار

اسْتَغْفَرُوا.

کرتے ہیں۔“

خلاصہ الباب ۶۳ ۳۸۱۳ تا ۳۸۲۰: استغفار کی برکت سے تکالیف دور ہو جاتی ہیں روزی کشادہ ہوتی ہے مال و اولاد

عمایت کی جاتی ہے۔ رحمت باران کا نزول ہوتا ہے اس کی تائید سورہ ہود میں موجود ہے۔

باب: نیکی کی فضیلت

۵۸: بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ

۳۸۲۱: حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے

۳۸۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ

فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو ایک نیکی لائے اسے

عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُؤَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

دس گنا اجر ملے گا اور اس سے بڑھ کر بھی اور جو بدی

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ

لائے تو بدی کا بدلہ اس بدی کے بقدر ہوگا بلکہ کچھ بخشش بھی

تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرًا امْتَالِهَا وَ

ہو جائے گی اور جو ایک باشت میرے قریب ہو میں ایک

أَزِيدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِثْلِهَا أَوْ أَغْفِرُ وَمَنْ

تَقْرُبُ مِنِّي شَبْرًا تَقْرُبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقْرُبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقْرُبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ اتَانِي يَمْسِي أَتَيْتُهُ هُوَ وَوَلَةٌ وَمَنْ لَقِيَنِي بِقَرِيْبِ الْأَرْضِ خَطِيئَةٌ ثُمَّ لَا يَشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيْتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً.

ہاتھ اُسکے قریب ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب آئے میں دو ہاتھ اُسکے قریب ہوتا ہوں اور جو چل کر میرے پاس آئے میں دوڑ کر اُسکے پاس جاتا ہوں اور جو زمین بھر خطا میں کر کے میرے پاس آئے لیکن میرے ساتھ کسی قسم کا شریک نہ کرتا ہو میں اسی قدر مغفرت لے کر اُس سے ملتا ہوں۔

۳۸۲۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے میرے متعلق گمان کے ساتھ ہوں (اُسکے موافق معاملہ کرتا ہوں) اور جب وہ مجھے یاد کرے میں اُسکے ساتھ ہی ہوتا ہوں اگر وہ مجھے (اپنے جی میں یاد کرتے تو میں بھی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے مجمع میں یاد کرے تو میں اس سے بہتر مجمع میں اُسکو یاد کرتا ہوں اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہو تو میں ایک ہاتھ اُسکے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ چل کر میرے پاس آئے تو میں دوڑ کر اُسکے پاس آتا ہوں۔

۳۸۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا لَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَإِنْ اقْتَرَبْتَنِي شَبْرًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ اتَانِي يَمْسِي أَتَيْتُهُ هُوَ وَوَلَةٌ.

۳۸۲۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ابن آدم کا ہر عمل دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ روزہ میری خاطر ہوتا ہے۔ میں خود ہی اس کا بدلہ عطا کروں گا۔

۳۸۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يَصَاعِفُ لَهُ الْخَيْرَ بِمِثْلِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَجْرِي بِهِ.

خلاصہ الباب ☆ سبحان اللہ! مالک ارض و سماء کتنے رحیم ہیں کہ بندہ کی تھوڑی سی محنت پر اپنا قرب و رضا عطا فرماتے ہیں۔ اس حدیث مبارکہ سے اُن حضرات کی تائید ہوتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ ذکر اتنے مخفی طریقہ سے کیا ہے۔ اے کہ جو ارج و اعضاء بالکل حرکت نہ کریں۔ واقعی اس میں اخلاص ہے اور اخلاص سے تھوڑا عمل بھی کافی ہو جاتا ہے۔

باب: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

کی فضیلت

۵۹: بَابُ مَا جَاءَ نِيَّ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

إِلَّا بِاللَّهِ

۳۸۲۴: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

۳۸۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمِ

فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے سنا تو فرمایا: اے عبد اللہ بن قیس! (یہ ان کا نام ہے) میں جنت کے خزانوں میں سے ایک کلمہ تمہیں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ضرور فرمائیے۔ فرمایا: کہو: لا حول ولا قوۃ الا باللہ“

۳۸۲۵: دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

الاحول عن ابی عثمان عن ابی موسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا اقول لا حول ولا قوۃ الا باللہ قال یا عبد اللہ بن قیس الا اذک علی کلمۃ من کنوز الجنة؟

قلت بلی یا رسول اللہ قال قل لا حول ولا قوۃ الا باللہ“

۳۸۲۵: حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن الاعمش عن مجاہد عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن ابی ذر قال قال لى رسول اللہ ﷺ الا اذک علی کنز من کنوز الجنة قلت بلی یا رسول اللہ ﷺ قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ.

۳۸۲۶: حضرت حازم بن حرملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے گزرا تو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: حازم! لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ بکثرت کہا کرو کیونکہ یہ جنت کا ایک خزانہ ہے۔

۳۸۲۶: حدثنا یعقوب بن حمید الغدینی ثنا محمد بن معین ثنا خالد بن سعید عن ابی زینب مولی حازم ابن حرملہ عن حازم بن حرملہ قال مررت بالنبی ﷺ فقال لى یا حازم اکثر من قول لا حول ولا قوۃ الا باللہ فانها من کنوز الجنة.

خلاصۃ الباب ☆ اس کلمہ کے ”خزانہ جنت“ میں سے ہونے کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو شخص یہ کلمہ اخلاص کے ساتھ پڑھے گا اس کیلئے بے بہا اجر و ثواب کا خزانہ اور ذخیرہ جنت میں محفوظ کیا جائے گا جس سے وہ آخرت میں ویسا ہی فائدہ اٹھائے گا جیسا کہ ضرورت کے موقعوں پر محفوظ خزانوں سے اٹھایا جاتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء اس لفظ سے کلمہ کی صرف عظمت اور قدر و قیمت بتانا ہے یعنی یہ کہ جنت کے خزانوں کے جواہرات میں یہ ایک جوہر ہے کسی چیز کو بہت قیمتی بنانے کے لئے یہ بہترین تعبیر ہو سکتی ہے ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ کا مطلب یہ ہے کہ کسی کام کے لئے سعی و کوشش و حرکت اور اس کے کرنے کی قوت و طاقت بس اللہ ہی سے مل سکتی ہے کوئی بندہ خود کچھ نہیں کر سکتا۔ دوسرا مطلب جو اس کے قریب ہی قریب ہے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ”گناہ سے باز آنا اور اطاعت کا بجالانا اللہ کی مدد و توفیق کے بغیر بندے سے ممکن نہیں“۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الدعاء

کتاب دُعا کے ابواب

باب: دُعا کی فضیلت

۱: باب فضل الدعاء

۳۸۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ پاک سے دُعا نہ مانگے، اللہ تعالیٰ اُس سے ناراض ہوتے ہیں۔

۳۸۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ لَنَا وَ كَيْعُ ثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الْمَدِينِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَدْعُ اللَّهَ سُبْحَانَهُ غَضِبَ عَلَيْهِ.

۳۸۲۸: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دُعا عبادت ہی تو ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ”اور تمہارے پروردگار نے فرمایا: مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔“

۳۸۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ شَيْبَةَ الْكِنْدِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾. [غافر: ۶۰]

۳۸۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک دُعا سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز نہیں۔

۳۸۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا بِنُ دَاوُدَ ثَنَا عَمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ مِنَ الدُّعَاءِ

خلاصہ الباب ☆ ۳۸۲۷: دنیا میں کوئی نہیں ہے جو سوال نہ کرنے سے ناراض ہوتا ہو۔ ماں باپ تک کا یہ حال ہوتا ہے کہ اگر بچہ ہر وقت مانگے اور سوال کرے تو وہ بھی چڑھ جاتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ ایسا رحیم و کریم اور بندہ پر اتنا مہربان ہے کہ جو بندہ اس سے نہ مانگے وہ اس سے ناراض ہوتا ہے اور مانگنے پر اس سے پیارا آتا ہے۔ ۳۸۲۸: اصل حدیث صرف اتنی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دعا میں عبادت ہے۔“

غالباً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا منشاء یہ ہے کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ بندے جس طرح اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کے لئے دوسری محنتیں اور کوششیں کرتے ہیں اسی طرح کی ایک کوشش دعا بھی ہے جو قبول ہوگئی تو بندہ کامیاب ہو گیا اور اس کوشش کا پھل مل گیا اور اگر قبول نہ ہوئی تو وہ کوشش بھی رائیگاں نہ گئی۔ بلکہ دعا کی ایک مخصوص نوعیت ہے اور وہ یہ کہ وہ حصول مقصد کا وسیلہ ہونے کے علاوہ بذات خود عبادت ہے اور عین عبادت ہے اور وہ اس پہلو سے وہ بندے کا ایک مقدس عمل ہے جس کا پھل اس کو آخرت میں نہ ورے گا جو آیت کریمہ آپ نے سند کے طور پر تلاوت فرمائی اس سے یہ بات صراحتاً معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعائیں عبادت ہے۔ ۳۸۲۹: جب یہ معلوم ہو چکا کہ دعائیں عبادت ہے اور دوسری حدیث میں آتا ہے کہ دعا عبادت کا مغز اور جوہر ہے اور دعا ہی انسان کی تخلیق کا اصل مقصد ہے تو یہ بات خود بخود متعین ہوگئی کہ انسانوں کے اعمال و احوال میں دعا ہی سب سے زیادہ محترم اور قیمتی ہے اور اللہ تعالیٰ رحمت و عنایت کو کھینچنے کی سب سے زیادہ طاقت اس میں ہے۔

۲: بَابُ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

باب: رسول اللہ ﷺ کی دعا کا بیان

۳۸۳۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: "اے میرے پروردگار! میری مدد فرمائیے اور میرے خلاف (کسی دشمن کی) مدد نہ فرمائیے اور میری نصرت فرمائیے اور میرے خلاف نصرت نہ فرمائیے اور میرے حق میں تدابیر کر دیجئے اور میرے خلاف تدابیر نہ فرمائیے اور مجھے ہدایت پر قائم رکھئے اور ہدایت کو میرے لیے آسان کر دیجئے اور جو میری مخالفت کرے اس کے خلاف (میری) مدد فرمائیے۔ اے میرے پروردگار! مجھے اپنا مطیع بنا لیجئے اور آپ (اللہ عزوجل) اپنے لیے رونے، گڑگڑانے والا اور اپنی طرف رجوع کرنے والا بنا لیجئے۔ اے میرے رب! میری توبہ قبول فرمائیے اور میرا گناہ دھو دیجئے اور میرے دل کو راہِ راست پر رکھئے اور میری زبان کو درست کر دیجئے اور میری نجات کو مضبوط کر دیجئے۔"

۳۸۳۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ سَنَةَ اِخْدَى وَ ثَلَاثِينَ وَ مَائَتَيْنِ ثَنَاءً وَ كَيْعٌ فِي سَنَةِ حَمْسٍ وَ تَسْعِينَ وَ مَائَةٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فِي مَجْلِسِ الْاَعْمَشِ مُنْذُ خَمْسِينَ سَنَةً ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ الْجَمَلِيُّ فِي زَمَنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْحَارِثِ الْمَكْتَبِ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ الْخَنْفِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ رَبِّ اعْنِيْ وَلَا تَعْنِ عَلِيَّ وَ انصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلِيَّ وَ امْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَ اهْدِنِي وَ يسِّرْ الْهَدْيَ لِي وَ انصُرْ عَلِيَّ مِنْ بَعِي عَلِيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ مُطِيعًا اَلَيْكَ اَوْ اِهَامِيَّ اَرْبَ تَقْبَلُ تَوْبَتِي وَ اغْسِلْ خَوْبَتِي وَ اجِبْ دَعْوَتِي وَ اهْدِ قَلْبِي وَ سَدِّدْ لِسَانِي وَ ثَبِّتْ حُجَّتِي وَ اسَلِّ سَخِيْمَةَ قَلْبِي."

قال أبو الحسن الطنابسي قلت لو كعب أقولته

في قنوت الوتر قال نعم.

۳۸۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَبِيْدَةَ ثنا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَتْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ فَرَجَعَتْ فَأَتَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ الَّذِي تَسْأَلُ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَوْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ فَقَالَ لَهَا عَلِيُّ قَوْلِي لَا: بَلْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ فَقَالَتْ فَقَالَ قَوْلِي اللَّهُمَّ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلِ التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ.

ابو الحسن طنابسی کہتے ہیں میں نے وکعب سے کہا کہ میں وتر میں یہ دعا پڑھ لیا کروں؟ فرمایا: جی ہاں۔

۳۸۳۱: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ سیدہ فاطمہؓ نبیؐ کی خدمت میں خادم مانگنے کے لیے حاضر ہوئیں۔ آپؐ نے اُن سے فرمایا: میرے پاس (خادم) نہیں کہ تمہیں دوں وہ واپس ہو گئیں۔ اس کے بعد نبیؐ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: جو تم نے مانگا وہ تمہیں زیادہ پسند ہے یا اس سے بہتر چیز تمہیں پسند ہے؟ علیؑ نے ان سے کہا: کہو کہ تلام سے بہتر چیز مجھے پسند ہے۔ انہوں نے یہی عرض کیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا: کہو: "اے اللہ! سات آسمانوں کے رب اور عرش عظیم کے رب ہمارے رب اور ہر چیز کے رب! تورات انجیل اور قرآن عظیم کو نازل فرمانے والے۔ آپ ہی اول ہیں۔ آپ سے پہلے کوئی چیز نہ تھی۔ آپ ہی آخر ہیں۔ آپ کے بعد کچھ نہ ہوگا۔ آپ ظاہر (غالب) ہیں۔ آپ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں اور آپ پوشیدہ ہیں۔ آپ سے بڑھ کر پوشیدہ کوئی چیز نہیں۔ ہمارا قرض ادا فرما دیجئے اور ہمیں فقر سے غناء عطا فرما دیجئے۔"

۳۸۳۲: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتَّقَى وَالعِفَافَ وَالعَنَى)) "اے اللہ! میں آپ سے ہدایت تقویٰ پاکدامنی اور غنی مانگتا ہوں۔"

۳۸۳۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! جو علم آپ نے مجھے عطا فرمایا۔ مجھے اس سے نفع عطا فرما اور مجھے ایسا علم دیجئے جو میرے لیے نافع ہو اور میرے علم میں اضافہ

۳۸۳۲: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَاقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثنا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتَّقَى وَالعِفَافَ وَالعَنَى.

۳۸۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ غَبِيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نَابِتٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَ عَلَّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَ زِدْنِي

فرما دیجئے۔ ہر حال میں اللہ کے لیے تعریف اور شکر ہے اور میں دوزخ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

۳۸۳۳: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ بکثرت یہ دُعا مانگا کرتے تھے: ”اے اللہ! میرے دل کو اپنے دین پر استقامت عطا فرما دیجئے۔ ایک مرد نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو ہمارے بارے میں اندیشہ ہے حالانکہ ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور جو دین آپ لائے اس کی تصدیق کر چکے۔ فرمایا: بلاشبہ دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ وہ ان کو پلٹ دیتے ہیں اور اعمش (راوی) نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ بھی کیا۔

۳۸۳۵: حضرت ابو بکر صدیقؓ نے رسول اللہؐ کی خدمت میں عرض کیا مجھے کوئی دُعا سکھا دیجئے۔ جو نماز میں بھی مانگا کروں۔ فرمایا: کہو: ”اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور آپ ہی گناہوں کو بخشنے والے ہیں۔ لہذا میری بخشش فرما دیجئے۔ اپنی بارگاہ سے (خصوصی) مغفرت اور بخشش اور مجھ پر رحمت فرمائیے بلاشبہ آپ بہت بخشنے والے اور بہت مہربان ہیں۔“

۳۸۳۶: حضرت ابو امامہؓ باہلیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ باہر تشریف لائے۔ آپؐ لاشیٰ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ جب آپؐ نے دیکھا کہ ہم کھڑے ہو گئے تو فرمایا: ایسا مت کرو جیسا فارس کے لوگ اپنے بڑوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپؐ ہمارے حق میں دُعا فرمادیں۔ فرمایا: اے اللہ! ہماری بخشش فرما۔ ہم پر رحمت فرما اور ہم سے راضی ہو جا اور ہماری عبادات قبول فرما اور ہمیں جنت میں داخل فرما اور ہمیں دوزخ

عَلِمْنَا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَاعْوِذُ بِاللَّهِ مِنَ عَذَابِ النَّارِ.

۳۸۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ مُبِيرٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَسْأَلَ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْ دِينِكَ فَجَلَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَخَافُ عَلَيْنَا.

وَقَدْ آمَنَّا بِكَ وَصَدَّقْنَاكَ بِمَا جِئْتَ بِهِ فَقَالَ إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ أَصْبَعِ الرَّحْمَنِ غَزَّوَجَلَّ يَتَلَبَّأُ وَإِذَا أَرَادَ الْأَعْمَشُ بِأَصْبَعِهِ.

۳۸۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَمِحٍ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنِي دُعَاءً أَدْعُرُ بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظَلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

۳۸۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَكِبِيٌّ عَلَيَّ غَضًا فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ قُضْنَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا كَمَا يَفْعَلُ أَهْلُ فَارِسٍ بَعْظُمَائِهِمَا: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَعَوْتَ اللَّهَ لَنَا قَالَ اللَّيْثُ اغْمِرْنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا

کلمۃ۔

سے نجات عطا فرما اور ہمارے تمام کام درست فرما۔

راوی کہتے ہیں ہم نے چاہا کہ آپ ہمارے لیے مزید

دعا فرمائیں۔ فرمایا: میں نے تمہارے لیے ہر لحاظ سے

جامع دعائے کر دی۔ (یعنی یقیناً کر دی)۔

۳۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ رسول اللہ یہ دعا مانگا کرتے تھے: ”اے اللہ!

میں چار چیزوں سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں: ایسے علم

سے جو نفع نہ دے ایسے دل سے جو ڈرے نہیں

(متواضع نہ ہو) ایسے پیٹ سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا

سے جو قبول نہ ہو۔

قَالَ فَكَانَ مَا أَحْبَبْنَا أَنْ يَزِيدَ نَا فَقَالَ أَوْ لَيْسَ قَدْ

جَمَعْتُ لَكُمْ الْأَمْرَ؟

۳۸۳: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَنَّ نَا اللَّيْثَ

بْنَ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَخِيهِ عَبَّادِ

بْنَ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا

يَنْفَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَ مِنْ دُعَاءٍ

لَا يَسْمَعُ.

☆ خلاصۃ السباب یہ دعا بہت جامع ہے اس جیسی جامع دعاؤں کا خاص قابل غور پہلو یہ ہے کہ ہر دعا میں رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے اپنے کو اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح پیش کیا ہے کہ میں زندگی کے ہر معاملہ میں تیرا محتاج ہوں خود عاجز

اور بے بس ہوں یہاں تک کہ اپنے ظاہر و باطن اور زبان و قلب پر بھی میرا اختیار اور قابو نہیں۔ اپنے اخلاق و جذبات اور

اعمال و احوال کی اصلاح میں بھی تیری نظر کرم کا محتاج ہوں میری صحت اور بیماری بھی تیرے ہاتھ میں ہے۔ دشمنوں اور

بدخواہوں کے شر سے تو ہی میری حفاظت فرما سکتا ہے میں اس معاملہ میں بھی عاجز و بے بس ہوں۔ تو اکرم رب و داتا ہے اور

میں سائل و منگتا ہوں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال عبدیت ہے اور بلاشبہ یہ کمال آپ پر ختم ہے اور یہ دوسرے

کمالات سے بالاتر ہے۔۔۔ صلی اللہ علیہ و اسحابہ وسلم۔ ۳۸۳-۶: فارس کے لوگوں کا یہ طریقہ تھا کہ صاحب اقتدار اور با

وجاہت و معزز لوگ جب مجلس میں آتے تو دوسرے لوگ ان کے سامنے کھڑے رہتے۔ جیسا کہ آج کل بھی یہی متکبرین کا

طریقہ ہے اس طرح کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے اور صرف کسی کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا منع نہیں ہے بلکہ آپ نے ایک

مرتبہ حضرت سعد بن معاذ کے آنے پر صحابہ کرام سے فرمایا کہ اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ اس کے علاوہ دوسری

حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے پر صحابہ کرام کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ آپ اپنے کسی محل

میں تشریف لے جاتے اور کھڑے ہونے کی مخالفت اس حدیث میں وارد ہوئی ہے اس سے یہ غرض ہے کہ کھڑے ہونے کو

ضروری سمجھنا اور ہمیشہ کسی بڑے آدمی کے آنے پر کھڑا ہونا اس کو ناپسند کیا کیونکہ اس میں تکبر بھی ہے اور دوسرے لوگوں کو

اذیت دینا بھی ہے اور ایسے شخص کے لئے جہنم کی وعید بھی آئی ہے۔

۳: باب ما تَعَوَّذَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۸۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عبد الله بن نمير جرح وحدثنا علي بن محمد ثنا وكيع جميعا عن هشام ابن عروة عن ابنة عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يدعوا بهؤلاء الكلمات اللهم اني اعوذ بك من فتنة النار و عذاب النار و من شر فتنة الغنى و شر فتنة الفقر: و من شر فتنة السبيح الدجال اللئيم اغسل خطايي بماء الثلج و البرد و يق قلبي من الخطايا كما نقيت الثوب الابيض من الدنس و باعد بيني و بين خطايي كما باعدت بين المشرق و المغرب اللهم اني اعوذ بك من الكسل و الهم و المائم و المعرم.

۳۸۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عبد الله بن اذريس عن حميس عن هلال عن فروة بن نوفل قال سألت عائشة رضي الله تعالى عنها عن دعاء كان يدعوا به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت كان يقول اللهم اني اعوذ بك من شر ما عملت و من شر ما لم اعمل.

۳۸۴۰: حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحَرَامِيُّ ثنا بَكْرُ بْنُ سَلِيمٍ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ الْحَرَّاطُ عَنْ كَرِيمِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَذَابِ

۳: باب: ان چیزوں کا بیان جن سے رسول اللہ ﷺ نے پناہ مانگی

۳۸۳۸: سیدہ عائشہ سے روایت ہے کہ نبی ان کلمات سے دعا مانگا کرتے تھے: "اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے فتنے سے اور دوزخ کے عذاب سے اور تونگری کے فتنے کے شر سے اور ناداری کے فتنے کے شر سے اور سح (کانے) دجال کے فتنے کے شر سے۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو دھو ڈال برف اور اولوں کے پانی سے اور میرے دل کو خطاؤں سے ایسے صاف کر دیجئے جیسے آپ نے سفید کپڑے کو میل سے صاف بنایا اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اس طرح دوری پیدا کر دیجئے (مجھے خطاؤں سے اتنا دور کر دیجئے) جس طرح آپ نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری کی۔ اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے سے اور لٹاؤ سے اور تاوان سے۔

۳۸۳۹: حضرت فروہ بن نوفل فرماتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ کیا دعا مانگا کرتے تھے؟ فرمانے لگیں: آپ یہ دعا مانگا کرتے تھے: "اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ان کاموں کے شر سے جو میں نے کئے اور ان کاموں کے شر سے جو میں نے نہیں کئے۔"

۳۸۴۰: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ہمیں یہ دعا اس طرح سکھایا کرتے تھے جس طرح قرآن کی سورت سکھاتے تھے۔ "اے اللہ! میں نذاب جہنم سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں اور نذاب قبر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں اور کانے دجال کے فتنے سے

جہنمہ و اغوذبک من عذاب القبر و اغوذبک من فتنۃ
المخیا والممات۔“

۳۸۴۱: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا أبو أسامة
ثنا غيبذ اللہ ابن عمر عن محمد بن يحيى ابن خبان
عن الاخرج عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه
عن عائشة رضى الله تعالى عنها قالت فقدت رسول
الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة من فراشه فالتفت
فوقعت يدي على نطن قدميه وهو فى المسجد
وهما منصوبتان وهو يقول اللهم انى برضاك من
شحطك و بمعافاتك من عقوبتك و اغوذبك
منك لا اخصى ثناء عليك انى كما اثبت على
نفس۔“

۳۸۴۲: حدثنا أبو بكر ثنا محمد بن فضال عن
الأوزاعي عن اسحاق ابن عبد الله عن جعفر بن عياض
عن ابى هريرة قال قال رسول الله ﷺ تعوذوا بالله من
الفقر والقله والذلة و ان تظلم او تظالم۔

۳۸۴۳: حدثنا على بن محمد ثنا وكيع عن أسامة بن
زيد عن محمد بن المنكدر عن جابر قال قال رسول
الله ﷺ علما نافعاً و تعوذوا بالله من علم لا ينفع۔

۳۸۴۴: حدثنا على بن محمد ثنا وكيع عن اسراييل
عن ابى اسحق عن عمرو بن ميمون عن عمر ان
النبي ﷺ كان يعوذ من الجبن والبخل و اذنب العمز
و عذاب القبر و فتنه الصدر۔

قال و كيع يعنى الرجل . يسوت على فتنه لا
يستغفر الله منها۔

آپ کی پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنہ سے
آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

۳۸۴۱: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک
شب میں نے رسول اللہؐ کو بستر پر نہ پایا تو تلاش کیا۔
میرا ہاتھ (اندھیرے میں) آپ کے تلووں کو لگا۔
آپ مسجد میں تھے اور (سجدہ میں) آپ کے پاؤں
کھڑے تھے۔ آپ یہ دعا مانگ رہے تھے: ”اے
اللہ! میں آپ کی رضا مندی کی پناہ چاہتا ہوں۔ آپ
کی ناراضگی سے اور آپ کے درگزر کی پناہ چاہتا ہوں
آپ کی سزا سے اور میں آپ ہی کی پناہ چاہتا ہوں
آپ سے۔ میں آپ کی تعریف پوری نہیں کر سکتا۔ آپ
ایسے ہی ہیں جیسے آپ نے خود اپنی تعریف فرمائی۔“

۳۸۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ کی پناہ مانگو محتاجی سے
اور قلت سے اور ذلت سے اور ظالم بننے سے اور مظلوم
بننے سے۔

۳۸۴۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے علم نافع مانگا کرو اور علم
غیر نافع سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔

۳۸۴۴: سیدنا عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پناہ مانگا کرتے تھے بزولی سے بخل سے اور زویل
عمری سے اور عذاب قبر سے اور دل کے فتنہ سے۔ و کيع
فرماتے ہیں کہ دل کے فتنہ سے مراد یہ ہے کہ آدمی
غلط عقیدہ پر مرے اور اسے اس عقیدہ سے توبہ کا موقع
نہ ملے۔

خلاصہ الباب ۴۴ ذمیرہ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو دعائیں ماثور و منقول ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مختلف اوقات میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں خود کیں یا امت کو ان کی تعلیم و تلقین فرمائی ان میں زیادہ تر وہ ہیں جن میں

اللہ تعالیٰ سے کسی دنیوی یا اخروی، روحانی یا جسمانی، انفرادی یا اجتماعی نعمت اور بھلائی کا سوال کیا گیا ہے اور مثبت طور پر کسی حاجت اور ضرورت کے لئے استدعا کی گئی ہے اس سلسلہ میں چند دعائیں گزشتہ باب میں گزر چکی ہیں اس باب میں ان دعاؤں کا ذکر ہے جن میں کسی خیر و نعمت اور کسی مثبت حاجت و ضرورت کے سوال کے بجائے دنیا یا آخرت کے کسی شر سے اور کسی بلا اور آفت سے پناہ مانگی گئی ہے اور حفاظت و بچاؤ کی استدعا کی گئی ہے۔ ان دعاؤں کو پیش نظر رکھ کر یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ دنیا اور آخرت کا کوئی شر کوئی فساد، کوئی فتنہ اور کوئی بلا اور آفت اس عالم وجود میں ایسی نہیں ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی پناہ نہ مانگی ہو اور امت کو اس کی تلقین نہ فرمائی ہو غور کرنے اور سمجھنے والوں کے لئے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت روشن معجزہ ہے کہ آپ کی دعائیں انسانوں کی دنیوی و اخروی، روحانی اور جسمانی، انفرادی اور اجتماعی ظاہری اور باطنی، مثبت اور منفی ساری ہی حاجتوں اور ضرورتوں پر حاوی ہیں اور خفی سے خفی اور باریک سے باریک حاجت نہیں بتائی جاسکتی جس کو آپ نے بہتر سے بہتر پیرائے میں اللہ تعالیٰ سے نہ مانگا ہو اور امت کو اس کے مانگنے کا طریقہ نہ سکھایا ہو۔ ان احادیث میں جن دعاؤں کا ذکر ہے ان میں چند چیزوں سے پناہ مانگی گئی ہے ان میں سے فکرو غم قرضہ کا بار اور انتہائی بڑھا پا کر جس میں ہوش و حواس صحیح سالم نہ رہیں جس کو قرآن پاک میں ”ارذل العمر“ فرمایا گیا ہے اور جہنم قبر کے عذاب اور دجال کے فتنہ سے پناہ مانگی گئی اس کے ساتھ ہی علم غیر نافع سے بھی پناہ مانگی گئی ہے ان سب سے ہر چیز انسان کے لئے اور خصوصاً مسلمان کے لئے یا آخرت میں سخت مضر اور تکلیف دینے والی ہے خاص طور پر کفر کا فتنہ کہ ساری زندگی کفر و شرک میں گزر جائے کہ شرک و کفر جیسی لعنت سے استغفار نہ کرے تو ہمیشہ کا خسارہ ہے۔

۴: بَابُ الْجَوَامِعِ مِنَ الدُّعَاءِ

پاب: جامع دعائیں

۳۸۴۵: حضرت طارقؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ کی خدمت میں ایک مرد حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! میں اپنے رب سے (دعا) مانگوں تو کیا عرض کروں؟ فرمایا: کہا کرو ”اے اللہ! میری بخشش فرما۔ مجھ پر رحمت فرما۔ مجھے عافیت عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما اور آپ نے انگوٹھے کے علاوہ باقی انگلیاں جمع کر کے فرمایا کہ یہ کلمات تمہارے لیے تمہارے دین اور دنیا کو جمع کر دیں گے۔

۳۸۴۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَيْدِ بْنِ هَارُونَ أَنَا أَبُو مَالِكٍ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ آتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقُولُ جِئْتُكَ سَأَلْتُ رَبِّي؟ قَالَ: قُلْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي وَجَمْعَ أَصَابِعِي الْأَرْبَعِ إِلَّا الْأَيْمَانَ فَإِنَّهُنَّ هَوَالَاءُ يَجْمَعُنَّ لَكَ دِينَكَ وَدُنْيَاكَ.

۳۸۴۶: ام المومنین سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے انہیں یہ دعا تعلیم فرمائی: ”اے اللہ! میں آپ سے تمام خیر مانگتی ہوں۔ دنیا کی بھی اور آخرت کی بھی۔ جو مجھے

۳۸۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَفَّانُ ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ أُمِّ كَلثُومِ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

معلوم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں اور میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں تمام تر شر سے دُنیا کے اور آخرت کے جس کا مجھے علم ہے اس سے اور جس کا مجھے علم نہیں اس سے بھی۔ اے اللہ! میں آپ سے وہ بھلائی مانگتی ہوں جو آپ سے آپ کے بندہ اور نبی نے مانگی اور میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں۔ اے اللہ! میں آپ سے جنت مانگتی ہوں اور اس کے قریب کرنے والے اعمال و اقوال بھی اور میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں دوزخ سے اور ہر اس قول و عمل سے جو دوزخ کے قریب کرے اور میں آپ سے یہ سوال کرتی ہوں کہ ہر فیصلہ جو آپ نے میری بابت فرمایا اسے خیر بنا دیجئے۔

۳۸۴۷: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی نے ایک شخص سے فرمایا: تم نماز میں کیا پڑھتے ہو؟ عرض کیا: تشہد کے بعد اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں اور اللہ! میں آپ کی گنگناہٹ اور معاذ (جو ہمارے امام ہیں) کی گنگناہٹ نہیں سمجھتا (کہ آپ اور معاذ کیا دعا مانگتے ہیں) فرمایا: ہم بھی اسی کے گرد (جنت کا سوال اور دوزخ سے پناہ) گنگناتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ ان دعاؤں کے ایک ایک جز پر غور کیا جائے انسان کو دنیا اور آخرت میں جس چیز کی بھی ضرورت ہو سکتی ہے یہ ان سب پر حاوی ہیں بلاشبہ جس کو دنیا و آخرت میں عافیت اور مغفرت کا پروانہ مل جائے اسے سب کچھ مل گیا ہے اور جنت کا حصول تو ہر مسلمان کا مطلوب و مقصود ہے۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ ان دعاؤں کو حفظ کر لے اور ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مناجات کرے۔

پایہ: عفو (درگزر) اور عافیت (تندرستی)

کی دُعا مانگنا

۳۸۴۸: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ

اللہ علیہ وسلم علّمها هذا الدعاء اللهم انی اسألك من الخیر کلبه عاجله و آجلیه ما علّمت منه و ما لم اعلم و اعوذ بک من الشر کلبه عاجلیه ما علّمت منه و ما لم اعلم اللهم انی اسألك من خیر ما سألک عبّدک و نبیک و اعوذ بک من شر ما عاڈ به عبّدک و نبیک اللهم انی اسألك الجنة و ما قرب إليها من قول أو عمل و اعوذ بک من النار و ما قرب إليها من قول أو عمل و اسألك أن تجعل کلّ قضاء قضیته لى خیرا.

۳۸۴۷: حدثنا یوسف بن موسى القطان ثنا جریر عن الأعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لرجل ما تقول فی الصلوة؟ قال اتشیدتم اسأل الله الجنة و اعوذ به من النار اما والله ما أحسن ذنذنتک ولا دنذنة معاذ قال حولها دنذنت.

۵: باب الدعاء بالعفو

وَالْعَافِيَةِ

۳۸۴۸: حدثنا عبد الرحمن بن إبراهيم الدمشقي ثنا ابی ابی لؤدیک الخبری سلمة بن وردان عن انس بن

کے رسول! کونسی دعا افضل ہے؟ فرمایا: اپنے رب سے عفو اور عافیت مانگو۔ پھر دوسرے روز آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا دعا افضل ہے؟ فرمایا: اپنے رب سے عفو اور عافیت طلب کرو۔ پھر تیسرے روز حاضر خدمت ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کیا دعا افضل ہے؟ فرمایا: اپنے رب سے دنیا و آخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کرو۔ جب تمہیں دنیا و آخرت میں عفو اور عافیت مل جائے تو تم نایاب یافتہ ہو گئے۔

۳۸۳۹: حضرت اوسط بن اسماعیل بجلی فرماتے ہیں کہ جب نبی اس دنیا سے تشریف لے گئے تو انہوں نے سیدنا ابو بکرؓ کو یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ میری اس جگہ لڑتے سال کھڑے ہوئے۔ اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ گور و نا آ گیا۔ کچھ دیر بعد فرمایا: سچ کا اہتمام کرو کہ یہ نیکی کے ساتھ ہی ہو سکتا ہے اور یہ دونوں چیزیں جنت میں (لے جانے والی) ہیں اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ گناہ کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ دونوں دوزخ میں (لے جانے والے) ہیں اور اللہ تعالیٰ سے عافیت اور تندرستی مانگتے رہو کیونکہ کسی کو بھی یقین (ایمان) کے بعد تندرستی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں دی گئی اور باہم حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ ایک دوسرے سے قطع تعلق (بلا عذر شرعی) نہ کرو اور ایک دوسرے سے منہ مت موڑو کہ پشت اس کی طرف رکھو اور بن جاؤ اللہ کے بندے! بھائی بھائی۔

۳۸۵۰: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! فرمائیے اگر مجھے شب قدر نصیب ہو جائے تو کیا دعا کروں؟ فرمایا: کہنا اے اللہ! آپ بہت

مالک قال اتى النبي ﷺ رجل فقال يا رسول الله ائى الدعاء افضل؟ قال سل ربك العفو والعافية فى الدنيا والاخرة ثم اتاه فى اليوم الثانى فقال يا رسول الله ائى الدعاء افضل.

قال سل ربك العفو والعافية فى الدنيا والاخرة ثم اتاه فى اليوم الثالث فقال يا نبي الله ائى الدعاء افضل قال سل ربك العفو والعافية فى الدنيا والاخرة فاذا اعطيت العفو والعافية فى الدنيا والاخرة فقد افلحت.

۳۸۳۹: حدثنا ابو بكر و على بن محمد قال ثنا غنيد بن سعيد قال سمعت شعبة عن يزيد بن خمير قال سمعت سليم بن عامر يحدث عن اوسط بن اسماعيل البجلي انه سمع ابا بكر رضى الله تعالى عنه حين قبض النبي صلى الله عليه وسلم يقول قام رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فى مقامى هذا عام الاول (ثم بلى ابو بكر رضى الله تعالى عنه) ثم قال عليكم بالصدق فانه مع البر و هما فى الجنة و اياكم و الكذب فانه مع الفجور و هما فى النار و سلو الله المعافاة فانه لم يؤت احد بعد اليقين خيرا من المعافاة و لا تحاسدوا و لا تباغضوا و لا تقاطعوا و لا تدابروا و تحابوا عباد الله اخوانا.

۳۸۵۰: حدثنا على بن محمد ثنا و كيع عن كهمس بن الحسن عن عبد الله بن يزيد عن عائشة انها قالت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ارايت ان وافقت ليلة

درگزر فرمانے والے ہیں۔ درگزر کرنے کو پسند کرتے ہیں اس لیے مجھ سے درگزر فرمائیے۔

۳۸۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بندہ اس دعا سے بہتر کوئی دعا نہیں مانگتا: ((اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ الْمَعَاْفَةَ فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) ”اے اللہ! میں آپ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگتا ہوں۔“

باب: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اپنے آپ سے ابتداء کرے (پہلے اپنے لیے مانگے)

۳۸۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہم پر اور قوم عاد کے بھائی (ان کی طرف مبعوث نبی حضرت ہود علیہ السلام پر رحمت فرمائے۔

باب: دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلدی

نہ کرے

۳۸۵۳: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلد بازی نہ کرے۔ کسی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جلد بازی کیسے؟ فرمایا: یہ کہے کہ میں نے اللہ سے دعا مانگی مگر اللہ نے قبول ہی نہیں کی۔ (یعنی سنی ہی نہیں)۔

باب: کوئی شخص یوں نہ کہے کہ اے اللہ اگر

آپ چاہیں تو مجھے بخش دیں

۳۸۵۴: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

الْقَدْرَ مَا اَدْعُوْا قَالَتْ قَوْلِيْنَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاَعْفُ عَنِّيْ.

۳۸۵۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدُّسْتُرَانِيَّ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ دَعْوَةٍ يَدْعُوْ بِهَا الْعَبْدُ اَفْضَلُ مِنَ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ الْمَعَاْفَةَ فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

۶: بَابُ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ

فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ

۳۸۵۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّلَانِ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْخَبَابِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ اسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْحَمُنَا اللَّهُ وَ

۷: بَابُ يُسْتَجَابُ لِاحَدِكُمْ

مَا لَمْ يَعْجَلْ

۳۸۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اسْحَقُ بْنُ سَلِيْمَانَ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّيدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يُسْتَجَابُ لِاحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ قَبْلَ وَ كَيْفَ يَعْجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ اللَّهَ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِي.

۸: بَابُ لَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

اِنْ شِئْتَ

۳۸۵۴: حَدَّثَنَا ابُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ اَدْرِيسَ

نے فرمایا: تم میں کوئی برگزیدہ نہ کہے: اے اللہ! اگر آپ چاہیں تو مجھے بخش دیں۔ مانگنے میں پختگی اختیار کرنی چاہیے (کہ اے اللہ! آپ ضرور مجھے بخش دیں کہ آپ کے علاوہ کوئی بخشے والا نہیں) کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں۔

عن ابن عجلان عن ابی الزناد عن الأغر ج عن ابی هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقولن أحدكم اللهم اغفر لي إن شئت وليعزيم في المسألة فإن الله لا منكزه له.

خاصۃ ابواب ☆ حدیث ۳۸۵۴ تا ۳۸۵۶: مطلب یہ ہے کہ دوسروں کے لئے دعا کرنے سے پہلے اپنے لئے کر لے اس میں تواضع ہے اور نیز ہر بندہ محتاج ہے۔ نیز دعا کرنے والے کو غفلت اور جلد بازی سے منع کیا گیا ہے بعض لوگ دعا کرتے ہیں لیکن قبولیت کے آثار جب نظر نہیں آتے تو دعا کرنا چھوڑ دیتے ہیں ایسا کرنا باری تعالیٰ کی جناب میں بے ادبی ہے۔ مسلمان کی دعا خیر کبھی رایگاں نہیں جاتی یا تو وہی چیز مل جاتی ہے جو مانگتا ہے۔ یا دعا کی برکت سے ناگہانی آفت و مصیبت مل جاتی ہے یا اس دعا پر آخرت میں اجر و ثواب مل جائے گا۔

باب: اسم اعظم

۹: باب اسم الله الأعظم

۳۸۵۵: سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے: **وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ** اور سورہ آل عمران کی ابتداء: **بِذَلِكَ نَعْبُدُ اللَّهَ لَا إِلَهَ إِلَّا.....**

۳۸۵۵: حدثنا أبو بكر ثنا عيسى بن يونس عن عبد الله بن ابي زياد عن شهر بن حوشب عن اسماء بنت يزيد قالت قال رسول الله ﷺ اسم الله في هاتين الآيتين وإيليكم إله واحد لا إله إلا هو الرحمن الرحيم وفاتحة سورة آل عمران.

۳۸۵۶: حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم جس کے ساتھ دعا مانگی جائے تو قبول ہوتی ہے۔ تین سورتوں میں ہے۔ سورہ بقرہ سورہ آل عمران اور طہ۔

۳۸۵۶: حدثنا عبد الرحمن بن ابراهيم الدمشقي ثنا عمرو بن ابي سلمة عن عبد الله بن الغلاء عن القاسم قال اسم الله الأعظم الذي إذا دعي به اجاب في سور ثلاث البقرة وآل عمران وطه.

یہ حدیث قاسم سے بواسطہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ مروی ہے۔

حدثنا عبد الرحمن بن ابراهيم الدمشقي ثنا عمرو بن ابي سلمة قال ذكرت ذلك لعيسى بن موسى فحدثني انه سمع عجلان بن انس يحدث عن القاسم عن ابی امامة عن النبي ﷺ نحو ذلك.

۳۸۵۷: حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ نبیؐ کو ایک شخص

۳۸۵۷: حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع عن مالك بن

کو یہ کہتے سنا: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ
الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَّ لَمْ یُوْلَدْ وَّ لَمْ یَكُنْ لَهٗ
کُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ
سَالِ اللّٰهُ بِاَسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا سُبِلَ بِهِ اَعْطِیَ وَاِذَا
دُعِیَ بِهِ اُجَابَ۔

۳۸۵۸: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو (دعا میں) یہ کہتے سنا:
اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ... تو
فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے ذریعہ اللہ
سے سوال کیا جس کے ذریعہ مانگا جائے تو اللہ عطا
فرماتا ہے اور اس کے ذریعہ دعا مانگی جائے تو اللہ قبول
فرماتا ہے۔

۳۸۵۹: ام المؤمنین سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے
رسول اللہ ﷺ کو (دعا میں) یہ کہتے سنا: ((اللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْأَلُكَ بِاَسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ...))
اور ایک روز آپ نے فرمایا: اے عائشہ! تمہیں معلوم
ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنا وہ نام بتا دیا ہے کہ جب وہ
نام لے کر دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں۔
میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں
باپ آپ پر قربان۔ مجھے وہ نام سکھا دیجئے۔ فرمایا:
تمہارے لیے وہ مناسب نہیں اے عائشہ۔ فرماتی ہیں:
یہ سن کر میں ہٹ گئی اور کچھ دیر بیٹھی پھر کھڑی ہوئی۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک چوما۔ پھر عرض کیا:
اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے وہ اسم تعلیم فرما
دیجئے۔ فرمایا: عائشہ! تمہیں سکھانا تمہارے لیے ہی

مَقُوْلٌ اَنْهُ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعَ
النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ
اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَّ لَمْ یُوْلَدْ وَّ لَمْ یَكُنْ لَهٗ
کُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ
سَالِ اللّٰهُ بِاَسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا سُبِلَ بِهِ اَعْطِیَ وَاِذَا
دُعِیَ بِهِ اُجَابَ۔

۳۸۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا أَبُو خُرَيْمَةَ
عَنْ اَنَسِ بْنِ سَبْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعَ
النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ
الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحَدَّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ الْمَنَانُ
بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ لَقَدْ
سَالِ اللّٰهُ بِاَسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا سُبِلَ بِهِ اَعْطِیَ وَاِذَا
دُعِیَ بِهِ اُجَابَ۔

۳۸۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو یُوْسُفَ الصَّیْدِ لَانِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ
الرَّقِیُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلْمَةَ عَنْ الْفَزَارِيِّ عَنْ اَبِي شَيْبَةَ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَكِيْمِ الْجُهَنِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَسْمِكَ الطَّاهِرِ
الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْاَحَبِّ اِلَيْكَ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَتْ بِهِ
اُجِبْتَ وَاِذَا سُبِلَتْ بِهِ اَعْطِیْتَ وَاِذَا اسْتُرْحِمْتَ بِهِ
رُحِمْتَ وَاِذَا اسْتَفْرِحْتَ بِهِ فَرِحْتَ۔

قَالَتْ وَ قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ یَا عَائِشَةُ هَلْ عَلِمْتَ اَنْ
اللّٰهُ قَدْ دَلَّنِیْ عَلٰی الْاِسْمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهِ اُجَابَ؟
”قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بَابِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ
فَعَلِمْنِیْهِ قَالَ اِنَّهُ لَا یَنْبَغِیْ لَكَ یَا عَائِشَةُ قَالَتْ فَتَخَيَّیْتُ وَ
جَلَسْتُ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَقَبِلْتُ رَاسَهُ ثُمَّ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ عَلِمْنِیْهِ قَالَ اِنَّهُ لَا یَنْبَغِیْ لَكَ: یَا عَائِشَةُ اَنْ

أَعْلَمُكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَسْأَلَ بِدُنْيَانَا مِنَ الدُّنْيَا: موزوں نہیں اس لیے کہ مناسب نہیں کہ تم اسم کے
قَالَتْ فَتَمُنْتُ فَتَوْضَأْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ وَرَكَعْتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللَّهُمَّ ذریعہ دنیا کی کوئی چیز مانگو۔ فرماتی ہیں اس پر میں کھڑی
إِنِّي أَدْعُوكَ اللَّهُ وَ أَدْعُوكَ الرَّحْمَنَ وَ أَدْعُوكَ الْبَرُّ ہوئی وضو کیا اور دو رکعات ادا کیں۔ پھر میں نے دعا
الرَّحِيمِ. مانگی: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَدْعُوكَ اللَّهُ وَ أَدْعُوكَ ...))

وَأَدْعُوكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى كُلِّهَا مَا كُهَا: ((مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ أَنْ تَغْفِرْ لِي وَ عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ أَنْ تَغْفِرْ لِي وَ تَرْحَمْنِي قَالَتْ تَرْحَمْنِي)) یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور
فَاسْتَضْحَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ لَبِي الْأَسْمَاءِ ارشاد فرمایا: وہ اسم نہیں اسماء میں سے ہے جن سے تم
الَّتِي دَعَوْتُ بِهَا. نے (ابھی) دعا مانگی۔

مُخْلِصَةُ الْبَابِ ☆ ۳۸۵۵: احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے بعض وہ ہیں جن کو اس لحاظ سے خاص عظمت و امتیاز حاصل ہے کہ جب ان کے ذریعہ دعا کی جائے تو قبولیت کی زیادہ امید کی جاسکتی ہے ان اسماء کو حدیث میں "اسم اعظم" کہا گیا ہے لیکن معنائی اور صراحت کے ساتھ ان دو متعین نہیں کیا گیا ہے بلکہ اسی درجہ میں مبہم رکھا گیا ہے اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ لیلۃ القدر کو اور جمعہ کے دن قبولیت دعا کے خاص وقت کو مبہم رکھا گیا ہے احادیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی ایک ہی اسم پاک "اسم اعظم" نہیں جیسا کہ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں بلکہ متعدد اسماء حسنیٰ و "اسم اعظم" کہا گیا ہے ان میں سے "الہ" بھی اسم اعظم ہے اور ذوالجلال والاکرام اور حنان و منان اور لفظ اللہ اور بر الرحیم بھی ہیں اور باب کی احادیث سے بھی ہماری تائید ہوتی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث: بلوی جن کو اللہ تعالیٰ نے اس نوح کے علوم و معارف سے خاص طور پر نوازا ہے انہوں نے ان احادیث سے یہی سمجھا ہے۔ واللہ اعلم۔

باب: اللہ عزوجل کے اسماء کا بیان

۱۰: بَابُ أَسْمَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۳۸۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَبْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

۳۸۶۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّفْعَانِيِّ ثَنَا أَبُو الْمُثَنَّبِ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ التَّمِيمِيِّ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

۳۸۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو یعنی ننانوے نام ہیں۔ جو انہیں یاد کر لے (سمجھ کر اور اس کے مطابق اعتقاد بھی رکھے) وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۳۸۶۱: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ ایک کم سو۔ اللہ تعالیٰ طاق ہیں طاق کو پسند فرماتے ہیں جو ان ناموں کو محفوظ کر لے وہ جنت میں داخل ہوگا اور وہ

صلى الله عليه وسلم قال : ان لله تسعة وتسعين اسما :
 مائة الا واجدا انه وتر يحب الوتر من حفظها دخل
 الجنة وهى الله الواحد الصمد - الاول الاخر الظاهر
 الباطن الخالق السلام المؤمن المهيم الغزى
 الجبار المتكبر الرحمن الرحيم اللطيف الخبير السميع
 البصير العليم العظيم البار المتعال الجليل الجميل
 الحى القيوم القادر القاهر العلى الحكيم القريب
 المسجيب الغنى الوهاب الوذوذ الشكور الماجد الوجد
 الوالى الراشد العفو الغفور الحلیم الكريم التواب الرب
 المسجيد الولى الشهيد المبين البرهان الرؤف الرحيم
 المنبئ المنعذ الباعث الوارث القوي الشديد الصار
 النافع الباقي الواقى الخافض الرفع القابض الباسط
 المنعز المذل المنقسط الرزاق ذو القوة المتين القائم
 الدائم الحافظ البركى الفاطر السميع السعطي السخى
 المبيد المانع الجامع الهادى الكافى الابد العالم
 الصادق النور المنير التام القديم الوتر الاحد الصمد
 الذى لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد .

قال زهير فبلغنا من غير واحد من اهل العلم
 ان اولها يفتح بقول : لا اله الا الله وحده لا شريك له
 له الملك وله الحمد بيده الخيز وهو على كل شىء
 قدير لا اله الا الله له الاسماء الحسنی .

اسماء یہ ہیں : اللہ یہ نام اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے
 مخصوص ہے۔ غیر اللہ پر اس کا اطلاق نہیں ہو سکتا نہ حقیقتاً
 نہ مجازاً۔ اس ذاتی نام کو چھوڑ کر باقی جتنے نام ہیں وہ
 سب صفاتی نام ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی کسی صفت ہی کے
 اعتبار سے ہیں۔ الواحد ایک۔ کوئی اس کا شریک
 نہیں۔ الصمد سردار، کامل جو سب سے ب نیاز
 اور سب اس کے محتاج۔ یعنی ذات و صفات کے اعتبار
 سے ایسا کامل مطلق کہ وہ کسی کا محتاج نہیں اور سب اس
 کے محتاج ہیں۔ الاول سب سے پہلا یعنی اس سے
 پہلے کوئی موجود نہ تھا۔ الآخر سب سے پچھا۔ یعنی
 جب کوئی نہ رہے وہ موجود رہے گا۔ الظاہر
 آشکارا ہر چیز کا وجود ظہور اللہ تعالیٰ کے وجود سے ہے
 لہذا کائنات کی ہر چیز اور ہر ذرہ اس کی ہستی اور
 وجود پر روشن دلیل ہے لہذا اللہ تعالیٰ خوب ظاہر ہے۔
 اس کا ایک مطلب غالب بھی ہے یعنی وہ ایسا غالب والا ہے
 کہ اس سے اوپر کوئی قوت نہیں ہے۔ الباطن
 پوشیدہ۔ اس کی ذات کی کنز اور اس کی غنات کے حقائق
 تک عقل کی رسائی نہیں ہے۔ کسی ایک صفت کا احاطہ بھی
 کوئی نہیں کر سکتا۔ نہ اپنی رائے سے اس کی کچھ کیفیت
 بیان کر سکتا ہے لہذا اس اعتبار سے اس سے زیادہ کوئی
 پوشیدہ نہیں ہے۔ نیز وہ ایسا چھپا ہے کہ اس سے پرے

کوئی جگہ نہیں جہاں اس کی آنکھ سے ادھل ہو کر پناہ مل سکے۔ انخانی مشیت اور حکمت کے مطابق ٹھیک اندازہ
 کرنے والا اور اس اندازہ کے مطابق پیدا کرنے والا۔ اس نے ہر چیز کی ایک خاص مقدار مقرر کر دی۔ کسی کو چھوٹا اور کسی
 کو بڑا اور کسی کو انسان اور کسی کو حیوان، کسی کو پہاڑ اور کسی کو پتھر اور کسی کو کبھی اور کسی کو چھپر غرض ہر ایک کی ایک خاص مقدار
 مقرر کر دی ہے۔ الباری بلا کسی اصل کے اور بلا کسی خلل کے پیدا کرنے والا۔ المصور طرح طرح کی
 صورتیں بنانے والا کہ ہر صورت دوسری صورت سے جدا اور ممتاز ہے۔ المملک بادشاہ حقیقی اپنی تدبیر اور تصرف

میں مختار مطلق۔ الحق ثابت اور برحق۔ اس کی خدائی اور شہنشائی حق ہے اور حقیقی ہے۔ اس کے سوا سب غیر حقیقی اور بیچ ہے۔ السلام آفتوں اور عیبوں سے سالم اور سلامتی کا عطا کرنے والا۔ المؤمن مخلوق کو آفتوں سے امن دینے والا اور امن کے سامان پیدا کرنے والا۔ المہینم ہر چیز کا نگہبان۔ العزیز عزت والا اور غلبہ والا۔ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور نہ کوئی اس پر غلبہ پاسکتا ہے۔ الجبّار جبر اور قہر والا۔ ٹوٹے ہوئے کا جوڑنے والا اور بگڑے ہوئے کا درست کرنے والا۔ المتکبر انتہائی بلند اور برتر جس کے سامنے سب حقیر ہیں۔ الرحمن نہایت رحم والا۔ الرحیم بڑا مہربان۔ اللطیف باریک بین یعنی ایسی خفی اور باریک چیزوں کا ادراک کرنے والا جہاں نگاہیں پہنچ سکتیں۔ بڑا لطف و کرم کرنے والا بھی ہے۔ الخبیر بڑا آگاہ اور باخبر ہے۔ وہ ہر چیز کی حقیقت کو جانتا ہے۔ ہر چیز کی اس کو خبر ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی چیز موجود ہو اور اللہ کو اس کی خبر نہ ہو۔ السمیع سب کچھ سننے والا۔ البصیر سب کچھ دیکھنے والا۔ العلیم بہت جانتے والا۔ جس سے کوئی چیز مخفی نہیں ہو سکتی۔ اس کا علم تمام کائنات کے ظاہر اور باطن کو محیط ہے۔ العظیم بہت عظمت والا۔ البارئ بڑا اچھا سلوک کرنے والا۔ المتعال بہت بلند۔ الجلیل بزرگ قدر۔ الجمیل بہت جمال والا۔ الحمی بذات خود زندہ اور قائم بالذات جس کی ذات قائم ہو جس کی حیات کو کبھی زوال نہیں۔ القیوم کائنات عالم کی ذات و صفات کا قائم رکھنے والا اور تھامنے والا۔ القادر قدرت والا۔ اسے اپنے کام میں کسی آلہ کی بھی ضرورت نہیں اور وہ عجز اور لاچارگی سے پاک اور منزہ ہے۔ القاهر غلبہ والا۔ العلی بہت بلند و برتر کہ اس سے اوپر کسی کا مرتبہ نہیں۔ الحکیم بڑی حکمتوں والا۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں اور وہ ہر چیز کی مصلحتوں سے واقف ہے۔ القربیب بہت قریب۔ المجیب دعاؤں کا قبول کرنے والا اور بندوں کی پکار کا جواب دینے والا۔ الغنی بڑا بے نیاز اور بے پرواہ۔ اسے کسی کی حاجت نہیں اور کوئی بھی اس سے مستغنی نہیں۔ الوہاب بغیر غرض کے اور بغیر عوض کے خوب دینے والا۔ بندہ بھی کچھ بخشش کرتا ہے مگر اس کی بخشش ناقص اور ناقص ہے کیونکہ بندہ کسی کو کچھ روپیہ پیسہ دے سکتا ہے مگر صحت اور عافیت نہیں دے سکتا جبکہ اللہ تعالیٰ کی بخشش میں سب کچھ ہی داخل ہے۔ الوؤؤؤؤ بڑا محبت کرنے والا۔ یعنی بندوں کی خوب رعایت کرنے والا اور ان پر خوب انعام کرنے والا۔ الشکور بہت قدر دان۔ المجاہد بڑی بزرگی والا بزرگ مطلق۔ الواجب غنی اور بے پرواہ کہ کسی چیز میں کسی کا محتاج نہیں یا یہ معنی کہ اپنی مراد کو پانے والا جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ الوالی کارساز اور مالک اور تمام کاموں کا متولی اور منظم۔ الرشید راہ راست پر لانے والا۔ العفو بہت معاف کرنے والا۔ الغفور بہت بخشنے والا۔ الخلیم بڑا ہی بردبار۔ اسی لیے علانیہ نافرمانی بھی اس کو مجرمین کی فوری سزا پر آمادہ نہیں کرتی اور گناہوں کی وجہ سے وہ رزق بھی نہیں روکتا۔ الکریم بہت مہربان۔ الثواب توبہ قبول کرنے والا۔ الرب پروردگار۔ المجید بڑا بزرگ۔ وہ اپنی ذات اور صفات اور افعال میں بزرگ ہے۔ الولی مددگار اور دوست رکھنے والا یعنی اہل ایمان کا محبت اور ناصر۔ الشہید حاضر و ناظر اور

ظاہر و باطن پر مطلع اور بعض کہتے ہیں کہ امور ظاہرہ کے جاننے والے کو شہید کہتے ہیں اور مطلق جاننے والے کو عظیم کہتے ہیں۔ الْمُبِينُ 'حق و باطل کو جدا جدا کرنے والا۔ الْبُرْهَانُ 'دلیل۔ الرَّؤُوفُ 'بڑا ہی مہربان' جس کی رحمت کی غایت اور انتہاء نہیں۔ الرَّحِيمُ 'بے حد مہربان۔ الْمُبْدِيُّ 'پہلی بار پیدا کرنے والا اور عدم سے وجود میں لانے والا۔ الْمُعِيدُ 'دوبارہ پیدا کرنے والا۔ پہلی بار بھی اسی نے پیدا کیا اور قیامت کے دن بھی وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور معدومات کو دوبارہ ہستی کا لباس پہنائے گا۔ الْبَاعِثُ 'مردوں کو زندہ کر کے قبروں سے اٹھانے والا اور سوتے ہوؤں کو جگانے والا۔ النَّوَارِثُ 'تمام موجودات کے فنا ہوجانے کے بعد موجود رہنے والا۔ سب کا وارث اور مالک جب سارا عالم فنا کے گھاٹ اتار دیا جائے گا تو وہ خود ہی فرمائے گا ﴿لَمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ﴾ 'آج کے دن کس کی بادشاہی ہے؟' اور خود ہی جواب دے گا۔ ﴿لِلَّهِ الْوَالِدِ الْقَهَّارِ﴾ 'ایک قہار اللہ کی'۔ الْقَوِيُّ 'بہت زور آور۔ الْمُشَدِّدُ 'سخت۔ الضَّارُّ 'النافع' ضرر پہنچانے والا۔ نفع پہنچانے والا یعنی نفع اور ضرر سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ خیر اور شر اور نفع و ضرر سب اس کی طرف سے ہے۔ الْبَاقِي 'ہمیشہ باقی رہنے والا۔ یعنی دائم الوجود جس کو کبھی فنا نہیں اور اس کے وجود کی کوئی انتہاء نہیں۔ اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے۔ ماضی کے اعتبار سے وہ قدیم ہے اور مستقبل کے لحاظ سے وہ باقی ہے۔ ورنہ اس کی ذات کے لحاظ سے وہاں نہ ماضی ہے اور نہ مستقبل ہے اور وہ بذات خود باقی ہے۔ الْوَاقِعُ 'پچانے والا۔ الْمُحَافِظُ 'الرَّافِعُ' پست کرنے والا اور بلند کرنے والا۔ وہ جس کو چاہے پست کرے اور جس کو چاہے بلند کرے۔ الْمُقَابِضُ 'تنگی کرنے والا۔ الْمُبَاسِطُ 'فراخی کرنے والا۔ یعنی حسی اور معنوی رزق کی تنگی اور فراخی سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ کسی پر رزق کو فراخ کیا اور کسی پر تنگ کیا۔ الْمُعَزُّ 'الْمُبَذِّلُ' عزت دینے والا اور ذلت دینے والا۔ وہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ الْمُقْسِطُ 'عدل و انصاف قائم کرنے والا۔ الرَّزَّاقُ 'بہت بڑا روزی دینے والا اور روزی کا پیدا کرنے والا۔ رزق اور مرزوق سب اسی کی مخلوق ہے۔ نُو الْقُوَّةِ 'قوت والا۔ الْمُتِينُ 'شدید قوت والا جس میں ضعف، اضمحلال اور کمزوری کا امکان نہیں اور اس کی قوت میں کوئی اس کا مقابل اور شریک نہیں۔ الْقَائِمُ 'ہمیشہ قائم رہنے والا۔ الدَّائِمُ 'برقرار۔ الْمُحَافِظُ 'پچانے والا۔ الْمُكِينُ 'کار ساز یعنی جس کی طرف دوسرے اپنا کام سپرد کر دیں وہی بندوں کا کام بنانے والا ہے۔ الْمُفَاطِرُ 'پیدا کرنے والا۔ الْمُسَامِعُ 'سننے والا۔ الْمُعْطِي 'عطا کرنے والا۔ الْمُخْصِي 'زندگی دینے والا۔ الْمُحْيِي 'موت دینے والا۔ الْمَانِعُ 'روک دینے ظاہر و باطن پر مطلع اور بعض کہتے ہیں کہ امور ظاہرہ کے جاننے والے کو شہید کہتے ہیں اور مطلق جاننے والے کو عظیم کہتے ہیں۔ الْمُبِينُ 'حق و باطل کو جدا جدا کرنے والا۔ الْبُرْهَانُ 'دلیل۔ الرَّؤُوفُ 'بڑا ہی مہربان' جس کی رحمت کی غایت اور انتہاء نہیں۔ الرَّحِيمُ 'بے حد مہربان۔ الْمُبْدِيُّ 'پہلی بار پیدا کرنے والا اور عدم سے وجود میں لانے والا۔ الْمُعِيدُ 'دوبارہ پیدا کرنے والا۔ پہلی بار بھی اسی نے پیدا کیا اور قیامت کے دن بھی وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور معدومات کو دوبارہ ہستی کا لباس پہنائے

میں مختار مطلق۔ الحق ثابت اور برحق۔ اس کی خدائی اور شہنشائی حق ہے اور حقیقی ہے۔ اس کے سوا سب غیر حقیقی اور بیچ ہے۔ السلام آفتوں اور عیبوں سے سالم اور سلامتی کا عطا کرنے والا۔ المؤمن مخلوق کو آفتوں سے امن دینے والا اور امن کے سامان پیدا کرنے والا۔ المہیمن ہر چیز کا نگہبان۔ العزیز عزت والا اور غلبہ والا۔ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور نہ کوئی اس پر غلبہ پاسکتا ہے۔ الجبار جبر اور قہر والا۔ ٹوٹے ہوئے کا جوڑنے والا اور بگڑے ہوئے کا درست کرنے والا۔ المتکبر انتہائی بلند اور برتر جس کے سامنے سب حقیر ہیں۔ الرحمن نہایت رحم والا۔ الرحیم بڑا مہربان۔ اللطیف باریک بین یعنی ایسی خفی اور باریک چیزوں کا ادراک کرنے والا جہاں نگاہیں نہیں پہنچ سکتیں۔ بڑا لطف و کرم کرنے والا بھی ہے۔ الخبیر بڑا آگاہ اور باخبر ہے۔ وہ ہر چیز کی حقیقت کو جانتا ہے۔ ہر چیز کی اس کو خبر ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی چیز موجود ہو اور اللہ کو اس کی خبر نہ ہو۔ السمیع سب کچھ سننے والا۔ البصیر سب کچھ دیکھنے والا۔ العلیم بہت جاننے والا۔ جس سے کوئی چیز مخفی نہیں ہو سکتی۔ اس کا علم تمام کائنات کے ظاہر اور باطن کو محیط ہے۔ العظیم بہت عظمت والا۔ البارئ بڑا اچھا سلوک کرنے والا۔ المتعال بہت بلند۔ الجلیل بزرگ قدر۔ الجمیل بہت جمال والا۔ الخبیر بذات خود زندہ اور قائم بذات جس کی ذات قائم ہو جس کی حیات کو کبھی زوال نہیں۔ القیوم کائنات عالم کی ذات و صفات کا قائم رکھنے والا اور تھا منے والا۔ القادر قدرت والا۔ اسے اپنے کام میں کسی آلہ کی بھی ضرورت نہیں اور وہ عجز اور لاچارگی سے پاک اور منزہ ہے۔ القاهر غلبہ والا۔ العلی بہت بلند و برتر کہ اس سے اوپر کسی کا مرتبہ نہیں۔ الحکیم بڑی حکمتوں والا۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں اور وہ ہر چیز کی مصلحتوں سے واقف ہے۔ القرب بہت قریب۔ المجیب دعاؤں کا قبول کرنے والا اور بندوں کی پکار کا جواب دینے والا۔ الغنی بڑا بے نیاز اور بے پرواہ۔ اسے کسی کی حاجت نہیں اور کوئی بھی اس سے مستغنی نہیں۔ الوہاب بغیر غرض کے اور بغیر عوض کے خوب دینے والا۔ بندہ بھی کچھ بخشش کرتا ہے مگر اس کی بخشش ناقص اور ناقص ہے کیونکہ بندہ کسی کو کچھ روپیہ پیسہ دے سکتا ہے مگر صحت اور عافیت نہیں دے سکتا جبکہ اللہ تعالیٰ کی بخشش میں سب کچھ ہی داخل ہے۔ الودود بڑا محبت کرنے والا۔ یعنی بندوں کی خوب رعایت کرنے والا اور ان پر خوب انعام کرنے والا۔ الشکور بہت قدردان۔ المجاہد بڑی بزرگی والا بزرگ مطلق۔ الواجب غنی اور بے پرواہ کہ کسی چیز میں کسی کا محتاج نہیں یا یہ معنی کہ اپنی مراد کو پانے والا جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ الوالی کارساز اور مالک اور تمام کاموں کا متولی اور منظم۔ الرائد راہ راست پر لانے والا۔ الغفور بہت معاف کرنے والا۔ الغفور بہت بخشنے والا۔ الخلیم بڑا ہی بردبار۔ اسی لیے علانیہ نافرمانی بھی اس کو مجرمین کی فوری سزا پر آمادہ نہیں کرتی اور گناہوں کی وجہ سے وہ رزق بھی نہیں روکتا۔ الکریم بہت مہربان۔ التواب توبہ قبول کرنے والا۔ الرب پروردگار۔ المجید بڑا بزرگ۔ وہ اپنی ذات اور صفات اور افعال میں بزرگ ہے۔ الولی مددگار اور دوست رکھنے والا یعنی اہل ایمان کا محب اور ناصر۔ الشہید حاضر و ناظر اور ظاہر و باطن پر مطلع

اور بعض کہتے ہیں کہ امور ظاہرہ کے جاننے والے کو شہید کہتے ہیں اور مطلق جاننے والے کو کلیم کہتے ہیں۔ الْمُبِينُ حق و باطل کو جدا جدا کرنے والا۔ الْبُرْهَانُ دلیل۔ الرَّوْفُ بڑا ہی مہربان جس کی رحمت کی غایت اور انتہاء نہیں۔ الرَّحِيمُ بے حد مہربان۔ الْمُبْدِي پہلی بار پیدا کرنے والا اور عد سے وجود میں لانے والا۔ الْمُعِيدُ دوبارہ پیدا کرنے والا۔ پہلی بار بھی اسی نے پیدا کیا اور قیامت کے دن بھی وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور معدومات کو دوبارہ ہستی کا لباس پہنائے گا۔ الْبَاعِثُ مردوں کو زندہ کر کے قبروں سے اٹھانے والا اور سوتے ہوؤں کو جگانے والا۔ الْوَارِثُ تمام موجودات کے فنا ہو جانے کے بعد موجود رہنے والا۔ سب کا وارث اور مالک جب سارا عالم فنا کے گھاٹ اتار دیا جائے گا تو وہ خود ہی فرمائے گا ﴿لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ﴾ "آج کے دن کس کی بادشاہی ہے؟" اور خود ہی جواب دے گا۔ ﴿لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ "ایک تھا اللہ کی"۔ الْقَوِيُّ بہت زور آور۔ الشَّدِيدُ سخت۔ النَّازِعُ النَّافِعُ ضرر پہنچانے والا۔ نفع پہنچانے والا یعنی نفع اور ضرر سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ خیر اور شر اور نفع و ضرر سب اس کی طرف سے ہے۔ الْبَاقِي ہمیشہ باقی رہنے والا۔ یعنی دائم الوجود جس کو کبھی فنا نہیں اور اس کے وجود کی کوئی انتہاء نہیں۔ اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے۔ ماضی کے اعتبار سے وہ قدیم ہے اور مستقبل کے لحاظ سے وہ باقی ہے۔ ورنہ اس کی ذات کے لحاظ سے وہاں نہ ماضی ہے اور نہ مستقبل ہے اور وہ بذات خود باقی ہے۔ الْوَاقِي بچانے والا۔ الْمُخَافِضُ الرَّافِعُ پست کرنے والا اور بلند کرنے والا۔ وہ جس کو چاہے پست کرے اور جس کو چاہے بلند کرے۔ الْمُقَابِلُ تنگی کرنے والا۔ الْمُبْسِطُ فراخی کرنے والا۔ یعنی حس اور معنوی رزق کی تنگی اور فراخی سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ کسی پر رزق کو فراخ کیا اور کسی پر تنگ کیا۔ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ عزت دینے والا اور ذلت دینے والا۔ وہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ الْمُقْسِطُ عدل و انصاف قائم کرنے والا۔ الرَّزَّاقُ بہت بڑا روزی دینے والا اور روزی کا پیدا کرنے والا۔ رزق اور مرزوق سب اسی کی مخلوق ہے۔ ذُو الْقُوَّةِ الْقَوَّةِ قوت والا۔ الْمُتِينُ شدید قوت والا جس میں ضعف، اضمحلال اور کمزوری کا امکان نہیں اور اس کی قوت میں کوئی اس کا مقابل اور شریک نہیں۔ الْقَائِمُ ہمیشہ قائم رہنے والا۔ الْمُدَائِمُ برقرار۔ الْمُحَافِظُ بچانے والا۔ الْمُؤَكِّنُ کارساز یعنی جس کی طرف دوسرے اپنا کام سپرد کر دیں وہی بندوں کا کام بنانے والا ہے۔ الْمُفَاعِلُ پیدا کرنے والا۔ الْمُسَامِعُ سننے والا۔ الْمُعْطِي عطا کرنے والا۔ الْمُخْبِي زندگی دینے والا۔ الْمُحْيِي موت دینے والا۔ الْمَنَاعُ روک دینے والا اور باز رکھنے والا۔ جس چیز کو وہ روک لے کوئی اس کو دے نہیں سکتا۔ الْمُجَامِعُ سب لوگوں کو جمع کرنے والا یعنی قیامت کے دن اور مرکب اشیاء میں تمام متفرق چیزوں کو جمع کرنے والا۔ الْمُهَادِي سیدھی راہ دکھانے اور بتانے والا کہ یہ راہ سعادت ہے اور یہ راہ شقاوت ہے اور سیدھی راہ پر چلانے والا بھی ہے۔ الْمُكَافِي کفایت کرنے والا۔ الْمُؤَيِّدُ ہمیشہ برقرار۔ الْمُعَالِمُ جاننے والا۔ الْمُصَادِقُ سچا۔ النُّورُ وہ بذات خود ظاہر اور روشن ہے اور دوسروں کو ظاہر اور روشن کرنے والا ہے۔ نور اس چیز کو کہتے ہیں کہ جو خود ظاہر ہو اور دوسرے کو ظاہر کرنا ہو۔ آسمان و زمین سب ظلمت عدم میں جھپے ہوئے تھے۔ اللہ نے ان کو عدم کی ظلمت سے نکال کر نور و وجود عطا کیا۔ جس سے سب ظاہر ہو گئے۔ اس

لیے وہ ”نور السموات والارض“ یعنی ”آسمان وزمین کا نور“ ہے۔ الْمُنِيرُ ’روشن کرنے والا۔ التَّامُّ ’ہر کام کو پورا کرنے والا۔ الْقَدِيمُ ’ازلی۔ الْوَثْرُ ’یکتا (طاق، اکیلا) الْاِحْدُ ’ذات صفات میں یکتا اور یگانہ۔ یعنی بے مثال اور بے نظیر۔ الصَّمْدُ ’جو کسی کا محتاج نہیں۔ ہر ایک اس کا محتاج ہے۔ الَّذِي نَمَّ يَلِدُ ’جس کی اولاد نہیں۔ وَنَمَّ يُولَدُ ’اور جو کسی کی اولاد نہیں۔ وَنَمَّ يَكْفُو ’لہ کفو احد‘ اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ حقیقی معنی میں اللہ پاک کا نام یعنی اسم ذات صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے ”اللہ“ البتہ اس کے صفاتی نام سینکڑوں ہیں جو قرآن مجید اور احادیث میں وارد ہوئے ہیں انہی کو اسماء حسنیٰ کہا گیا ہے۔ شارحین حدیث اور علماء کا اس پر قریب قریب اتفاق ہے کہ اسماء الہیہ صرف نناوے میں مخصوص نہیں ہیں اور یہ ان کی پوری تعداد نہیں کیونکہ تتبع اور تلاش کے بعد احادیث میں اس سے بہت زیادہ تعداد مل جاتی ہے اس لئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس کا مطلب اور مدعا صرف یہ ہے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کے نناوے ناموں کو یاد کرے گا اور ان کی تمجیداشت کرے گا وہ جنت میں جائے گا یعنی صرف نناوے ناموں کا احصاء کر لینے پر بندہ اس بشارت کا مستحق ہو جائے گا۔ حدیث پاک کے جملہ ”من احصاها دخل الجنة“ کی تشریح میں علماء اور شارحین نے مختلف باتیں لکھی ہیں ایک مطلب اس کا یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو بندہ ان اسماء الہیہ کے مطالب سمجھ کر اور ان کی معرفت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کی ان صفات پر یقین کرے گا جن کے یہ اسماء صفوات ہیں وہ جنت میں جائے گا۔ دوسرا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو بندہ ان اسماء حسنیٰ کے تقاضوں پر عمل کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ تیسرا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو بندہ نناوے ناموں سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے گا اور ان کے ذریعہ سے اس سے دعا کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ امام بخاری نے ”من احصاها“ کی تشریح ”من حفصھا“ (جس نے ان کو یاد کیا) سے کی ہے بلکہ اس حدیث کی بعض روایات میں ”من حفصھا“ کے الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں اس لئے اس تشریح کو ترجیح دی گئی ہے۔

باب: والد اور مظلوم کی دعا

۱: باب دَعْوَةِ الْوَالِدِ وَ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

۳۸۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین دعائیں قبول ہوتی ہیں ان میں کچھ شک نہیں۔ (۱) مظلوم کی دعا (۲) مسافر کی دعا اور (۳) والد کی دعا اولاد کے حق میں۔

۳۸۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ نُنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ عَنْ هِشَامِ الدُّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لِهِنَّ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَ دَعْوَةُ الْمَسَافِرِ وَ دَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَالِدِهِ.

۳۸۶۳: حضرت امّ حکیم بنت وداع خزاعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ

۳۸۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نُنَا أَبُو سَلْمَةَ حَدَّثَنَا خُبَابَةُ ابْنَةُ عَجْلَانَ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ حَفْصِ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ

خبریر عن أم حكيم بنت جبرير عن أم حكيم بنت و ذاع
الخزاعية قالت سمعت رسول الله ﷺ يقول دعاء
الوالد يفضي إلى الحجاب .

علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: والد کی دعا (اللہ کے
خاص) حجاب تک پہنچ جاتی ہے۔ (یعنی قبول ہوتی
ہے)۔

۱۲: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْإِعْتِدَاءِ فِي الدُّعَاءِ

بَابُ: دُعَايِمْ حُدَّسَ بَرُهْنَا مَنَعُ هُي

۳۸۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَقَّانُ ثَنَا حَمَّادُ
بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ بِنْدَةَ الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ أَنَّ عَبْدَ
اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَضْرَ
الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِينِ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلْتُهَا فَقَالَ أَيُّ بَنِي سَلِ
اللَّهِ الْجَنَّةِ وَ عَذِبِهِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَكُونُ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي
الدُّعَاءِ.

۳۸۶۳: حضرت عبداللہ بن معقل نے اپنے صاحبزادے
کو یہ دعا مانگتے سنا: "اے اللہ! میں آپ سے مانگتا
ہوں سفید محال جنت کے دائیں حصہ میں جب میں
جنت میں داخل ہوں۔" تو فرمایا: پیارے بیٹے! اللہ
سے جنت مانگو اور دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگو (اور بس)
کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: عنقریب
کچھ لوگ دعا میں حد سے بڑھنا شروع کر دیں گے۔

۱۳: بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ

بَابُ: دُعَايِمْ هَاتِهَاتُهَاتَانَا

۳۸۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَتَّى تَكْرِيْمُ
يَسْتَحْبِبُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ فَبَرَدَهُمَا صَفْرًا (أَوْ
قَالَ) خَالِبَتَيْنِ

۳۸۶۵: حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ
نے فرمایا: تمہارا پروردگار بہت باحیاء اور کریم (معزز و
مہربان اور جواد و فیاض) ہے۔ اسے اس بات سے حیاء
آتی ہے کہ اسکا بندہ اس کے سامنے اپنے دونوں ہاتھ
پھیلائے پھر وہ اسکے ہاتھ خالی اور ناکام لوٹا دے۔

۳۸۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَائِدُ بْنُ حَبِيبٍ
عَنْ صَالِحِ بْنِ حَشَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرْظِيِّ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَعَاكَ اللَّهُ فَادْعُ
بِطُورِ كَفِّكَ وَلَا تَدْعُ بِطُورِ رِجْلَيْهِمَا فَإِذَا فَرَعْتَ فَاْمْسَحْ
بِهِمَا وَ جَهَكَ.

۳۸۶۶: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اللہ سے دعا
مانگو تو اپنی ہتھیلیاں اوپر رکھو اور ہاتھوں کی پشت اوپر
مت رکھو اور جب فارغ ہو جاؤ تو دونوں ہاتھ اپنے
چہرہ پر پھیر لو۔

☆ خلاصہ الباب دعایں ہاتھ اٹھانا اور آخرت میں ہاتھ منہ پر پھیرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب قریب بتواتر
ثابت ہے۔ امام نووی نے شرح مہذب میں قریباً تیس حدیثیں اس کے متعلق یکجا کر دی ہیں اور تفصیل سے ان حضرات کی
غلط فہمی کی حقیقت واضح کی ہے جن کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت سے غلط فہمی ہوئی اور انہوں نے دعایں ہاتھ
اٹھانے کا انکار کر دیا ہے۔

۱۴ : بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا

أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى

۳۸۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ ابْنُ مُوسَى ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عِيَّاشِ الزُّرْقَانِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ لَهُ عَدْلٌ رَقِيبَةٌ مِنْ وَلَدِ اسْمَاعِيلَ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ فَكَانَ فِي حُزْبٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِذَا أَمْسَى فَمِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ.

قال فرأى رجلاً رسول الله ﷺ فيما يرى النائم فقال يا رسول الله إن أبا عيَّاش يزوي عنك كذا وكذا فقال صدق أبو عيَّاش.

۳۸۶۸: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي خَازِمٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَصْبَحْتُمْ فَقُولُوا اللَّهُمَّ بَكَ أَصْبَحْنَا وَبَكَ أَمْسَيْنَا وَبَكَ نَحْيَ وَبَكَ نَمُوتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُمْ فَقُولُوا اللَّهُمَّ بَكَ أَمْسَيْنَا وَبَكَ أَصْبَحْنَا وَبَكَ نَحْيَ وَبَكَ نَمُوتُ وَبِكَ الْمَصِيرُ.

۳۸۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحٍ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءٍ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّبْعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرُّهُ شَيْءٌ.

بَابُ : صَبْحِ وَشَامِ

كِي دُعَا

۳۸۶۷: حضرت ابو عیاشؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو صبح کے وقت یہ دعا مانگے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ... تو اسے حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر اجر ملے گا اور اس کی دس خطائیں معاف کر دی جائیں گی اور وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور شام کو یہی کلمات پڑھے تو صبح تک ایسا ہی رہے گا۔ راوی کہتے ہیں: ایک مرد کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابو عیاش آپ کی طرف منسوب کر کے یہ یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ فرمایا: ابو عیاش نے سچ کہا۔

۳۸۶۸: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صبح کو یہ دعا پڑھا کرو: "اے اللہ! ہم نے صرف آپ کی وجہ سے (قدرت سے) صبح کی اور آپ ہی کی قدرت سے شام کی اور آپ ہی کی خاطر جنہیں گے اور آپ ہی کی خاطر جان دیں گے اور شام ہو تو بھی یہی دعا مانگا کرو۔"

۳۸۶۹: حضرت ابان بن عثمانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا عثمانؓ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو بندہ بھی ہر روز صبح اور ہر شام کو یہ کلمات کہے: بِسْمِ اللَّهِ... الْعَلِيمِ تَمِينَ بَارٍ۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ اسے کوئی ضرر پہنچے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابان کو فالج تھا۔ ایک شخص اُن کی طرف (توجہ سے)

دیکھنے لگا تو حضرت ابان نے اس سے کہا: دیکھتے کیا ہو۔ حدیث ایسے ہی ہے جیسے میں نے بیان کی لیکن ایک روز میں پڑھ نہ سکا (بھول گیا) تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی اہل تقدیر مجھ پر جاری فرمادیں۔

۳۸۷۰: رسول اللہ کے خادم حضرت ابو سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو بھی مسلمان یا انسان یا بندہ (راوی کو لفظ میں شک ہے کہ کیا فرمایا تھا) صبح، شام یہ کلمات کہے: رضیت باللہ رباً... تو اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت ضرور راضی اور خوش فرمائیں گے۔

۳۸۷۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح، شام یہ دعائیں نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ (یعنی ضرور مانگتے تھے): ((اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَ اَمِنْ رُوْعَاتِيْ وَ اَحْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَ مِنْ خَلْفِيْ وَ عَنْ يَمِيْنِيْ وَ عَنْ شِمَالِيْ وَ مِنْ فَوْقِيْ وَ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ))۔
وکیج نے کہا کہ آخری جملہ میں دھنسنے سے پناہ مانگی۔

۳۸۷۲: حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: (سید الاستغفار) اے اللہ! آپ میرے پروردگار ہیں۔ آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ آپ نے مجھے پیدا فرمایا۔ میں آپ کا بندہ ہوں۔ میں آپ کے عہد (عہد الست) اور وعدہ پر بقدر استطاعت قائم ہوں۔ میں نے جو کام کیے انکے شر سے میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ آپ کے انعامات کا

قال و كَانَ اَبَانٌ قَدْ اَصَابَهُ طَرَقٌ مِنَ الْفَالَجِ
فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ اَبَانٌ مَا تَنْظُرُ اِلَيّْ.

اَمَّا اِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا قَدْ حَدَّثْتُكَ وَلَكِنِّي لَمْ
اَقْلَهُ يَوْمَئِذٍ لِيَمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدْرَهُ.

۳۸۷۰: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ بَنْ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بَنْ بَشْرٍ
ثَنَا مَسْعُوْدٌ حَدَّثَنَا اَبُو عَقِيْلٍ عَنْ سَابِقٍ عَنْ اَبِي سَلَامٍ خَادِمِ
النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ
مُسْلِمٍ اَوْ اِنْسَانٍ اَوْ عَبْدٍ يَقُوْلُ جِيْنَ يُمْسِيْ وَ جِيْنَ يَصْبِحُ
رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيَّ اللّٰهُ اَنْ يُرَضِيَهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ.

۳۸۷۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بَنْ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِيسِيُّ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا
عَبَادَةُ بَنْ مُسْلِمٍ ثَنَا جُبَيْرٌ بَنْ اَبِي سُلَيْمَانَ بَنْ جُبَيْرٍ بَنْ
مُطْعَمٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ ﷺ يَدْعُ هُوْلَاءِ الدَّعْوَاتِ جِيْنَ يُمْسِيْ وَ جِيْنَ
يُصْبِحُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا
وَ الْاٰخِرَةِ اللّٰهُمَّ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَ دُنْيَايَ
وَ اَهْلِيْ وَ مَالِيْ اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَ اَمِنْ رُوْعَاتِيْ وَ
اَحْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَ مِنْ خَلْفِيْ وَ عَنْ يَمِيْنِيْ وَ عَنْ
شِمَالِيْ وَ مِنْ فَوْقِيْ وَ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ.

و قال و كِيْعٌ يَعْنِي الْخُصْفَ.

۳۸۷۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بَنْ مُحَمَّدٍ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بَنْ عِيْنَةَ ثَنَا
الْوَلِيْدُ ابْنُ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ
اَنَا عَلَيَّ عَهْدُكَ وَ وَعْدُكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِبِعَمَّتِكَ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ

فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ .

قائل اور معترف ہوں اور اپنے گناہوں کا اقراری۔ اسلئے میری بخشش فرمادیجئے کہ گناہوں کو صرف آپ ہی بخشتے ہیں۔ جو بندہ یہ کلمات دن یارات میں کہے پھر اسی دن یارات کو اُسے موت آ جائے تو وہ ان شاء اللہ جنت میں داخل ہوگا۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَهَا فِيْ يَوْمِهِ وَ لَيْلَتِهِ فَمَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَوْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .

☆ خلاصۃ السباب ہر آدمی کے لئے رات کے بعد صبح ہوتی ہے اور دن ختم ہونے پر شام آتی ہے گویا ہر صبح اور ہر شام زندگی کی ایک منزل طے ہو کر اگلی منزل شروع ہو جاتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات اور اپنے عملی نمونہ سے امت کو ہدایت فرمائی کہ وہ ہر صبح و شام اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو تازہ و مستحکم کرے۔ اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرے اپنے قصوروں کے اعتراف کے ساتھ معافی مانگے اور مسائل اور بھکاری بن کر رب کریم سے مناسب وقت دعائیں کرے۔

۱۵ : بَابُ مَا يَدْعُوْا بِهِ اِذَا اُوِي

پاوپ : سونے کے لیے بستر پر آئے تو کیا دعا

اِلَى فِرَاشِهِ

مانگے؟

۳۸۷۳ : حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سونے کے لیے بستر پر آتے تو یہ دعا مانگا کرتے: "اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے رب! اور ہر چیز کے رب! دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے (اگانے والے) تورات، انجیل اور قرآن عظیم کو نازل فرمانے والے۔ میں ہر جانور کی برائی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں کہ جس کی پیشانی آپ کے قبضہ میں ہے۔ آپ اول ہیں، آپ سے پہلے کوئی چیز نہ تھی اور آپ ہی آخر ہیں، آپ کے بعد کچھ نہیں۔ آپ ہی ظاہر ہیں، آپ سے اوپر کوئی چیز نہیں اور آپ ہی باطن

۳۸۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ ابِي السَّوَابِ ثنا عَبْدُ الْغَزِيْزِ بْنِ الْمُخْتَارِ ثنا سُهَيْلٌ عَنْ ابْنِهِ عَنْ ابِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اُوِيَ اِلَى فِرَاشِهِ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالتَّوْبَى مُنْزِلَ التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ اغْزِذْبِكْ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذٰبَاةٍ اَنْتَ اَخَذْتَ بِنَاصِيَتِهَا اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظّٰهَرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اَفْضِ عَنِّي الدِّيْنَ وَاعْنِيْ مِنَ الْفَقْرِ .

ہیں کہ آپ سے زیادہ پوشیدہ کوئی چیز نہیں۔ میری طرف سے قرض ادا کر دیجئے اور مجھے مفلس سے غنی کر دیجئے۔

۳۸۷۳ : حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو اپنے ازار کا کنارہ کھول لے اور اس سے اپنا بستر جھاڑ لے۔ اسلئے کہ اُسے معلوم نہیں کہ اس

۳۸۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ ابِي سَعِيْدٍ عَنْ ابِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَضْطَجِعَ عَلٰى فِرَاشِهِ فَلْيَنْزِعْ دَاخِلَةَ اِزَارِهِ

ثُمَّ التَّفَضُّ بِهَا فَرَأَيْتُهَا فَانَّهُ لَا يَذَرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَضْطَجِعَ عَلَيَّ بِقَبِيهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْيَقْلُ رَبِّ بَكَ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبَكَ أَفْعَةُ فَإِنْ أَسْكَتَ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا وَإِنْ أَرْسَلَتْهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا حَفِظْتُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ.

کے پیچھے بستر پر کیا کچھ آیا (کوئی موڑی چیز ہی آسکتی ہے) پھر دائیں کروٹ پر لیٹ جائے۔ پھر یہ دعا پڑھے: رَبِّ بَكَ وَضَعْتُ جَنْبِي ”اے اللہ! آپ ہی کے بھروسہ پر میں نے اپنی کروٹ رکھی (لیٹا) اور آپ ہی کے امر سے میں اٹھوں گا۔ اگر آپ میری جان روک لیں تو اس پر رحمت فرمائیں اور اگر چھوڑ دیں (اور میں بیدار ہوں) تو اس کی ایسے ہی حفاظت فرمائیے جیسے آپ اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتے ہیں۔

۳۸۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ تَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسَعِيدُ بْنُ شَرْحَبِيلٍ أَنَّنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اخَذَ فِضْطَجِعَهُ نَفَثَ فِي يَدَيْهِ وَقَرَأَ بِالْمَعْوَذَتَيْنِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ.

۳۸۷۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَكَيْعُ تَنَا سَفِيَانُ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ إِذَا اخَذْتَ مَضْجَعَكَ أَوْ أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللَّهُمَّ اسْلُمْتَ وَجْهِي إِلَيْكَ وَالْجَنَاحَ ظَهْرِي إِلَيْكَ وَقَوِّضْتَ أَمْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مِتُّ مِنْ لَيْلِكَ مِتُّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتُ وَقَدْ أَصَبْتَ خَيْرًا كَثِيرًا.

اپنے بستر پر آؤ تو یہ دعا پڑھا کرو: ”اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ آپ کے لیے جھکا دیا اور اپنی پشت آپ کے سہارے پر رکھی اور اپنا معاملہ آپ کے سپرد کر دیا۔ آپ کی طرف رغبت سے اور آپ ہی کے خوف سے کوئی ٹھکانہ نہیں اور کوئی پناہ نہیں آپ سے مگر آپ ہی کا ڈر ہے۔ میں آپ کی کتاب پر ایمان لایا جو آپ نے اتاری اور آپ کے نبی پر (ایمان لایا) جنہیں آپ نے بھیجا۔ اگر تم اسی رات میں مر گئے تو تمہاری موت فطرت (دین حق) پر آئی اور اگر تم نے صبح کی تو تمہیں بہت بھلائی حاصل ہوئی۔

۳۸۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَكَيْعُ عَنِ اسْرَائِيلَ عَنْ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ وَضَعَ يَدَهُ (يَعْنِي الْيُمْنَى) تَحْتَ خَدِّهِ: ثُمَّ

۳۸۷۷: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سونے کے لیے اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنا دایاں ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے رکھتے پھر کہتے: ”اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچا دیجئے۔

قَالَ اللَّهُ قَسِي عَذَابِكَ يُؤْتِبَعُ (اَوْ تَجْمَعُ) جس روز آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے جمع کریں عبادک

خلاصۃ الباب : نیند کو موت سے بہت مشابہت ہے سونے والا مردے ہی کی طرح دنیا و مافیہا سے بے خبر ہوتا ہے اس لحاظ سے نیند بیداری اور موت کے درمیان کی ایک حالت ہے۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاکید کے ساتھ ہدایت فرماتے تھے کہ جب سونے لگو تو اس سے پہلے دھیان اور اہتمام سے اللہ کو یاد کرو۔ گناہوں سے معافی مانگو اور اس سے مناسب وقت دعائیں کرو مثلاً ان دعاؤں کے معوذتین کا پڑھنا بھی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو لوگ اور زیادہ پڑھ سکیں وہ صبح و شام کم از کم یہی سورتیں پڑھ لیں اور باتھوں پر پڑھ کر تمام جسم پر پھیر لیں تو یقیناً ان شاء اللہ کافی ہو جائے گا۔

باب : رات میں بیدار ہو تو کیا پڑھے؟

۱۶ : بَابُ مَا يَدْعُوْنَ اِيَّاهُ اِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ

۳۸۷۸ : حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو رات میں اچانک بیدار ہو اور بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے: ((لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك...)) پھر یہ دعا مانگے: "اے اللہ! میری بخشش فرما دیجئے۔" اس کی بخشش ہو جائے گی۔ راوی حدیث ولید کہتے ہیں کہ یا میرے استاذ! امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ الفاظ کہے کہ کوئی بھی دعا مانگے قبول ہوگی۔ پھر اگر کھڑا ہو کر وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اس کی نماز بھی قبول ہوگی۔

۳۸۷۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي غَمِيْرُ ابْنِ هَانِيءٍ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ ابْنُ ابْنِ اُمِيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ جِئْتُ بِسْتَيْقَظُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلِيُّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ثُمَّ دَعَا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ غُفْرًا لَهُ.

قال الوليد: أو قال دعا استجيب له فان قام

فتوضا ثم صلى قبلت صلاحته.

۳۸۷۹ : حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کے پاس رات گزارتے اور وہ رات میں نبی کو بہت دیر تک یہ کہتے سنتے: سبحان اللہ رب العالمین پھر آپ ﷺ فرماتے: سبحان اللہ و بحمده۔

۳۸۷۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ اَنْبَاْنَا شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ اَنْ رَّبِيْعَةَ بْنَ كَعْبِ الْاَسْلَمِيِّ اخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ يَبِيْتُ عِنْدَ بَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَ يَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ : مِنَ اللَّيْلِ سُبْحَانَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَلْهُوَى ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ.

۳۸۸۰ : حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

۳۸۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا سَفِيَانُ عَنْ

عبد الملک بن عمیر عن ربعی بن حواش عن خذیفة قال کان رسول اللہ ﷺ إذا اتبه من اللیل قال الحمد لله الذی اخیانا بعد ما آمانا و الیه النشور.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں بیدار ہوتے تو کہتے: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.))

۳۸۸۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَنْ عُبَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ غَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ غَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ بَاتَ عَلَى ظَهْرٍ ثُمَّ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَسَأَلَ اللَّهَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا أَوْ مِنْ أَمْرِ الْآخِرَةِ إِلَّا أُعْطَاهُ.

۳۸۸۱: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ بھی رات کو با وضو سوئے پھر رات میں اچانک اُس کی آنکھ کھلے اُس وقت وہ دنیا یا آخرت کی جو چیز بھی مانگے گا اللہ تعالیٰ اُسے ضرور عطا فرمائیں گے۔

خلاصہ الباب ۱۵: اس حدیث میں بشارت سنائی گئی ہے کہ جو بندہ رات کو آنکھ کھولنے پر اللہ تعالیٰ کی توحید و تمجید اور تسبیح و تحمید اور اس کی مدد کے بغیر اپنی عاجزی و بے بسی کے اعتراف کے یہ کلمے پڑھے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی مغفرت و بخشش کی دعا مانگے یا اور کوئی دعا کرے تو وہ ضرور قبول فرمائی جائیگی۔

باب: سختی اور مصیبت کے وقت کی دعا

۳۸۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعَجٌ جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أُمِّهِ اسْمَاءِ ابْنَةِ عُمَيْسٍ قَالَتْ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا

۳۸۸۲: حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات سکھائے جو میں مصیبت میں پڑھتی ہوں۔

۳۸۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعَجٌ عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدُّسْتَوَانِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ: سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ قَالَ وَ كَيْعَجٌ مَرَّةً لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِيهَا كَلِمَاتٌ

۳۸۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کے وقت یہ دعا مانگا کرتے تھے: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ.....)) و کعب راوی نے ایک مرتبہ ہر کلمہ کے ساتھ لا الہ الا اللہ کا اضافہ بھی کیا۔

خلاصہ الباب ۱۶: سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ہر قسم کی دعائیں تلقین فرمادی ہیں خوشی کے موقع ہوں یا مصیبت و پریشانی کے موقع کی۔ مطلب یہ ہے کہ بندہ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے مناجات کرے اور اسی کو اپنا ملجا اور ماوی سمجھے۔

۱۸ : باب مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا

خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ

۳۸۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرُبُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حَمِيدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أَضِلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أَظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ.

۳۸۸۵: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا حَاتِمُ اسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنْ غَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ التَّكْلَانِ عَلَى اللَّهِ.

۳۸۸۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّا إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَابِ بَيْتِهِ (أَوْ مِنْ بَابِ دَارِهِ) كَانَ مَعَهُ مَلَكَانِ مُؤْتَكَلَانِ بِهِ فَإِذَا قَالَ بِسْمِ اللَّهِ قَالَ لَا هُدْيَتَ وَإِذَا قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ وَقِيَّتَ وَإِذَا قَالَ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ قَالَ كُفَيْتَ قَالَ فَيَلْقَاهُ قَرِينَاهُ فَيَقُولَانِ مَاذَا تُرِيدَانِ مِنْ رَجُلٍ قَدْ هَدَى وَكُفِيَ وَوَقِيَّ.

کیا (شُرک کروانا) چاہتے ہو جس کی راہنمائی ہو چکی، کفایت ہو چکی، حفاظت بھی ہو چکی۔

باب : کوئی شخص گھر سے نکلے تو

یہ دُعَا مانگے

۳۸۸۳: حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ نبیؐ جب اپنے دولت کدہ سے باہر تشریف لے جاتے تو یہ کہتے: "اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں گمراہ ہونے، پھسل جانے سے، ظلم کرنے سے، ظلم کئے جانے سے، جہالت کرنے سے اور اس سے کہ میرے ساتھ کوئی جہالت کا برتاؤ کرے۔"

۳۸۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب اپنے دولت کدہ سے باہر تشریف لاتے تو ارشاد فرماتے: بِسْمِ اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ التَّكْلَانِ عَلَى اللَّهِ۔

۳۸۸۶: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: جب مرد اپنے گھریا کوٹھری کے دروازہ سے باہر آئے تو دو فرشتے اس کے ساتھ مقرر ہوتے ہیں۔ جب یہ کہے: بِسْمِ اللَّهِ۔ تو وہ کہتے ہیں تیری راہنمائی کی گئی اور جب وہ کہتا ہے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔ تو وہ کہتے ہیں: تیری حفاظت کی گئی اور جب وہ کہتا ہے: تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ۔ تو وہ کہتے ہیں تیری کفایت کی گئی۔ پھر اس سے اس کے دونوں شیطان ملتے ہیں تو فرشتے ان سے کہتے ہیں کہ تم اس آدمی سے

باب : گھر داخل ہوتے وقت کی دُعَا

۳۸۸۷: جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

۱۹ : بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

۳۸۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ

ابن جریج أخبرنی أبو الزبیر عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنه أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول إذا دخل الرجل بيته فذكر الله عند دخوله وعند طعامه قال الشيطان لا مبيت لكم ولا عشاء وإذا دخل ولم يذكر الله عند دخوله قال الشيطان أدركتم المبيت فاذا لم يذكر الله عند طعامه قال ادركتم المبيت والعشاء.

نبی کو یہ فرماتے سنا: جب مرد اپنے گھر میں داخل ہو اور داخل ہوتے ہوئے اللہ کو یاد کرے اور کھاتے وقت بھی (مثلاً بسم اللہ کہے) تو شیطان (اپنے لشکر سے) کہتا ہے: تمہارے لیے (اس گھر میں) نہ سونے کیلئے جگہ ہے نہ رات کا کھانا اور جب آدمی گھر میں داخل ہو جائے اور داخل ہوتے وقت اللہ کو یاد نہ کرے تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات کیلئے ٹھکانہ مل گیا اور جب

کھاتے وقت اللہ کو یاد نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات کیلئے ٹھکانہ اور رات کا کھانا دونوں مل گئے۔

باب: سفر کرتے وقت کی دعا

۲۰: بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا سَافَرَ

۳۸۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ لَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ابْنُ سُلَيْمَانَ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَجِسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ يَتَعَوَّذُ إِذَا سَافَرَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ كَابَةِ الْمُنْقَلَبِ وَ الْخَوْرِ بِعَدِ الْكُورِ. وَ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ وَ سُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَ الْمَالِ. وَ زَادَ أَبُو مُعَاوِيَةَ فَإِذَا رَجَعَ قَالَ مِثْلَهَا.

۳۸۸۸: حضرت عبداللہ بن سرجس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ سفر کے وقت یہ دعا پڑھتے: ”اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔ سفر کی تھکاوٹ اور تکلیف سے اور سفر سے لوٹنے کے بعد بری حالت سے (کہ ناکام لوٹوں یا پہنچوں تو گھر میں مالی جانی نقصان یا بیماری کی حالت دیکھوں) اور ترقی کے بعد تنزلی سے اور مظلوم کی بددعا سے اور گھر یا مال کا برا حال دیکھنے سے۔ ابو معاویہ کی روایت میں ہے کہ واپسی پر بھی آپ یہی دعا فرماتے۔

باب: باد و باراں کا منظر دیکھتے وقت

یہ دعا پڑھے

۳۸۸۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِيهِ الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى سَحَابًا مُقْبِلًا مِنْ أَفْقٍ مِنْ الْأَفَاقِ تَرَكَ مَا هُوَ فِيهِ وَ أَنْ كَانَ فِي ضَلَاكِهِ حَتَّى يَسْتَقْبِلَهُ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَ بِهِ فَإِنْ أَمْطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ صَيِّبًا

۳۸۸۹: ام المؤمنین سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کسی بھی افق سے بادل آتا دیکھتے تو جس کام میں مشغول ہوتے اسے چھوڑ دیتے اگرچہ (نقلی) نماز ہی کیوں نہ ہو اور اس کی طرف منہ کر کے کہتے: ”اے اللہ! ہم آپ کی پناہ میں آتے ہیں۔ اس شر سے جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا“ اگر وہ برسا تو فرماتے: ”اے اللہ! جاری

اور نافع پانی عطا فرما دو یا تین مرتبہ اور اگر اللہ کے امر سے بادل چھٹ جاتا تو آپ اس پر اللہ کا شکر بجالاتے۔

۳۸۹۰: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارش دیکھتے تو ارشاد فرماتے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا صَيِّئًا هَيِّئًا.

۳۸۹۱: ام المؤمنین سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ جب اُبرد دیکھتے تو آپ کا چہرہ متغیر ہو جاتا، رنگ بدل جاتا۔ آپ کبھی اندر آتے، کبھی باہر جاتے، کبھی سامنے آتے اور کبھی نہ پھیر لیتے (غرض اضطراب اور بے چینی طاری رہتی) جب بارش ہوتی تو آپ کی یہ کیفیت جاتی رہتی۔ میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو فرمایا: تمہیں کیا خبر! شاید یہ ایسا ہی ہو جیسے قوم ہود نے کہا جب انہوں نے اپنی واویلوں کی طرف اُبر آتا دیکھا کہ یہ بادل ہے جو ہم پر برے گا (اس میں پانی نہیں) بلکہ یہ وہی عذاب ہے جس کی تمہیں جلدی تھی۔ آیت کے آخر تک۔

وَاب: مصیبت زدہ کو دیکھے تو

یہ دعا پڑھے

۳۸۹۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اچانک مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَاقَبَنِیْ بِمَا بَتَلَاکَ بِہِ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْصِيْلًا تو وہ اس مصیبت سے عافیت میں رہے گا کوہ کوئی، کسی قسم کی مصیبت ہو۔

نافعا مرتین او ثلاثة و ان کشفه الله عزوجل و لم یمطر حمد الله على ذلك.

۳۸۹۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبٍ بْنُ أَبِي الْعَشْرَيْنِ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ أَخْبَرَنِي نَافِعُ ابْنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الْمَطْرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا صَيِّئًا هَيِّئًا.

۳۸۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا صَيِّئًا هَيِّئًا. إِذَا رَأَى مَخِيْلَةً تَلَوْنَ وَجْهَهُ وَتَغَيَّرَ وَدَخَلَ وَخَرَجَ وَاقْبَلَ وَادْبَرَ فَإِذَا امْطَرَتْ سَرَى عَنْهُ قَالَ فَذَكَرْتُ لَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بَعْضَ مَا رَأَتْ مِنْهُ فَقَالَ وَمَا يُذَرِّيكَ؟ لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ هُوَ دَفْلَمًا رَاوَهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلًا أَوْ دَيْبَتَهُمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمَطَّرٌ نَابِلٌ هُوَ مَا اسْتَفْجَلْتُمْ بِهِ الْآيَةَ.

۲۲: بَابُ مَا يَدْعُوْنَ بِهِ الرَّجُلُ إِذَا نَظَرَ

إِلَى أَهْلِ الْبَلَاءِ

۳۸۹۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ خَارِجَةَ بِنْتِ مُضْعَبٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ (وَلَيْسَ بِصَاحِبِ ابْنِ عُيَيْنَةَ) مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَجِنَهُ صَاحِبُ بَلَاءٍ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَاقَبَنِیْ بِمَا بَتَلَاکَ بِہِ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْصِيْلًا غَوْفِيْ مِنْ ذَالِکَ الْبَلَاءِ کَاِنَّمَا كَانَ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب تعبیر الرؤیاء

خوابوں کی تعبیر سے متعلق ابواب

خلاصہ الباب ☆ خواب کی حقیقت کیا ہے اور یہ واقعی چیز ہے یا مجرد خیالات ہیں طویل بحثیں ہیں۔ مثلاً اطلباء کا خیال ہے کہ آدمی کے مزاج میں جس خلط کا غلبہ ہوتا ہے اس کے مناسبات خیال میں آتے ہیں جیسے کسی کا مزاج بلغمی ہو تو پانی اور اس کے متعلقات دریا سمندر پانی میں تیرنا وغیرہ دیکھے گا یا ہوا میں اڑنا وغیرہ اس طرح دوسرے اخلاط خون اور سودا حال ہے۔ فلاسفہ کے نزدیک جو واقعات جہاں میں رونما ہوتے ہیں ان کی صورت مثالیہ فوٹو کی طرح عالم بالا میں منقوش ہے اس لئے نفس کے سامنے ان میں سے کوئی چیز آتی ہے تو اس کا انعکاس ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اقوال مختلفہ ہیں۔ اہل سنت کے نزدیک یہ تصورات ہیں جن کو حق تعالیٰ شانہ بندہ کے دل میں پیدا کرتے ہیں جو کبھی بواسطہ فرشتے کے پیدا کئے جاتے ہیں اور کبھی شیطان کے ذریعہ سے۔

(ماخوذ از شمائل ترمذی خصائل نبوة شرح شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا)

باب: مسلمان اچھا خواب دیکھے یا اس کے

۱: بَابُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ

بارے میں کسی اور کو خواب دکھائی دے

أَوْ تُرَى لَهُ

۳۸۹۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد صالح کا نیک خواب نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہے۔

۳۸۹۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ.

۳۸۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۳۸۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

ارشاد فرمایا: "تؤمنن کا خواب نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہے۔"

۳۸۹۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مسلمان نیک مرد کا خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک ہے۔"

۳۸۹۶: حضرت امّ کعبیہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: "نبوت ختم ہو چکی (اب کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا) اور خوشخبری دینے والی باتیں باقی ہیں۔ (ان میں نیک خواب بھی داخل ہیں)۔"

۳۸۹۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک ہے۔"

۳۸۹۸: حضرت عبادہ بن صامت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: "لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا..." کی تفسیر دریافت کی (ترجمہ یہ ہے کہ دنیا و آخرت میں خوشخبری ہے) فرمایا: "اس سے مراد نیک خواب ہے جو مسلمان دیکھے یا مسلمان کے بارے میں کوئی اور دیکھے۔"

۳۸۹۹: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض و فوات میں (اپنے حجرے کا) پردہ ہٹایا۔ (دیکھا تو) نماز کی صفیں ابو بکر صدیق کے پیچھے قائم کیں۔ فرمایا: "اے لوگو! نبوت کی خوشخبری دینے والی چیزوں میں کچھ باقی نہ رہا (کہ نبوت ہی ختم ہو چکی) البتہ نیک خواب ان میں سے باقی ہیں۔ جو مسلمان

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِينَ جُزْءٌ مِنْ سِتْرِهِ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ.

۳۸۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ كُرَيْبٍ قَالَا سَمِعْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَوْسَىٰ أَنبَأَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ غَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رُؤْيَا الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ.

۳۸۹۶: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سِيَّاحِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ الْكَعْبِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَهَبَتِ النَّبُوءَةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ.

۳۸۹۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ.

۳۸۹۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارِكِ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْأُخْرَةِ قَالَ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَىٰ لَهُ.

۳۸۹۹: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَيْلِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسْرَةَ فِي مَرَضِهِ وَ الصُّفُوفِ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مَبَشِّرَاتِ النَّبُوءَةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ

دیکھے یا مسلمان کے متعلق کوئی اور دیکھے۔

تروی لہ۔

خلاصۃ الباب ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ بہتر یہ ہے کہ چونکہ اس کو علم نبوت کا ایک جزو فرمایا ہے اور علوم نبوی انبیاء ہی کے ساتھ مخصوص ہوتے ہیں اس لئے اس کو بھی انبیاء علیہم السلام ہی کے ساتھ مخصوص سمجھنا چاہئے مجملًا اتنا معلوم ہونا کافی ہے کہ مبارک اور اچھا خواب ایک بڑی بشارت ہے جو نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے اتنا ہی اس کی شرافت اور عظمت کے لئے کافی ہے باقی نبوت کے چھیا لیس جزو نبی ہی صحیح طور پر معلوم کر سکتے ہیں اس لئے وہی اس جزو کو صحیح طور پر سمجھ سکتے ہیں کہ یہ چھیا لیسوں جزو کیسے ہوا۔ بعض فرماتے ہیں کہ نبوت کے چھیا لیس اچھے خصائل میں سے خواب بھی ایک اچھی خصلت ہے۔ اور اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے قبل کے چھ ماہ بھی مراد ہو سکتے ہیں کیونکہ نبوت کا زمانہ ۲۳ سال ہے جس کی چھیا لیس ششماہیاں ہوتی ہیں۔ پہلے چھ ماہ رو یا صادقہ ہیں۔

باب: خواب میں نبی ﷺ کی زیارت

۲: **بَابُ رُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَنَامِ**

۳۹۰۰: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اُس نے مجھے بیداری میں دیکھا ہے (یعنی اس کی مثال دیکھا ہے مجھے ہی دیکھا کسی اور کو نہیں) کیونکہ شیطان بھی میری صورت میں نہیں آ سکتا۔

۳۹۰۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى نَبِيَّ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى نَبِيَّ فِي الْيَقَظَةِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ عَلَيَّ صُورَتِي.

۳۹۰۱: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔

۳۹۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ رَأَى نَبِيَّ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى نَبِيَّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي.

۳۹۰۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔

۳۹۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ رَأَى نَبِيَّ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى نَبِيَّ أَنَّهُ لَا يَتَّبِعُنِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ فِي صُورَتِي.

۳۹۰۳: حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اُس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار

۳۹۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا ثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا عَيْسَى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنِ ابْنِ أَبِي كَيْسَى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ رَأَى نَبِيَّ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى نَبِيَّ أَنَّهُ لَا يَتَّبِعُنِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ فِي صُورَتِي.

نہیں کر سکتا۔

رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي.

۳۹۰۴: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۹۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس

الرَّحْمَنِ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا مَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَالِحِ النَّخَعِيِّ

نے مجھے خواب میں دیکھا گویا اُس نے مجھے بیداری

ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ أَبِي عَمْرَانَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ

میں دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل اختیار ہی نہیں کر

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَكَأَنَّمَا رَأَى فِي

سکتا۔

الْيَقُظَةِ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَمَثَّلَ بِي.

۳۹۰۵: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

۳۹۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ أَبُو

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں

عَوَانَةَ ثَنَا عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَمَارٍ هُوَ الذُّهْنِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

دیکھا اُس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری

جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ رَأَى

صورت میں نہیں آ سکتا۔

فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي.

خلاصہ الباب: مطلب یہ ہے کہ خواب کے دوران اگر کسی شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو دیکھا تو اسے یقین

کر لینا چاہئے کہ اس نے آپ ہی کی ذات کی زیارت کی روایات میں آتا ہے کہ شیطان دیگر ہر شخص کی شکل و صورت میں متمثل ہو

سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ قدرت نہیں دی کہ وہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل و صورت کے مشابہ بن کر کسی اہل

ایمان کو دھوکہ دے سکے الغرضیکہ جب خواب دیکھنے والے کے دل میں یہ بات آ جائے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے

مشرّف ہو رہا ہے تو پھر اسے یقین ہو جانا چاہئے کہ یہ آپ ہی کی ذات ہے خواہ دوران خواب دیکھی جانے والی شکل و صورت حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شکل و صورت کے ساتھ مناسبت نہ رکھتی ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں آپ کی شان کے خلاف

نامناسب شکل و صورت سے یا تو بعض تاریخی حالات کی طرف اشارہ ہوتا ہے یا پھر خود خواب دیکھنے والے آدمی میں کوئی نقص ہوتا

ہے جو کہ اصلاح طلب ہوتا ہے لہذا اس کو اپنے حالات میں غور و فکر کر کے اپنی اصلاح کر لینی چاہئے اس کو ایک مثال سے سمجھا جا

سکتا ہے جیسا آئینہ ہوتا ہے کہ ایک شے کو آئینہ میں دیکھو تو وہ شے سرخ نظر آتی ہے اسی طرح خواب میں ذات تو نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر آتی ہے لیکن اس ذات اقدس کے ساتھ جو احوال اور اوصاف نظر آتے ہیں وہ خواب دیکھنے والے کے تخیل

اور ادراک کا اثر ہے کہ جس قسم کے احوال دیکھنے والے کے ہوں گے ویسے ہی صفات کے ساتھ زیارت نصیب ہوگی مثلاً جو شخص

خواب میں دیکھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دنیا کمانے کی ترغیب دے رہے ہیں تو اس دیکھنے والے کی ظلمت کا شمول

ہے کہ وہ کسی عمروہ فعل کے ارتکاب میں بلا ارادہ مبتلا ہے۔ واللہ اعلم۔

باب: خواب تین قسم کا ہوتا ہے

۳: بَابُ الرُّؤْيَا ثَلَاثًا

۳۹۰۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی نے

۳۹۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا هُرُودَةُ بْنُ خَلِيفَةَ

فرمایا: خواب تین قسم کا ہوتا ہے۔ اللہ کی طرف سے خوشخبری، دل کے خیالات اور شیطان کی طرف سے ڈراوا۔ لہذا تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے اچھا معلوم ہو تو چاہیے بیان کر دے اور اگر ناپسندیدہ چیز دیکھے تو کسی کو نہ بتائے اور کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔

۳۹۰۷: حضرت غوف بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: خواب تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک شیطان کی طرف سے ہولناک اور ڈراؤنا خواب تاکہ انسان رنجیدہ و پریشان ہو۔ دوسرا آدمی بیداری میں جو سوچتا ہے اسی بارے میں خواب بھی دیکھتا ہے۔ تیسرا نبوت کا چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے (مسلم بن مشکم راوی کہتے ہیں) میں نے کہا کہ آپ نے خود رسول اللہ سے یہ بات سنی؟ فرمایا: جی ہاں! میں نے خود یہ بات رسول اللہ سے سنی۔ میں نے خود یہ بات رسول اللہ سے سنی۔ (دوسرے تہہ تاکید فرمایا)۔

خلاصہ الباب ☆ ان احادیث میں خواب کی تین قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ (۱) رحمانی خواب اس قسم کے خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک قسم کا القاء ہوتا ہے یہ خواب ہمیشہ سچے ہوتے ہیں۔ (۲) نفسانی خواب اپنے خواب کا انحصار خود انسانی خیالات پر ہوتا ہے۔ جس طرح کہ کسی شخص کے خیالات و نظریات ہوتے ہیں اس کو اسی قسم کے خواب نظر آتے ہیں۔ (۳) شیطانی خواب بعض اوقات شیطان بھی انسان کے دل و دماغ میں کئی قسم کے توہمات ڈالتا ہے یا ڈراتا ہے ایسے خواب کے بارے میں فرمایا گیا ہے فوراً اٹھ کر بائیں طرف تھوڑے اور تھوڑے پڑھے اور خیر کا سوال کرے اور کروٹ تبدیل کر کے سو جائے۔

باب: جو ناپسندیدہ خواب دیکھے

۳۹۰۸: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھوڑے اور

ثنا غوف عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة عن النبي ﷺ قال الرؤيا ثلاث فبشرى من الله وحدث الشفس و تخويف من الشيطان فاذا راى احدكم رؤيا تعجبه فليقص ان شاء و ان راى شيئا بكرهه فلا يقصه على احد وليقم يصلي.

۳۹۰۷: حدثنا هشام بن عمار ثنا يحيى ابن حمزة ثنا يزيد بن عبيدة حدثني ابو عبيد الله مسلم بن مشكم عن غوف بن مالك رضى الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الرؤيا ثلاث منها اهاويل من الشيطان ليحزن بها بن آدم و منها ما ينهم به الرجل في يقظته فيراه في منامه و منها جزء من ستة و اربعين جزء من النبوة قال قلت له انت سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم انا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم انا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۳: باب من رأى رؤيا يكرهها

۳۹۰۸: حدثنا محمد بن رُمح البصرى انا اللبث بن سعيد عن ابى الزبير عن جابر بن عبد الله عن رسول الله ﷺ انه قال اذا راى احدكم الرؤيا يكرهها

تین بار شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے (اعوذ باللہ پڑھ لے) اور جس کروٹ پر تھا اُسے بدل لے۔

۳۹۰۹: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب منجانب اللہ ہوتا ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ تم میں سے کوئی بھی بُرا خواب دیکھے تو تین بار بائیں طرف تھکا روئے اور تین بار تعوذ پڑھے اور جس کروٹ پر تھا اُسے بدل کر دوسری کروٹ اختیار کر لے۔

۳۹۱۰: حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کروٹ بدل لے اور بائیں طرف تین بار تھکا رے اور اللہ سے اچھے خواب کا سوال کرے اور بُرے خواب سے پناہ مانگے۔

پہاں: خواب میں جس کے ساتھ شیطان

کھیلے تو وہ وہ خواب لوگوں کو نہ بتائے

۳۹۱۱: حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے (خواب میں) دیکھا کہ میرا صراڑا دیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ گھوم رہا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا: شیطان تم میں سے ایک کے پاس آ کر ڈراتا ہے پھر وہ شخص صبح کو لوگوں کو بتاتا ہے (ایسا نہیں کرنا چاہیے)۔

۳۹۱۲: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں دیکھا کہ میری گردن کاٹ دی گئی اور سر گر گیا اور میں اس کے پیچھے

فَلْيَبْطِقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ.

۳۹۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الرَّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنْ رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَبْطِقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ.

۳۹۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَتَحَوَّلْ وَلْيَتَفَلَّحْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْأَلِ اللَّهَ مِنْ خِيَرَتِهَا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا.

۵: بَابُ مَنْ لَعِبَ بِهِ الشَّيْطَانُ فِي مَنَامِهِ فَلَا

يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ

۳۹۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَأْسِي ضَرْبَ فَرَاتِهِ يَتَذَهَدُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْمِذُ الشَّيْطَانُ إِلَى أَحَدِكُمْ فَيَتَهَوَّلُ لَهُ ثُمَّ يَغْدُو وَيُخْبِرُ النَّاسَ.

۳۹۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ يَحُطِّبُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ لِيَمَا

گیا اور اٹھا کر اپنی جگہ واپس رکھ دیا تو رسول اللہ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے ساتھ شیطان خواب میں کھیلے تو وہ خواب ہرگز لوگوں کے سامنے بیان مت کیا کرو۔

۳۹۱۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو لوگوں کو شیطان کے اپنے ساتھ کھیل کی خبر نہ دے۔

☆ خلاصہ الباب شیطانی خواب کے متعلق ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ کسی کے سامنے بیان نہ کرے۔ بلکہ علماء فرماتے ہیں کہ صبح کو اٹھ کر صدقہ و خیرات کرے تو امید ہے کہ مصیبت نہیں آئی گی۔

باب: خواب کی تعبیر جیسے بتائی جائے

(ویسے ہی) واقع ہو جاتی ہے لہذا

دوست (خیر خواہ) کے علاوہ کسی اور

خواب نہ سنائے

۳۹۱۴: حضرت ابو زینب سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا: خواب ایک پرندہ کے پاؤں پر ہوتا ہے۔ جب تک تعبیر بیان نہ کی جائے۔ جب تعبیر دے دی جائے تو (بتانے کے موافق ہی) واقع ہو جاتا ہے (ایسا عموماً ہوتا ہے لیکن یہ لازم نہیں) اور خواب نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہے۔ اسے دوست یا سمجھدار کے سامنے ہی ذکر کرنا چاہیے۔

باب: خواب کی تعبیر کیسے دی جائے؟

۳۹۱۵: حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خواب کی

يَرَى النَّاسِمْ كَمَا كَانَ غُنْقِي ضَرْبَتْ وَتَقَطَّ رَاسِي فَاتَّبَعْتُهُ فَأَخَذْتُهُ فَأَعَدْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فَبِي مَنَابِهِ فَلَا يُخْبِرَنَّ بِهِ النَّاسَ.

۳۹۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يُخْبِرِ النَّاسَ بِتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ.

۶: بَابُ الرُّؤْيَا إِذَا عُجِرَتْ

وَقَعَتْ فَلَا

يَقْضَاهَا

إِلَّا عَلَى وَادٍ

۳۹۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْمٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكَيْعِ بْنِ عَبْدِ الْعَقِيلِيِّ عَنْ عَمْرِو أَبِي زَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا عَلَى رَجُلٍ طَائِرٌ مَا لَمْ تُعْبَرْ فَإِذَا عُجِرَتْ وَقَعَتْ قَالَ وَالرُّؤْيَا جُرْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُرْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ لَا يَقْضَاهَا إِلَّا عَلَى وَادٍ أَوْ ذِي رَأْيٍ.

۷: بَابُ عَلَى مَا تُعْبَرُ بِهِ الرُّؤْيَا

۳۹۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ أَنَّ الْأَعْمَشَ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

تعبیر نام اور کنیت دیکھ کر بتاؤ اور خواب پہلے تعبیر دینے والے کی تعبیر کے موافق واقع ہوتا ہے۔

پاؤں: جھوٹ موٹ خواب ذکر کرنا

۳۹۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جس نے (خواب نہ دیکھا) اور جھوٹ موٹ ذکر کیا کہ میں نے ایسا ایسا خواب دیکھا۔ اُسے جو کے دانوں کے درمیان گرہ لگانے کا حکم ہوگا اور (چونکہ گرہ لگانا ممکن ہے اسلئے) ایسا نہ کرنے پر پھر عذاب دیا جائے گا۔

پاؤں: جو شخص گفتار میں سچا ہوا سے خواب بھی سچے ہی آتے ہیں

۳۹۱۷: حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرب قیامت میں مؤمن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا اور اسی کا خواب سچا ہوگا جو گفتار میں (بھی) سچا ہوگا اور مؤمن کا خواب نبوت کا چھالیساواں حصہ ہے۔

پاؤں: خواب کی تعبیر

۳۹۱۸: حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ جنگِ احد سے واپس ہوئے تو ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے خواب دیکھا کہ ایک سائبان ہے (آبر کا ٹکڑا) جس میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور دیکھا کہ لوگ ہاتھ پھیلا پھیلا کر اس میں سے لے رہے ہیں۔ کسی نے زیادہ لیا اور کسی نے کم اور میں نے دیکھا کہ ایک رسی (زمین

اللہ ﷺ اغْبِرُوا بِهَا بِاسْمَائِهَا وَ كُنُوزَهَا بِكُنَاهَا وَالرُّؤْيَا لِأَوَّلِ غَايِرٍ.

۸: بَابُ مَنْ تَحَلَّمَ حُلْمًا كَاذِبًا

۳۹۱۶: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصُّوْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَحَلَّمَ حُلْمًا كَاذِبًا كُفِيَ أَنْ يَغْفِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَيُعَذَّبَ عَلَى ذَلِكَ.

۹: بَابُ أَصْدَقِ النَّاسِ رُؤْيَا

أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا

۳۹۱۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ ثنا بَشْرُ بْنُ بَكْرِ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَرُبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكْذُرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبٌ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَ أَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ.

تَعْبِيرُ الرُّؤْيَا

۳۹۱۸: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبِ الْمَدِينِيُّ ثنا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ اتَى النَّبَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُتَصَرِّفُهُ مِنْ أَحَدٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ ظِلَّةً تَنْطَفُ سَمْنَا وَغَسَلَا وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا فَا الْمُسْتَكْبِرُوا الْمُسْتَقْبَلُ وَرَأَيْتُ سَيْبًا وَاصِلًا إِلَى السَّمَاءِ

(سے) مل رہی ہے اور آسمان تک پہنچتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ آپ نے اس رسی کو تھاما اور اوپر چلے گئے۔ آپ کے بعد ایک اور شخص نے اسے تھاما اور اوپر چلا گیا پھر ایک اور مرد نے تھاما تو وہ رسی ٹوٹ گئی لیکن پھر جوڑ دی گئی بالآخر وہ بھی اوپر چلا گیا۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اس خواب کی تعبیر بیان کرنے کا موقع دیجئے۔ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے! بتاؤ کیا تعبیر ہے؟ عرض کیا: سامان (ابر کا ٹکڑا) تو اسلام ہے اور جوگھی اور شہد اس سے ٹپک رہا ہے وہ قرآن ہے۔ اس کی شیرینی اور نرمی ہے اور جو اس کو ہاتھ پھیلا پھیلا کر لے رہے ہیں وہ قرآن حاصل کرنے والے ہیں، کوئی کم لے رہا اور کوئی زیادہ اور وہ رسی جو آسمان تک پہنچتی ہے اس سے وہ حق مراد ہے جس پر آپ قائم ہیں (یعنی سقیمہ اسلام)۔ آپ نے اسے تھاما اور اسی حالت میں اوپر چلے جائیں گے۔ پھر آپ کے بعد ایک شخص اسے تھامے گا (آپ کا خلیفہ بنے گا) اور اس کے ذریعہ اوپر چلا جائے گا پھر ایک اور شخص اسے تھامے گا اور اس کے ذریعہ اوپر چلا جائے گا۔ پھر ایک اور مرد اسے تھامے گا تو اس کے لیے رسی ٹوٹ جائے گی۔ پھر اس کے لیے اسے جوڑا جائے گا اور وہ بھی اس

رَأَيْتَكَ اخَذَتْ بِهِ فَعَلَوْتُ بِهِ ثُمَّ اخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَهُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ اخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَهُ فَانْقَطَعَ بِهِ ثُمَّ وَصَلَ لَهُ فَعَلَا بِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) ذَعِبَنِي اَعْبُرْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَعْبُرْهَا قَالَ أَمَا الظُّلَّةُ فَأَلَا سَلَامٌ وَأَمَا مَا يَنْطِفُ مِنْهَا مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ فَهُوَ الْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ وَلِينُهُ وَأَمَا مَا يَتَكَفَّفُ مِنْهُ النَّاسُ فَأَلَا اخَذَ مِنَ الْقُرْآنِ كَثِيرًا وَقَلِيلًا وَأَمَا السَّبَبُ الْوَاصِلُ إِلَى السَّمَاءِ فَمَا أَنْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ اخَذَتْ بِهِ فَعَلَا بِكَ ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ آخِرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ آخِرُ فَيَقْطَعُ بِهِ ثُمَّ يُوصِلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ قَالَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُخْبِرَنِي بِالَّذِي أَصَبْتُ مِنَ الَّذِي أَخْطَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمُ يَا أَبَا بَكْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ)۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ الْأَبَانَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِزَابَتْ ظُلَّةٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ تَنْطِفُ سَمْنًا وَعَسَلًا فَلَذَكَرَ الْجَدِيثُ نَحْوَهُ۔

کے ذریعہ اوپر چلا جائے گا۔ حضرت عثمانؓ ترکِ خلافت کے لیے تیار ہو گئے تھے پھر خواب میں زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اے عثمان! جو گریہ (خلافت) اللہ نے تمہیں پہنایا ہے اپنی خوشی سے اسے مت اتارنا۔ بیدار ہو کر عہد کیا کہ خلافت نہ چھوڑیں گے۔ بالآخر خلافت کی حالت ہی میں شہید ہوئے۔ آپ نے فرمایا: تم نے کچھ درست بیان کیا اور کچھ خطا ہوئی تم سے۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کو قسم دیتا ہوں مجھے ضرور بتائے کہ میں نے کیا غلطی کی اور کیا صحیح بیان کیا؟ فرمایا: اے ابو بکر! قسم مت دو۔

حضرت ابن عباسؓ نے ابو ہریرہؓ سے بھی ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔

۳۹۱۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں غیر شادی شدہ نوجوان تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں۔ چنانچہ میں مسجد ہی میں رات گزارتا تھا ہم (صحابہؓ) میں سے جو بھی کوئی خواب دیکھتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرتا میں نے دعا مانگی اے اللہ اگر میرے لئے آپ کے یہاں خیر ہے (اور میں اچھا ہوں) تو مجھے خواب دکھائیے جس کی تعبیر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتائیں میں سویا تو دیکھا کہ دو فرشتے پاس آئے اور مجھے لے کر چلے پھر انہیں اور فرشتہ ملا اور اس نے (مجھے) کہا گھبراتا مت وہ دونوں فرشتے مجھے دوزخ کی طرف لے گئے۔ اور اس میں انسان ہیں کچھ کو میں نے پہچان لیا پھر وہ مجھے دائیں طرف لے گئے صبح ہوئی تو میں نے اپنا خواب اپنی ہمشیرہ

ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو بتایا انہوں نے بتایا کہ یہ خواب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ عبد اللہ مرد صالح ہے اگر رات کو نماز زیادہ پڑھا کرے (تو بہت اچھا ہو) راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (اسی وجہ سے) رات کو زیادہ نماز پڑھا کرتے تھے۔

۳۹۲۰: حضرت خرشہ بن حرفر ماتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا اور مسجد نبویؐ میں چند عمر رسیدہ افراد کے ساتھ بیٹھ گیا اتنے میں ایک معمر شخص اپنی لاشی دیکھتے ہوئے تشریف لائے تو لوگوں نے کہا جسے جنتی مرد کو دیکھنے سے خوشی ہو تو وہ ان کی زیارت کر لے وہ ایک ستون کے پیچھے کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں ادا کیں میں ان کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ کچھ لوگوں نے یہ بات کہی فرمانے لگے الحمد للہ جنت اللہ تعالیٰ کی ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہیں گے جنت میں داخل فرمائیں گے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں

۳۹۱۹: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَزَامِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاذٍ الصُّعَاثِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ غَلَامًا شَابًا غَرَبًا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكُنْتُ اَبْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَكَانَ مَنْ رَاى مِنَّا رُوِيَا يَقْضِيهَا عَلٰى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ لِيْ عِنْدَكَ خَيْرٌ فَاَرِنِيْ رُوِيَا يُعْبَرُ هَالِي النَّبِيُّ ﷺ فَيَمُتُ فَرَايْتُ مَلَكَيْنِ اَتِيَانِيْ فَاَنْطَلَقَا بِيْ فَلَقِيَهُمَا مَلَكَ اٰخَرَ فَقَالَ لَمْ تَرْعُ فَاَنْطَلَقَا بِيْ اِلَى النَّارِ فَاِذَا هِيَ مَطْوِيَةٌ كَطِيِّ الْبُرِّ وَاِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُ بَعْضُهُمْ فَاَخَذُوْا بِيْ ذَاتِ الْيَمِيْنِ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِخَفْصَةَ فَرَعَمْتُ خَفْصَةَ اَنَّهَا قَصَّهَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ لَوْ كَانَ يَكْتَبُ الصَّلٰوةَ مِنَ اللَّيْلِ.

قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُكْتَبُ الصَّلٰوةَ مِنَ اللَّيْلِ.

۳۹۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْبِيُّ ثنا حِمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ خُرَشَةَ بْنِ الْحَرِثِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَجَلَسْتُ اِلَى شَيْخَةٍ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ شَيْخٌ يَتَوَكَّأُ عَلٰى عَصَا لَهُ فَقَالَ الْقَوْمُ مِنْ سُرَّةٍ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى هَذَا فَقَامَ خَلْفَ سَارِيَةٍ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَذَا وَكَذَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْجَنَّةُ لِلّٰهِ يَدْخُلُهَا مَنْ يَشَاءُ وَاِنِّيْ رَاَيْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رُوِيَا رَاَيْتُ كَأَنَّ رَجُلًا اَتَانِيْ فَقَالَ لِيْ اَنْطَلِقْ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَسَلَكْتُ بِيْ فِيْ مَنْهَجٍ

عَظِيمٍ فَعَرَضْتُ عَلَيَّ طَرِيقَ عَلِيِّ يَسَارِي فَأَرَدْتُ أَنْ
أَسْلُكَهَا فَقَالَ الْكَافِرُ لَسْتُ مِنْ أَهْلِهَا ثُمَّ عَرَضْتُ عَلَيَّ
طَرِيقَ غَنِّ يَمِينِي فَسَلَكْتُهَا حَتَّى إِذَا انْتَهَيْتُ إِلَى جَبَلٍ زَلِقِي
فَأَخَذَ بِيَدِي فَرَجَلُ بِي فَأَذَا أَنَا عَلِيٌّ ذُرْوِيهِ فَلَمْ أَتَقَارُؤْ لَمْ
أَتَمَّاسِكُ وَإِذَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ فِي ذُرْوِيهِ حَلْقَةٌ مِنْ
ذَهَبٍ فَأَخَذَ بِيَدِي فَرَجَلُ بِي حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَالَ
اسْتَمْسِكِي فَلَسْتُ نَعْمُ فَضَرَبَ الْعَمُودَ بِرَجْلِهِ
فَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ.

فَقَالَ فَصَّصْتُهَا عَلَيَّ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ خَيْرًا
أَمَّا الْمَنْهَجُ الْعَظِيمُ فَالْمَعَشَرُ وَأَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي عَرَضْتُ
عَنْ يَسَارِكِ فَطَرِيقُ أَهْلِ النَّارِ وَ لَسْتُ مِنْ أَهْلِهَا وَأَمَّا
الطَّرِيقُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَمَّا الْجَبَلُ الزَّلِقُ فَمَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَ
أَمَّا الْعُرْوَةُ الَّتِي اسْتَمْسَكْتُ بِهَا فَعُرْوَةُ الْإِسْلَامِ
فَاسْتَمْسِكِي بِهَا حَتَّى تَمُوتِ.

فَأَنَا أَرْجُو أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِذَا هُوَ عَبْدُ
اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ.

خواب دیکھا میں نے دیکھا کہ ایک مرد میرے پاس آیا
اور کہا چلو میں اس کے ساتھ چل دیا وہ مجھے لے کر ایک
بڑے رستہ میں چلا پھر میرے سامنے ایک رستہ آیا جو
میرے بائیں طرف کو میں نے اس پر چلا جا ہا تو وہ بولا
کہ تم اس رستہ والوں میں سے نہیں۔ پھر مجھے اپنی
دائیں طرف ایک رستہ دکھائی دیا میں اس پہ چلا۔ یہاں
تک کہ میں ایک پھسلن والے پہاڑ پر پہنچا تو اس نے
میرا ہاتھ تھام لیا اور مجھے سہارا دے کر چلا یا جب میں
اس کی چوٹی پر پہنچا تو وہاں ٹھہرنے سکا اور نہ ہی کسی چیز کا
سہارا لے سکا اچانک ایک لوہے کا ستون دکھائی دیا
جس کی چوٹی پر سونے کا ایک کڑا تھا اس شخص نے مجھے
پکڑا اور زور دیا یہاں تک کہ میں نے اس کڑے کو تھام
لیا تو کہنے لگا تم نے مضبوطی سے تھام لیا میں نے کہا: ہاں
تو اس نے ستون کو ٹھوکر لگائی لیکن میں نے کڑے کو
تھامے رکھا۔ وہ معمر شخص کہنے لگے کہ میں نے یہ خواب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے

فرمایا: تم نے اچھا خواب دیکھا بڑا راستہ میدانِ حشر ہے اور جو راستہ بائیں طرف دکھائی دیا تھا وہ دوزخیوں کا راستہ تھا
اور تم دوزخی نہیں اور جو راستہ دائیں طرف دکھائی دیا وہ جنتیوں کا راستہ تھا اور پھسلن والا پہاڑ شہداء کی منزل ہے اور جو
کڑا تم نے تھاما وہ اسلام کا کڑا ہے اسے مرتے دم تک مضبوطی سے تھامے رکھنا اس لئے مجھے امید ہے کہ میں جنتی ہوں
(حضرت خرشہ فرماتے ہیں کہ تحقیق سے معلوم ہوا کہ) وہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ہیں۔

۳۹۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ثَنَا بُرَيْدَةُ
عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ
فِي الْمَنَامِ أَبِي أَهَاجِرٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضِ بَيْهَا نَخْلٍ فَذَهَبَ
وَ هَلَبِي إِلَى أَنَّهَا يَمَامَةٌ أَوْ هَجْرًا فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ
وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ ابْنِي هَزْرُوثَ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ
فَإِذَا هُوَ مَا أَصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزْرُوثُهُ فَعَادَ

۳۹۲۱: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں
نے خواب میں دیکھا کہ میں کھجوروں والی زمین کی
طرف ہجرت کر رہا ہوں تو مجھے یہ خیال ہوا کہ یہ یمامہ
ہجرت ہے لیکن وہ تو مدینہ یثرب تھا اور میں نے اسی خواب
میں دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو اس کا سرا لگ ہو گیا

اَحْسَنُ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَايَتْ فِيهَا اَيْضًا بَقْرًا وَاللّٰهُ خَيْرٌ فَاِذَا هُمْ النَّفْرُ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّ اِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ
الْخَيْرِ نَعْدُوْا ثَرَابَ الصِّدْقِ الَّذِيْ آتَانَا اللّٰهُ بِهِ يَوْمَ يَنْدُرُ.

۳۹۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ
ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَأَيْتُ فِي يَدِيْ سَوَازِيْنٍ مِنْ
ذَهَبٍ فَسَفَخْتُهُمَا فَأَوَّلَتْهُمَا هَذَيْنِ الْكُذَّابِيْنَ مُسَيَّلِمَةً
وَالْعَنَسِيَّ

۳۹۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُعَاذٍ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ
صَالِحٍ عَنْ سَمَاقٍ عَنْ قَابُوسٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ الْفَضْلِ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْتُ كَأَنَّ فِي بَيْتِيْ عَضْوًا مِنْ اَعْضَانِكَ
قَالَ خَيْرًا رَأَيْتُ تَلَدًا فَاطِمَةَ غُلَامًا فَتَرْضِعِيْهِ فَوَلَدَتْ
حُسَيْنًا اَوْ حُسَيْنًا فَأَرْضِعِيْهِ بِلَبَنِ قَتْمٍ قَالَتْ فَجَنَّتْ بِهِ اِلَى
النَّبِيِّ ﷺ فَوَضَعْتُهُ فِيْ خَجْرِهِ فَبَالَ فَضْرُبْتُ كَتْفَهُ فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ اَوْ جَنَّتْ اَبْنِيْ رَحِمَكَ اللّٰهُ.

معلوم ہوا کہ یہ وہ نقصان تھا جو احد کے روز اہل ایمان
کو ہوا پھر میں نے دوبارہ تلوار کو حرکت دی تو وہ پہلے
سے بھی اچھی ہو گئی یہ وہ فتح ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا
فرمائی۔

۳۹۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب
میں ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے میں نے انہیں
پھونک ماری (تو وہ اڑ گئے) میں نے اس کی تعبیر یہ سمجھی
کہ یہ دونوں کذاب مسیلمہ اور اسود عتسی ہیں۔

۳۹۲۳: حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا نے عرض کیا
اے اللہ کے رسول میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے
گھر میں آپ کے اعضاء میں سے کوئی ٹکڑا ہے آپ
نے فرمایا تم نے اچھا خواب دیکھا فاطمہ کے یہاں لڑکا
ہوگا تم اس کو دودھ پلاؤ گی۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی
اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسین یا حضرت حسن رضی اللہ
عنہما ہوئے تو میں نے انہیں دودھ پلایا اس وقت میں قتم

کی زوجیت میں تھی میں اس بچہ کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی اور آپ کی گود میں بٹھا دیا بچہ نے
پیشاب کر دیا تو میں نے اس کے کندھے پر مارا اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے میرے بچہ کو تکلیف دی اللہ
تم پر رحم فرمائے۔

۳۹۲۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے
خواب میں دیکھا ایک سیاہ فام عورت بکھرے بالوں
والی مدینہ سے نکلی اور مہیوہ جُحفہ میں جا ٹھہری تو اس کی
تعبیر میں نے یہ سمجھی کہ مدینہ میں وباء تھی جسے جُحفہ کی
طرف منتقل کر دیا گیا۔

۳۹۲۵: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۹۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْخَبَرِيُّ ابْنُ
جُرَيْجٍ الْخَبَرِيُّ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ الْخَبَرِيُّ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُوَيْبَا النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ امْرَاةً
سَوْدَاءَ ثَالِثَةَ الرَّاسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتَّى قَامَتْ
بِالْمَهْيَةِ وَ هِيَ الْجُحْفَةُ فَأَوَّلَتْهَا وَ بَاءَ بِالْمَدِيْنَةِ فَنَقَلَ اِلَى
الْجُحْفَةِ.

۳۹۲۵: حَدَّثَنَا بَنُو رُمَيْحٍ اَبْنَاؤُا اللَّيْثِ ابْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ

ہے کہ دو روز علاقہ سے دو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایک ساتھ مشرف باسلام ہوئے ان میں سے ایک دوسرے سے بڑھ کر جدوجہد اور عبادت و ریاضت کرتا تھا یہ زیادہ عبادت کرنے والا لڑائی میں شریک ہوا بالآخر شہید ہو گیا دوسرا اس کے بعد سال بھر تک زندہ رہا پھر انتقال کر گیا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں جنت کے دروازے کے پاس کھڑا ہوں دیکھتا ہوں کہ میں ان دونوں کے قریب ہی ہوں جنت کے اندر سے ایک شخص نکلا اور ان میں سے بعد میں فوت ہونے والے کو (جنت میں داخلہ) کی اجازت دی کچھ دیر بعد پھر نکلا اور شہید ہونے والے کو اجازت دی۔ پھر لوٹ کر آیا اور مجھے کہنے لگا واپس ہو جا ابھی تمہارا وقت نہیں ہوا صبح ہوئی تو میں نے لوگوں کو یہ خواب سنایا لوگوں کو اس سے بہت تعجب ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم ہوا اور تمام قصہ سنایا تو فرمایا: تمہیں کس بات سے حیرانگی ہو رہی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ان دونوں میں پہلا شخص زیادہ محنت و ریاضت

کرتا تھا پھر شہید بھی ہوا اور (اس کے باوجود) دوسرا جنت میں اس سے پہلے داخل ہوا۔ فرمایا: کیا دوسرا اس کے بعد ایک برس زندہ نہیں رہا؟ صحابہ نے عرض کیا بالکل رہا۔ فرمایا اسے رمضان نصیب ہوا تو اس نے روزے رکھے اور سال بھر میں اتنے اتنے سجدے کئے (نمازیں ادا کیں) صحابہ نے عرض کیا یہ بات تو ضرور ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تو ان دونوں کے درجوں میں آسمان و زمین سے زیادہ فاصلہ ہے۔

۳۹۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں خواب میں (گلے میں) طوق کو اچھا نہیں سمجھتا اور (پاؤں میں) بیڑی کو اچھا سمجھتا ہوں کیونکہ یہ دین میں ثابت قدمی ہے۔

الہاد عن محمد بن ابرہیم التیمی عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن طلحة بن عبید اللہ ان رجُلین من بلیی قدما علی رسول اللہ ﷺ و کان اسلامہما جمیعا فكان احدهما اشد اجتهادا من الآخر فغزا المجهتہ منہما فاستشهد ثم مکث الآخر بغدہ سنة ثم توفی قال طلحة فرأیت فی المنام بیانا انا عند باب الجنة اذا انا بہما فخرج خارج من الجنة فاذن للذی توفی الآخر منہما ثم خرج فاذن للذی استشهد ثم رجع الی فقال ارجع فانک لم یان لک بغدہ.

فاصبح طلحة یحدث بہ الناس فعجبوا لذلک فبلغ ذالک رسول اللہ ﷺ و حدثوه الحدیث فقال من ائی ذالک تعجبون فقالوا یا رسول اللہ هذا کان اشد الرجلین اجتهادا ثم استشهد و دخل هذا الآخر الجنة قبلہ فقال رسول اللہ ﷺ ایس قدمک هذا بعد سنة قالوا بلی قال و اذکر رمضان فصام و ضلی کذا و کذا من سجدة فی سنة قالوا بلی قال رسول اللہ ﷺ فما بینہما بعد منا بین السماء والأرض.

۳۹۲۶: حدثنا علی بن محمد ثنا و کعب ثنا ابو بکر الہذلی عن ابن سیرین عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ ﷺ اکثرہ الغل و أحب القید القید ثبات فی الذین.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الفتن

فتنوں کا بیان

خلاصہ الباب ☆ فتن جمع ہے فتنہ کی اس کا معنی آزمائش اور فساد نیز عذاب میں مبتلا کو فتنہ کہتے ہیں یا مسلمانوں کا آپس میں دنگا فساد اور جھگڑا کرنا اس کو فتنہ کہتے ہیں اور شریعت حقہ کے مقابلہ میں اپنی خواہشات کے مطابق عقیدہ بنانا اور عبادات کے طریقے نکالنا بھی فتنہ ہے جیسے صحابہ کے آخری زمانہ میں سبائی فرقہ پیدا ہوا اسی طرح دوسرے فرقہ باطلہ نمودار ہوئے اب تک پیدا ہو رہے ہیں اس زمانے کے فتنوں میں سب سے بڑا فتنہ فتنہ قادیانیت ہے اور فتنہ انکار حدیث۔ ہندوستان میں انگریزوں نے کئی لوگوں کو خرید کر مسلمانوں میں فتنے کھڑے کئے ہیں اللہ جل شانہ اپنے فضل و احسان سے تمام فتنوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

پاب: لا الہ الا اللہ کہنے والوں سے

۱: باب الکف عمّن قال

ہاتھ روکنا

لا الہ الا اللہ

۳۹۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ حکم ہے کہ لوگوں سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں جب وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں تو انہوں نے اپنے خون اور مال مجھ سے محفوظ کر لے الا یہ کہ کسی حق کے بدلہ میں ہو (مثلاً حد یا قصاص) اور ان کا حساب اللہ عزوجل کے سپرد ہے۔

۳۹۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ خَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُواهَا عَضُّوا مِثْقَالَ حَبِّ خَلْتِ مِنْ أَعْمَالِهِمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَ حَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۹۲۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول

۳۹۲۸: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہے کہ لوگوں سے قتال کرو یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں جب وہ لا الہ الا اللہ کے قائل ہو جائیں گے تو مجھ سے اپنے خونوں اور مالوں کو محفوظ کرا لیں گے۔ الا یہ کہ کسی شخص حق کے عوض ہو اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔

۳۹۲۹: حضرت اوس فرماتے ہیں کہ ہم نبی کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ہمیں واقعات سنارہے تھے اور نصیحت فرما رہے تھے کہ ایک مرد آپ کے پاس آیا اور آپ سے سرگوشی کی آپ نے فرمایا: اسے لے جاؤ اور قتل کر دو جب اس نے پشت پھیری تو رسول اللہ نے اسے بلا کر پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی معبود نہیں؟ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا لے جاؤ اس کا رستہ چھوڑ دو (کچھ نہ کہو) کیونکہ مجھے امر ہے کہ لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کے قائل ہو جائیں جب وہ ایسا کر لیں گے تو مجھ پر ان کے خون اور مال حرام ہو جائیں گے۔

۳۹۳۰: حضرت سمیط بن سمیر فرماتے ہیں کہ نافع بن ازرق اور ان کے ساتھی (حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس) آئے اور کہنے لگے آپ تو ہلاک ہو گئے فرمایا: میں ہلاک نہیں ہوا۔ کہنے لگے: کیوں نہیں (تم ہلاک ہو گئے ہو)؟ فرمایا میں کیونکر ہلاک ہوا کہنے لگے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور کفار سے قتال کرتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور سب دین (نظام) اللہ کا ہو جائے۔ فرمایا ہم نے کفار سے قتال کیا یہاں تک کہ انہیں ختم کر دیا اور دین (نظام) سب کا سب اللہ کا (قائم) ہو گیا اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایک حدیث

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَضُّوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا. وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ.

۳۹۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَاغَدَ اللَّهُ بْنُ بَكْرِ الشَّهْمِيُّ تَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ عَمْرُو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَوْسًا أَخْبَرَهُ قَالَ إِنَّ لِقَعُودُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْضِي عَلَيْنَا وَيَذَكِّرُنَا إِذْ آتَاهُ رَجُلٌ فَنَسَارَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبُوا بِهِ فَأَقْتُلُوهُ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ دَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبُوا فَحَلُّوا سَبِيلَهُ فَإِنَّمَا أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ حَرُمَ عَلَيَّ دِمَائُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ.

۳۹۳۰: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ تَنَاغَلِيٌّ بْنُ مُنْهَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الشَّمِيطِ بْنِ الشَّمِيرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَضِيِّ قَالَتْ آتَى نَافِعُ بْنُ الْأَزْرَقِ وَأَصْحَابُهُ فَقَالُوا هَلِكْتُ يَا عُمَرَانُ قَالَ مَا هَلِكْتُ قَالُوا بَلَى قَالَ مَا الَّذِي أَهْلَكْتَنِي قَالُوا قَالَ اللَّهُ: ﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَتَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ﴾ [الأنفال: ۳۹] قَالَ قَدْ قَاتَلْنَاهُمْ حَتَّى نَفِينَاهُمْ فَكَانَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ إِنْ شِئْتُمْ حَدَّثْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا وَأَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ نَعَمْ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ بَعَثَ جِيشًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ الْمُشْرِكِينَ فَلَمَّا لَقَوْهُمْ

قَاتَلُوهُمْ قِتَالًا شَدِيدًا فَمَنْحُوهُمْ اِكْتِافِهِمْ فَحَمَلَ رَجُلٌ
مِنْ لِحْمِي عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِالرَّمْحِ فَلَمَّا غَشِيَهُ
قَالَ اشْهَدْ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنِّي مُسْلِمٌ فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ فَاَتَى
رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا
الَّذِي صَنَعْتَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ فَاخْبِرْهُ بِالَّذِي صَنَعْتَ فَقَالَ لَه
رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَهَلَّا شَقَقْتُ عَنْ بَطْنِهِ فَعَلِمْتَ مَا فِي
قَلْبِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ شَقَقْتُ بَطْنَهُ لَكُنْتُ اعْلَمُ مَا فِي
قَلْبِهِ قَالَ فَلَا اَنْتَ قَبِلْتَ مَا تَكَلَّمُ بِهِ وَلَا اَنْتَ تَعْلَمُ مَا فِي
قَلْبِهِ.

قَالَ فَسَكَّتْ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا
يَسِيْرًا حَتَّى مَاتَ فَدَفِنَاهُ فَاَصْبَحَ عَلِيٌّ ظَهَرَ الْاَرْضِ فَقَالُوا
لَعَلَّ عَدُوَّ اَنْبِيَاةِ اللّٰهِ قَدَفَنَاهُ ثُمَّ اَمْرًا الْاَرْضِ فَقُلْنَا لَعَلَّ
الْعُلَمَانَ نَعْسُوا فَدَفِنَاهُ ثُمَّ حَرَسْنَاهُ بِاَنْفُسِنَا فَاَصْبَحَ عَلِيٌّ
ظَهَرَ الْاَرْضِ فَالْقَيْنَاهُ فِي بَعْضِ تِلْكَ الشُّعَابِ.

حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ حَفْصِ الْاَيْلِيُّ لَنَا حَفْصُ بْنُ
غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ السُّمَيْطِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُضَيْنِ
قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ
الْمُسْلِمِيْنَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَ
زَادَ فِيهِ فَبَدَّتْهُ الْاَرْضُ فَاخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ اِنَّ الْاَرْضَ
لَتَقْبَلُ مَنْ هُوَ مُشْرِكٌ مِنْهُ وَلَكِنَّ اللّٰهَ اَحَبُّ اَنْ يُرِيَكُمْ تَعْظِيْمَ
حُرْمَةِ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ.

سناؤں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی
کہنے لگے آپ نے بذات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنی ہے؟ فرمایا جی ہاں میں آپ کی خدمت
میں حاضر تھا آپ نے اہل اسلام کا ایک لشکر کفار کی
طرف روانہ فرمایا۔ جب اس لشکر کے کفار سے سامنا
ہوا تو انہوں نے کفار کے ساتھ بہت سخت جنگ کی
بالآخر کفار (بھاگ کھڑے ہوئے اور) اپنے کندھے
مسلمانوں کی طرف کر دیئے میرے ایک عزیز نے ایک
مشرک مرد پر نیزے سے حملہ کیا جب اس نے مشرک پر
قابو پایا تو مشرک کہنے لگا اشہد ان لا الہ الا اللہ میں
مسلمان ہوتا ہوں لیکن میرے عزیز نے اسے نیزہ مار کر
قتل کر دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضری ہوئی تو عرض کرنے لگا اللہ کے رسول میں تو
تباہ ہو گیا آپ نے ایک یا دو بار دریافت فرمایا: تم نے
کیا کیا اس نے ساری بات سنا دی۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کا پیٹ چیر کر اس کے دل
کی بات کیوں نہ معلوم کر لی؟ عرض کرنے لگا اے اللہ
کے رسول اگر میں اس کا پیٹ چیرتا تو کیا مجھے اس کے
دل کی حالت معلوم ہو جاتی؟ فرمایا: پھر اس کی زبانی
بات ہی قبول کر لیتے جبکہ تم اس کے دل کی بات کسی
طرح بھی معلوم نہ کر سکتے تھے۔ حضرت عمران رضی اللہ

عنه فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں خاموشی اختیار فرمائی تھوڑی ہی دیر میں (میرا وہ
عزیز) مر گیا (شاید شدتِ ندامت کی وجہ سے موت آئی ہو) ہم نے اس کو دفن کیا تو صبح کے وقت اس کی لاش زمین پر
(قبر سے باہر ہی) پڑی تھی لوگوں نے سوچا شاید دشمن نے قبر کھود کر یہ حرکت کی پھر اسے دفن کیا اور لڑکوں کو کہا انہوں نے
پہرہ دیا صبح پھر لاش زمین پر پڑی تھی ہم نے سوچا شاید لڑکوں کی آنکھ لگ گئی (اور دشمن کو اس حرکت کا موقع مل گیا) ہم
نے پھر دفن کیا اور خود پہرہ دیا صبح پھر لاش زمین کے اوپر تھی بالآخر ہم نے لاش ایک گھاٹی میں ڈال دی۔ دوسری

روایت بھی اسی طرح ہے اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جب زمین نے (تیسری بار) بھی اسے باہر ڈال دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی گئی آپ نے فرمایا: زمین تو اس سے برے آدمی کو بھی قبول کر لیتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ تمہیں لا الہ الا اللہ کی حرمت و عظمت دکھانا چاہتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان مشرک سے لڑتا ہے اس کو قتل کرتا یا خود شہید ہو جاتا ہے۔ مسلمان سے لڑنے کی ممانعت ہے کیونکہ مسلمانوں کو مشرک و کافر کا فتنہ منانے کا حکم ہے جب لا الہ الا اللہ کہہ دیا یقین و تصدیق کے ساتھ تو فتنہ ختم ہو گیا اب وہ بھی مسلمان بھائی ہے اس کی حفاظت اپنی جان کی طرح ہے۔

ان لوگوں نے حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے فتنہ (مسلمانوں کے باہمی اختلافات) کے زمانہ میں قتال کے لئے کہا اور سمجھے کہ یہ آیت میں قتال کا حکم فتنہ فرو کرنے کے لئے ہے۔ حضرت نے بتایا کہ فتنہ سے مراد مشرک ہے اور یہ کہ لا الہ الا اللہ کہنے والوں سے قتال کرنے والوں کا حال وہی ہوتا ہے جو میرے اس عزیز کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل اسلام کو باہمی نزاعات ختم کر کے کفار کے مقابلہ میں متحد ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

پاب: اہل ایمان کے خون اور مال کی

۲: بَابُ حُرْمَةِ دَمِ الْمُؤْمِنِ

حُرْمَتِ

وَمَا لِهِ

۳۹۳۱: حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: غور سے سنو سب سے زیادہ حرمت والا آج کا دن ہے سنو! سب سے زیادہ حرمت والا مہینہ یہ مہینہ ہے سنو! سب سے زیادہ حرمت والا شہر یہ (مکہ) ہے غور سے سنو تمہارے (مسلمانوں کے) خون اور اموال تمہارے اوپر اسی طرح حرام ہیں جیسے آج کے دن کی اس ماہ اور اس شہر میں حرمت۔ بتاؤ کیا میں نے پہنچا دیا سب نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: اے اللہ گواہ رہنا۔

۳۹۳۲: حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا آپ کعبہ کا طواف فرما رہے تھے اور فرما رہے تھے تو کیا عمدہ ہے اور تیری خوشبو کس قدر اچھی ہے تو کتنا صاحب عظمت ہے اور تیری حرمت کتنی عظیم ہے قسم

۳۹۳۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَلَا إِنَّ أَحْرَمَ الْإِيَّامِ يَوْمَكُمْ هَذَا أَلَا وَإِنَّ أَحْرَمَ الشُّهُودِ شَهْرُكُمْ هَذَا أَلَا وَإِنَّ أَحْرَمَ الْبِلَدِ بَلَدُكُمْ هَذَا أَلَا وَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَ أَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا الْآهْلِ بَلَّغْتُ؟ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ.

۳۹۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي ضَمْرَةَ نَصْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْجَمْعِيُّ ثَنَا أَبِي ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَيْسٍ النَّضْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ

ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے مومن کی حرمت اسکے مال و جان کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری حرمت سے عظیم تر ہے اور مومن کے ساتھ بدگمانی بھی اسی طرح حرام ہے ہمیں حکم ہے کہ مومن کے ساتھ اچھا گمان کریں۔

۳۹۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کی جان مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے (اور اس کے لئے قابل احترام ہے)۔

۳۹۳۴: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن تو وہی ہے جس سے لوگوں کی جانیں اور اموال امن میں رہیں اور مہاجر وہی ہے جو گناہوں اور برائیوں کو چھوڑ دے۔

بَابُ: لَوْثِ مَارِ كِي مَمَانَعَتِ

۳۹۳۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو علانیہ لوٹ مارتا پھرے وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں۔

۳۹۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب زانی زنا کرتا ہے وہ مومن ہو کر زنا نہیں کرتا اور شراب پینے والا مومن ہو کر شراب نہیں پیتا اور چور مومن ہونے کی حالت میں چوری نہیں کرتا اور لوٹ مار کرنے والا لوٹ مار نہیں کرتا کہ لوگ اپنی نگاہیں اس کی طرف اٹھا رہے ہوں اس حال میں کہ وہ مومن ہو۔

بِالْكَفَةِ وَيَقُولُ مَا أَطْيَبَكَ وَأَطْيَبَ رِيْحَكَ مَا أَعْظَمَكَ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لِحُرْمَةِ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ حُرْمَةُ مَنْكَ مَالِهِ وَدَمِهِ وَإِنْ نَظَنْ بِهِ إِلَّا خَيْرًا.

۳۹۳۳: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثنا عبد الله بن نافع ويونس بن يحيى جميعاً عن داود بن قيس عن أبي سعيد مولى عبد الله بن غامر بن كريب عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال كل المسلم على المسلم حرام دمه وماله وعرضه.

۳۹۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بن السرح المصري ثنا عبد الله بن وهب عن أبي هانئ عن عمرو بن مالك الجنبی أن فضالة بن عبید حدثه أن النبی ﷺ قال المؤمن من أمنه الناس على أموالهم وأنفسهم والمهاجر من هجر الخطايا والذنوب.

۳: بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّهْبِ

۳۹۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا ثنا أبو غاصم ثنا ابن جريج عن أبي الزبير عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ من انتهب نهباً مشهوراً فليس منا.

۳۹۳۶: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال لا يترنى الزاني حين يترنى وهو مؤمن ولا يسرق السارق حين يسرق وهو مؤمن ولا ينتهب نهباً يرفع الناس إليه أبصارهم حين ينتهبنا وهو مؤمن.

۳۹۳۷: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعُودَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا حَمِيدُ ثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُضَيْنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ انْتَهَبَ نَهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا.

۳۹۳۷: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ڈاکہ ڈالے وہ ہم میں سے نہیں۔

۳۹۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ أَصْبَأْنَا غِنَا لِلْعَدُوِّ فَأَنْتَهَبْنَا هَا فَضَبْنَا هَا قَدْ وَرْنَا قَمَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُورِ فَأَمَرَبَهَا فَأَكْفَيْتُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ النَّهْبَةَ لَا تَحِلُّ.

۳۹۳۸: حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے دشمن کی کچھ بکریاں پکڑ لیں ہم نے (تقسیم سے قبل ہی) انہیں لوٹ کر اپنی ہانڈیاں چڑھا دیں نبی ان ہانڈیوں کے پاس سے گزرے تو امر فرمایا: چنانچہ سب الٹ دی گئیں پھر فرمایا لوٹ جائز نہیں۔

تلاصہ الباب ☆ ان احادیث میں لوٹ مار کی حرمت کو بیان کیا گیا ہے کہ لوٹ مار کرنے والے ہمارے ساتھ تعلق نہیں رکھتا۔ یہ کسی مسلمان کی شان کے لائق نہیں کہ چوری کرے یا لوٹ چائے۔

باب: مسلمان سے گالی گلوچ، فسق اور

۴: بَابُ سَبَابِ الْمُسْلِمِ فَسُوقٌ وَ

اس سے قتال کفر ہے

قِتَالُهُ كُفْرٌ

۳۹۳۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فَسُوقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ.

۳۹۳۹: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان سے گالی گلوچ فسق ہے اور اس سے قتال کفر ہے (بشرطیکہ بلا وجہ شرعی ہو شرعی وجہ ہو تو جائز ہے مثلاً بغاوت)۔

۳۹۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ ثَنَا أَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سَيْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فَسُوقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ.

۳۹۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان سے گالی گلوچ فسق ہے اور اس سے قتال کفر ہے۔

۳۹۴۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فَسُوقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ.

۳۹۴۱: حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان سے گالی گلوچ فسق ہے اور اس سے قتال کفر ہے۔

۵: بَابُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا

يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ

بَعْضٍ

۳۹۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَنْهُ
الرَّحْمَنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُذْرَبٍ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فِي حِجَّةِ الْوُدَاعِ اسْتَضَبَّ النَّاسُ
فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.
۳۹۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرَاهِيمَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ
مُسْلِمٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَيَحْكُمُ (أَوْ وَيَلْكُمُ) لَا تَرْجِعُوا
بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۳۹۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيْرٍ ثَنَا ابْنُ
مُحَمَّدٍ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قَيْسٍ عَنِ الصُّبَّاحِ
الْأَخْمَسِيِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِنِّي
فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنِّي مُكَائِرُكُمْ الْأُمَّمَ فَلَا تَقْتُلُنَّ
بَعْدِي.

۶: بَابُ الْمُسْلِمُونَ فِي ذِمَّةِ

اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۳۹۳۵: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارِ
الْحَمَصِيِّ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ النَّهْبِيِّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلْمَةَ
الْمَاجَشُونِ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابِرَاهِيمَ
عَنْ غَابِسِ الْيَمَامِيِّ (الْيَمَامِيُّ) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ مِنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا تُخْفَرُوا اللَّهُ

۵: بَابُ: رَسُولُ اللَّهِ كُفَّارًا كَمَا فَرَّ

نَهْهُوَ جَانَا كَهْ أَيْكُ دُوسرے كِي كَرُونِيسْ اُڑَانَا

شروع كَرُونِيسْ

۳۹۳۲: حضرت جرير بن عبد الله رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو خاموش کراؤ پھر فرمایا:
میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں
اڑانے لگو۔

۳۹۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نادانو! میرے
بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے
لگو۔

۳۹۳۴: حضرت صباحِ احمسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غور سے ستوں میں
حوض (کوثر) پر تمہارا پیش خیمہ ہوں اور تمہاری کثرت پر
دوسری امتوں کے مقابلہ میں فخر کروں گا اس لئے میرے
بعد ہرگز (کسی مسلمان کو بلاوجہ شرعی) قتل نہ کرنا۔

۶: بَابُ: تَمَامُ اہْلِ اِسْلَامِ اللّٰہِ تَعَالٰی كے ذِمہ

(پناہ) میں ہیں

۳۹۳۵: سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو
نماز صبح ادا کرے وہ اللہ کے ذمہ (پناہ) میں ہے لہذا
اللہ ذمہ مت توڑو (اس کو مت ستاؤ) جو ایسے شخص کو قتل
کرے اللہ تعالیٰ اسے بلوا کر اوندھے منہ ووزخ میں

فی عہدہ فمن قتلہ طلبہ اللہ حتی یکتبہ فی النار علی وجہہ۔ ڈالیں گے۔

۳۹۳۶: حدثنا محمد بن بشر بن روح ابن عبادة ثنا اشعث عن الحسن بن سمرقہ ابن جندب عن النبی ﷺ قال من صلی الصبح فهو فی ذمۃ اللہ عزوجل۔
۳۹۳۶: حضرت عمرو بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نماز صبح ادا کرے وہ اللہ عزوجل کے ذمہ میں ہے۔

۳۹۳۷: حدثنا هشام بن عمار ثنا الولید بن مسلم ثنا حماد بن سلمة ثنا أبو المهزم يزيد بن سفيان سمعت أبا هريرة يقول قال رسول الله ﷺ المؤمن أكرم على الله عزوجل من بعض ملائکته۔
۳۹۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن اللہ کے نزدیک بعض فرشتوں سے بڑھ کر لائق اعزاز اور محترم ہے۔

باب: تعصب کرنے کا بیان

۷: بابُ العَصِيَّةِ

۳۹۳۸: حدثنا بشر بن هلال الصواف ثنا عبد الوارث بن سعيد ثنا أيوب عن غيلان بن جرير عن زياد بن رباح عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ من قاتل تحت راية عمية يدعوا إلى عصية أو يغضب لعصية فقتلته جاهلية۔
۳۹۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اندھا دھند جھنڈے تلے ہو کر لڑے اور عصیت کی طرف بلاتا ہو یا عصیت کی وجہ سے غصہ میں آتا ہو تو اس کا مارا جانا جاہلیت (کی موت) ہے۔

۳۹۳۹: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا زياد ابن الربيع اليحمدي عن عباد بن كثير الشامي عن امرأة منهم يقال لها فبيلة قالت سمعت أبا يقول سألت النبي ﷺ فقلت يا رسول الله ﷺ امن العصية أن يوجب الرجل قومه قال لا ولكن من العصية أن يعين الرجل قومه على الظلم۔
۳۹۳۹: حضرت فسیدہ فرماتی ہیں میں نے اپنے والد کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اے اللہ کے رسول کیا یہ بھی تعصب ہے کہ آدمی اپنی قوم سے محبت کرے؟ فرمایا: نہیں یہ تعصب نہیں بلکہ تعصب یہ ہے کہ آدمی (ناحق اور) ظلم میں بھی اپنی قوم کا ساتھ دے۔

خلاصہ الباب مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کی عصیت کو مٹایا اور سختی سے منع فرمایا کہ کوئی قبیلہ اپنے قبیلے کی عزت و ناموری کے لئے دوسرے قبیلہ سے نہ لڑے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کے زمانہ میں بھی کوئی بغیر شرعی وجہ کے لڑائی کرے اس کا حکم بھی جاہلیت جیسا ہے یعنی ایسا شخص عذاب کا مستحق ہوگا نہ کہ ثواب کا۔

۸: بَابُ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ

پاب: سوادِ اعظم (کے ساتھ رہنا)

۳۹۵۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا بلاشبہ میری امت گمراہی پر مجتمع (متفق) نہ ہوگی جب تم اختلاف دیکھو تو سوادِ اعظم (قرآن و سنت پر عمل پیرا) کا ساتھ دو۔

۳۹۵۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ السَّلَامِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو خَلْفٍ الْأَعْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أُمَّتِي لَا تَجْتَمِعُ عَلَيَّ ضَلَالَةً فَإِذَا رَأَيْتُمْ اخْتِلَافًا فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ.

خلاصہ الباب ☆ شریعت پر قائم رہنے والے لوگ جو وقت کے امام مطیع فرمانبردار ہوں اور فتنوں سے بچنے والے سوادِ اعظم ہیں ان کا دوسرا نام اہل سنت و الجماعت ہے یہ لوگ بدعات و رسوم باطلہ سے کوسوں دور رہتے ہیں ان کے برعکس روافض، خوارج اور دوسرے مبدعین یہ شرذمہ قلیلہ ہے حق سوادِ اعظم کے ساتھ ہے۔ اس لئے یہ جماعت صحابہ تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین کے طریق پر اور ان کی تبع ہے۔ چاہے کسی زمانہ میں یہ تعداد کم ہی ہوں پھر بھی سوادِ اعظم ہی ہوں گے۔

۹: بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الْفِتَنِ

پاب: ہونے والے فتنوں کا ذکر

۳۹۵۱: حضرت معاذ بن جبل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک روز طویل نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ نے آج نماز طویل کی۔ فرمایا: میں رغبت اور ڈر کی نماز ادا کی۔ اللہ عزوجل سے اپنی امت کے حق میں تین چیزیں مانگیں دو تو مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمادیں اور تیسری پھیردی میں نے اللہ سے مانگا کہ سب پر کوئی غیر دشمن مسلط نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ عطا فرمادی اور میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ مانگا کہ میری تمام امت ڈوب کر ہلاک نہ ہو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی مجھے عطا فرمادی اور میں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا کہ یہ آپس میں نہ لڑیں اللہ تعالیٰ نے میری یہ بات (دعا) پھیردی۔

۳۹۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ رَجَاءِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةً فَاطَالَ فِيهَا فَلَمَّا أَنْصَرَفَ قُلْنَا (أَوْ قَالُوا) يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطَلْتَ الْيَوْمَ الصَّلَاةَ قَالَ إِنِّي صَلَّيْتُ صَلَاةَ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ سَأَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لِأُمَّتِي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَرَدَّ عَلَيَّ وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيَّمُ غَدَاوًا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُجْعَلَ بَاسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَرَدَّهَا عَلَيَّ.

۳۹۵۲: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

۳۹۵۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ شَابُورٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ بِشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي

قلابۃ الجرمی عبد اللہ بن زید عن ابی اسماء الرحیبی عن ثوبان مولی رسول اللہ ﷺ ان رسول اللہ ﷺ قال زویت لی الارض حتی رأیت مشارقها و مغاربها و اعطیت الكنزین الاصفر (او الاحمر) و الابيض یعنی الذهب فالفضة و قیل لی ان ملکک الی حیث ذوی لک و انی سالت اللہ عزوجل ثلاثا ان لا یسلط علی امتی جوعا فیہلکہم بہ غامۃ و ان لا یلبسہم شیعا و یدینق بعضہم باس بعض و انه قیل لی اذا قضیت قضاء مرڈ لہ و انی لن اسلط علی امتک جوعا فیہلکہم فیہ ولن اجمع علیہم من بیہن اقطارہا حتی یقنی بعضہم بغضا و یقتل بعضہم بغضا و اذا وضع الشیف فی امتی فلن یرفع عنہم الی یوم القیامۃ و ان مما الخوف علی امتی اثمۃ مضلین و سعید قباہل من امتی الاوثان و سلع حق قباہل من امتی بالمشرکین و ان بین بدی الساعۃ دجالین کذا بین قرینا من ثلاثین کلہم یزعم انه نبی و لن نزال طائفۃ من امتی علی الحق منصورین لا یضروہم من خالفہم حتی یاتی امر اللہ عزوجل.

قال ابو الحسن لما فرغ ابو عبد اللہ من هذا

الحدیث قلا ما اہولہ.

گی تو قیامت تک رکے گی نہیں اور مجھے اپنی امت کے متعلق سب سے زیادہ خوف گمراہ کرنے والے حکمرانوں سے ہے اور غمگین میری امت کے کچھ قبیلے بتوں کی پرستش کرنے لگیں گے اور (بت پرستی میں) مشرکوں سے جا ملیں گے اور قیامت کے قریب تقریباً جھوٹے اور دجال ہوں گے ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے اور میری امت میں ایک طبقہ مسلسل حق پر قائم رہے گا ان کی مدد ہوتی رہے گی (منجانب اللہ) کہ ان کے مخالف ان کا نقصان نہ کر سکیں گے (کہ بالکل ہی ختم کر دیں عارضی شکست اس کے منافی نہیں) یہاں تک کہ قیامت آجائے۔

امام ابوالحسن (تلمیذ ابن ماجہ) فرماتے ہیں کہ جب امام ابن ماجہ اس حدیث کو بیان کر کے فارغ

ہوئے تو فرمایا: یہ حدیث کتنی ہولناک ہے۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین میرے لئے سمیٹ دی گئی یہاں تک کہ میں نے زمین کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا اور مجھے دونوں خزانے زرد (یا سرخ) اور سفید یعنی سونا اور چاندی دیئے گئے (روم کا سکے سونے کا اور ایران کا چاندی کا ہوتا تھا) اور مجھے کہا گیا کہ تمہاری (امت کی) سلطنت وہی تک ہوگی جہاں تک تمہارے لئے زمین سمیٹی گئی اور میں نے اللہ عزوجل سے تین دعائیں مانگیں اول یہ کہ میری امت پر قحط نہ آئے کہ جس سے اکثر امت ہلاک ہو جائے۔ دوم یہ کہ میری امت فرقوں اور گروہوں میں نہ بٹے اور (سوم یہ کہ) ان کی طاقت ایک دوسرے کے خلاف استعمال نہ ہو (یعنی باہم کشت و قتال نہ کریں) مجھے ارشاد ہوا کہ جب میں (اللہ تعالیٰ) کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں تو کوئی اسے رد نہیں کر سکتا میں تمہاری امت پر ایسا قحط ہرگز مسلط نہ کروں گا جس میں سب یا (اکثر) ہلاکت کا شکار ہو جائیں اور میں تمہاری امت پر اطراف و اکناف ارض سے تمام دشمن اکٹھے نہ ہونے دوں گا۔ یہاں تک کہ یہ آپس میں نہ لڑیں اور ایک دوسرے کو قتل کریں اور جب میری امت میں تلوار چلے

۳۹۵۳: حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیند سے بیدار ہوئے آپ کا چہرہ انور سرخ ہو رہا تھا۔ فرمایا: خرابی ہے عرب کے لئے ایسے شرکی وجہ سے جو قریب آچکا آج یا جوج ماجوج کی سر میں سے اتنا کھل گیا اور آپ نے انہی سے اس کا ہندسہ بتایا حضرت زینب فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم میں صالح لوگ ہوں تب بھی ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ فرمایا: (جی ہاں) جب برائی زیادہ ہو جائے۔

۳۹۵۴: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایسے فتنے ہوں گے کہ ان کے دوران مرد ایمان کی حالت میں صبح کرے گا اور شام کو کافر بن چکا ہوگا سوائے اس کے جسے اللہ علم کے ذریعہ زندگی (ایمان) عطا فرمائے۔

۳۹۵۵: حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ فرمانے لگے تم میں کس کو فتنہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یاد ہے؟ میں نے کہا مجھے۔ فرمایا تم بہت جرأت (اور ہمت) والے ہو (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ باتیں پوچھ لیتے تھے جو دوسرے نہیں پوچھ پاتے تھے) فرمایا کیسے فتنہ ہوگا؟ میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: آدمی کیلئے فتنہ (آزمائش و امتحان) ہے اہل خانہ اور اولاد اور پڑوسی (کہ کبھی ان کی وجہ سے آدمی غفلت کا شکار ہو جاتا ہے) اور اس آزمائش میں

۳۹۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّهَا قَالَتْ اسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمٍ وَهُوَ مُخَمَّرٌ وَجْهُهُ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيَلُّ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ فَتَحَّ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمٍ يَسْجُوجُ وَ مَا جُوجُ وَ عَقَدَ بِيَدَيْهِ عَشْرَةَ.

قَالَ زَيْنَبُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْفِلْكَ وَ فِينَا

الصَّالِحُونَ؟ قَالَ إِذَا كَثُرَ الْخَبْثُ.

۳۹۵۴: حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي السَّنَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنٌ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيَمْسِي كَافِرًا إِلَّا مَنْ أَحْيَاهُ اللَّهُ بِالْعِلْمِ.

۳۹۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثنا أَبُو معاويةَ وَ ابْنُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ خَدِيفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيْكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ خَدِيفَةُ فَقُلْتُ أَنَا قَالَ إِنَّكَ لَسَجْرِي قَالَ كَيْفَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكْفِرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّيَامُ وَالصَّدَقَةُ وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ إِسْمًا أُرِيدُ أَلْتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فَقَالَ مَا لَكَ وَ لَهَا يَا امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْتَكَ وَ بَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ قَالَ لَا بَلْ يَكْسَرُ قَالَ ذَاكَ اجْدُرُ أَنْ لَا يَغْلِقُ.

قُلْنَا لِحَدِيثِهِ اَتَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مِنَ الْبَابِ قَالَ نَعَمْ
 كَمَا يَعْلَمُ اَنْ ذُوْنَ عِبْدِ النَّبِيِّ اَتَى حَدَّثْتَهُ حَدِيثًا لَيْسَ
 بِالْاَغْلِبُطِ .

(اگر آدمی صغیرہ گناہ کا مرتکب ہو جائے تو) نماز
 روزے صدقہ اور امر بالمعروف نہی عن المنکر اس کا
 کفارہ بن جاتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
 میری مراد یہ فتنہ نہیں۔ میں نے تو اس فتنہ کے متعلق کہا
 ہے جو سمندر کی طرح موجزن ہوگا۔ تو حضرت حدیفہ

فَهَيْسَا اِنْ نَسَّالَهُ مِنَ الْبَابِ؟ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلَهُ
 فَسَالَ فَقَالَ عُمَرُ .

رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المؤمنین آپ کو اس اس فتنہ سے کیا غرض آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک دروازہ
 (حائل ہے جو) بند ہے فرمایا وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ عرض کیا کھولا نہیں جائے گا بلکہ توڑا جائے گا
 فرمایا پھر تو وہ بند ہونے کے قابل نہ رہے گا ہم (حاضرین) نے حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ کیا حضرت عمر
 رضی اللہ عنہ کو علم تھا کہ دروازہ سے کون مراد ہے فرمایا: بالکل وہ تو ایسے جانتے تھے جیسے انہیں یہ معلوم ہے کہ کل دن کے
 بعد رات آئے گی میں نے انہیں ایک حدیث سنائی تھی جس میں کچھ معالطہ اور فریب وہی نہیں ہے ہمیں حضرت حدیفہ
 رضی اللہ عنہ کی ہیبت مانع ہوئی کہ پوچھیں کہ وہ دروازہ کون شخص تھا اس لئے ہم نے مسروق سے کہا انہوں نے پوچھ لیا تو
 فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود تھے۔

۳۹۵۶: حضرت عبدالرحمن بن عبد رب الکعبہ فرماتے
 ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما
 کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کعبہ کے سائے میں
 تشریف فرما تھے لوگ آپ کے گرد جمع تھے میں نے
 انہیں یہ فرماتے سنا ایک بار ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے کہ ایک منزل پر پڑاؤ ڈالا ہم
 میں سے کوئی خیمہ لگا رہا تھا کوئی تیر اندازی کر رہا تھا۔
 کوئی اپنے جانور چرانے لے گیا تھا اتنے میں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ نماز
 کے لئے جمع ہو جائیں ہم جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا:
 بلاشبہ مجھ سے قبل ہر نبی پر لازم تھا کہ اپنی امت کے حق
 میں جو بھلی بات معلوم ہو وہ بتائے اور جو بات ان کے
 حق میں بری معلوم ہو اس سے ڈرائے اور تمہاری اس
 امت کے شروع حصہ میں سلامتی اور عافیت ہے اور

۳۹۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 الْمُصْحَابِيُّ وَ وَ كَيْعُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى عَبْدِ
 اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ وَ بِنِ الْعَاصِ وَ هُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ
 وَ النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ بَيْنَا لَحْنُ مَعَ
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ اِذْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُ
 جِءَاءَهُ وَ مِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَ مِنَّا مَنْ هُوَ فِي جِشْرِهِ اِذْ نَادَى
 مُنَادِيهِ الصَّلَاةُ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا فَقَالَ اِنَّهُمْ يَكْفُرُ نَبِيٌّ قَبْلِي
 اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَذَلَ اُمَّتَهُ عَلٰى مَا يَعْلَمُهُ خَيْرٌ لَهُمْ وَ
 يُنذِرُهُمْ مَا يَعْلَمُهُ شَرًّا لَهُمْ وَ اِنْ اُمَّتَكُمْ هَذِهِ جُعِلَتْ
 عَاقِبَتُهَا فِي اَوْلِيَّهَا وَ اِنْ اَجْرُهُمْ يُصِيْبُهُمْ بَلَاءٌ وَ اُمُورٌ
 تُنْكِرُوْنَهَا ثُمَّ تُجِيءُ فِتْنٌ يُرْفِقُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَقُولُ
 الْمُؤْمِنُ هَذِهِ مَهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ فَمَنْ سَرَّهُ اَنْ يُزْخَرَحَ
 عَنِ النَّارِ وَ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلْيُذْرِكْهُ مَوْتَتُهُ وَ هُوَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَيَأْتِيَنَّ إِلَى النَّاسِ الْآذِي يُحِبُّ أَنْ يَأْتُوا إِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ أَمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةً يَمِينِهِ وَثَمْرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِغْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخِرُ نِيَّازِ غُهُ فَاضْرِبُوا غُنُقَ الْآخِرِ .
 قَالَ فَاذْخُلْتُ رَأْسِي مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَقُلْتُ
 أَنْشُذُكَ اللَّهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ
 فَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى أُذُنِهِ فَقَالَ سَمِعْتُهُ أُذُنَايَ وَوَعَاةَ قَلْبِي .

اس کے آخری حصہ میں آزمائش ہوگی اور ایسی ایسی باتوں کی جن کو تم برا سمجھو گے پھر ایسے فتنہ ہوں گے کہ ایک کے مقابلہ میں دوسرا ہلکا معلوم ہوگا تو مومن کہے گا کہ اس میں میری تباہی ہے پھر وہ فتنہ چھٹ جائے گا۔ لہذا جسے اس بات سے خوشی ہو کہ دوزخ سے بچ جائے اور جنت میں داخل ہو تو اسے ایسی حالت میں موت آئی چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہو اور اسے چاہئے کہ لوگوں کے ساتھ ایسا معاملہ رکھے جیسا وہ پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کے ساتھ رکھیں اور جو کسی حکمران سے بیعت کرے اور اس کے ہاتھ میں بیعت کا ہاتھ دے اور دل سے اس کے ساتھ عہد کرے تو جہاں تک ہو سکے اس کی فرمانبرداری کرے پھر اگر کوئی دوسرا شخص آئے اور (حکومت میں) پہلے سے جھگڑے تو اس دوسرے کی گردن اڑا دو حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کے درمیان سے سر اٹھا کر کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں بتائیے آپ نے خود یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تو حضرت عبداللہ بن عمرو نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ میرے دونوں کانوں نے یہ حدیث سنی اور میرے دل نے اسے محفوظ رکھا۔

خلاصۃ السباب ۱۶۱ اس حدیث میں بیان کر دہ سب سچی ہیں آج بہت سے لوگ اپنے کو مسلمان کہنے والے شُرک و بدعات کے مرتکب ہو رہے ہیں مزارات اولیا کو پوجتے ہیں اور وہاں پر جانور ذبح کرتے ہیں اور غیر اللہ کو سجدے کرتے ہیں۔ نیز تین جھوٹے دجالوں میں سے ایک دجال غلام احمد قادیانی ہے جس نے ہندوستان میں فتنہ کھڑا کیا اور بھی کئی قسم کے فتنے ہیں۔ ۳۹۵۳: حدیث کا مطلب واضح ہے کہ جب خباثیں زیادہ ہو جائیں تو نیک لوگوں کی موجودگی عذاب خداوندی اور ہلاکت سے نہیں بچا سکتی۔ ۳۹۵۵: مطلب یہ ہے کہ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکت تمام فتنوں اور مصائب سے روک تھی جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو مسلمانوں پر آفت آگئی پھر خلیفہ ثالث جناب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے عہد سے لوگوں کے دلوں میں کدورت پیدا ہو گئی آخر بلوانیوں نے فساد پیا کر کے جناب امیر المؤمنین کو بڑی بے دردی اور بے بسی کی حالت میں شہید کر دیا ہے تو فتنے ایسے پھیل گئے کہ آج تک قائم ہیں۔ ۳۹۵۶: اس حدیث میں جس بیعت کا بیان ہے وہ بیعت مراد ہے جو اہل حل و عقد نے کی یعنی مسلمانوں کے تمام رؤساء اور عمائدین اس آدمی کو قبول کر لیں اس کے بعد ہوتے ہوئے دوسرا امام نہیں ہو سکتا۔ یہ مطلق بیعت مراد نہیں ہے۔

۱۰ : بَابُ التَّثْبُتِ فِي الْفِتْنَةِ

۳۹۵۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ
ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُمَارَةَ بْنِ
حَزْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكُمْ وَ بَزْمَانِ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِي يَغْرُبُ بِلِ
النَّاسِ فِيهِ غَرْبِلَةٌ وَ تَبْقَى خِشَالَةٌ مِنَ النَّاسِ قَدْ مَجِثَ
عُهُودُهُمْ وَ أَمَارَاتُهُمْ فَاخْتَلَفُوا وَ كَانُوا هَكَذَا (وَ شَبَّكَ
بَيْنَ أَصَابِعِهِ) قَالُوا كَيْفَ بِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ ذَلِكَ قَالَ تَأْخُذُونَ بِمَا تَعْرِفُونَ وَ
تَدْعُونَ مَا تُنْكِرُونَ وَ تُقْبَلُونَ عَلَى خَاصَّتِكُمْ وَ تَذَرُونَ
أَمْرَ عَوَامِكُمْ.

۳۹۵۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي
عُمَرَ ابْنِ الْجَوْنِيِّ عَنِ الْمُشَعَّثِ ابْنِ طَرِيفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
كَيْفَ أَنْتَ
يَا أَبَا زَرٍّ ذَمُّوْنَا يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى يَقُومَ الْبَيْتُ
بِالْوَصِيفِ (يَعْنِي الْقَبْرَ) قُلْتُ مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَ رَسُولُهُ (أَوْ
قَالَ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ) قَالَ تَصَبَّرْ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ
وَ جُوعًا يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى تَأْتِيَ مَسْجِدَكَ فَلَا تَسْتَطِيعُ
أَنْ تَرْجِعَ إِلَى فِرَاشِكَ وَ لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَقُومَ مِنْ
فِرَاشِكَ إِلَى مَسْجِدِكَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ
(أَوْ مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَ رَسُولُهُ) قَالَ عَلَيْكَ بِالْعِفَّةِ ثُمَّ قَالَ
كَيْفَ أَنْتَ وَ قَتْلًا يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى تُغْرَقَ جِبَارَةٌ
الزَّيْتِ بِالذَّمِّ؟ قُلْتُ مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَ رَسُولُهُ قَالَ الْحَقُّ
بِمَنْ أَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا آخِذٌ بِسَيْفِي
فَأَضْرِبُ بِهِ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ إِذَا وَلَجِينَ

پاؤپ: فتنہ میں حق پر ثابت قدم رہنا

۳۹۵۷: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا
جب لوگ (آٹے کی طرح) چھانے جائیں گے اور
(چھلنی میں یعنی دنیا میں) آٹے بھوسے کی طرح برے
لوگ باقی رہ جائیں گے ان کے عہد اور امانتیں خلط ملط ہو
جائیں گی اور برے لوگ مختلف ہو کر ایسے ہو جائیں گے یہ
کہہ کر آپؐ نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں داخل کیں صحابہ
نے عرض کیا اللہ کے رسول ہم اس وقت کیا کریں جو بات
اچھی سمجھو (قرآن و سنت کے دلائل سے) اسے اختیار کر
لینا اور جو بری سمجھو اسے ترک کر دینا اور صرف اپنی فکر کرنا
اور عوام کا معاملہ (ان کے حال پر) چھوڑ دینا۔

۳۹۵۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر!
اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب لوگوں پر موت طاری
ہوگی (و باطاعون وغیرہ کی وجہ سے) حتیٰ کہ قبر کی قیمت
غلام کے برابر ہوگی میں نے عرض کیا جو اللہ اور اللہ کے
رسول میرے لئے پسند فرمائیں یا کہا کہ اللہ اور اللہ کے
رسول کو ہی علم ہے (کہ کیا کرنا چاہئے) آپؐ نے فرمایا
صبر کرنا اور فرمایا اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب
لوگوں پر بھوک طاری ہوگی حتیٰ کہ تم مسجد آؤ گے تو واپس
اپنے بستر (گھر) تک جانے کی ہمت و استطاعت نہ
ہوگی اور بستر سے اٹھ کر مسجد نہ آسکو گے میں نے عرض
کیا کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے (کہ اس
وقت کیا کرنا چاہئے) یا کہا کہ (وہ کروں گا) جو اللہ اور
اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے پسند

اذْخُلْ بَيْتَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ ذُحِلَ بَيْتِي قَالَ ابْنُ
عَشِيْبَةَ إِنَّ يَبْهَرُكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَالْقَ طَرَفُ رِءَاكَ
عَلَى وَجْهِكَ فَيَبُوءُ بِأَسْمِهِ وَأَتْمَكَ فَيُكُونُ مِنْ أَصْحَابِ
النَّارِ

فرمائیں۔ فرمایا: اس وقت حرام سے بچنے کا خصوصی
اہتمام کرنا۔ پھر فرمایا: اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی
جب لوگوں کا قتل عام ہوگا۔ یہاں تک کہ حجارة الزیت
(مدینہ میرا ایک جگہ کا نام ہے) خون میں ڈوب جائے

گا میں نے عرض کیا کہ جو اللہ اور اس کے رسول میرے لئے پسند کریں۔ فرمایا: تم جن لوگوں میں سے ہو انہی کے ساتھ
مل جانا (یعنی مدینہ والوں کے ساتھ) میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا میں اپنی تلوار لے کر ایسا (قتل عام)
کرنے والوں کو نہ ماروں۔ فرمایا: پھر تو تم بھی ان (قتل کرنے والوں) میں شریک ہو جاؤ گے اس لئے تم اپنے گھر میں
گھس جانا میں نے عرض کیا کہ اگر فساد ہی میرے گھر میں گھس آئیں تو کیا کروں فرمایا: اگر تمہیں تلوار کی چمک سے خوف
آئے تو چادر منہ پر ڈال لینا تاکہ وہ قتل کرنے والا تمہارا اور اپنا گناہ سمیٹ کر دوزخی بن جائے۔

۳۹۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا
عَوْفٌ عَنِ الْحَمَّانِ ثنا اسِيدُ بْنُ الْمُتَشَمِّسِ قَالَ ثنا ابْنُ
مُؤَمِّسٍ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَن بَدَى السَّاعَةَ
لِيَهْرَجَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْيَهْرَجُ قَالَ الْقَتْلُ فَقَالَ
بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا تَقْتُلُ الْآنَ فِي الْعَامِ
الْوَّاحِدِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لَيْسَ بِقَتْلِ الْمُشْرِكِينَ وَ لَكِنْ يَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا حَتَّى
يَقْتُلَ الرَّجُلُ جَارَهُ وَابْنَ عَمِّهِ وَ ذَا قَرَانِهِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ
يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَا تُنْرَخُ عُقُولُ أَحَدٍ ذَلِكَ الزَّمَانُ وَ
يَخْلُفُ لَهُ هَبَاءٌ مِنَ النَّاسِ لَا عُقُولَ لَهُمْ

۳۹۵۹: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: قیامت کے
قریب ہرج (خون ریزی) ہوگی۔ میں نے عرض کیا
اے اللہ کے رسول ہرج سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: خون
ریزی کسی مسلمان نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم تو
اب بھی ایک سال میں اتنے مشرکوں کو قتل کر دیتے
ہیں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرکوں
کا قتل نہ ہوگا بلکہ تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے حتیٰ کہ مرد
اپنے پڑوسی کو، چچا زاد بھائی کو، قرابتدار کو قتل کرے گا
لوگوں میں کسی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اس
وقت ہماری عقلیں قائم ہوں گی تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ اس زمانہ میں اکثر لوگوں کی
عقلیں سلب ہو جائیں گی اور ذروں کی طرح (ذلیل و
خوار) لوگ باقی رہ جائیں گے۔ پھر حضرت ابو موسیٰ

ثم قال الأشعري وأيم الله أني لأظنها
مذركي وأياكم وأيم الله مالي ولكم منها مخرج إن
أذركمنا فلما عهد إلينا نبينا ﷺ ألا إن تخرج كما
دخلنا فيها

اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا میرا کمان ہے کہ میں اور تم اس زمانہ کو پائیں گے اور بخدا اگر وہ زمانہ ہم پر آیا تو
ہمارے لئے (اس جنگ سے) نکلنے کی کوئی راہ نہ ہوگی جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں سے نہ
نکل سکیں گے جیسے داخل ہوئے تھے ویسے ہی۔

۳۹۶۰: حضرت عدیہ بنت اہبان فرماتی ہیں کہ جب سیدنا علی کرم اللہ وجہہ یہاں بصرہ تشریف لائے تو میرے والد کے پاس آئے اور فرمایا: اے ابوسلمہ! ان لوگوں کے خلاف میری مدد نہ کرو گے؟ عرض کیا ضرور پھر اپنی تلوار نکال لا۔ ہاندی تلوار لے آئی تو ایک پاشت کی مقدار تلوار نیام سے نکالی دیکھا تو وہ لکڑی کی تھی۔ قرم کہنے لگے میرے پیارے اور آپ کے چچا زاد بھائی نے مجھ سے یہ تاکید فرمائی تھی کہ جب مسلمانوں کے درمیان فتنہ ہو تو تلوار لکڑی کی بنا لینا آپ چاہیں تو (یہی تلوار لے کر) میں آپ کے ساتھ نکلوں فرمایا: مجھ سے تمہاری اور تمہاری تلوار کی کچھ حاجت نہیں۔

۳۹۶۱: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے قریب فتنے ہوں گے سیاہ تاریک شب کے حصوں کے مانند ان فتنوں میں مرد صبح ایمان کی حالت میں کرے گا تو شام کفر کی حالت میں اور کوئی شام ایمان کی حالت میں کرے گا تو صبح کفر کی حالت میں۔ ان فتنوں میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ (اس وقت) اپنی کمانیں توڑ دینا اور کمانوں کے چلے کاٹ دینا اپنی تلواریں پتھروں پر مار

کر کند کر لینا اگر تم میں سے کسی کے پاس کوئی گھس آئے اور (مارنے لگے) تو وہ سیدنا آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں (ہاتیل اور قاتیل) میں سے بہتر کی طرح ہو جائے۔

۳: ہاتیل نے قاتیل کو مارا نہیں بلکہ کہا کہ اگر تو مجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ اٹھانے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لئے (یا اپنا دفاع کرنے کے لئے) ہاتھ نہ بڑھاؤں گا۔ (مترجم)

۳۹۶۲: حدثنا أبو بکر بن ابی شیبۃ عن ثابت (أو علی

۳۹۶۰: حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدٍ مُؤَدَّبٌ مَسْجِدِ جُرْدَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عُذَيْنَةُ بِنْتُ أَهْبَانَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ هُنَا الْبَصْرَةَ دَخَلَ عَلِيٌّ ابْنَ أَبِي فَقَالَ يَا أَبَا نَسْلَمِ الْإِنْعِيْنِي عَلِيٌّ هُوَ لَاءِ الْقَوْمِ؟ قَالَ بَلَى قَالَ فَدَعَا جَارِيَةَ لَهُ فَقَالَ يَا جَارِيَةُ أَخْرِجِي سَيْفِي قَالَ فَاخْرَجْتُهُ فَسَلَّ مِنْهُ قَدْرَ شِبْرٍ فَاذْهَبِي حَتَّى تَقَالَ أَنْ حَلِيلِي وَأَبْنِ عَمَّتِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيَّ إِذَا كَانَتْ الْفِتْنَةُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فَاتَّخِذِي سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ فَإِنَّ بِنْتُ خَرَجَتْ مَعَكَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيكَ وَلَا فِي سَيْفِكَ.

۳۹۶۱: حدثنا عمران بن موسى الليثي ثنا عبد الوارث بن سعيد ثنا محمد بن حجاج عن عبد الرحمن بن ثروان عن هذيل بن شرحبيل عن ابني موسى الأشعري قال قال رسول الله ﷺ إن بين يدي الساعة فتنا كقطع الليل المظلم يصبح الرجل فيها مؤمنا وينسى كافرا و يمسي مؤمنا و يصبح كافرا القاعد فيها خير من القابم والقائم فيها خير من الماشي والماشي فيها خير من الساعي فكثرُوا قبيلكم وقطعُوا أو تاركم واضربوا بسيفكم الجحارة فإن دخل على احدكم فليكن كخبر بني آدم.

۳۹۶۲: حدثنا أبو بكر بن ابی شیبۃ عن ثابت (أو علی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب فتنہ ہوگا اور افتراق و اختلاف ہوگا جب یہ حالت ہو تو اپنی تلوار لے کر احد پہاڑ پر جانا اور اس پر مارتے رہنا یہاں تک کہ ٹوٹ جائے پھر اپنے گھر بیٹھے رہنا یہاں تک کہ خطا کار ہاتھ یا فیصلہ کن موت تم تک پہنچے فرمایا: یہ حالت آن پہنچی اور میں نے وہی کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

پایہ: جب دو (یا اس سے زیادہ)

مسلمان اپنی تلواریں لے کر آمنے سامنے

ہوں

۳۹۶۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دو مسلمان بھی اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے سامنے آئیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں ہوں گے۔

۳۹۶۴: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان اپنی تلواریں لئے ایک دوسرے کے سامنے آئیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں ہوں گے صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ تو قاتل ہے مقتول کا کیا جرم ہے۔ فرمایا: یہ اپنے ساتھی کو قتل کرنا چاہتا تھا۔

۳۹۶۵: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمانوں میں سے ایک اپنے بھائی پر ہتھیار اٹھائے تو وہ دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں جو نبی ایک دوسرے کو قتل

بن زید بن جعدان . مثل ابو بکر (عن ابی محمد بن مسلمة فقال ان رسول الله ﷺ قال انها ستكون فتنه و فرقة و اختلاف فاذا كان كذلك فأت بسيفك اخذا فاضربه حتى ينقطع ثم اخس في بيتك حتى تاتيک يد خاطئة او مينة فاضية .

فقد فقت و فعلت ما قال رسول الله صلی

الله عليه وسلم .

۱۱ : بَابُ إِذَا التَّمَى

الْمُسْلِمَانِ

بِسَيْفِهِمَا

۳۹۶۳: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَتَا مَبَارَكُ بْنُ سَخِيمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ التَّمَى بِأَسْيَافِهِمَا إِلَّا كَانَ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ .

۳۹۶۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانَ تَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيّ وَ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا التَّمَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفِهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ إِذَا قُتِلَ صَاحِبُهُ .

۳۹۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَا أَحَدَهُمَا عَلَى أُخِيهِ السَّلَاحَ فَهَمَا عَلَى جُرْفٍ جَهَنَّمَ فَإِذَا قُتِلَ أَحَدُهُمَا

صاحبة دخلها جميعا .
 کرے گا دونوں ہی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے۔

۳۹۶۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ
 عَبْدِ الْحَكَمِ السُّدُوسِيِّ ثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي
 إِسْمَاعِيلَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةُ عِنْدَ
 اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ أَذْهَبَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ .
 حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں
 سب سے بدترین مقام اللہ کے یہاں اس بندہ کا ہے جو
 اپنی آخرت دوسرے کی دنیا کی خاطر برباد کرے۔

خلاصۃ الباب ☆ البتہ اگر ایک حملہ آور ہو اور دوسرا محض اپنا دفاع کر رہا ہو حملہ آور کو قتل نہ کرنا چاہتا ہو لیکن
 دفاع کرتے میں حملہ آور اس کے ہاتھوں قتل ہو جائے تو مدافع کے لئے یہ وعید نہیں ہے۔

باب: فتنہ میں زبان رو کے رکھنا

۱۲: بَابُ كَيْفِ اللِّسَانِ فِي الْفِتْنَةِ

۳۹۶۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ ثَنَا حَمَّادُ
 بْنُ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثِ بْنِ عَطَاوَيْسٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَمِينٍ كُوشٍ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَكُونُ فِتْنَةٌ
 تَسْتَبْطِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا الشَّدْمُنُ
 وَقَعِ السَّيْفِ .
 حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے
 ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فتنہ ایسا
 ہوگا جو تمام عرب کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا اس میں
 قتل ہونے والے دوزخ میں جائیں گے اس زبان
 (سے بات) تلواری کی ضرب سے زیادہ سخت ہوگی۔

۳۹۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ
 ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ
 عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّكُمْ وَالْفِتْنُ فَإِنَّ اللِّسَانَ فِيهَا
 مِثْلُ وَقَعِ السَّيْفِ .
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فتنوں سے بہت
 بچنا اس لئے کہ فتنوں میں زبان (سے بات) تلواری کی
 ضرب کی مانند ہوگی۔

۳۹۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ
 ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عُلْقَمَةَ بْنِ
 وَقَاصٍ قَالَ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ لَهُ شَرَفٌ فَقَالَ لَهُ عُلْقَمَةُ إِنَّ لَكَ
 رَحِمًا وَإِنَّ لَكَ حَقًّا وَإِنِّي رَأَيْتُكَ تَدْخُلُ عَلَى هَؤُلَاءِ
 الْأَمْرَاءِ وَتَتَكَلَّمُ عِنْدَهُمْ بِمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَتَكَلَّمَ بِهِ وَإِنِّي
 سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمَدَنِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ
 اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ
 بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَّغَتْ
 حضرت علقمہ بن وقاص کے پاس سے ایک مرد
 گزر رہا جو صاحب شرف تھا حضرت علقمہ نے اس سے کہا
 تمہارے ساتھ قرابت ہے اور تمہارا میرے اوپر حق
 ہے اور میں نے دیکھا کہ تم ان حکام کے پاس جاتے ہو
 اور جو اللہ چاہتا ہے گفتگو کرتے ہو اور میں نے صحابی
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال بن حارث مزی
 رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا: تم میں سے ایک اللہ کی خوشنودی کی ایک

فِي كُتُبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَعَارِضُ مَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنْ
أَحَدُكُمْ لِيَتَكَلَّمَ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ مَا يَطْنُ أَنْ تَبْلُغَ مَا
بَلَغَتْ فِي كُتُبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَةُ الْيَوْمِ
يَلْقَاهُ قَالَ عَلِيٌّ فَانظُرُوا وَيَحْكُ مَا دَانَ نَفْسًا وَمَاذَا
تَكَلَّمْتُمْ بِهِ فَرُبَّ كَلَامٍ (قَدْ) مَعْنَى أَنْ اتَّكَلَّمْتُمْ بِهِ مَا سَمِعْتُمْ
مِنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ.

پہنچے گی اللہ عزوجل اس بات کی وجہ سے قیامت تک کے لئے اپنی ناراضگی اس کے حق میں لکھ دیتے ہیں۔ حضرت علقمہ نے فرمایا: نادان غور کیا کرو کہ تم کیا گفتگو کرتے ہو اور کون سی بات کہتے ہو میں بہت سی باتیں کرنا چاہتا ہوں لیکن بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے سنی ہوئی حدیث مجھے وہ باتیں کہنے سے مانع ہو جاتی ہے۔

۳۹۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ الضَّيْدُ لَانِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ
الرَّقِّيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلْمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سَلْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِنَّ الرَّجُلَ لِيَتَكَلَّمَ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا
يُرَى بِهَا نَاسًا فَيَهْوَى بِهَا فِي نَارٍ جَهَنَّمَ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

۳۹۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اللہ کی ناراضگی کی کوئی بات کر بیٹھتا ہے اس میں کچھ حرم بھی نہیں سمجھتا حالانکہ اس کی وجہ سے وہ دوزخ کی آگ میں ستر برس گرے گا۔

۳۹۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ ابْنِ حَصِينٍ
عَنْ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُتْلُ خَيْرًا أَوْ
الْيَسْكَتِ.

۳۹۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھے اسے چاہئے کہ بھلائی کی بات کہے یا خاموش رہے۔

۳۹۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَيْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ ابْنِ مَاعِزٍ الْغَامِرِيِّ أَنَّ سَفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيَّ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدَّثَنِي بِأَمْرٍ اعْتَصَمَ بِهِ قَالَ قَالَ
رَبِّي اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَمْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَكْثَرَ مَا تَخَافُ
عَلَيَّ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ
ثُمَّ قَالَ هَذَا.

۳۹۷۲: حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے ایسی بات بتائیے کہ مضبوطی سے تھامے رکھوں فرمایا: یہ میرا پروردگار اللہ ہے پھر اس پر استقامت اختیار کرو۔ میں نے عرض کیا آپ کو میرے متعلق سب سے زیادہ کس چیز سے اندیشہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا: اس سے۔

۳۹۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

۳۹۷۳: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

کہ میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ایک روز میں آپ کے قریب ہوا ہم چل رہے تھے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے ایسے عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کرادے اور دوزخ سے دور کر دے۔ فرمایا تم نے بہت عظیم اور اہم بات پوچھی ہے اور جس کے لئے اللہ آسان فرمادیں یہ اس کے لئے بہت آسان بھی ہے تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرو نماز کا اہتمام کرو زکوٰۃ ادا کرو اور بیت اللہ کا حج کرو پھر فرمایا: میں تمہیں بھلائی کے دروازے نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ خطاؤں (کی آگ) کو ایسے بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے اور درمیان شب کی نماز (بہت بڑی نیکی ہے) پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: تَجَافَى جُنُوبَهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ سَعَى جِزَاءٍ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ تک۔ پھر فرمایا: سب باتوں کی اصل اور سب سے اہم اور

سب سے بلند کام نہ بتاؤں؟ وہ (اللہ کے حکم کو بلند کرنے اور کفر کا زور توڑنے کے لئے) کافروں سے لڑنا ہے پھر فرمایا: میں تمہیں ان سب کاموں کی بنیاد نہ بتاؤں میں نے عرض کیا ضرور بتلائیے آپ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا اس کو روک رکھو میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی جو گفتگو ہم کرتے ہیں اس پر بھی کیا مواخذہ ہوگا؟ فرمایا: اے معاذ لوگوں کو اوندھے منہ دوزخ میں گرانے کا باعث صرف ان کی زبان کی کھیٹیاں (گفتگو) ہی تو ہوگی۔

۳۹۷۴: ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا کلام اس کیلئے وبال ہے اس کے حق میں بھلا نہیں سوائے نیکی کا حکم برائی سے روکنا اور اللہ عزوجل کی یاد کے۔

۳۹۷۵: حضرت ابو الشعثاء فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت ابن عمر سے عرض کیا کہ ہم اپنے حکام کے پاس جا کر بات

بُن مَعَاذٍ عَنِ مَعْمَرٍ عَنِ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنِ أَبِي وَائِلٍ عَنِ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِينًا مَدًا وَنَحْنُ نَسِيرٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ عَظِيمًا وَ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيَّ مِنْ بَشَرَةٍ اللَّهُ عَلَيْهِ تَعَبُدُ اللَّهُ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ تُقِيمُ الصَّلَاةَ وَ تُؤْتِي الزَّكَاةَ وَ تَصُومُ رَمَضَانَ وَ تَحِجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ لَا أَذْكَكَ عَلَى ابْوَابِ الْخَيْرِ؟ الصَّوْمُ جَنَّةٌ وَ الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ النَّارَ الْمَاءُ وَ الصَّلَاةُ الرَّجُلُ فِي جُوفِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَرَأَ تَجَافَى جُنُوبَهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتَّى بَلَغَ جِزَاءَهُ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ثُمَّ قَالَ الْاُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَ غَمُودِهِ وَ زُرُورَةِ سَنَامِ الْجِهَادِ ثُمَّ قَالَ الْاُخْبِرُكَ بِمَلَاكٍ ذَالِكِ كَلِمَةٍ فَقُلْتُ بَلَى فَاحْذِ بِلِسَانِهِ فَقَالَ تَكْفَى عَلَيْكَ هَذَا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَ اَنَا الْمُوَاخِدُونَ بِمَا تَكَلَّمُ بِهِ قَالَ تَكَلَّمْتَ أُمَّكَ يَا مَعَاذُ هَلْ يَكْتُبُ النَّاسُ عَلَيَّ وَ خَوْهِيهِمْ فِي النَّارِ إِلَّا حَصَانَةَ السِّنْتِهِمْ.

۳۹۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ الْمَكِّيُّ قُلْتُ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ حَسَّانَ الْمَخْزُومِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ صَالِحٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَلَامُ بَنِي آدَمَ عَلَيْهِ لَا إِلَهَ إِلَّا الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۹۷۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا خَالِي يَغْلِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ

انا نذکر علی امر ائنا فنقول القول فاذا خر جنا قلنا غیرہ
قال کنا نعد ذالک علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم النفاق.

چیت کرتے ہیں اور جب ہم انکے پاس سے نکل آتے ہیں
تو ان باتوں کے خلاف کہتے ہیں (مثلاً انکے سامنے
تعریف کرنا اور پس پشت مذمت کرنا) فرمایا: رسول اللہ
کے عہد مبارک میں ہم اسے نفاق شمار کرتے تھے۔

۳۹۷۶: حدثنا هشام بن عمار ثنا محمد بن شعيب بن
شاهور ثنا الأوزاعي عن قرة بن عبد الرحمن بن حيوئيل
عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال
رسول الله ﷺ من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه

۳۹۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے
اسلام کی خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ مقصد (کام کی
بات) کو ترک کر دے۔

خاصۃ الباب ☆ ۳۹۷۷: مطلب یہ ہے کہ بات کرنے میں احتیاط کرنی لازم ہے اور بہت غور کے بعد بات کہنی
چاہئے ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ جو منہ میں آیا کہہ دیا فضول گفتگو کرنا والا احمق ہوتا ہے اور اکثر ایسے آدمی کے منہ سے
ایسی بات نکل جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کو بہت ناگوار ہوتی ہے پس وہ شخص ایک بات کی وجہ سے جہنمی ہو جاتا ہے اللہم انی
اعوذ بک من شر لسانی۔ حاصل یہ کہ ان احادیث میں زبان کو بے لگام کرنے سے منع فرمایا ہے۔ حدیث ۳۹۷۲۔
اس حدیث میں استقامت کی فضیلت اور اہمیت بیان فرمائی گئی استقامت ہدایت کا اونچا درجہ ہے جس کو یہ حاصل ہو
جاتا ہے وہ اللہ کا ولی ہو جاتا ہے تو ملائکہ ایسے بندے کو سلام کرتے ہیں اور بشارتیں دیتے ہیں اور من چاہی زندگی ملنے
کے مشورے سناتے ہیں جیسا کہ حم سجدہ میں آیا ہے۔ حدیث ۳۹۷۳: قرآن جائیں معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسی
عمدہ نصیحتیں فرماتی ہیں مجملہ ان میں جہاد ہے جس کو سب عبادات کی سنام (کوبان) اور اس کی جہمی بلندی اور چوٹی قرار
دیا ہے لاریب جہاد میں ہی مسلمانوں کی عزت ہے اور اس کے ذریعہ اسلام کو علوشان حاصل ہوتی پائے افسوس آج
کے مسلمان حکمرانوں نے جہاد کو ترک کر دیا بلکہ جہاد کرنے والوں کو دہشت گرد کے نام سے مشہور کر دیا ہے۔
حدیث ۳۹۷۶: ابن ابی زید فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ان احادیث سے ہے جو تمام اخلاق کی اصل ہے اور تمام
بھلائیوں کی جڑ ہیں دوسری حدیث یہ ہے کہ تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ جو اپنے لئے چاہتا ہے وہی
مسلمان بھائی کے پلئے بھی پسند کرے۔ تیسری یہ حدیث کہ جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر رکھتا ہو وہ نیک بات کہے یا خاموش
رہے ان دونوں کو شیخین نے تخریج کیا ہے اور چوتھی یہ حدیث ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا
مجھے وصیت فرمائیے آپ نے فرمایا (بلا وجہ) طیش میں مت آیا کر پھر پوچھا پھر یہی فرمایا۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا
فرمادیں۔ آمین (ابوداؤد)

۱۳ : بَابُ الْعُزْلَةِ

بَابُ: گوشہ نشینی

۳۹۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ ابْنِ حَازِمٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ يَعْقَبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرِ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ مَعَايِشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمِيسِكٌ بَعْتَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَطِيرُ عَلَيَّ مِنْتَهُ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَرْعَةً طَارَ عَلَيْهِ إِلَيْهَا يَتَّبِعِي الْمَوْتَ أَوْ الْقَتْلَ مِظَانَهُ وَرَجُلٌ فِي غَنِيمَةٍ فِي رَأْسِ شَعْفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعَافِ أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ

۳۹۷۷: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: لوگوں میں بہترین زندگی اس مرد کی ہے جو راہِ خدا میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہو اور اس کی پشت پر اڑتا پھرے جب بھی گھبراہٹ یا خوف کی آواز سے اڑ کر اس تک پہنچے شہادت کی موت یا کفار کو قتل کی تلاش میں ایسے مواقع کی تاک رکھے اور ایک وہ مرد بھی جو اپنی چند بکریاں لئے کسی پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی وادی میں ہو نماز قائم کرے زکوٰۃ ادا کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں مشغول رہے یہاں تک کہ اسے موت آجائے اور لوگوں کے متعلق بھلا ہی سوچتا رہا۔

۳۹۷۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ثَنَا الزُّبَيْدِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ مُجَاهِدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ امْرُؤٌ فِي شُعْبٍ مِنَ الشَّعَابِ يَعْبُدُ اللَّهَ غَرَّوَجَلٌ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ.

۳۹۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کونسا انسان افضل ہے؟ فرمایا: راہِ خدا میں لڑنے والا اپنی جان اور اپنے مال کے ذریعہ۔ عرض کیا اس کے بعد کون افضل ہے؟ فرمایا: اسکے بعد وہ مرد جو کسی گھاٹی میں رہے اور اللہ عزوجل کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے مامون رکھے۔

۳۹۷۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ ابْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي نَسْرُ بْنُ غَيْبِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ حَدِيثَهُ بَنَ الْيَمَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكُونُ دُعَاةَ عَلِيٍّ أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَدْ فُؤَهُ فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَفَهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ قَوْمٌ مِنْ جِلْدَتِنَا يَتَكَلَّمُونَ بِاللِّسَانِ قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَتْرُكُنِي ذَالِكَ قَالَ فَالْتَزِمْ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ فَإِنَّ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ

۳۹۷۹: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم دروازوں پر بلانے والے ہوں گے جو ان کی بات مانے گا اسے دوزخ میں ڈال دیں گے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ان کی پہچان ہمیں بتا دیجئے فرمایا: وہ (شکل و صورت و رنگ و روپ میں ہماری طرح ہوں گے ہماری زبانوں میں گفتگو کریں گے میں نے عرض کیا اگر وہ زمانہ اور حالات) مجھ پر آئیں تو مجھے آپ کیا

فَاعْتَزِلْ بِلْكَ الْفَرَقِ كُلِّهَا وَ لَوْ اَنْ تَعْضُ بِاصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يَذْرَكَكَ الْمَوْتُ وَ اَنْتَ كَذَلِكَ .

امر فرماتے ہیں؟ فرمایا: مسلمانوں کی جماعت اور ان کے حکمران کا ساتھ دینا اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت

(جمیعت) نہ ہو اور نہ ہی (صحیح اور شرع کے موافق) امام و حکمران ہو تو ان تمام جماعتوں سے الگ تھلگ رہنا اگرچہ تم کسی درخت کی جڑ چباؤ (بھوک کی وجہ) حتیٰ کہ تمہیں اسی حالت میں موت آ جائے۔

۳۹۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفْرُؤُ بِذِيهِ مِنَ الْفِتَنِ .

۳۹۸۰: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب مسلمان کا بہترین مال کچھ بکریاں ہوں گی جنہیں وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارانی مقامات (چراگا ہوں) کا رخ کرے گا فتنوں سے اپنا دین بچانے کے لئے بے قرار (بھاگتا) رہے گا۔

۳۹۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازِيُّ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُرَيْطٍ عَنْ حُرَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَكُونُ فِتْنٌ عَلَىٰ أُولَٰئِكَ ذُعَاةٌ إِلَى النَّارِ فَإِنْ تَمُوتَ وَ اَنْتَ عَاضٌّ عَلَىٰ جَذَلِ شَجَرَةٍ خَرُّ لَكَ مِنْ اَنْ تَتَّبِعَ احَدًا مِنْهُمْ .

۳۹۸۱: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ فتنے ہوں گے ان کے دروازوں پر جہنم کی طرف بلانے والے ہوں گے اگر تمہاری موت اس حالت میں آئیگی تم کسی درخت کی جڑ چبا رہے ہو یہ تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ ان فتنوں میں سے کسی ایک کی پیروی کرو۔

۳۹۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمَضْرِيُّ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ الْخُبَرِيِّ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ . اَنْ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ حُجْرٍ مَرَّتَيْنِ .

۳۹۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن ایک بل سے دو بار نہیں ڈسا جاتا۔

۳۹۸۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ثَنَا زَمْعَةُ بْنُ ضَالِحٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ حُجْرٍ مَرَّتَيْنِ .

۳۹۸۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن ایک بل سے دو بار نہیں ڈسا جاتا۔

خلاصۃ الباب ☆ علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ عزلت (تنہائی) اور گوشہ نشینی افضل ہے یا لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہنا افضل ہے۔ اکثر علماء فرماتے ہیں کہ مل جل کر رہنا افضل ہے بشرطیکہ فتنوں سے بچ سکے۔ اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ عزلت (گوشہ نشینی) افضل ہے۔ تیسرا مذہب یہ ہے کہ فتنہ اور فساد کے زمانہ میں تنہائی افضل ہے اور تقویٰ اور

سلامت کے زمانہ میں اختلاط (مل جل کر رہنا) افضل ہے واقعی آج کا دور فتنوں کا ہے نماز جمعہ و عیدین و جنازہ میں شمولیت اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے ہوئے عزت (تہائی) اختیار کرنا افضل ہے۔ حاصل یہ ہے کہ زیادہ میل جول نہ رکھنا ہی افضل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۴: بَابُ الْوُقُوفِ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ

بَابُ: مُشْتَبِهٌ أُمُورٌ سِرٌّ جَانَا

۳۹۸۴: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ السُّبَارِكِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ عَلَى الْمُبِيرِ وَهُوَ بِأَضْبَعِيهِ إِلَى أَدْنِيحٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ الدِّينَ وَ عَرَضَهُ وَ مَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي حَوْلَ الْحَمَى يُؤَشِكُ أَنْ يَزُتَعَ فِيهِ آلا وَ إِنْ لِكُلِّ مَلِكٍ حَمَى آلا وَ إِنْ حَمَى اللَّهُ مَحَارِمَ آلا وَ إِنْ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةٌ إِذَا صَلَّحْتَ صَلَّحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَ إِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ آلا وَ هِيَ الْقَلْبُ.

۳۹۸۴: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے منبر پر اپنی دو انگلیاں کانوں کے قریب کر کے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جن سے بہت سے لوگ نادانگہ ہیں سو جو مشتبہ امور سے بچتا رہا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت کو پاک رکھا اور جو مشتبہ امور میں مبتلا ہو گیا وہ (رفتہ رفتہ) حرام میں مبتلا ہو جائے گا جیسے سرکاری چراگاہ کے ارد گرد جانور چرانے والا قریب ہے کہ سرکاری چراگاہ میں بھی چرانے لگے غور سے سنو ہر بادشاہ کی مخصوص چراگاہ ہوتی ہے اور غور سے سن لو کہ اللہ کی چراگاہ

(جس میں داخلہ منع ہے) اس کے حرام کردہ امور ہیں (جو اس کے ارد گرد مشتبہ امور میں مبتلا ہو گا وہ ان محرمات میں بھی مبتلا ہو سکتا ہے) غور سے سنو جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب یہ صحیح ہو جائے تو تمام بدن صحیح ہو جاتا ہے اور جب اس میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو تمام بدن میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے غور سے سنو گوشت کا یہ ٹکڑا دل ہے۔

۳۹۸۵: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مُسْعَدَةَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْمُغَلِّسِيِّ بْنِ زِيَادٍ عَنِ مُعَاوِيَةَ ابْنِ قُرَّةَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرَجِ كَهَجْرَةِ الْبَيْتِ.

۳۹۸۵: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خونریزی (اور فتنہ و فساد) میں عبادت کرتے رہنا میری طرف ہجرت کرنے کی مانند ہے۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ مشتبہ کاموں میں ہمیشہ بچے رہنا یہی تقویٰ ہے اور حدیث کے آخری جزو میں دل کی درستگی اور خرابی کی اہمیت بیان فرمائی کہ دل سارے اعضاء رئیس ہے اگر یہ درست ہے تو سارے اعضاء درست ہیں اور اگر اس میں فساد آ گیا ہے تو تمام بدن میں فساد پھیل جائے گا اس واسطے مشائخ دل کی اصلاح کی طرف بہت توجہ فرماتے ہیں۔

۱۵ : بَابُ بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا

پاؤ: ابتداء میں اسلام بیگانہ تھا

۳۹۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابتداء میں اسلام اجنبی (مسافر کی مانند غیر معروف) تھا اور عنقریب پھر غیر معروف ہو جائے گا پس خوشخبری ہے بیگانہ بن کر رہنے والوں کے لئے۔

۳۹۸۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْنِ ابْرَهِيمَ وَيَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدِ بْنِ كَابِبٍ وَ سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا ثَنَا مُرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ حَازِمٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ.

لُك: غریب کا معنی انوکھا اجنبی غیر معروف ہے۔ اسی لئے مسافر کو غریب کہتے ہیں۔ ارشاد نبوی ہے: کن فی الدنيا كانك غریب او عابرو سبیل دنیا میں مسافر بلکہ راہ گزر کی مانند رہو۔ مشکوٰۃ شریف بحوالہ ترمذی میں اس روایت کے بعد آخر میں ہے: فطوبی للغرباء وهم الذين يصلحون ما افر الناس من بعدى من سنتى آج یہی حالت ہے بدعات اور خرافات کی وجہ سے اصلی اسلام بالکل انوکھا معلوم ہوتا ہے لوگ اصل اسلام سے واقف نہیں بے دینی کو دین سمجھے ہیں جیسے ابتداء میں لوگ اسلام سے واقف نہ تھے۔ اس کا ترجمہ غریب نادار فقیر محتاج کرنا عربی لغت کے اعتبار سے بھی درست نہیں اور مذکورہ روایت کی وجہ سے بھی پھر ابتداء اسلام میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور دیگر اہل ثروت نے بھی تو اسلام قبول کیا تھا۔ (مترجم)

۳۹۸۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام ابتداء میں بیگانہ تھا اور عنقریب پھر بیگانہ ہو جائے گا سو خوشخبری ہے بیگانوں کے لئے۔

۳۹۸۷: حَدَّثَنَا خُرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ ثَنَا نَاعِمُ بْنُ الْحَارِثِ وَ بَنُ لَهَيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ ابْنِ حَبِيبٍ عَنْ سَنَانِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْإِسْلَامُ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا لِلْغُرَبَاءِ.

۳۹۸۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام ابتداء میں بیگانہ تھا اور عنقریب بیگانہ ہو جائے گا سو خوشخبری ہے بیگانوں کے لئے لوگوں نے عرض کیا کہ بیگانوں سے کون مراد ہیں فرمایا: جو قبیلہ سے نکال دیئے جائیں۔

۳۹۸۸: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ. قَالَ قَيْلٌ وَ مِنَ الْغُرَبَاءِ قَالَ النَّزَاعُ مِنَ الْقَبَائِلِ.

پاؤ: فتنوں سے سلامتی کی امید کس کے

۱۶ : بَابُ مَنْ تُرْجَى لَهُ السَّلَامَةُ

متعلق کی جاسکتی ہے

مِنَ الْفِتَنِ

۳۹۸۹: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک روز مسجد

۳۹۸۹: حَدَّثَنَا خُرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ

اخیرنی ابن لہیعۃ عن عیسیٰ بن عبد الرحمن عن زید بن اسلم عن ابیہ عن عمر بن الخطاب انہ خرج یوما الی مسجد رسول اللہ ﷺ فوجد معاذ بن جبل قاعدا عند قبر النبی ﷺ یبکی فقال ایکیک؟ قال یتکینی شیء سمعته من رسول اللہ ﷺ یقول ان ینیر الریاء شرک وان من عادی لله ولیا فقد بارز الله بالمحاربة ان الله یحب الأبرار الأتقیاء الأخفیاء الذین اذا غابوا لم یفتقدوا وان حضروا لم یندعوا و لم یعرفوا قلوبہم مضایح الہدی یخرجون من کل غیراء مظلمة۔

نبوی کی طرف تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر، بارک کے پاس بیٹھے رو رہے ہیں فرمایا کیوں رو رہے ہو؟ میں نے ایک بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اس کی وجہ سے رو رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تھوڑی سی ریاکاری بھی شرک ہے اور جو اللہ کے کسی ولی (متع شریعت عامل بالسنۃ) سے دشمنی کرے اس نے اللہ کو جنگ میں مقابلہ کے لئے پکارا اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو جو نیک و فرماں بردار ہیں متقی و

پرہیزگار ہیں اور گم نام و پوشیدہ رہتے ہیں کہ اگر غائب ہو تو ان کی تلاش نہ کی جائے حاضر ہوں تو آؤ بھگت نہ کی جائے (ان کو بلایا نہ جائے) اور پہچانے نہ جائیں (کہ فلاں صاحب ہیں) ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں وہ ہر تاریک فتنہ سے صاف بے غبار نکل جائیں گے۔

۳۹۹۰: حدثنا ہشام بن عمار ثنا عبد العزیز بن محمد الدراوردی ثنا زید بن اسلم عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ الناس کما بل مائة لا تکاد تجد فیہا راحلة۔

۳۹۹۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کی حالت ایسی ہے جیسے سواونت مگر سواری کے قابل ایک بھی نہیں (سب بے کار)۔

خلاصۃ الباب ☆ ۳۹۸۹: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے دشمنی رکھنا اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنے کے مترادف ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کچھ لوگ جو بظاہر امراء اور دنیا داروں کی نظروں میں ذلیل معلوم ہوتے ہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بہت معزز و محترم ہیں۔

باب: اُمتوں کا فرقوں میں بٹ جانا

۳۹۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود اکہتر فرقوں میں بٹے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی۔

۳۹۹۲: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۷: باب افتراق الامم

۳۹۹۱: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا محمد بن بشر ثنا محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ تفرقت الیہود علی احدى و سبعین فرقة و تفرقت امتی علی ثلاث و سبعین فرقة۔

۳۹۹۲: حدثنا عمرو بن عثمان بن سعید بن کثیر بن

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود کے اکہتر فرقے ہوئے ان میں ایک جنتی ہے اور ستر دوزخی ہیں اور نصاریٰ کے بہتر فرقے ہوئے ان میں اکہتر دوزخی ہیں اور ایک جنت میں جائے گا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے میری امت کے بہتر فرقے ہوں گے ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور بہتر دوزخی ہوں گے۔ کسی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! جنتی کون ہوں گے؟ فرمایا: الجماعۃ۔

۳۹۹۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کے اکہتر فرقے ہوئے اور میری امت کے بہتر فرقے ہوں گے سب کے سب دوزخی ہوں گے سوائے ایک کے اور وہ ایک الجماعۃ ہے۔

۳۹۹۴: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: ضرورت تم اپنے سے پہلے کے لوگوں کی پیروی کرو گے باع در باع (دونوں ہاتھوں کی لمبائی) ہاتھ در ہاتھ اور بالشت در بالشت حتیٰ کہ اگر وہ کسی گاوہ کے بل میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی داخل ہو جاؤ گے صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہود و نصاریٰ (کی پیروی کریں گے) فرمایا تو اور کس کی؟

دینار الجھمی ثنا عبّاد بن یوسف ثنا صفوان بن عمرو عن راشد بن سعد عن عوف بن مالک قال قال رسول اللہ ﷺ افرقت الیہود علی احدى و سبعین فرقة فواحدة فی الجنة و سبعون فی النار و افرقت النصارى علی ثنتین و سبعین فرقة فاحدی و سبعون فی النار و احدة فی الجنة و الذی نفس محمد بیده لتفرقن امتی علی ثلاث و سبعین فرقة و احدة فی الجنة و ثنتان و سبعون فی النار قیل یا رسول اللہ من ہم قال الجماعۃ۔

۳۹۹۳: حدیثنا ہشام بن عمّار ثنا الولید بن مسلم ثنا ابو عمرو و ثنا قتادة عن انس ابن مالک قال قال رسول اللہ ﷺ ان بنی اسرائیل افرقت علی احدى و سبعین فرقة و ان امتی ستفرق علی ثنتین و سبعین فرقة کلہا فی النار الا واحدة و ہی الجماعۃ۔

۳۹۹۴: حدیثنا ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا یزید ابن ہارون عن محمد بن عمرو و عن ابی سلمة عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتبعن سنة من کان قبلكم باعاً بباع و ذراعاً بذراع و شبراً بشبر حتی لو دخلوا فی جنح صیّب لدخلتم فیہ قالوا یا رسول اللہ الیہود و النصارى ؟ قال فن اذا؟

خلاصۃ الباب جماعت سے مراد صحابہ کرام ہیں کیونکہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ سائل نے پوچھا وہ ناجی فرقہ کونسا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انا تالیہ و اصحابی یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے طریقہ پر چلنے والا فرقہ ناجی ہے باقی تمام فرقے ضالہ ہیں۔ باقی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اور متکلمین کے کے گردہ اشاء اور ماتریدیہ وغیرہم سب حق پر ہیں اور اہل سنت و الجماعۃ میں جو شخص ان کو یہود و نصاریٰ کے ساتھ شامل کرتا ہے وہ غلطی پر ہے۔

۱۸ : بَابُ فِتْنَةِ الْمَالِ

بَابُ: مال کا فتنہ

۳۹۹۵: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ خَمَادٍ الْمِصْرِيُّ أَنبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ إِلَّا مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّهَا النَّبِيُّ الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ وَهَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ أَوْ خَيْرٌ هُوَ أَوْ كَلُّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبْطًا أَوْ يَلْمُ إِلَّا أَكَلَةَ الْخَضِرَاءِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ (اهْتَدَدَتْ) خَاصِرٌ تَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسُ فَنِطَّتْ وَبَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَتْ فَعَادَتْ فَأَكَلَتْ فَمَنْ يَأْخُذُ مَا لَا بِحَقِّهِ يُبَارِكْ لَهُ وَمَنْ يَأْخُذُ مَا لَا بِغَيْرِ حَقِّهِ فَمِثْلُهُ كَمِثْلِ الَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ.

۳۹۹۵: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا پھر فرمایا: اے لوگو خدا کی قسم مجھے تمہاری بابت کسی چیز سے اتنا اندیشہ نہیں جتنا دنیا کی رعنائیوں سے جو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے نکالیں گے۔ ایک مرد نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا خیر (مثلاً مال) بھی باعث شربتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر تو خاموش رہے پھر فرمایا کیا کہا کہ خیر باعث شربتی کیسے بنے گی؟ فرمایا: خیر تو باعث خیر ہی بنتی ہے دیکھو۔ برسات جو آگاتی ہے وہ خیر ہے یا نہیں لیکن وہ مار ڈالتی ہے (جانور کو) پیٹ پھلا کر یا تھم کو بوجہ بد ہضمی کے یا قریب المرگ کر دیتی ہے مگر جو جانور خضر (ایک عام سی قسم کا چارہ) کھاتا ہے اور اس کی کھوکھیں بھر جاتی ہیں تو

سورج کے بالمقابل ہو کر پتلا پاخانہ کرتا ہے پیشاب کرتا ہے اور جگالی کرتا ہے۔ جب وہ (پہلا کھانا) ہضم ہو جائے پھر دوبارہ کھانے آتا ہے۔ یعنی جو کوئی مال اپنے حق کے مطابق حاصل کرے گا اس کو برکت ہوگی اور جو کوئی ناحق حاصل کرے تو اس کو کبھی برکت نہ ہوگی۔ اسکی مثال (اس شخص کی سی) ہے کہ کھائے جائے پر (کبھی) سیر نہ ہو۔

۳۹۹۶: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ سَوَادٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَنبَانَا عُمَرُو بْنُ الْخَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ يَزِيدَ ابْنَ زُبَايْحٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا فَتَحْتَ عَلَيْكُمْ خَزَائِنَ فَارِسَ وَالرُّومِ أَيْ قَوْمِ انْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ تَقُولُ كَمَا أَمَرْنَا اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ تَتَبَاغَضُونَ ثُمَّ تَتَخَاسَدُونَ ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُونَ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ثُمَّ تَتَطَلَّقُونَ فِي

۳۹۹۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب فارس اور روم کے خزانوں پر تمہیں فتح ملے گی تو تم کون سی قوم بن جاؤ گے؟ (کیا کہو گے) عبدالرحمن بن عوف نے عرض کیا ہم وہی کہیں گے جو اللہ اور اسکے رسول نے ہمیں امر فرمایا۔ رسول اللہ نے فرمایا اور کچھ نہ کہو گے؟ ایک دوسرے کے مال میں رغبت کرو گے پھر ایک دوسرے سے حسد کرو گے پھر ایک دوسرے کی طرف پشت پھیرو

گے پھر ایک دوسرے سے دشمنی رکھو گے یا ایسی ہی کوئی بات فرمائی پھر مسکین مہاجرین کے پاس جاؤ گے۔

۳۹۹۷: حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ جو بنو عامر بن لوی کے حلیف تھے اور بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے ان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح کو بحرین بھیجا کہ جزیہ وصول کر کے لائیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بحرین سے صلح کر کے حضرت علاء بن حضرمی کو ان کا امیر مقرر فرمایا تھا۔ چنانچہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بحرین سے (جزیہ کا) مال وصول کر کے لائے تو انصار کو ان کی آمد کی اطلاع ہوئی سب (ذور محلوں والے بھی) نماز فجر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر واپس ہوئے تو یہ لوگ سامنے آ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھ کر مسکرائے پھر فرمایا: میرا خیال ہے کہ تم نے سنا کہ ابو عبیدہ بحرین سے کچھ لائے ہیں۔ عرض کیا جی ہاں اے اللہ کے رسول۔ فرمایا: خوش ہو جاؤ اور امید رکھو اس چیز کی جس سے تمہیں خوشی ہوگی اللہ کی قسم مجھے تمہارے متعلق فقر سے کچھ خوف و خطرہ نہیں لیکن مجھے یہ

خطرہ ہے کہ دنیا تم پر اسی طرح کشادہ کر دی جائے جس طرح تم سے پہلوں پر کشادہ کی گئی پھر تم بھی اس میں ایک دوسرے سے بڑھ کر رغب کرو جیسے انہوں نے ایک دوسرے سے بڑھ کر دنیا میں رغبت کی تو دنیا تمہیں بھی ہلاک (نہ) کر ڈالے جیسے اس نے ان کو ہلاک کر دیا۔

باب: عورتوں کا فتنہ

۳۹۹۸: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے

مساکنین المهاجرین فتجعلون بغضهم علی رقاب بعض.

۳۹۹۷: حدثنا يونس بن عبد الأعلى المصري اخبرني ابن وهب اخبرني يونس عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير ان المسوزين مخزومة اخبره عن عمرو بن عوف وهو حليف بني عامر بن لؤي و ان شهيد بذرا مع رسول الله ﷺ ان رسول الله ﷺ بعث ابا عبدة بن الجراح الي البحرين ياتي بحزبتها و كان النبي ﷺ هو صالح اهل البحرين و امر عليهم الغلاء بن الحضرمي فقدم ابو عبدة بمال من البحرين فسمعت الانصار بقذوم ابني عبدة بمال من البحرين فسمعت الانصار بقذوم ابني عبدة افوا صلاة الفجر مع رسول الله ﷺ انصرف فتعريضوا له فتبسم رسول الله ﷺ حين رااهم ثم قال اظنكم سمعتم ان ابا عبدة قدم بشيء من البحرين قالوا اجل يا رسول الله قال ابشروا و املوا ما يسروكم فوالله ما الفقرا اخشى عليكم و لكني اخشى عليكم ان تبسط الدنيا عليكم و لكني اخشى عليكم ان تبسط الدنيا عليكم كما بسطت على من كان قبلكم فتافسوها كما تافسوها فتهلككم كما اهلكتهم.

۱۹: باب فتنة النساء

۳۹۹۸: حدثنا بشر بن هلال الصواف ثنا عبد الوارث بن سعيد عن سليمان التيمي ح و حدثنا عمرو بن رافع ثنا

بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ ضرر رساں فتنہ کوئی نہیں چھوڑ رہا۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارِكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ
النَّهْدِيِّ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا
ادْعُ بَعْدِي فَتْنَةٌ أَضْرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ.

۳۹۹۹: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر صبح دو فرشتے پکارتے ہیں: عورتوں مردوں کیلئے ہلاکت و بربادی ہیں عورتوں مردوں کے لئے ہلاکت و بربادی ہیں۔

۳۹۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ نَسَا وَكَيْعُ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ مُضَنَّبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ صَبَاحٍ إِلَّا وَ مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ وَنِيلَ لِلرِّجَالِ
مِنَ النِّسَاءِ وَ نِيلَ لِلنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ.

۳: من بیانیہ ہے اور النساء و نیل کا بیان ہے کما فی قولہ علیہ السلام و نیل للاعقاب من النار. (ترجمہ)

۴۰۰۰: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور خطبہ میں یہ بھی فرمایا: دنیا سرسبز و شیریں ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا میں حاکم بنانے والے ہیں پھر دیکھیں گے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو غور سے سنو دنیا سے بچتے رہنا اور عورتوں سے بچتے رہنا۔

۴۰۰۰: حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ
زَيْدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جَدْعَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيْبًا
فَكَانَ فِيمَا قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ خُلُوةٌ. وَإِنَّ اللَّهَ
مُنْتَخِلُكُمْ فِيهَا فَنَاطِرٌ كَيْفَ تَعْلَمُونَ إِلَّا فَاتَقُوا الدُّنْيَا
وَ اتَّقُوا النِّسَاءَ.

۴۰۰۱: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ قبیلہ مزنیہ کی ایک عورت مسجد میں بناؤ سنگھار کر کے داخل ہوئی تو نبی نے فرمایا: اے لوگو اپنے عورتوں کو بناؤ سنگھار کرنے سے اور مسجد میں ناز و نخرہ سے چلنے سے منع کرو کیونکہ بنی اسرائیل پر لعنت نہیں آئی تا آنکہ ان کی عورتیں زیب و زینت کا لباس پہن کر مسجدوں میں ناز و نخروں سے آنے لگیں۔

۴۰۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ غُلَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مُوسَى ابْنِ عَبْدِ
عَنْ دَاوُدَ بْنِ مَذْرُوبٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهَا النَّاسُ انْتَهَوْا نِسَاءَكُمْ عَنْ لُبْسِ
الزَّيْنَةِ وَ تَبَخُّرِ فِي الْمَسْجِدِ فَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمْ
يُلْعَنُوا حَتَّى لَبَسَ نِسَاؤُهُمُ الزَّيْنَةَ وَ تَبَخُّرُوا فِي
الْمَسَاجِدِ.

۴۰۰۲: حضرت ابو ہریرہ کے سامنے ایک عورت آئی جو خوشبو لگا کر مسجد جا رہی تھی فرمانے لگے: اے اللہ حبار کی بندی کہاں جا رہی ہو؟ کہنے لگی مسجد۔ فرمایا: مسجد

۴۰۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ
غَيْبَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مَوْلَى أَبِي رَهْمٍ (وَ اسْمُهُ غَبِيْدٌ) أَنَّ
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَقِيَ امْرَأَةً مُتَطَيِّبَةً تُرِيدُ

السجدة فقال يا امة الجبار اين تريدين قالت
التسجد قال ولذ تطيبت قالت نعم قال فاني سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ايما امرأة
تطيبت ثم خرجت الى المسجد لم تقبل لها صلاة
حتى تغسل.

(میں جانے) کے لئے ہی خوشبو لگائی۔ کہنے لگی جی
ہاں۔ فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
فرماتے سنا کہ جو عورت بھی خوشبو لگا کر مسجد کی طرف
نکلے اس کی کوئی نماز بھی قبول نہ ہوگی یہاں تک کہ
نہائے (اور خوشبو کو زائل کرے)۔

۳۰۰۳: حدثنا محمد بن زهير ابنا الليث بن سعد عن
ابن الهادي عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر
عن رسول الله ﷺ انه قال يا معشر النساء تصدقن
واكثرن من الاستغفار فاني رايتكن اكثر اهل النار
فقال امرأة منهن جولة و ما لنا يا رسول الله ﷺ اكثر
اهل النار قال تكثرن اللعن و تكفون العشير ما رايت من
ناقصات عقل و دين اغلب لذي لب مكن قالت يا
رسول الله و ما نقصان العقل و الذين قال اما نقصان
العقل فشهادة امراتين تعدل شهادة رجل فذا من نقصان
العقل و تمكث اللبالي ما تصلي و تفطر في رمضان
فهذا من نقصان الدين.

۳۰۰۳: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت
صدقہ کیا کرو اور استغفار کی کثرت کیا کرو کیونکہ میں
نے دو زخیوں میں زیادہ عورتیں دیکھیں ان میں سے
ایک عورت نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا وجہ ہے
کہ اہل دوزخ میں ہم خواتین ہیں؟ فرمایا: تم لعن طعن
بہت کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری (اور ناقدری) کرتی
ہو میں نے کسی ناقص عقل اور ناقص دین والے کو نہ
دیکھا کہ کسی سمجھدار پر حاوی ہو جائے تم سے بڑھ کر۔
عرض کرنے لگی اے اللہ کے رسول عقل اور دین میں
(ہم) ناقص کیسے ہیں؟ فرمایا: عقل میں تو اس طرح

ناقص ہو کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے مساوی ہے یہ عقل میں ناقص ہونے کی وجہ سے ہے اور چند (دن اور)
راتیں نماز نہیں پڑھ سکتیں رمضان کے روزے نہیں رکھ سکتیں یہ دین میں ناقص ہوتا ہے۔

خلاصہ الباب ۳۷ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح دوسرے فتنوں سے ڈرایا ہے اسی طرح عورتوں کی فتنہ سے
بھی بچنے کی تلقین فرمائی عورتوں کا فتنہ بڑا عظیم فتنہ ہے اس کی وجہ سے دنیا و آخرت دونوں کا خسار ہے جب عورتیں بناؤ
سنگار کے ساتھ مساجد میں نہیں آسکتی تو بازاروں اور تقریبات میں ان کی شمولیت کیسے مباح ہو سکتی ہے آج کل یہ فتنہ
بہت زوروں پر ہے۔ صحابہ کرام عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے روکتے تھے حالانکہ وہ پاکیزہ دور تھا اللہ تعالیٰ ہم سب
کو صحابہ کرام کی اتباع نصیب فرمادے آمین۔

۲۰: بَابُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ

الْمُنْكَرِ

۴۰۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَرُّوا بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ اِقْبَلْ اِنْ تَدْعُوا فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ.

۴۰۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ السَّمْعِيلِ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَحَمِدَ اللَّهُ وَاتَّبَعْتَنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمْ تَقْرُونَ هَذِهِ آيَةٌ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مِنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾
السنن: ۱۰۵ | وَ إِنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الْمُنْكَرَ لَا يُغَيِّرُونَهُ أَوْ شَكَ أَنْ يَنْعَمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابِهِ.

قال أبو أسامة مرة أخرى فإني سمعت رسول الله ﷺ يقول.

۴۰۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَدِيْمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمَّا وَقَعَ فِيهِمُ النَّقْصُ كَانَ الرَّجُلُ يَرَى أَخَاهُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ فَإِذَا كَانَ الْعَدُوُّ لَمْ يَمْنَعَهُ مَا رَأَى مِنْهُ أَنْ يَكُونَ أَكْبَلَهُ وَشَرِيئَهُ وَخَلِيئَهُ فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَنَزَلَ فِيهِمُ الْقُرْآنُ فَقَالَ: ﴿لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿وَلَوْ

بَابُ نِيكَ كَامِ كَرَوَانَا أَوْ بَرَا كَامِ

تَهِطْرُوا نَا

۴۰۰۴: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو قبل ازیں کہ تم دعائیں مانگو اور تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرنے کی وجہ سے)۔

۴۰۰۵: حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو: ”اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کی فکر کرو گمراہ ہونے والے کی گمراہی تمہیں ضرر نہیں پہنچا سکتی جبکہ تم خود راہ راست پر ہو“ اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا جب لوگ برائی کو دیکھیں پھر اسے ختم نہ کرائیں تو بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو (بروں اور نیکیوں کو) اپنے عذاب میں مبتلا کر دیں (اس دنیا میں)۔

۴۰۰۶: حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل میں جب کوتاہی آئی تو ایک مرد اپنے بھائی کو مبتلائے معصیت دیکھ کر اس سے روکتا اور اگلے روز اس کے ساتھ کھانا پیتا اور مل جل کر رہتا اور گناہ کی وجہ سے اس سے ترک تعلقات نہ کرتا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب کو یا ہم خلط کر دیا انہی کے کے متعلق قرآن کریم میں یہ ارشاد ہے: ﴿لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى

کتابہ ایومسویں ہائے راسی و ما أنزل الیہ ما اتخذوہم
 اولیاء و اکثر کثیراً منهم فسقون ﴿۷۸﴾ المائۃ: ۷۸-۸۱
 قال و کان رسول اللہ ﷺ متکنا فجلس و
 قال لا حتی تاخذوا علی بذ الظالم فتاخذوا علی الحق
 اطرا۔

حق (اور انصاف) پر مجبور نہ کرو۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۳۰۰۷: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ ہمارے درمیان خطبہ کیلئے کھڑے ہوئے
 دوران خطبہ یہ بھی فرمایا: غور سے سنو کسی مرد کو جب وہ
 حق سے واقف ہو حق کہنے سے لوگوں کی ہیبت ہرگز مانع
 نہ ہونی چاہئے۔ راوی کہتے ہیں اس کے بعد حضرت ابو
 سعید رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: بخدا ہم نے کئی
 چیزیں (ناحق) دیکھیں لیکن ہم ہیبت میں آ گئے۔

۳۰۰۸: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی
 بھی اپنی تحقیر نہ کرے۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے
 رسول ہم میں سے کوئی اپنی تحقیر کیسے کر سکتا ہے؟ فرمایا:
 اس طرح کہ کوئی معاملہ دیکھے اس بارے میں اللہ کا حکم
 اسے معلوم ہو پھر بیان نہ کرے تو روز قیامت اللہ
 عزوجل فرمائیں گے تمہیں فلاں معاملہ میں (حق
 بات) کہنے سے کیا مانع ہوا؟ جواب دے گا لوگوں کا
 خوف تو اللہ رب العزت فرمائیں گے صرف مجھ ہی سے
 تمہیں ڈرنا چاہئے تھا۔

۳۰۰۹: حضرت جریرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے

ح۱۰۰: ثنا محمد بن بشار ثنا ابو داود املاء علی
 ثنا محمد بن ابی الوضاح عن علی بن بدیمہ عن ابی
 عبیدہ عن عبد اللہ عن النبی ﷺ بمثلہ۔

۳۰۰۷: حدثنا عمران ابن موسى ابنا حماد بن زيد
 ثنا عملي بن زيد بن جدهان عن ابی نصرہ عن ابی سعید
 نخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام خطیبا
 فکذا ان فیما قال الا لا یمنعن رجلا ہیبة الناس ان یقول
 بحق اذا علمہ۔

قال فنکی ابو سعید و قال قد والله راينا اشياء

وہنا

۳۰۰۸: حدثنا ابو کزيب ثنا عبد اللہ بن نمیر و ابو
 معاویة عن الاعنسی عن عمرو بن مرة عن ابی البختری
 عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم لا یحقر احدکم نفسه قالوا یا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یحقر احدکم
 نفسه قالوا یرى امرأ للہ علیہ فیہ مقال ثم لا یقول فیہ
 فیقول اللہ عزوجل لہ یوم القیامۃ ما منعک ان تقول فی
 کذا و کذا فیقول حشیة الناس فیقول فایای کنت احق
 ان تخشی۔

۳۰۰۹: حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن اسرائیل

فرمایا: جس قوم میں بھی اللہ کی نافرمانیاں کی جائیں جبکہ وہ قوم (نافرمانی سے بچنے والے) ان نافرمانوں سے زیادہ غلبہ اور قوت والے ہوں اور (بصورت نزارع) اپنا بچاؤ کر سکتے ہو (اس کے باوجود بھی نافرمانی کو ختم نہ کرائیں تو) اللہ تعالیٰ ان سب کو سزا دیتا ہے۔

۴۰۱۰: حضرت جابر فرماتے ہیں کہ جب سمندر می مہاجرین رسول اللہ کے پاس واپس پہنچے تو آپ نے فرمایا: تم نے حبشہ میں جو عجیب باتیں دیکھیں وہ ہمیں نہیں بتاؤ گے۔ ان میں سے چند نوجوانوں نے عرض کیا ضرور اللہ کے رسول! ایک مرتبہ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں کے درویشوں کی ایک بڑھیاسر پر پانی کا مشکاٹھائے ہمارے پاس سے گزری پھر ایک حبشہ کے جوان کے پاس سے گزری تو اس نے اپنا ایک ہاتھ اس کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا پھر اسے دھکا دیا وہ گھٹنوں کے بل گری اور اس کا مشکاٹوٹ گیا جب وہ اٹھی تو اس کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگی تمہیں عنقریب علم ہو جائے گا اے مکار جب اللہ تعالیٰ کرسی قائم فرمائیں گے اور اولین و آخرین توجع فرمائیں گے اور ہاتھ پاؤں اپنے کرتوت بیان کریں گے اس وقت تمہیں علم ہوگا کہ اللہ کے یہاں میرا اور تمہارا کیا فیصلہ ہوتا ہے رسول اللہ نے فرمایا: اس بڑھیاسر نے سچ کہا سچ کہا اللہ تعالیٰ کیسے اس قوم کو پاک کریں جس میں کمزور کی خاطر طاقتور سے مواخذہ نہ کیا جائے۔

۴۰۱۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افضل جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے انصاف کی بات (کہنا) ہے۔

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمُعَاصِي هُمْ أَعَزُّ مِنْهُمْ وَآمَنُ لَا يَغْتَرُونَ إِلَّا غَمَّهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ.

۴۰۱۰: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُوَيْدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ ابْنِ حُنَيْمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا رَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا جَزَاءَ الْبَحْرِ قَالَ إِلَّا تَحَدَّثُوا نَبِيَّ بِأَعْجَابٍ مَا رَأَيْتُمْ بَارِضِ الْحَبَشَةِ قَالَ فَبَيَّنَّا مِنْهُمْ بَلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَرَّتْ بِنَا عَجُوزٌ مِنْ عَجَائِزِ رَهَا بَيْنَهُمْ تَحْمِلُ عَلَى رَأْسِهَا قُلَّةً مِنْ مَاءٍ فَمَرَّتْ بِفَتَى مِنْهُمْ فَجَعَلَ أَحْدَى يَدَيْهِ بَيْنَ كَتْفَيْهَا ثُمَّ دَفَعَهَا فَخَرَّتْ عَلَى رُكْبَتَيْهَا فَانْكَسَرَتْ قُلَّتُهَا فَلَمَّا أَرْتَفَعَتْ التَّفْتُّ إِلَيْهِ فَقَالَتْ سَوْفَ تَعْلَمُ يَا غَدْرُ إِذَا وَضَعَ اللَّهُ الْكُرْسِيُّ وَجَمَعَ الْأُولِينَ وَالْآخِرِينَ وَتَكَلَّمَتِ الْأَيْدِي وَالْأَرْجُلُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ فَسَوْفَ تَعْلَمُ كَيْفَ أَمْرِي وَامْرَأَتِي عِنْدَهُ غَدًا.

قال يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم صدقت. صدقت كيف يقدر الله أمة لا يؤخذ لضعيفهم من شديدهم.

۴۰۱۱: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ زَيْدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُصْعَبٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادَةَ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ ابْنُ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ حُجَّادَةَ عَنْ غَطِيَّةِ الْعَرَفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدَلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

۳۰۱۲: حضرت ابو امامہ فرماتے ہیں کہ (حج کے موقع پر) جمرہ اولیٰ کے قریب ایک مرد نبیؐ کے پاس آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! کونسا جہاد افضل ہے؟ آپ خاموش رہے جب آپ نے جمرہ ثانیہ کی رمی کی تو اس نے پھر یہی پوچھا آپ خاموش رہے جب آپ نے جمرہ عقبہ کی رمی کی تو اپنا پاؤں رکاب میں رکھ کر پوچھا وہ سائل کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا میں ہوں اے اللہ کے رسول۔ فرمایا: ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہنا (افضل جہاد ہے)۔

۳۰۱۲: حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّفَلِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ عَرَضَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ عِنْدَ الْجُمْرَةِ الْأُولَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمَّا رَأَى الْجُمْرَةَ الثَّانِيَةَ سَأَلَهُ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمَّا رَمَى جُمْرَةَ الْعَقْبَةِ وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغُرْزِ لِيُرْكَبَ قَالَ ابْنُ السَّائِلِ قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَلِمَةٌ حَقٌّ عِنْدَ ذِي سُلْطَانٍ جَائِرٍ.

۳۰۱۳: حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ مروان نے عید کے روز منبر نکلوایا (اور خطبہ دینے کے لئے عید گاہ میں رکھوایا) پھر نماز سے قبل ہی خطبہ شروع کر دیا تو ایک مرد نے کہا (اے مروان تم نے سنت کے خلاف کیا تم نے اس دن منبر نکلوایا حالانکہ (اس سے قبل) منبر نکالا نہیں جاتا تھا اور نماز سے قبل ہی خطبہ شروع کر دیا حالانکہ نماز سے قبل خطبہ نہیں ہوتا تھا اس پر حضرت ابو سعید نے فرمایا: ان صاحب نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا تم میں سے جو بھی خلاف شرع کام دیکھے اور اسے زور بازو سے منانے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ زور بازو سے اسے

۳۰۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْرَجَ مَرْوَانَ الْمَنِيرَ فِي يَوْمٍ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا مَرْوَانُ! خَالَفْتَ السُّنَّةَ أَخْرَجْتَ الْمَنِيرَ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ وَبَدَأْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ يُبَدَأُ بِهَا فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَمَا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَقْلِبْهُ وَذَلِكَ أَوْفَى الْإِيمَانِ.

مٹا دے اگر اسکی استطاعت نہ ہو تو زبان سے روک دے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو زبان سے روک دے اور اگر اسکی بھی استطاعت نہ ہو تو دل دماغ سے کام لے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

خلاصہ الباب ۱۶ ان احادیث میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اہمیت بیان کی گئی ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی وجہ سے شامل حال ہوتی ہے آج کل ہم پر طرح طرح کی تکالیف اور عذاب اس لئے بھی آ رہے ہیں کہ ہم اپنی وسعت کے باوجود اپنی اولاد اور اقارب اور دوسرے لوگوں اور سلاطین کو منکرات اور برائیوں

سے نہیں روکتے بلکہ ان برائیوں میں خود بھی شریک ہو جاتے ہیں جتنی خلاف شرع رسمیں کی جاتی ہیں جانتے بوجھتے آنکھیں بند کر لیتے ہیں احکام شریعت کے خلاف کرتے ہیں۔ ان کو روکنے کی ہمت نہیں یا اللہ اپنی ہیبت عطا فرمادے آمین۔

باب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان

والو! تم اپنی فکر کرو....." کی تفسیر

۴۰۱۴: حضرت ابو امیہ شعبانی فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو ثعلبہ حنظل رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ اس آیت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ کہنے لگے کون سی آیت؟ میں نے عرض کیا "اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو گمراہ (کی گمراہی) تمہارے لئے باعث ضرر نہیں بشرطیکہ تم راہ راست پر رہو" فرمانے لگے میں نے اس آیت کی تفسیر ایسی ذات سے دریافت کی جو خوب واقف تھی یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو آپ نے فرمایا: بلکہ تم امر بالمعروف کرتے رہو اور نہی عن المنکر کرتے رہو۔ یہاں تک کہ جب دیکھو کہ بخیل کی بات مانی جاتی ہے اور خواہش کی پیروی کی جاتی ہے اور دنیا کو (دین پر) ترجیح دی جاتی ہے

اور ہر شخص کو اپنی رائے پر ناز ہے (خواہ وہ کتاب و سنت اجماع امت اور قیاس مجتہد سے ہٹ کر ہی ہو) ایسے میں تم کوئی ایسا کام (خلاف شرع) دیکھو کہ اس کو ختم کرنے کی تم میں ذرا بھی قدرت نہیں تو تم صرف اپنی ذات کی فکر کرو اس لئے کہ تمہارے بعد صبر کے دن آنے والے ہیں ان میں (صحیح دین پر) مضبوطی سے قائم رہنا انگارہ کو ہاتھ میں دبانے کی مثل ہوگا ان ایام میں عمل کرنے والے کو پچاس آدمیوں کے برابر اجر ملے گا جو اس کی طرح عمل کرتے ہوں۔

۴۰۱۵: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کسی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کب ترک کر سکتے ہیں؟ فرمایا: جب تم میں وہ امور ظاہر ہوں جو تم سے پہلی امتوں میں ظاہر ہوئے ہم

۲۱: بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

عَلَيْكُمْ أَنْفُسِكُمْ﴾ [المائدہ: ۱۰۵]

۴۰۱۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ لَنَا صَدَقَةُ ابْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ أَبِي خَكِيمٍ حَدَّثَنِي عَمِيْنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَارِيَةَ عَنْ أَبِي أُمِيَّةَ الشُّعْبَانِيِّ قَالَ اثْبُتْ ابْنَ ثَعْلَبَةَ الْخُضَيْمِيَّ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ قَالَ آيَةُ آيَةٍ؟ قُلْتُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسِكُمْ لَا تَصُرُّكُمْ مِنْ ضَلَىٰ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ قَالَ سَأَلْتُ عَنْهَا خَيْرًا سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ بَلِ انْتَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتَّىٰ إِذَا زَأَيْتَ شَخَا فَمَطَاعًا وَهُوَ مَثَبَا وَدُنْيَا مُؤَثَّرَةٌ وَاعْجَابُ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ وَرَأْيُ أَمْرًا لَا يَدَانِ لَكَ بِهِ فَعَلَيْكَ خَوِيصَةٌ نَفْسِكَ فَإِنْ مِنْ وِرَائِكُمْ أَيَّامُ الصَّبْرِ الْبُرْفِيهِنَّ عَلَىٰ مِثْلِ قَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مِثْلُ اجْرِ حُمْبِيْنِ رَجُلًا يَعْلَمُونَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ.

۴۰۱۵: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلَيْدِ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ يَسْحَبِ بْنِ عُثَيْدِ الْخُزَاعِيِّ. ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حَمِيْدٍ ثَنَا أَبُو مَعِيْدٍ حَفْصُ بْنُ غِيْلَانَ الرَّغِيْبِيُّ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى تَتْرُكُ الْأَمْرَ

بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ إِذَا ظَهَرَ فِيكُمْ مَا
ظَهَرَ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي صَغَارِكُمْ
وَالْفَاحِشَةِ فِي كِبَارِكُمْ وَالْعِلْمُ فِي رِذَالِكُمْ.

قَالَ زَيْدٌ تَفْسِيرٌ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعِلْمُ فِي رِذَالِكُمْ إِذَا كَانَ الْعِلْمُ فِي
الْفَسَاقِ.

۴۰۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُمَرُو بْنُ عَاصِمٍ ثَنَا
حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدَبٍ
عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ
يُذِلَّ نَفْسَهُ قَالُوا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ
الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيقُهُ.

نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم سے پہلی امتوں میں کیا
امور ظاہر ہوئے۔ فرمایا: گھٹیا لوگ حکمران بن جائیں اور
معزز لوگوں میں فسق و فجور آ جائے اور علم کمینے لوگ حاصل
کر لیں (راوی حدیث) حضرت زید فرماتے ہیں کہ گھٹیا
لوگوں کے علم حاصل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بے عمل
فاسق لوگ علم حاصل کریں (اور بے عمل ہی رہیں)۔

۴۰۱۶: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن کے لئے مناسب
نہیں کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔ لوگوں نے عرض کیا
کہ اپنے آپ کو ذلیل کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا:
جس آزمائش کو برداشت نہیں کر سکتا اسکے درپے ہو۔

ث : مثلاً امر بالمعروف کرنے کی صورت میں ظن غالب ہے کہ ایذا پہنچے گی اور صبر نہ کر سکے گا تو امر بالمعروف ملتوی
کر دے۔ (مترجم)

۴۰۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُضَيْبٍ ثَنَا
يَعْقِبُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو طَوَالَةَ
ثَنَا نَهَارُ الْعَبْدِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَيَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ حَتَّى يَقُولَ مَا مَنَعَكَ إِذَا رَأَيْتَ الْمُنْكَرَ أَنْ تُنْكَرَهُ
فَإِذَا لَقِنَ اللَّهُ عَبْدًا حُجَّتَهُ قَالَ يَا رَبِّ رَجَوْتُكَ وَفَرَّقْتَ
مِنَ النَّاسِ.

۴۰۱۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ روز
قیامت بندہ سے پوچھیں گے کہ جب تم نے خلاف شرع
کام دیکھا تو روکا کیوں نہیں؟ پھر خود ہی اس کا جواب
تلقین فرمائیں گے تو بندہ عرض کرے گا اے میرے
پروردگار میں نے آپ (کے رحم) سے امید وابستہ کر لی
تھی اور لوگوں (کی ایذا رسانی) سے مجھے خوف تھا۔

۲۲: بَابُ الْعُقُوبَاتِ

پاپ: سزاؤں کا بیان

۴۰۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُمَيْرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ
مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ يُمِلُّ لِلظَّالِمِ فَإِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُقِيلَهُ ثُمَّ قَرَأَ:

۴۰۱۸: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ظالم کو
ڈھیل دیتے ہیں لیکن جب اس کی گرفت فرماتے ہیں تو
پھر چھوڑتے نہیں اس کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ﴾ [ہود: ۱۰۲]

۳۰۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الدَّمَشْقِيُّ سَلِيمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ خَمْسٌ إِذَا ابْتَلَيْتُمْ بِهِنَّ وَاعْتَوِذُوا بِاللَّهِ أَنْ تُذَرَّ كُوهُنَّ.

۳۰۱۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے جماعت مہاجرین پانچ چیزوں میں جب تم مبتلا ہو جاؤ اور میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تم ان چیزوں میں مبتلا ہو۔ اول یہ کہ جس قوم میں فحاشی علانیہ ہونے لگے تو اس میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان سے پہلے لوگوں میں نہ تھیں اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو وہ قحط مصائب اور بادشاہوں (حکمرانوں) کے ظلم و ستم میں مبتلا کر دی جاتی ہے اور جب کوئی قوم اپنے اموال کی زکوٰۃ نہیں دیتی تو بارش روک دی جاتی ہے اور اگر چوپائے نہ ہوں تو ان پر کبھی بھی بارش نہ برے اور جو قوم اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ غیروں کو ان پر مسلط فرما دیتا ہے جو اس قوم سے عداوت رکھتے ہیں پھر وہ ان کے اموال چھین لیتے ہیں اور جب مسلمان حکمران کتاب اللہ کے مطابق فیصلے نہیں

لَمْ تَظْهَرِ الْفَاجِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا إِلَّا فَشَاقِيهِمُ الطَّاعُونَ وَالْأَرْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ فَضَّتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا وَلَمْ يَنْقُضُوا الْمَكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا أَخَذُوا بِالْبَسِينِ وَبِشِدَّةِ الْمَثْوَلَةِ وَجُورِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ.

وَلَمْ يُنْعَمُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ إِلَّا مُنْعَمُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ وَلَا الْبَهَانِمَ لَمْ يُمْطَرُوا وَلَا لَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللَّهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ إِلَّا سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ عُدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَاخَذُوا بِبَعْضِ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَمَا لَمْ تَحْكَمْ أُمَّتَهُمْ بَكِتَابِ اللَّهِ وَيُخَيَّرُوا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ.

کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ نظام میں (مرضی کے کچھ احکام) اختیار کر لیتے ہیں (اور باقی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس قوم کو خانہ جنگی اور) باہمی اختلافات میں مبتلا فرما دیتے ہیں۔

۳۰۲۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ خَاتِمِ بْنِ خُرَيْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْثَمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ بَيْنَ نَاسٍ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرُ يُسْمَوْنَ بِهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا يُعْرَفُ عَلَيَّ رُؤُسُهُمْ بِالْمَعَارِيفِ وَالْمَغْنِيَّاتِ يُخَسِفُ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ وَيَجْعَلُ

۳۰۲۰: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ شراب پیں گے اور اس کا نام بدل کر کچھ اور رکھ دیں گے ان کے سروں پر باجے بجائے جائیں گے اور گانے والی عورتیں گائیں گی اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دیں گے اور ان کی صورتیں مسخ

منہم القردة والخنازیر۔

کر کے بندر اور سورا بنا دیں گے۔

۳۰۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَمَارُ بْنُ مُحَمَّدٍ
عَنْ يَثِيبِ بْنِ الْمُنْهَالِ عَنْ زَاذَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ قَالَ
دَوَابُّ الْأَرْضِ۔

۳۰۲۱: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ
وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ اس آیت میں لَاعِنُونَ سے مراد
زمین کے چوپائے (جاندار) ہیں۔

۳۰۲۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَعْفَرِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبُرُّ وَلَا يَرُدُّ الْقَدْرَ إِلَّا
الدُّعَاءُ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيئُهُ۔

۳۰۲۲: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھا
سکتی سوائے نیکی کے اور کوئی چیز تقدیر کو نہیں ٹال سکتی
سوائے دُعا کے اور مرد اپنے گناہ کی وجہ سے رزق سے
محروم کر دیا جاتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تمام گناہوں اور ان کی سزاؤں سے ڈرا دیا ہے لیکن
امت میں وہ ساری خرابیاں پھیل گئی ہیں کفار و شرکین مسلمانوں پر مسلط ہیں طرح طرح کی تکالیف اور بلائیں امت
محمدیہ پر نازل ہو رہی ہیں۔

۲۳: بَابُ الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ

باب: مصیبت پر صبر کرنا

۳۰۲۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ وَيَحْيَى بْنُ
ذَرِيثٍ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُضْعَبِ بْنِ
سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ
الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ يُبْتَلَى الْعَبْدُ عَلَى حَسَبِ
دِينِهِ فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ ضَلْبًا أَشَدَّ بَلَاءً وَإِنْ كَانَ
فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَمَا يَبْرُحُ الْبَلَاءُ
بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ
خَطِيئَةٍ۔

۳۰۲۳: حضرت سعید بن وقاص فرماتے ہیں میں نے
عرض کیا اے اللہ کے رسول! لوگوں پر سب سے زیادہ
سخت مصیبت کس پر آتی ہے؟ فرمایا: انبیاء پر پھر جو ان
کے بعد افضل اور بہتر ہو درجہ بدرجہ بندہ کی آزمائش
اسکے دین کے اعتبار سے ہوتی ہے اور اسکے دین
میں پختگی ہوگی تو اسکی آزمائش سخت ہوگی اور اگر اسکے
دین میں نرمی ہوگی تو اس کی آزمائش بھی اسی (دین)
کے اعتبار سے ہوگی مصیبت بندے سے ٹلتی نہیں یہاں
تک کہ اسے ایسی حالت میں چھوڑتی ہے کہ وہ زمین پر
چلتا پھرتا ہے اور اس کے ذمہ ایک بھی خطا نہیں رہتی۔

۳۰۲۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرْهِيمَ ثَنَا ابْنُ أَبِي

۳۰۲۴: حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ میں نبی

کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کو شدید بخار ہو رہا تھا میں نے اپنا ہاتھ آپ پر رکھا تو چادر کے اوپر بھی (بخار کی) حرارت محسوس ہو رہی تھی میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کو اتنا شدید بخار ہے؟ فرمایا: ہمارے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے آزمائش بھی دگنی ہوتی ہے اور ثواب بھی دگنا ملتا ہے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائش کن پر ہوتی ہے؟ فرمایا انبیاء کرام پر۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! انکے بعد؟ فرمایا ان کے بعد نیک لوگوں پر بعض نیک لوگوں پر فقر کی ایسی آزمائش آتی ہے کہ اوڑھے ہوئے کھیل کے علاوہ ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا اور نیک لوگ آزمائش سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے تم لوگ وسعت اور فراخی پر۔

۴۰۲۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میری نگاہوں کے سامنے ہیں کہ آپ ایک نبی کی حالت بتا رہے ہیں کہ ان کی قوم نے ان کو مارا وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے اور کہتے جاتے اے میرے پروردگار میری قوم کو بخشش فرما دیجئے کیونکہ وہ جانتی نہیں۔

۴۰۲۶: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم حضرت ابراہیم سے زیادہ شک کے حقدار ہیں جب (لیکن) جب (ہمیں) شک نہیں ہوا تو ان کو کیے ہو سکتا ہے البتہ) انہوں نے (عین الیقین حاصل کرنے کے لئے) عرض کیا اے میرے پروردگار مجھے دکھا دیجئے کہ آپ مردوں کو کس طرح زندہ فرماتے ہیں فرمایا کیا تمہیں یقین نہیں؟ عرض کیا کیوں نہیں (یقین تو ہے) لیکن اپنا دل مطمئن کرنا چاہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ

فَدِينِكَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَوَضَعَتْ يَدِي عَلَيْهِ فَوَجَدْتُ خَرَّةَ بَيْنَ يَدَيَّ فَوْقَ اللَّحَافِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَشَدَّهَا عَلَيْكَ قَالَ إِنَّا كَذَلِكَ يُضَعَّفُ لَنَا الْبَلَاءُ وَيُضَعَّفُ لَنَا الْآخِرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ الصَّالِحُونَ إِنْ كَانَ أَخَذَهُمْ لِيَتَلَى بِالْفَقْرِ حَتَّى مَا يَجِدُ أَخَذَهُمْ إِلَّا الْعَبَاةُ يُحَوِّثُهَا وَإِنْ كَانَ أَخَذَهُمْ لِيَفْرُخَ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَفْرُخُ أَخَذَهُمْ بِالرَّحَاءِ.

۴۰۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَاتِبِي أَنْظِرْ إِلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْحِكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرْبَةَ قَوْمِهِ وَهُوَ يَمْسُحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ بِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ.

۴۰۲۶: حَدَّثَنَا حُرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ الْخُبْرِيُّ يُونُسُ بْنُ يَزِيدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشُّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ: ﴿رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُخَيِّمُ الْمَوْتَى قَالَ أَوْ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَ لَكِنْ لِيُطْمَئِنَّ قَلْبِي﴾ البقرة: [۲۶۰] وَيُرْحَمُ اللَّهُ لَوْ طَأَ لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُحْمِي

حضرت لوطؑ پر رحم فرمائے کہ وہ زور آور حمایتی کی تلاش میں تھے اور اگر میں اتنا عرصہ قید میں گزارتا جتنا حضرت یوسفؑ رہے تو میں بلانے والے کی بات مان لیتا۔

۴۰۲۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وندان مبارک شہید ہوا اور سر میں زخم ہو جس سے خون آپ کے چہرہ انور پر بہنے لگا تو آپ اپنے چہرہ سے خون پونچھتے جاتے اور فرماتے جاتے کہ وہ قوم کیسے کامیاب ہو سکتی ہے جس نے اپنے نبی کے چہرہ کو خون سے رنگین کیا حالانکہ نبی ان کو اللہ کی طرف بلا رہا تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) آپ کو کچھ اختیار نہیں۔

۴۰۲۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ غمزہ بیٹھے تھے خون سے رنگین تھے اہل مکہ نے آپ کو مارا تھا (یہ مکہ کا واقعہ ہے) عرض کیا کیا ہوا؟ فرمایا: ان لوگوں نے میرے ساتھ یہ یہ سلوک کیا عرض کیا آپ پسند کریں گے کہ میں آپ کو (اللہ کی قدرت کی) ایک نشانی دکھاؤں؟ (یہ آپ کا دل بہلانے کیلئے اور تسلی دلانے کے لئے ہوا) فرمایا جی ہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے وادی سے دوسری طرف ایک درخت کی طرف

دیکھا تو کہا اس درخت کو بلائیے آپ نے اس درخت کو بلایا وہ چلتا ہوا آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا اس سے کہئے کہ واپس ہو جائے آپ نے اس سے کہا وہ لوٹ کر واپس اپنی جگہ چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لئے (یہ نشانی) کافی ہے۔

۴۰۲۹: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن لوگوں نے کلمہ اسلام

شَدِيدٌ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السَّجْنِ طُولَ مَا لَكَ يُوسُفُ
لَا جِئْتُ الدَّاعِيَ.

۴۰۲۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا لَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ كَسِرَتْ رَبَاعِيَةٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَجَّ فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيلُ عَلَى وَجْهِهِ وَجَعَلَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ خَضَبُوا وَجْهَ نَبِيِّهِمُ بِالدَّمِ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ فَإِنَّزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ [ال عمران: ۱۲۸].

۴۰۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفِ ابْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ أَنَسِ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ خَزِينٌ قَدْ خَضَبَ بِالدَّمَاءِ قَدْ ضَرَبَهُ بَعْضُ أَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ: مَا لَكَ فَقَالَ فَعَلَ بِي هَؤُلَاءِ وَفَعَلُوا قَالَ أَتَجِبُ أَنْ أُرِيكَ آيَةَ قَالَ نَعَمْ ارْبِنِي فَنَظَرَ إِلَى شَجْرَةٍ مِنْ وَرَاءِ الْوَادِي قَالَ اذْغُ تِلْكَ الشَّجْرَةَ مِنْ وَرَاءِ الْوَادِي. قَالَ اذْغُ تِلْكَ الشَّجْرَةَ فَذَعَاهَا فَجَاءَتْ تَمْشِي حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ قُلْ لَهَا فَلْتَرْجِعْ فَقَالَ لَهَا فَرَجَعَتْ حَتَّى عَادَتْ إِلَى مَكَانِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَسْبِيَ.

۴۰۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا لَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ

پڑھا ان سب کا شمار کر کے مجھے بتاؤ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کو ہمارے بارے میں (دشمن سے) خدشہ ہے حالانکہ ہماری تعداد چھ سات سو کے درمیان ہے (ہم دشمن کا مقابلہ کر سکتے ہیں) رسول اللہ نے فرمایا: تم نہیں جانتے ہو سکتا ہے تم پر آزمائش آئے فرماتے ہیں پھر ہم پر آزمائش آئی یہاں تک کہ ہمارے مرد بھی چھپ کر ہی نماز ادا کرتے۔

۳۰۳۰: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس شب آپ کو معراج کرایا گیا تو ایک موقع پر آپ نے عمدہ خوشبو محسوس کی۔ پوچھا اے جبرائیل یہ خوشبو کیسی ہے؟ کہنے لگے یہ ایک کنگھی کرنے والی عورت اور اس کے دو بیٹوں اور خاوند کی قبر کی خوشبو ہے اور ان کا واقعہ یہ ہے کہ خضر بنی اسرائیل کے معزز گھرانہ سے تھے ان کے رستہ میں ایک راہب اپنے عبادت خانہ میں رہتا تھا۔ راہب ان کے پاس آ کر انہیں اسلام کی تعلیم دیتا جب خضر جوان ہوئے تو ان کے والد نے ایک عورت سے ان کی شادی کر دی۔ خضر نے اس عورت کو اسلام کی تعلیم دی اور اس سے عہد لیا کہ کسی کو اطلاع نہ دیں (کہ خضر نے مجھے اسلام کی تعلیم دی) اور خضر عورتوں سے قربت (صحبت) نہیں کرتے تھے چنانچہ انہوں نے اس عورت کو طلاق دیدی والد نے دوسری عورت سے ان کی شادی کرادی خضر نے اسے بھی اسلام کی تعلیم دی اور اس سے بھی یہ عہد لیا کہ کسی کو نہ بتائے ان میں سے ایک عورت نے تو راز رکھا لیکن دوسری نے فاش کر دیا (فرعون نے گرفتاری کا حکم دے دیا) اس لئے یہ فرار

حَدِيثُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْضُوا لِي كُلَّ مَنْ تَلَقَّظَ بِالْإِسْلَامِ قَلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَفَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ مَا بَيْنَ السِّتْمَانَةِ إِلَى السَّبْعِ مِائَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ لَا تَذُرُونَ لَعَلَّكُمْ أَنْ تَبْلُغُوا قَالَ فَأَبْتَلِينَا حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ مِمَّا مَا يُصَلِّي الْأَبْرَاءَ.

۳۰۳۰: حَدِيثُنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثنا سَعِيدُ بْنُ بِشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ وَجَدَ رِيحًا طَيِّبَةً فَقَالَ جَبْرَائِيلُ! مَا هَذِهِ الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ. قَالَ هَذِهِ الرِّيحُ قَبْرِ الْمَاشِطَةِ وَابْنِهَا وَزَوْجِهَا قَالَ وَكَانَ بَدْءُ ذَلِكَ أَنَّ الْخَضِرَ كَانَ مِنْ أَشْرَافِ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَانَ مَمْرُةً بِرَاهِبٍ فِي صَوْمَعَتِهِ فَيَطْلُعُ عَلَيْهِ الرَّاهِبُ فَيُعَلِّمُهُ الْإِسْلَامَ فَلَمَّا بَلَغَ الْخَضِرُ زَوْجَهُ أَبُوهُ امْرَأَةً فَعَلَّمَهَا الْخَضِرُ زَوْجَهُ أَبُوهُ امْرَأَةً فَعَلَّمَهَا الْخَضِرَ وَأَخَذَ عَلَيْهَا أَنْ لَا تُعَلِّمَهُ أَحَدًا وَكَانَ لَا يَقْرُبُ النِّسَاءَ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ زَوْجَهُ أَبُوهُ أُخْرَى فَعَلَّمَهَا وَأَخَذَ عَلَيْهَا أَنْ لَا تُعَلِّمَهُ أَحَدًا فَكُتِمَتْ أَحَدُهُمَا وَأَفْشَتْ عَلَيْهِ الْأُخْرَى فَانْطَلَقَتْ هَارِبًا حَتَّى أَتَتْ جَزِيرَةَ فِي الْبَحْرِ فَأَقْبَلَ رَجُلَانِ يَلْحَقَانِ فَرَايَاهُ فَكُتِمَ أَحَدُهُمَا وَأَفْشَى الْأُخْرَى وَقَالَ قَدْ رَأَيْتُ الْخَضِرَ فَقِيلَ وَمَنْ رَأَاهُ مَعَكَ قَالَ فَلَانِ فُسَيْلُ فَكُتِمَ وَكَانَ فِي دِينِهِمْ أَنْ كَذَبَ قَيْلٌ قَالَ فَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ الْكَاتِمَةَ فَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي إِتَتْهُ فِرْعَوْنُ إِذْ سَقَطَ الْمُمْسِطُ فَقَالَتْ تَعْسُ فِرْعَوْنُ فَاخْبَرَتْ أَبَاهَا وَكَانَ لِلْمَرْأَةِ ابْنَانِ وَزَوْجٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَرَاوَدَ الْمَرْأَةَ وَزَوْجَهَا أَنْ يَرْجِعَا عَنْ

دینہما فابینا فقال ابی قاتلکما فقال احسانا منک ابینا
ان قتلنا ان تجعلنا فی بیت ففعل فلما أسری
بالنبی ﷺ و جد ریحاً طیبۃ فسال جبریل فاخبرہ۔
ہو کر سمندر میں ایک جزیرہ میں پہنچ گئے وہاں دو مرد
لکڑیاں کاٹنے آئے ان دونوں نے حضور کو دیکھ لیا ان
میں سے بھی ایک نے راز رکھا اور دوسرے نے راز

فاش کر دیا اور لوگوں کو بتا دیا کہ میں نے حضور کو (جزیرہ میں) دیکھا ہے لوگوں نے پوچھا تمہارے ساتھ اور کس نے انہیں
دیکھا اس نے دوسرے کا نام لے دیا لوگوں نے دوسرے سے پوچھا تو اس نے بات چھپا دی حالانکہ فرعون کے قانون
میں جھوٹ کی سزا قتل تھی الغرض اس شخص نے اسی عورت سے شادی کر لی جس نے حضور کا راز رکھا تھا (یہ عورت فرعون کی
بیٹی کے سر میں کنگھی کیا کرتی تھی) ایک مرتبہ یہ کنگھی کر رہی تھی کہ کنگھی (اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر) گر گئی بے ساختہ
اس کے منہ سے نکلا فرعون تباہ ہو۔ بیٹی نے باپ کو بتا دیا اس عورت کے دو بیٹے تھے اور خاوند بھی (وہی تھا جس نے حضور
کا راز رکھا تھا) فرعون نے ان سب کو بلوایا اور خاوند بیوی کو اپنا دین چھوڑنے پر مجبور کیا۔ یہ نہ مانے تو اس نے کہا میں
تمہیں قتل کر دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر تم نے ہمیں قتل ہی کرنا ہے تو ہمارے ساتھ یہ احسان کرنا کہ ہمیں ایک ہی قبر
میں دفن کرنا۔ اس نے ایسا ہی کیا معراج کی شب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی قبر کی خوشبو محسوس کر کے جبرائیل علیہ
السلام سے پوچھا تو انہوں نے سب قصہ سنایا۔

۴۰۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
يزيد بن ابی حنیب عن سعد بن سنان عن انس بن
مالک رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه
وسلم انه قال عظم لأجزاء مع عظم البلاء وإن الله إذا
أحب قومًا ابتلاهم فمن رضي فله الرضا ومن سخط فله
السخط۔
۴۰۳۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونِ الرَّقِيُّ ثنا عبد الواحد بن
صالح ثنا اسحق بن يوسف عن الأعمش عن يحيى بن
وثاب عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ المؤمن
الذي يخالط الناس ويصبر على أذاهم أعظم أجراً من
المؤمن الذي لا يخالط الناس ولا يصبر على أذاهم۔
۴۰۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا
ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۴۰۳۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
ثواب اتنا ہی زیادہ ہوگا جتنی آزمائش سخت ہوگی اور
اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند فرماتے ہیں تو اس کی
آزمائش کرتے ہیں جو راضی ہو اس سے راضی ہو جاتے
اور جو ناراض ہو اس سے ناراض۔
۴۰۳۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مومن لوگوں
سے میل جول رکھے اور ان ایذا پر صبر کرے اسے
زیادہ ثواب ہوتا ہے اس مومن کی یہ نسبت جو لوگوں
سے میل جول نہ رکھے اور ان کی ایذا پر صبر نہ کرے۔

۴۰۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص
میں تین خوبیاں ہوں اس نے ایمان کا ذائقہ

۴۰۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص
میں تین خوبیاں ہوں اس نے ایمان کا ذائقہ

(حلاوت) چکھ لیا جو شخص کسی سے صرف اللہ (کی رضاء) کے لئے محبت رکھے اور جسے اللہ اور اس کے رسول سے باقی ہر چیز (اور انسان) سے بڑھ کر محبت ہو اور جسے دو بارہ کفر اختیار کرنے سے آگ میں گرنا زیادہ پسند ہو بعد ازیں کہ اللہ نے اسے کفر سے نجات دی۔

۴۰۳۴: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرانا اگرچہ تمہارے نکلنے نکلنے کر دیئے جائیں اور تمہیں نذر آتش کر دیا جائے اور فرض نماز جان بوجھ کر مت ترک کرنا کیونکہ جو عہد آفرض نماز ترک کر دے تو (اللہ تعالیٰ کا) ذمہ اس سے بری ہے (اب وہ اللہ کی پناہ میں نہیں) اور شراب مت پینا کیونکہ شراب نوشی ہر شر (برائی) کی کنجی ہے۔

باب: زمانہ کی سختی

۴۰۳۵: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: دنیا میں مصیبت اور آزمائش کے علاوہ کچھ باقی نہیں رہا۔

۴۰۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب لوگوں پر دھوکے اور فریب کے چند سال آئیں گے کہ ان میں جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا خائن کو امانت دار اور امانت دار کو خائن سمجھا جائے گا اور اس زمانہ میں امور عامہ کے بارے میں کمینہ اور حقیر آدمی بات چیت کرے گا۔

وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ (وَقَالَ بِنْدَارٌ خَلَاوَةَ الْإِيمَانِ)

مَنْ كَانَ يُحِبُّ الْمَرْءَ لَا يُجِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَمَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ كَانَ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذَا انْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ.

۴۰۳۴: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُرُودِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَا ثَنَا زَائِدٌ أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَمَانِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ خَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَأَنْ تَقُطِعَ وَحَرْقَتْ وَلَا تَتْرَكَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا أَفَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الْبِدْءَةُ وَلَا تُشْرَبُ الْخَمْرُ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ.

۲۴: بَابُ شِدَّةِ الزَّمَانِ

۴۰۳۵: حَدَّثَنَا غِيَاثُ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّحْبِيُّ أَنبَأَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ سَمِعْتُ بَنَ جَابِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ رَبِّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ.

۴۰۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ قُدَامَةَ الْجَمْعِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ أَبِي الْفُرَاتِ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خَدَاعَاتٌ يُضَدِّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ وَيُكْذِبُ فِيهَا الصَّادِقُ وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ وَيَنْطِقُ فِيهَا الرَّوْبِيضَةُ (قِيلَ وَمَا الرَّوْبِيضَةُ قَالَ الرَّجُلُ التَّافَهُ) فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ.

۴۰۳۷: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَمْرَغَ عَلَيْهِ وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مُكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ وَ لَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبَلَاءُ.

۴۰۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ مرد قبر کے پاس سے گزرے گا تو اس پر لوٹ پوٹ ہوگا اور کہے گا اے کاش اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا اور یہ دین (شوقِ آخرت اور ایمان) کی وجہ سے نہ ہوگا بلکہ دنیوی مصائب و آلام کی وجہ سے ہوگا۔

۴۰۳۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ يَعْنِي مَوْلَى مَسَاعِدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَنْتَفُونَ كَمَا يُنْتَقَى التَّمْرُ مِنْ أَعْقَالِهِ فَيَذْهَبَنَّ خِيَارُكُمْ وَ لَيَبْقَيْنَ شِرَارُكُمْ فَمَوْتُوْا إِنْ اسْتَطَعْتُمْ.

۴۰۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم چھانٹ لئے جاؤ گے جیسے عمدہ کھجور ردی کھجور میں سے چھانٹ لی جاتی ہے بالآخر تم میں نیک لوگ اٹھ جائیں گے اور برے لوگ باقی رہ جائیں گے اگر ہو سکے تو تم بھی مر جانا۔

۴۰۳۹: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْجَنَيْدِيُّ عَنْ ابْنِ ابْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً وَ لَا الدُّنْيَا إِلَّا إِذْبَارًا وَ لَا النَّاسُ إِلَّا سُخَاوًا وَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ وَ لَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ.

۴۰۳۹: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: معاملہ (دنیا) میں شدت بڑھتی ہی جائے گی اور دنیا میں اوبار (افلاس، ذلت، اخلاقِ رذیلہ) بڑھتا ہی جائے گا لوگ بخیل سے بخیل تر ہوتے جائیں گے اور قیامت انسانیت کے بدترین افراد پر قائم ہوگی اور (قرب قیامت حضرت مہدی کے بعد) کامل ہدایت یافتہ شخص صرف حضرت عیسیٰ بن مریم ہوں گے۔

۲۵: بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

پالپ: علاماتِ قیامت

۴۰۴۰: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَ أَبُو هِنَامٍ الرَّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَا ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَدَّاشٍ ثَنَا أَبُو حَاصِبٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِثْتُ أَنَا وَ السَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَ جَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ.

۴۰۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا اور آپ نے اپنی دونوں انگلیاں ملا لیں۔

ک: میرے اور قیامت کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہوگا نہ ہی کوئی دوسری امت حقہ ہوگی۔ (مترجم)

۴۰۴۱: حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالاخانہ سے ہمیں جھانکا ہم آپس میں قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے۔ ارشاد فرمایا: جب تک دس نشانیوں ظاہر نہ ہو قیامت قائم نہ ہوگی و جال دھواں اور سورج کا مغرب سے طلوع۔

۴۰۴۲: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ چمڑے کے ایک خیمہ میں تھے میں خیمہ کے سامنے بیٹھ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ارے عوف اندر آؤ۔ میں نے (ازرہ مزاح) عرض کیا اے اللہ کے رسول میں چورا اندر آ جاؤں؟ (شاید خیمہ چھوٹا تھا) فرمایا: پورے ہی آ جاؤ کچھ دیر بعد فرمایا: اے عوف یاد رکھو قیامت سے قبل چھ باتیں ہوں گی ایک میرا اس دنیا سے جانا۔ فرماتے ہیں یہ سن کر مجھے شدید رنج ہوا فرمایا اسکے بعد (دوسری نشانی) بیت المقدس کا (مسلمانوں کے ہاتھ) فتح ہونا سوم ایک بیماری تم میں ظاہر ہوگی جس کی وجہ سے تمہیں اور تمہاری اولادوں کو اللہ تعالیٰ شہادت سے سرفراز فرمائیں گے اور تمہارے اعمال کو پاک صاف کریں گے۔ چہارم تمہارے پاس مال و

دولت خوب ہوگا حتیٰ کہ مرد کو سوا شرفیاں دی جائیں پھر وہ بھی ناراض ہوگا۔ پنجم تمہارے درمیان (آپس میں ہی) ایک فتنہ ہوگا جو ہر مسلمان کے گھر میں داخل ہوگا۔ ششم تم میں اور رومیوں میں صلح ہوگی پھر رومی تم سے دعا کریں گے اور اسی جھنڈوں تلے اپنی فوج لے کر تمہاری طرف آئیں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوجی ہوں گے۔

۴۰۴۳: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم

۴۰۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لُرَاتِ الْقُرَازِ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ أَطَّلَعَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ السَّاعَةَ فَقَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتِ الدَّجَالِ وَالدُّخَانِ وَطُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.

۴۰۴۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنِي بَسْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَاطِيُّ حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَالِكِ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي غُرْفَةٍ تَبُوكَ وَهُوَ فِي جِوَاءٍ مِنْ أَدَمٍ فَجَلَسْتُ بِضِئَاءِ الْجِوَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ادْخُلْ يَا عَوْفُ! فَقُلْتُ بِكَلْبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِكَلْبِكَ ثُمَّ قَالَ يَا عَوْفُ احْفَظْ خِلَالَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ إِحْذَاهُنَّ مَوْتِي قَالَ فَوَجُمْتُ عِنْدَهَا وَجُمَّةً شَدِيدَةً فَقَالَ قُلْ إِحْدَى ثُمَّ فَتَحَ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ ثُمَّ دَاءٌ يَطْهَرُ فِيكُمْ بِسِتْهِدُ اللَّهُ بِهِ ذَرَارِيَكُمْ وَانْفُسَكُمْ وَيَزَكِّي بِهِ أَعْمَالَكُمْ ثُمَّ تَكُونُ الْأَمْوَالُ فِيكُمْ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيُظَلُّ سَاجِدًا وَفِتْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ لَا يَبْقَى بَيْتٌ مُسْلِمٍ إِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ هُدْنَةٌ فَيُغْدِرُونَ بِكُمْ فَيَسِيرُونَ إِلَيْكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا.

۴۰۴۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَزِيُّ عُمَرُ بْنُ مَوْلى الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ

نہ ہوگی یہاں تک تم اپنے امام (حکمران) کو قتل کرو اور اپنی تلواروں سے (باہم) لڑو اور تمہارے بدترین لوگ تمہاری دنیا (حکومت) کے وارث ہوں گے۔

۴۰۴۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں باہر تشریف رکھتے تھے کہ ایک مرد نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا اے اللہ کے رسول قیامت کب قائم ہوگی؟ فرمایا جس سے قیامت کے متعلق پوچھا گیا ہے اسے پوچھنے والے زیادہ علم نہیں۔ البتہ میں تمہیں قیامت کی کچھ علامات اور نشانیاں بتا دیتا ہوں جب باندی اپنے مالک کو جنے (بہنی ماں کے ساتھ باندیوں کا سلوک کرے) تو یہ قیامت کی ایک نشانی ہے اور جب ننگے پاؤں ننگے بدن والے (گنوار اور مفلس) لوگوں کے حکمران بن جائیں تو یہ بھی قیامت کی نشانی ہے اور

الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ خُذِيفَةَ بْنِ الْأَيْسَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلُوا أُمَّامِكُمْ وَتَجْعَلُوا بِأَسْبَابِكُمْ وَبِرِثِ دُنْيَاكُمْ شِرَارًا كُمْ.

۴۰۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي خِيَانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ فَاتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَتَى السَّاعَةُ فَقَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ مَا خَبَرَكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتِ الْأُمَّةُ رِبَّتَهَا فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا كَانَتْ الْخُفَاةُ الْعُرَاةُ رُؤُسُ النَّاسِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا تَنَاولَ رِغَاءَ الْغَنَمِ فِي الْبُنْيَانِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ فَتَلَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنزِلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ﴾ الْآيَةَ [لقمن: ۴۳]

جب بکریاں چرانے والے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر عمارتیں بلند کرنے لگیں تو یہ بھی قیامت کی نشانی ہے اور قیامت کا علم ان پانچ امور میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) بلاشبہ اللہ ہی کے پاس ہے قیامت کا علم اور وہی نازل فرماتا ہے بارش اور اسی کو (بیک وقت) معلوم ہے جو کچھ سب رحموں میں ہے (اس کی پوری تفصیل کے ہونے والے بچہ کی عمر کتنی ہوگی رزق کتنا ہوگا وہ سعادت مند ہوگا یا بد بخت) آخر تک۔

۴۰۴۵: حضرت انس بن مالک نے (ایک مرتبہ) فرمایا میں تمہیں رسول اللہ کی وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے آپ سے سنی (اس کی خصوصیت یہ ہے کہ) میرے بعد کوئی بھی تمہیں وہ حدیث نہ سنائے گا میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھ جائیگا، جہالت پھیل جائیگی، بدکاری عام ہوگی، شراب پی جائیگی، مرد کم رہ جائیگے عورتیں زیادہ ہو جائیں گی

۴۰۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَنَا شُعْبَةَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِلَّا أَخَذْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ أَنْ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَقْشُرَ الزُّنَا وَيُشْرَبِ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَيَبْقَى النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونُ

لِغَمْسِينَ امْرَاةٍ فِيمَ وَاحِدًا.

یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا انتظام ایک مرد کریگا۔

۴۰۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْبِسَ الْفِرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَيَقْتُلُ النَّاسَ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُ مِنْ كُلِّ عَشْرَةِ تِسْفَةً.

۴۰۴۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ دریائے فرات میں سے سونے کا پہاڑ نہ نکلے اور لوگ اس پر باہم کشت و خون کریں گے چنانچہ ہر دس میں سے نو مارے جائیں گے۔

۴۰۴۷: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْبِضَ الْمَالُ وَتَظْهَرَ الْفِتْنُ وَيَكْثُرَ الْهَرَجُ قَالُوا وَمَا الْهَرَجُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ الْقَتْلُ ثَلَاثًا.

۴۰۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مال (زیادہ ہونے کی وجہ سے پانی کی طرح) بہنے لگے اور فتنے ظاہر ہوں اور ہرج زیادہ ہو جائے۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہرج کیا ہے۔ فرمایا: قتل، قتل، قتل۔ تین بار فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ میرے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا اور میری امت کے بعد کوئی دوسری امت نہیں یہ مطلب نہیں کہ میرے اور قیامت کے درمیان فاصلہ نہیں کہ شبہ آئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے گئے چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے اور ابھی تک قیامت نہیں آئی۔ حدیث ۴۰۴۳: بڑی بڑی نشانیاں بیان فرمائی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں کچھ ظاہر ہو چکی ہیں اور کچھ ہونے والی ہیں۔

باب: قرآن اور علم کا اٹھ جانا

۲۶: حَدَّثَنَا ذَهَابُ الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ

۴۰۴۸: حضرت زیاد بن لبید فرماتے ہیں کہ نبی نے کسی بات کا ذکر کر کے فرمایا: یہ اس وقت ہوگا جب علم اٹھ جائے گا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول علم کیسے اٹھ جائے گا حالانکہ ہم خود قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے بیٹوں کو پڑھاتے ہیں اور ہمارے بیٹوں کو (اسی طرح نسل در نسل) قیامت تک پڑھاتے رہیں گے فرمایا: زیاد تیری ماں تجھ پر روئے (یعنی تم تو نادان نکلے) میں تو تمہیں مدینہ کے سمجھ دار لوگوں میں شمار کرتا تھا کیا یہ یہود و نصاریٰ تو رات اور

۴۰۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ ذَاكَ عِنْدَ آوَانَ ذَهَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُقْرِئُهُ أَبْنَاءَنَا وَيُقْرِئُهُ النَّوَاؤُنَا ابْنَاهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثَكَلْتُكَ أُمَّكَ زَيْدًا! إِنْ كُنْتُ لِأَزَاكَ مِنْ أَفْقِهِ رَجُلٍ الْمَدِينَةَ أَوْ لَيْسَ هَذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى يَقْرَأُونَ التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ لَا يَعْمَلُونَ بِشَيْءٍ

مما فیہما

۴۰۴۹. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو معاوية عَنْ أَبِي مالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ عَنْ خُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْرُؤُ الْإِسْلَامَ كَمَا يَذْرُؤُ وَنَسِءَ الثُّوبِ حَتَّى لَا يَذْرَى مَا صِيَامٌ وَلَا صَلَاةٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا يَذْرَى مَا صِيَامٌ وَلَا صَلَاةٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَيْسَرَى عَلَى كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي لَيْلَةٍ فَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ وَيَبْقَى طَوَائِفٌ مِنَ النَّاسِ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْعَجُوزُ يَقُولُونَ إِذْ كُنَّا آبَاءَ نَا عَلِيٍّ هَذِهِ الْكَلِمَةُ لِآلِهِ إِلَّا اللَّهُ فَنَحْنُ نَقُولُهَا فَقَالَ لَهُ صِلَةٌ مَا تَعْنِي عَنْهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَهُمْ لَا يَذْرُونَ مَا صَلَاةٌ وَلَا صِيَامٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا صَدَقَةٌ فَأَعْرَضَ عَنْهُ خُذَيْفَةُ ثُمَّ رَدَّهَا عَلَيْهِ ثَلَاثًا كُلُّ ذَالِكِ يُعْرِضُ عَنْهُ خُذَيْفَةُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّلَاثَةِ فَقَالَ يَا صِلَةٌ تَنْجِيهِمْ مِنَ النَّارِ ثَلَاثًا.

انجیل نہیں پڑھتے لیکن ان کی کسی بات پر عمل نہیں کرتے۔

۴۰۴۹: حضرت خذیفہ بن یمان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: اسلام پرانا ہو (کر مٹنے کے قریب) ہو جائیگا یہاں تک کسی کو بھی روزہ، نماز، قربانی اور صدقہ (وغیرہ کے متعلق کسی قسم) کا علم نہ رہے گا اور اللہ کی کتاب ایک ہی رات میں ایسی غائب ہوگی کہ زمین میں اس کی آیت بھی باقی نہ رہے گی اور انسانوں کے کچھ قبائل (یا گروہ) ایسے رہ جائیں گے کہ ان میں بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتیں کہیں گی ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو یہ کلمہ پڑھتے سنا: لا الہ الا اللہ اس لئے ہم بھی یہ کلمہ کہتے ہیں حضرت خذیفہ کے شاگرد وصلہ نے عرض کیا لا الہ الا اللہ سے انہیں کیا فائدہ ہوگا جب انہیں نماز کا علم ہے نہ روزہ کا نہ قربانی اور صدقہ (ان سب کا مطلقاً) کوئی علم نہیں اس پر خذیفہ نے انکی طرف سے منہ پھیر لیا انہوں نے دوبارہ سے بارہ عرض کیا خذیفہ منہ پھیرتے رہے تیسری مرتبہ میں انکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے صلہ! لا الہ الا اللہ انہیں دوزخ سے نجات دلائے گا تین بار یہی فرمایا۔

۴۰۵۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا ابْنُ وَكِيعٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامٌ يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيُنزَلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرَجُ وَالْهَرَجُ الْقَتْلُ.

۴۰۵۰: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے کچھ زمانہ میں علم اٹھ جائے گا اور جہالت اترے گی اور ہرج بڑھ جائے گا ہرج قتل کو کہتے ہیں۔

۴۰۵۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو معاوية عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ ابْنِ مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا يَنْزَلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرَجُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ

۴۰۵۱: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے بعد ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ جہالت اترے گی، علم اٹھ جائے گا اور ہرج بڑھ جائے گا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: اے اللہ کے

مَا الْهَرَجُ قَالَ الْقَتْلُ.

رسول! ہرج کیا ہے؟ فرمایا: قتل۔

۳۰۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ نُنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِرَفْعِهِ قَالَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَ يَنْقُصُ الْعِلْمُ وَ يُلْقَى الشُّعْ وَ تَظْهَرُ الْفِتَنُ وَ يَكْثُرُ الْهَرَجُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَ مَا الْهَرَجُ قَالَ الْقَتْلُ.

۳۰۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہؐ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ زمانہ مختصر ہو جائیگا (وقت بے برکتی، مصروفیات اور تفکرات کی وجہ سے بہت جلد گزرے گا) اور علم کم ہو جائیگا (قلوب میں) بخل ڈال دیا جائیگا اور فتنے ظاہر ہونگے اور ہرج بڑھ جائیگا۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہرج کیا ہے؟ فرمایا: قتل۔

خلاصۃ الباب ☆ واقعی قرآن کریم پر عمل ہی اصل بنیادی چیز ہے صرف الفاظ قرآنی کو پڑھنا یہ علم نہیں ہے۔ بلکہ علم قرآن یہ ہے کہ اس کو سیکھ کر عمل کیا جائے جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور ائمہ مجتہدین نے قرآن کے علوم کو حاصل کیا اور اس کو لوگوں تک پہنچایا الحمد للہ ان حضرات کی محنتوں کے ثمرات ہمیں حاصل ہیں۔ حدیث ۳۰۳۹: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی سچی ثابت ہو رہی ہے اس زمانہ میں صرف کلمہ کی ضرورت باقی ہے نہ نماز روزہ کی پرواہ ہے زکوٰۃ تو خیر سے بالکل ترک کر دی ہے لوگوں نے۔ جہل کی کثرت اور قتل و غارت کی بہتات ہے۔

۲۷: بَابُ ذَهَابِ الْأَمَانَةِ

بَابُ: اَمَانَتِ (ایمانداری) کا اٹھ جانا

۳۰۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نُنَا وَ بَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ قُلْتُ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَ أَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جُزْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ (قَالَ الطَّنَابِيُّ يَعْنِي وَسَطَ قُلُوبِ الرِّجَالِ) وَ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمْنَا مِنَ الْقُرْآنِ وَ عَلِمْنَا مِنَ السُّنَّةِ.

۳۰۵۳: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (ایک موقع پر) دو باتیں بتائیں میں ان میں سے ایک تو دیکھ چکا اور دوسری کا مجھے انتظار ہے۔ آپ نے ہمیں بتایا کہ امانت مردوں کے دلوں کی جڑ میں یعنی وسط میں اتری اور قرآن اترنا تو ہم (صحابہ) نے قرآن سیکھا اور سنت کو سمجھا (جس سے ایمانداری بڑھ گئی) پھر آپ نے ہمیں امانت کے اٹھ جانے کے بارے میں بتایا فرمایا مرد سوائے گائیند کے دوران اس کے دل سے امانت سلب ہو جائے گی لیکن دل میں نقطے کی طرح امانت کا نشان اور اثر باقی ہوگا پھر جب دوبارہ سوائے گا تو اس کے دل سے مزید امانت اٹھا لی جائے گی صبح اس کا اثر اتنا باقی رہ جائے گا جتنا آبلہ جیسے تم اپنے پاؤں پر انگارہ لڑھکاؤ تو کھال پھول جائے تو

ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفِيعِهَا فَقَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُرْفَعُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظُلُّ أَثَرُهَا كَأَثَرِ الْوَكْبِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُنزَعُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظُلُّ أَثَرُهَا كَأَثَرِ الْهَجَلِ جُجْمِرٍ وَ حُرَجْتَهُ عَلَيَّ رَجُلِكَ فَتَقَطُّ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ أَخَذَ حُدَيْفَةَ كَفًّا مِنْ حَضِي فَذَخَرَجَهُ عَلَيَّ

سابقہ

قَالَ فَيُضْبِحُ النَّاسُ يَنْبَايَعُونَ وَ لَا يَكَاذُ أَحَدٌ

یُؤَدَى الْأَمَانَةَ حَتَّى يُقَالَ إِنَّ فِي بَنِي فَلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَ حَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَغْقَلَهُ وَ أَجْلَدَهُ وَ أَظْرَفَهُ وَ مَا فِي قَلْبِهِ حَبَّةٌ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ . وَ لَقَدْ آتَى عَلِيٌّ زَمَانَ وَ لَسْتُ أُبَالِي أَيْكُمْ تَابَعْتُ لِمَنْ كَانَ مُسْلِمًا لِيُرِدْنَهُ عَلِيٌّ إِسْلَامُهُ وَ لَمَنْ كَانَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا لِيُرِدْنَهُ عَلِيٌّ سَاعِيَهُ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ لَا بَايِعَ إِلَّا فُلَانًا وَ فُلَانًا .

تمہیں وہ جگہ ابھری ہوئی نظر آئے گی حالانکہ اس میں کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ کہہ کر حضرت حدیثہ رضی اللہ عنہ نے مٹھی بھر کنکریاں لے کر اپنی پنڈلی سے لڑھکائیں فرمایا اس کے بعد اس کے بعد لوگ معاملات خرید و فروخت کریں گے۔ لیکن ان میں کوئی بھی امانت دار نہ ہوگا یہاں تک کہ کہا جائے گا فلاں قبیلہ میں ایک مرد امانت دار

ہے اور یہاں تک کہ ایک مرد کی بابت کہا جائے گا کہ وہ کتنا سمجھدار دانشمند (بہادر) اور ظریف و مستعد ہے حالانکہ اس کے دلی میں رائی برابر بھی ایمان نہ ہوگا اور مجھ پر ایک زمانہ ایسا گزرا کہ مجھے یہ پرواہ نہ تھی کہ میں کس سے معاملہ کر رہا ہوں کیونکہ اگر وہ مسلمان ہے تو اسلام کی وجہ سے وہ امانت داری پر مجبور ہوتا اور اگر وہ یہودی نصرانی ہے تو اس کا عامل (حاکم) انصاف کرے گا اور اب میں صرف فلاں فلاں سے معاملہ (خرید و فروخت) کرتا ہوں۔

۴۰۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ أَبِي شَجْرَةَ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ عَبْدًا أَنْزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ فَإِذَا أَنْزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا مَقِيَّتًا مُمَقَّتًا فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا مَقِيَّتًا مُمَقَّتًا تَزَعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةُ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا خَائِبًا مُخَوَّنًا فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا خَائِبًا مُخَوَّنًا تَزَعَتْ مِنْهُ الرَّحْمَةُ فَإِذَا أَنْزَعَ مِنْهُ الرَّحْمَةَ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا رَحِيمًا مُلْعَنًا فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا رَجِيمًا مُلْعَنًا تَزَعَتْ مِنْهُ رِيقَةُ الْإِسْلَامِ .

۴۰۵۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل جب کسی بندہ کو ہلاک کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس (کے دل) سے حیا نکال لیتے ہیں جب اس سے حیا نکل جائے تو تمہیں وہ شخص (اپنے اعمال بد کی وجہ سے) ہمیشہ خدا کے قہر میں گرفتار نظر آئے گا جب تمہیں وہ ہمیشہ قہر خداوندی میں گرفتار ملے گا تو اس (کے دل) سے امانت داری سلب ہو جاتی ہے اور جب اس (کے دل) سے امانت سلب ہو جاتی ہے تو وہ تمہیں ہمیشہ چوری (بددیانتی) اور خیانت میں مبتلا نظر آئے گا اور

جب وہ چوری اور خیانت میں مبتلا ہوا تو اس (کے دل) سے رحم ختم کر دیا جاتا ہے اور جب وہ رحم سے محروم ہو گیا تو تمہیں وہ ہمیشہ ملعون اور مردود نظر آئے گا اور جب تم اسے ہمیشہ ملعون و مردود دیکھو تو (سمجھ لو کہ) اس کی گردن سے اسلام کی رتی نکل گئی۔

پاب: قیامت کی نشانیاں

۲۸: بَابُ الْآيَاتِ

۴۰۵۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

۴۰۵۵: حضرت حدیثہ بن اسید ابوسریحہ رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ بالا خانہ سے ہماری طرف متوجہ ہوئے ہم آپس میں قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دس نشانیاں ظاہر ہوں۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال دھواں، دابۃ الارض کا نکلنا، خروج یاجوج و ماجوج، خروج عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور تین (نشانیاں) زمین کا (مختلف جہت میں) دھنسا ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں۔ دسویں نشانی آگ ہے جو عدن کے نشیب امین سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانک کر ارض محشر کی طرف لے جائے گی دن اور رات میں جب لوگ آرام کی خاطر ٹھہریں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی۔

۳۰۵۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھ باتوں سے پہلے نیک عمل کر لو سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور دھواں اور دابۃ الارض اور دجال ہر ایک کی خاص آفت (موت) اور عام آفت (طاعون و بلاء وغیرہ)۔

۳۰۵۷: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کی نشانیاں دو سو سال کے بعد ہی ظاہر ہوں گی (جب بھی ہوں دو صدی سے قبل کوئی بڑی نشانی ظاہر نہ ہوگی)۔

۳۰۵۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے پانچ طبقات ہوں گے چالیس سال تک نیکی اور تقویٰ والے لوگ ہوں گے ان کے بعد ایک سو بیس سال تک ایک دوسرے پر رحم کرنے والے

فَرَاتِ الْقَرَّازِ عَنْ غَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ أَبِي الطُّفَيْلِ الْكِنَانِيِّ عَنْ حَدِيثِ بْنِ أَبِي سُرَيْحَةَ قَالَ أَطَّلَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ السَّاعَةَ فَقَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالذُّجَالُ وَالذُّخَانُ وَالذَّابَّةُ وَيَا جُوجُ وَمَا جُوجُ وَخُرُوجُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَثَلَاثُ خُسُوفٍ خُسُوفٍ بِالشَّرْقِ وَخُسُوفٍ بِالمَغْرِبِ وَخُسُوفٍ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنِ ابْنِ تَسْوِيقِ النَّاسِ إِلَى المَحْشَرِ تَبِيْتُ مَعَهُمْ إِذَا يَأْتُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوا.

۳۰۵۶: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي غَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سِنَانِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالذُّخَانُ وَالذَّابَّةُ الْأَرْضِ وَالذُّجَالُ وَأَخْوِيضَةُ أَحَدِكُمْ وَأَمْرُ الْعَامَةِ.

۳۰۵۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَوْزُ بْنُ عُمَارَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى بْنِ ثَمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْآيَاتُ بَعْدَ الْمَائَتَيْنِ.

۳۰۵۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْقِلٍ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أُمَّتِي عَلَى خَمْسِ طَبَقَاتٍ فَأَرْبَعُونَ سَنَةً أَهْلُ بَرٍّ وَتَقْوَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ أَهْلُ تَرَاخُمٍ وَتَوَاضَلِ ثُمَّ الَّذِينَ

اور یاہمی تعلقات اور رشتہ داریوں کو استوار رکھنے والے لوگ ہوں گے پھر ان کے بعد ایک سو ساٹھ برس تک ایسے لوگ ہوں گے جو ایک دوسرے سے دشمن رکھیں گے اور تعلقات توڑیں گے اس کے بعد قتل ہی قتل ہوگا۔ نجات مانگو نجات۔ دوسری روایت میں ہے فرمایا میری امت کے پانچ طبقات ہوں گے ہر طبقہ چالیس برس کا ہوگا میرا طبقہ اور میرے صحابہ کا طبقہ تو اہل علم اور اہل ایمان کا طبقہ ہے اور دوسرا طبقہ چالیس سے اور اسی کے درمیان نیکی اور تقویٰ والوں کا ہے اس کے بعد پہلے کی طرح روایت ہے۔

باب: زمین کا دھنسا

۴۰۵۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے قریب صورتیں بگڑیں گی اور زمین دھنسنے لگی اور پتھروں کی بارش ہوگی۔

۴۰۶۰: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: میری امت کے آخر میں زمین دھنسنے لگی صورتیں بگڑیں گی اور سنگباری ہوگی۔

۴۰۶۱: حضرت نافع سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت ابن عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کرنے لگا کہ فلاں نے آپ کو سلام کہا ہے۔ فرمایا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس نے دین میں نئی بات ایجاد کی ہے اگر واقعی اس نے بدعت ایجاد کی ہے تو اسے میری طرف سے سلام مت کہنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ میری امت (یا اس امت) میں صورتیں

يَلُوْنَهُمْ إِلَىٰ سِتِّيْنِ وَ مِائَةِ سَنَةِ أَهْلُ نَدَابِرٍ وَ تَقَاطِعِ ثُمَّ
الْهَرَجِ الْهَرَجِ النَّجَا النَّجَا.

حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا حَازِمٌ أَبُو مُحَمَّدٍ
الْغَنَرِيُّ ثَنَا الْمَسُورُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مَعْنٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتِي
عَلَىٰ خُمْسِ طَبَقَاتٍ كُلُّ طَبَقَةٍ أَرْبَعُونَ عَامًا فَأَمَّا طَبَقَتِي وَ
طَبَقَةُ أَصْحَابِي فَأَهْلُ عِلْمٍ وَ إِيمَانٍ وَ أَمَّا الطَّبَقَةُ الثَّانِيَةُ مَا
بَيْنَ الْأَرْبَعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ فَأَهْلُ بَرٍّ وَ تَقْوَىٰ ثُمَّ ذَكَرَ
نَحْوَهُ.

۲۹: بَابُ الْخُسُوفِ

۴۰۵۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا
بَشِيرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ طَارِقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَسْخٌ وَ خُسْفٌ وَ
قَذْفٌ.

۴۰۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ زَيْدِ بْنِ
اسْلَمَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ
النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خُسْفٌ وَ مَسْخٌ وَ
قَذْفٌ.

۴۰۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا
ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ثَنَا أَبُو صَخْرٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ
رَجُلَا تَى ابْنِ عَمْرٍ وَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ إِنَّ فُلَانًا
يَقْرَأُ كَ السَّلَامِ قَالَ إِنَّهُ بَلَّغَنِي أَنَّهُ قَدْ أَخَذَتْ فَإِنْ كَانَ
فَدَأْخَذَتْ فَلَا تُقْرَأُ بَيْنِي السَّلَامَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ فِي أُمَّتِي (أَوْ فِي
هَذِهِ الْأُمَّةِ) مَسْخٌ وَ خُسْفٌ وَ قَذْفٌ وَ ذَلِكَ فِي أَهْلِ

القدر.

بگڑیں گی اور زمین میں دھنسا یا جائے گا اور سنگباری ہوگی اور یہ سب کچھ منکرین تقدیر کے ساتھ ہوگا۔

۳۰۶۲: حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں زمین میں دھنسا، صورتیں بگڑنا سنگباری (یہ سب طرح کے عذاب) ہوں گے۔

باب: بیداء کا لشکر

۳۰۶۳: حضرت عبداللہ بن صفوان فرماتے ہیں کہ ام المؤمنین سیدہ حفصہؓ نے مجھے بتایا کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا: ایک لشکر اس گھر (کو گرانے) کا ارادہ کریگا اہل مکہ اس سے لڑیں گے جب وہ لشکر مقام بیداء (یا وسیع میدان) میں پہنچے گا تو انکے درمیان کے لوگ دھنس جائیں اور شروع والے آخروالوں کو پکاریں گے۔ الغرض وہ سب دھنس جائیں گے ان میں کوئی بھی نہ بچے گا سوائے ایک قاصد کے جو ان کا حال بتائے گا۔ جب حجاج کا لشکر آیا تو ہمیں خیال ہوا کہ شاید یہی وہ لشکر ہے ایک مرد نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے حفصہؓ کے متعلق جھوٹ نہیں بولا اور یہ کہ حفصہؓ نے نبی کے متعلق جھوٹ نہیں بولا۔

۳۰۶۴: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اس گھر کی خاطر لڑائی اور جنگ سے باز نہ آئیں گے حتیٰ کہ ایک لشکر لڑائی کرے گا (لڑائی کے ارادہ سے چلے گا) جب وہ مقام بیداء یا وسیع میدان میں پہنچے گا تو ان کے اول و آخر سب دھنسا دیئے جائیں گے اور درمیان والے بھی تہ تیغ کیے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا اگر اس لشکر میں کوئی مجبور اور زبردستی سے شریک ہوا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ (قیامت

۳۰۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكُونُ فِي أُمَّتِي خُسْفٌ وَ مَسْخٌ وَ قَذْفٌ.

۳۰: بَابُ جَيْشِ الْبَيْدَاءِ

۳۰۶۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أُمِّةِ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ صَفْوَانَ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَفْوَانَ يَقُولُ أَخْبَرْتَنِي حَفْصَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَيَوْمٍ هَذَا الْبَيْتِ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ حَتَّى إِذَا كَانُوا بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَسْطِهِمْ وَ يَتَنَادَى أَوْلَاهُمْ آخِرُهُمْ فَيُخْسَفُ بِهِمْ فَلَا يَتَّقِي مِنْهُمْ إِلَّا الشَّرِيدَ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ.

فَلَمَّا جَاءَ جَيْشُ الْحَجَّاجِ ظَنَّنَا أَنَّهُمْ هُمْ فَقَالَ رَجُلٌ أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنْكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَيَّ حَفْصَةُ صَلَّى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَ أَنَّ حَفْصَةَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۰۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْمُرْهَبِيِّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْتَهِي النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هَذَا الْبَيْتِ حَتَّى يَغْزَوْهُ جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ (أَوْ بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ) خُسِفَ بِأَوْلِيهِمْ وَ آخِرِهِمْ وَ لَمْ يَنْجُ أَوْسَطُهُمْ.

قُلْتُ فَإِنْ كَانَ فِيهِمْ مَنْ يُكْرَهُ؟ قَالَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ

عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمْ .

میں) ان سب کو ان کی نیت کے مطابق اٹھائیں گے۔
۴۰۶۵: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کا تذکرہ فرمایا: جسے دھنسا یا جائے گا تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہو سکتا ہے ان میں کوئی ایسا ہو جسے زبردستی لایا جائے۔ فرمایا (قیامت کے روز) انہیں ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا (اور معاملہ کیا جائے گا)۔

۴۰۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَ هَارُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجَمَّالُ قَالُوا إِنَّا سَفِينَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ سَمِعَ نَافِعَ ابْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْجَيْشَ الَّذِي يُخَسَفُ بِهِمْ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَعَلَّ فِيهِمْ الْمُكْرَهُ؟ قَالَ إِنَّهُمْ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ .

پانچ: دابة الارض کا بیان

۴۰۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک جانور نمودار ہوگا اس کے پاس حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی انگشتری اور حضرت موسیٰ بن عمران علیہما السلام کا عصا ہوگا وہ عصا سے مومن کے چہرہ کو روشن کرے گا اور انگشتری سے کافر کی ناک پر نشان لگائے گا حتیٰ کہ ایک جگہ کے لوگ جمع ہوں گے تو ایک کہے گا: اے مومن اور دوسرا کہے گا: اے کافر (یعنی ایک دوسرے کو نشان سے پہچان لیں گے)۔

۳۱: بَابُ دَابَّةِ الْأَرْضِ

۴۰۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ وَمَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ وَ عَصَا مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَتَجْلُو وَجْهَ الْمُؤْمِنِينَ بِالْعَصَا وَ تَحْطِمُ أَنْفَ الْكَافِرِينَ بِالْخَاتَمِ حَتَّى أَنْ أَهْلَ الْجَوَائِ لِيَجْتَمِعُونَ فَيَقُولُ هَذَا يَأْمُومُونَ وَيَقُولُ هَذَا يَا كَافِرُونَ .
قال أبو الحسن القطان حدثنا إبراهيم بن يحيى ثنا موسى بن إسماعيل ثنا حماد بن سلمة فذكر نحوه وقال فيه مرة فيقول هذا يأمؤمن! وهذا يا كافر .

۴۰۶۷: حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ مجھے مکہ کے قریب ایک جنگل میں لے گئے وہاں خشک زمین تھی اس کے ارد گرد ریت تھی آپ نے فرمایا: دابة (جانور) اس جگہ سے برآمد ہوگا وہ جگہ تقریباً ایک بالشت تھی حضرت ابن بریدہؓ فرماتے ہیں اس کے کئی سال بعد میں نے حج کیا تو والد صاحب نے دابة الارض کے عصا کے بارے میں بتایا (کہ ایسا ہوگا)

۴۰۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَ زَيْدُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ ثنا خَالِدُ بْنُ عُبَيْدٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَهَبَ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى مَوْضِعٍ بِالْبَادِيَةِ قَرِيبٍ مِنْ مَكَّةَ فَإِذَا أَرْضٌ يَابِسَةٌ حَوْلَهَا رَمْلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مِنْ هَذَا الْمَوْضِعِ فَإِذَا فَتَرْتَنِي شِبْرًا .
قال ابنُ بُرَيْدَةَ فَتَجَجَّتْ بَعْدَ ذَلِكَ بِسِنِينَ

فَارَاقًا غَضَالَهُ فَإِذَا هُوَ بَعْضَايَ هَذِهِ هَكَذَا وَ هَكَذَا.

۳۲: بَابُ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

۴۰۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَأَاهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَلِكَ جِنَّ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ.

۴۰۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ ثنا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوَّلُ آيَاتِ خُرُوجِ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَ خُرُوجِ الذَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضَحَى.

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَإِذَا تَبَيَّنَ مَا خَرَجَتْ قَبْلَ الْآخِرَى فَأَلَا خِرَى مِنْهَا قَرِيبٌ.

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَ لَا أَظُنُّهَا إِلَّا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.

۴۰۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ زُرَّارٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمَّالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مِنْ قَبْلِ مَغْرِبِ الشَّمْسِ بَابًا مَفْتُوحًا لِلسُّبُوحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ فَإِذَا طَلَعَتْ مِنْ نَحْوِهِ لَمْ يَنْفَعِ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلِ أَوْ كَسِبَتْ فِي إِيْمَانِهَا.

میرے اس عصاء کے برابر (لسبا اور موٹا)۔

۳۱: بَابُ آقَابِ كَامَغْرِبِ سَعَطُلُوعِ هُونَا

۴۰۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ آقاب مغرب سے طلوع ہو اور جب آقاب (مغرب سے) طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو اہل زمین ایمان لے آئیں گے لیکن یہ وقت وہی ہوگا جب ایمان لانا ان لوگوں کیلئے سود مند نہ ہوگا جو اس سے قبل ایمان نہ لائے تھے۔

۴۰۶۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علامات قیامت میں سب سے پہلے ظاہر ہونے والی نشانی آقاب کا مغرب سے طلوع ہونا اور چاشت کے وقت دابہ الارض کا لوگوں کے سامنے آنا ہے۔

حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ ان میں سے جو بھی پہلے ظاہر ہو دوسری اس کے قریب ہی ہوگی اور فرماتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ پہلے آقاب مغرب سے طلوع ہوگا۔

۴۰۷۰: حضرت صفوان بن عسال فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: مغرب کی طرف ایک دروازہ کھلا ہوا ہے جس کی چوڑائی ستر برس (کی مسافت) ہے یہ دروازہ توبہ کیلئے برابر کھلا رہے گا تا آنکہ سورج اس (مغرب) کی طرف سے طلوع ہو سو جب آقاب اس جانب سے طلوع ہو جائے تو اس وقت اس نفس کے لئے ایمان لانا سود مند نہ ہوگا جو اس سے قبل ایمان نہ لایا یا (اس گناہگار شخص کیلئے

تو بہ کرنا سود مند نہ ہوگا جس نے) ایمان کی حالت میں کوئی نیک عمل (تو بہ در جو ع الی اللہ) نہ کیا ہو۔

پایاب: فتنہ دجال حضرت عیسیٰ بن مریم

علیہ السلام کا نزول اور

خروج یا جوج ماجوج

۴۰۷۱: حضرت حدیفہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: دجال یا کیمیں آنکھ سے کانا ہوگا اس کے سر پر بہت زیادہ بال ہوں گے اس کے ساتھ ایک جنت اور ایک دوزخ ہوگی لیکن اس کی دوزخ (در حقیقت اور انجام کے لحاظ سے) جنت اور اس کی جنت دوزخ ہوگی۔

۴۰۷۲: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ دجال مشرق کے ایک علاقہ سے نکلے گا جس کا نام خراسان ہے اس کے ساتھ ایسے لوگ ہوں گے جن کے چہرے گویا تہ بہ تہ ڈھالیں ہیں (یعنی چپے اور پُر گوشت)۔

۴۰۷۳: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں مجھ سے زیادہ کسی نے نہیں پوچھا۔ آپ نے (ایک مرتبہ) فرمایا تم اس کے متعلق کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں کہ اس کے پاس کھانا پانی بھی ہوگا۔ فرمایا یہ اللہ کے لئے اس (دجال) سے بہت آسان ہے۔

۳۳: بَابُ فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَ خُرُوجِ

عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

وَ خُرُوجِ يَاجُوجَ وَ مَاجُوجَ

۴۰۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ . ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيبٍ عَنْ حَدِيثِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالُ اغْوَرُ عَيْنٍ الْيُسْرَى جِفَالِ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَ نَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَ جَنَّةُ نَارٍ .

۴۰۷۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْفِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالُوا ثَنَا رُوْحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنِ الْمُصْبِرَةِ بْنِ سَبِيحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُرَيْبٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الدَّجَالَ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضِ الْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خِرَاسَانٌ يَتَّبِعُهُ أَقْوَامٌ كَانُوا وَجُوهَهُمْ الْمَجَانُ الْمَطْرُقَةُ .

۴۰۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَ كَيْعُ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُصْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتَهُ (وَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ أَشَدُّ سُوءًا إِلَّا مَيْتِي) فَقَالَ لِي مَا تَسْأَلُ عَنْهُ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ: إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَ الشَّرَابَ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ .

ک: کہ جب اللہ تعالیٰ اس کو اتنے خوارق عادت امور عطا فرما سکتے ہیں تو کھانا پانی بھی دے سکتے ہیں کہ ان سبھی چیزوں میں بندوں کی آزمائش ہے۔ (متحدیہ)

۳۰۷۴: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اور منبر پر تشریف لائے اس سے قبل آپ جمعہ کے علاوہ منبر پر تشریف نہ لے جاتے تھے۔ لوگوں کو یہ بات گراں گزری (اور گھبرا گئے کہ نہ معلوم کیا بات ہے) کچھ لوگ کھڑے ہوئے تھے اور کچھ بیٹھے ہوئے آپ نے انہیں ہاتھ کے اشارہ سے بیٹھنے کا امر فرمایا (پھر فرمایا) بخدا میں اس جگہ کسی ایسے امر کی وجہ سے کھڑا نہیں ہوا جس سے تمہیں ترغیب یا ترہیب کا فائدہ ہو بلکہ (وجہ یہ ہوتی کہ) تمہیں داری میرے پاس آئے اور مجھے ایسی بات بتائی کہ خوشی اور فرحت کی وجہ سے میں دو پہر سو نہ سکا تو میں نے چاہا کہ خوشی تمہارے اندر بھی پھیلا دوں غور سے سنو تمہیں داری کے چچا زاد بھائی نے مجھے بتایا کہ (سمندری سفر میں) باد مخالف انہیں ایک غیر معروف جزیرہ میں لے گئی یہ (تمام مسافر) چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر اس جزیرہ میں اترے وہاں لمبے بالوں والی ایک سیاہ چیز دیکھی انہوں نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ کہنے لگی میں جاسوس ہوں۔ انہوں نے کہا پھر ہمیں بتاؤ (خبریں دو کہ جاسوس کا یہی کام ہے) کہنے لگی میں تمہیں کچھ خبر نہ دوں گی اور نہ ہی تم سے کچھ پوچھوں گی لیکن اس مندر میں جاؤ جو تم کو وہاں نظر آتا ہے۔ وہاں ایک شخص ہے جو تم سے باتیں کرنے کا بڑا شائق ہے یعنی تم سے خبر پوچھنے کا اور تم کو خبریں دینے کا۔ خیر وہ لوگ اس مندر (عبادت خانہ) میں گئے۔ دیکھا تو ایک بوڑھا ہے جو خوب جکڑا ہوا ہے۔ ہائے! ہائے کرتا ہے بہت رنج میں ہے اور شکایت

۳۰۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَصَعَدَ الْمِنْبَرِ وَكَانَ لَا يَصْعَدُ عَلَيْهِ قَبْلَ ذَلِكَ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَشْتَدَّ ذَالِكَ عَلَى النَّاسِ فَمَنْ بَيْنَ قَائِمٍ وَجَالِسٍ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ أَنْ اقْعُدُوا فَإِنِّي وَاللَّهِ مَا قُمْتُ مَقَامِي هَذَا إِلَّا لَمْزٍ يَنْفَعُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلَكِنْ تَمِيمًا الدَّارِي أَنَا بِي فَأَخْبَرَنِي خُبْرًا مَنَعَنِي الْقَيْلُولَةُ مِنَ الْفَرَحِ وَقُرَّةَ الْعَيْنِ فَأَخْبَيْتُ أَنْ أُنْشِرَ عَلَيْكُمْ فَرُوحَ بَيْتِكُمْ إِلَّا إِنْ ابْنُ عَمِّ لَتَمِيمٍ الدَّارِي أَخْبَرَنِي أَنَّ الرِّيحَ الْجَائِثَهُمْ إِلَى زِيْرَةٍ لَا يَعْرِفُونَهَا فَاقْعَدُوا فِي قَوَارِبِ الشَّفِينَةِ فَخَرَجُوا فِيهَا فَإِذَا هُمْ بِشَيْءٍ أَهْدَبَ اسْوَدَ قَالُوا لَهُ مَا أَنْتَ قَالَ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا أَخْبَرْنَا قَالَتْ مَا أَنَا بِمُخْبِرَتِكُمْ شَيْئًا وَلَا سَائِلَتِكُمْ وَلَكِنْ هَذَا الدَّيْرُ قَدْرٌ مَقْتَمُوهُ فَاتَّوَهُ فَإِنَّ فِيهِ رَجُلًا بِالْأَشْرَاقِ إِلَى أَنْ تُخْبِرُوهُ وَيُخْبِرَكُمْ فَاتَّوَهُ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَإِذَا هُمْ بِشَيْخٍ مُوثِقٍ شَدِيدِ الْوَثَاقِ يُظْهِرُ الْحُزْنَ شَدِيدَ التَّشَكُّي فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَنْتَ قَالُوا مِنَ الشَّامِ قَالَ مَا فَعَلْتَ الْعَرَبُ؟ قَالُوا نَحْنُ قَوْمٌ مِنَ الْعَرَبِ عَمَّ تَسْأَلُ؟ قَالَ مَا فَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي عَرَجَ فِيكُمْ قَالُوا خَيْرًا تَأَدَّى قَوْمًا فَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَأَمَرَهُمْ الْيَوْمَ جَمِيعَ إِلَهُهُمْ وَاجِدْ وَدِينَهُمْ وَاجِدْ قَالَ مَا فَعَلْتَ عَيْنُ زُغَرٍ قَالُوا خَيْرًا يَسْتَقُونَ مِنْهَا زُرُوعَهُمْ وَيَسْتَقُونَ مِنْهَا لِسَقِيهِمْ قَالَ فَمَا فَعَلَ نَخْلُ بَيْنَ عَمَّانَ وَبَيْسَانَ؟ قَالُوا يُطْعِمُ ثَمْرَهُ كُلَّ عَامٍ قَالَ فَمَا فَعَلْتَ بِخَيْرَةِ الطَّبْرِيَةِ قَالُوا تَذُقُ جَنَابَاتِهَا مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ قَالَ فَزَفَرَ ثَلَاثَ زَفَرَاتٍ ثُمَّ قَالَ لَوَافَلْتُ مِنْ وَثَاقِي هَذَا لَمْ أَدْعُ أَرْضًا إِلَّا وَطَنُهَا بِرَجُلِي هَاتَيْنِ إِلَّا طَيِّبَةَ لَيْسَ لِي عَلَيْهَا

سَبَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى هَذَا يَنْتَهِي فَرُحِي هَذِهِ طَيِّبَةٌ
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِيهَا طَرِيقٌ ضَيِّقٌ وَلَا وَاسِعٌ وَلَا
سَهْلٌ وَلَا جَبَلٌ إِلَّا وَ عَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِدٌ سَيَفُةُ إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ.

میں۔ ہم نے اُس سے کہا: خرابی ہو تیری تو کون ہے؟
وہ بولا: تم میری خبر لینے پر قادر ہوئے پہلے اپنی خبر بیان
کرو۔ تم کون لوگ ہو؟ (پھر) اس نے کہا: تم لوگ
کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: شام سے۔ اس

نے پوچھا: عرب کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: ہم عرب ہی کے لوگ ہیں جن کو تو پوچھتا ہے۔ اس نے کہا اس شخص کا
(نبی) کا کیا حال ہے جو تم لوگوں میں پیدا ہوا؟ ان لوگوں نے کہا: اچھا حال ہے۔ اس نبی نے ایک قوم سے دشمنی کی
لیکن اللہ نے اس کو غالب کر دیا۔ اب عرب کے لوگ مذہب میں ایک ہو گئے ان کا خدا ایک ہی ہے اور ان کا دین بھی
ایک ہی ہے۔ پھر اس نے پوچھا: زُغر کے چشمہ کا کیا حال ہے۔ زُغر ایک گاؤں ہے شام میں جہاں زُغر حضرت لوط کی
بیٹی اتریں تھیں وہاں ایک چشمہ ہے اس کا پانی سوکھ جانا دجال کے نکلنے کی نشانی ہے۔ انہوں نے کہا: اچھا حال ہے۔
لوگ اس میں سے اپنے کھیتوں کو پانی دیتے ہیں اور پینے کے لیے بھی اس میں سے پانی لیتے ہیں پھر اس نے پوچھا عمان
اور بیسان کے درمیان کی کھجور کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: ہر سال اس میں سے کھجور اترتی ہے۔ پھر اس نے کہا:
طبریہ کے تالاب کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا اس کے دونوں کناروں پر پانی کو داتا ہے یعنی اس میں پانی کثرت سے
ہے۔ یہ سن کے تین بار وہ شخص کو دا پھر کہنے لگا اگر میں اس قید سے چھوٹوں تو کسی زمین کو نہ چھوڑوں گا جہاں میں نہ
جاؤں سوا (مدینہ) طیبہ کے۔ وہاں جانے کی مجھ کو طاقت نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر مجھے بہت خوشی
ہوئی۔ طیبہ یہی شہر ہے۔ تم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مدینہ میں کوئی تنگ راہ ہو یا کشادہ ہو نرم زمین ہو یا
سخت پہاڑ مگر اس جگہ ایک فرشتہ تنگی تلوار لیے ہوئے معین ہے قیامت تک۔

۴۰۷۵: حضرت نو اس بن سمعان کلابی سے روایت
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کو دجال کا
بیان کیا تو اس کی ذلت بھی بیان کی (کہ وہ کانا ہے اور
اللہ کے نزدیک ذلیل ہے) اور اس کی بڑائی بھی بیان
کی (کہ اس کا فتنہ سخت ہے اور وہ عادت کے خلاف
باتیں دکھلاوے گا) یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ وہ ان
کھجوروں میں ہے (یعنی ایسا قریب ہے گویا حاضر ہے
یہ آپ کے بیان کا اثر اور صحابہ کے ایمان کا سبب تھا
(جب ہم لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
گئے) (یعنی دوسرے وقت) تو آپ نے دجال کے ڈر کا

۴۰۷۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمْرَةَ ثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ
جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ
الْكَلَابِيَّ يَقُولُ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَالَ الْعَدَاةَ
فَنَحَفَضَ فِيهِ وَرَفَعَ حَتَّى ظَنَّنَا أَنَّهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا
رُحْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا
شَأْنُكُمْ؟ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَالَ الْعَدَاةَ
فَنَحَفَضَ فِيهِ ثُمَّ رَفَعْتَ حَتَّى ظَنَّنَا أَنَّهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ
غَيْرُ الدَّجَالَ أَخَوْفِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجُ وَ أَنَا فِيكُمْ فَأَنَا
حَجِيبُكُمْ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجُ وَ لَسْتُ فِيكُمْ فَأَمْرٌ وَ حَجِيبُكُمْ

نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌ قَطَطٌ غَيْبُهُ
 قَقَابِمَةٌ كَاتِبِي أَشْبَهُهُ بِعَبْدِ الْعَزْزِيِّ بْنِ قَطَنِ فَمَنْ رَأَاهُ مِنْكُمْ
 فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاحِشُ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ خَلِيَةِ بَيْنَ
 الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَغَاثٌ يَمِينًا وَغَاثٌ شَمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ
 اثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لُبُّهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أُرْبَعُونَ
 يَوْمًا يَوْمَ كَسَنَةِ وَ يَوْمَ كَشْهَرٍ وَ يَوْمَ كَجُمُعَةٍ وَ سَابِرُ أَيَّامِهِ
 كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَذَلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي كَسَنَةِ
 تَكْفِينًا فِيهِ صَلَاةٌ يَوْمٌ؟ قَالَ فَأَقْدَرُوا لَهُ قَدْرَهُ قَالَ قُلْنَا فَمَا
 اسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالغَيْثِ اسْتَدْبَرْتَهُ الرِّيحُ قَالَ لَا
 فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ يُؤْمِنُونَ بِهِ فَيَأْمُرُ
 السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرُ وَ يَأْمُرُ الْأَرْضَ أَنْ تَنْبِتَ فَتَنْبِتُ وَ
 تَرْوِحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتَهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرَى وَ اسْبَغَهُ
 ضُرُوعًا وَ أَمَدَهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيُرْدُنَ
 عَلَيْهِ قَوْلُهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مِنْ مَجْلِسَيْنِ مَا
 بَأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ ثُمَّ يَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي
 كَنْزُوكَ فَيَنْطَلِقُ فَتَتَّبِعُهُ كَنْزُهَا كَيْتَابُ سَيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ
 يَدْعُو أَرْجُلًا مُمْتَلِنًا سَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ ضَرْبَةً فَيَقْطَعُهُ
 جَزَلَيْنِ زَمِيَةِ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبَلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهَهُ
 يَضْحَكُ فَيُنْمَا هُمْ يَذَالِكُ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ عِيسَى بْنَ
 مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِي دِمَشْقَ بَيْنَ
 مَهْرُودَيْنِ وَاضِعَ كَفِّهِ عَلَى آجِنَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَاطَا
 رَأْسَهُ قَطْرٌ إِذَا أَرْفَعَهُ يَنْحَدِرُ مِنْهُ جَمَانٌ كَاللُّوْلُؤِ وَ لَا
 يَجُلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ وَ نَفْسُهُ يَنْتَهِي
 حَيْثُ يَنْتَهِي طَرَفُهُ فَيَنْطَلِقُ حَتَّى يَذُرَّكَهُ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ
 فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي نَبِيَّ اللَّهِ عِيسَى قَوْمًا قَدْ عَضُّهُمْ اللَّهُ
 فَيَنْسَخُ وَجُوهَهُمْ وَ يُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَيُنْمَا

اثر ہم میں پایا (ہمارے چہروں پر گھبراہٹ اور خوف سے) آپ نے پوچھا: تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو آپ نے دجال کا ذکر کیا اس کی ذلت بھی بیان کی اور اس کی عظمت بھی بیان کی یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ وہ انہی کھجور کے درختوں میں ہے۔ آپ نے فرمایا دجال کے سوا اوروں کا مجھے زیادہ ڈر ہے تم پر اور دجال اگر میری موجودگی میں نکلا تو میں اس سے حجت کروں گا تمہاری طرف سے (تم الگ رہو گے) اور اگر اس وقت نکلے جب میں تم میں نہ ہوں (بلکہ میری وفات ہو جائے) تو ہر ایک شخص اپنی حجت آپ کر لے اور اللہ میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان پر۔ دیکھو! دجال جو ان ہے (اور تمہیں کی روایت میں گزرا کہ وہ بوڑھا ہے اور شاید رنج و غم سے تمہیں کو بوڑھا معلوم ہوا ہو یہ بھی دجال کا کوئی شعبہ ہو) اس کے بال بہت گھنگریالے ہیں اس کی آنکھ ابھری ہوئی ہے۔ گویا میں اس کی مشابہت دیکھتا ہوں عبدالعززی بن قطن سے (وہ ایک شخص تھا۔ قوم خزاعہ کا جو جاہلیت کے زمانہ میں مر گیا تھا) پھر جو کوئی تم میں سے دجال کو پائے تو شروع سورہ کہف کی آیتیں اس پر پڑھے (ان آیتوں کے پڑھنے سے دجال کے فتنہ سے بچے گا) دیکھو دجال خلد سے نکلے گا جو شام اور عراق کے درمیان (ایک راہ) ہے اور فساد پھیلاتا پھرے گا دائیں طرف اور بائیں طرف ملکوں میں اے اللہ کے بندوں مضبوط رہنا ایمان پر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کتنے دنوں تک زمین پر رہے گا؟ آپ نے فرمایا کہ چالیس دن تک جن میں ایک دن سال بھر کا ہوگا اور

هُم كَذَلِكَ إِذَا أَوْحَى إِلَيْهِ يَا عِيسَى ابْنِي قَدْ
 أَخْرَجْتُ عَبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَخِيذِ بَقَالِهِمْ وَأَخْرَجْتُ عَبَادِي
 إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَا جُوجُجُ وَمَا جُوجُجُ وَهُمْ كَمَا قَالَ
 اللَّهُ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوْلَاهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ
 الطَّبْرِثَةِ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا ثُمَّ يَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ
 كَانَ فِي هَذَا مَاءٌ مَرَّةً وَنَحْضُرُ نَبِيَّ اللَّهِ عِيسَى وَ
 أَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الطُّورِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ
 دِينَارٍ لِأَحَدِكُمْ الْيَوْمَ فَيُرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ
 إِلَى اللَّهِ فُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّعْفُ فِي رِقَابِهِمْ فَيَضْحَكُونَ
 فَرُسِي كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَيَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَ
 أَصْحَابُهُ فَلَا يَجِدُونَ مَوْضِعَ بَشِيرًا لَأَقْدَمَ مَلَأَهُ زَهْمُهُمْ وَ
 نَتْنُهُمْ وَدَمَاءُهُمْ فَيُرْغَبُونَ إِلَى اللَّهِ نَبْحَانَهُ فَيُرْسَلُ
 عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَأَغْنِاقِ الْبَحْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ
 حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُرْسَلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَا يَكُنُ مِنْهُ
 بَيْتٌ مَدْرٍ وَبِرٍ فَتَنْفَسِلُهُ حَتَّى يَتْرُكَهُ كَمَا تَرْتَلِقُهُ ثُمَّ يُقَالُ
 فَلَارِضُ ابْنَتِي ثَمَرْتِكِ وَرَذِي بَرَكْتِكِ فَيَوْمِنَا تَأْكُلُ
 الْعِصَابَةَ مِنَ الرُّمَانَةِ فَتَشْبِعُهُمْ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقَافِحِهَا وَ
 يُبَارِكُ اللَّهُ فِي الرَّسْلِ حَتَّى إِذَا اللَّفْحَةُ مِنَ الْإِبِلِ تَكْفِي
 الْفَتَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّفْحَةُ مِنَ الْبَقَرِ تَكْفِي الْقَبِيلَةَ وَاللَّفْحَةُ
 مِنَ الْغَنَمِ تَكْفِي الْفَجْدَ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ
 عَلَيْهِمْ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُ تَحْتَ أَبْطَانِهِمْ فَتَنْفِضُ رُوحَ كُلِّ
 مُسْلِمٍ وَبَقِي سَائِرُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ كَمَا تَتَهَارَجُ الْحُمُرُ
 فَعَلَيْهِمْ تَقْوَمُ السَّاعَةُ.

ایک دن ایک مہینے کا اور ایک دن ایک ہفتے کا اور باقی
 دن تمہارے ان دنوں کی طرح ہم نے عرض کیا یا رسول
 اللہ وہ دن جو ایک برس کا ہوگا جو اس میں ہم کو ایک دن
 کی (پانچ نمازیں کافی ہوں گی) قیاس تو یہی تھا کہ کافی
 ہوتیں مگر آپ نے فرمایا اندازہ کر کے نماز پڑھ لو۔ ہم
 نے عرض کیا وہ زمین میں کس قدر جلد چلے گا (جب تو
 اتنی تھوڑی مدت میں ساری دنیا گھوم آئیگا) آپ نے
 فرمایا ابر کی مثال ہو اس کے پیچھے رہے گی وہ ایک قوم
 کے پاس آئے گا اور ان کو اپنی طرف بلائے گا وہ اس کو
 مان لیں گے اور اس پر ایمان لائیں گے (معاذ اللہ وہ
 الوہیت کا دعویٰ کرے گا) پھر وہ آسمان کو حکم دے گا ان
 پر پانی برسے گا اور زمین کو حکم دے گا وہ اناج اگائے گی
 اور ان کے جانور شام کو آئیں گے (چراغے سے لوٹ
 کر) ان کی کوہان خوب اونچی یعنی خوب موٹے تازے
 ہو کر اور ان کے تھن خوب بھرے ہوئے دودھ والے
 اور ان کی کھوکھیں پھولی ہوں گی پھر ایک قوم کے پاس
 آئے گا ان کو اپنی طرف بلائے گا وہ اس کی بات نہ
 مانیں گے اس کے خدا ہونے کو رد کر دیں گے (آخر
 دجال ان کے پاس سے لوٹ جائے گا صبح کو ان کا ملک
 قحط زدہ ہوگا اور ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں رہے گا۔ پھر
 دجال ایک کھنڈر پر سے گزرے گا اور اس سے کہے گا
 اپنے خزانے نکال اس کھنڈر کے سب خزانے اس کے
 ساتھ ہو لیں گے جیسے شہد کی کھیاں بڑی مکھی یعنی یعسوب

کے ساتھ ہوتی ہیں پھر ایک شخص کو بلائے گا جو اچھا موٹا تازہ جوان ہوگا اور تلوار سے اس کو مارے گا۔ وہ دو ٹکڑے ہو
 جائے گا اور ہر ایک ٹکڑے کو دوسرے ٹکڑے سے تیر کے (گرنے کے) فاصلہ تک کر دے گا۔ پھر اس کا نام لے کر اس کو
 بلائے گا میں وہ شخص زندہ ہو کر آئے گا اس کا منہ چمکتا ہوگا اور ہنستا ہوگا۔ خیر دجال اور لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ

اتنے میں اللہ حضرت عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا اور سفید مینار پر دمشق کے مشرق کی جانب اتریں گے۔ دو زرد کپڑے پہنے ہوئے (جو ورس یا زعفران میں رنگے ہوں گے) اور اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازو پر رکھے ہوئے جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو اس میں سے پسینہ ٹپکے گا اور جب اونچا کریں گے تو پسینے کے قطرے اس میں سے گریں گے موتی کی طرح اور جو کافران کے سانس کا اثر پائے گا (یعنی اس کی بو) وہ مر جائے گا اور اس کے سانس کا اثر وہاں تک جائے گا جہاں تک ان کی نظر جائے گی آخر حضرت عیسیٰ چلیں گے اور دجال کو باب لد پر پائیں گے (وہ ایک پہاڑ ہے شام میں اور بعضوں نے کہا بیت المقدس کا ایک گاؤں ہے) وہاں اس مردود کو قتل کریں گے (دجال ان کو دیکھ کر ایسا کھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے) پھر حضرت عیسیٰ اللہ کے نبی ان لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو اللہ نے دجال کے شر سے بچایا اور ان کے منہ پر ہاتھ پھیریں گے اور ان کو جنت میں جو درجے ملیں گے وہ ان سے بیان کریں گے غیر لوگ اس حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ وحی بھیجے گا۔ حضرت عیسیٰ پر اے عیسیٰ میں نے اپنے بندوں بندوں کو نکالا کریں یا کہ پہلے ہے کہ ان سے کوئی لڑ نہیں سکتا تو میرے (مومن) بندوں کو طور پہاڑ پر لے جا اور اللہ تعالیٰ یا جوج اور ماجوج کو بھیجے گا جیسے اللہ نے فرمایا: ﴿مَنْ كَلَّ حَذْبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ﴾ یعنی ہر ایک ٹیلے پر سے چڑھ دوڑیں گے تو ان کا پہلا گروہ (جو مثل مڈیوں کے ہوں گے کثرت میں ان کا پہلا حصہ یعنی آگے کا حصہ طبریہ کے تالاب پر گزر کریں گے اور اس کا سارا پانی پی جائیں گے پھر اخیر حصہ ان کا آئے گا تو کہے گا کسی زمانہ میں اس تالاب میں پانی تھا اور حضرت عیسیٰ اور آپ کے ساتھ رکے رہیں گے (طور پہاڑ پر) یہاں تک کہ ایک تیل کی سری ان کے لئے سوا شرفی سے بہتر ہوگی تمہارے لئے آج کے دن۔ آخر حضرت عیسیٰ اور آپ کے ساتھی اللہ کی درگاہ میں دعا کریں گے تو اللہ یا جوج ماجوج لوگوں پر ایک پھوڑا بھیجے گا (اس میں کیڑا ہوتا ہے) ان کی گردنوں میں وہ دوسرے دن صبح کو سب مرے ہوئے ہوں گے جیسے ایک آدمی مرتا ہے اور حضرت عیسیٰ اور آپ کے ساتھی پہاڑ سے اتریں گے اور ایک بالشت برابر جگہ نہ پائیں گے جو ان کی چکنائی بد بو اور خون سے خالی ہو آخروہ پھر دعا کریں گے اللہ کی جناب میں اللہ تعالیٰ کچھ پرند جانور بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی گردنوں کے برابر ہوں گی (یعنی اونٹوں کی برابر پرند آئیں گے بختی اونٹ ایک قسم کا اونٹ ہے جو بڑا ہوتا ہے وہ ان کی لاشیں اٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہے وہاں ڈال دیں گے پھر اللہ تعالیٰ پانی برسائے گا کوئی گھر مٹی کا بالوں کا اس پانی کو نہ روک سکے گا یہ پانی ان سب کو دھو ڈالے گا یہاں تک کہ زمین آئینہ کی طرح صاف ہو جائے گی پھر زمین سے کہا جائے گا اب اپنے پھل اُگا اور اپنی برکت پھیر لا اس دن کئی آدمی مل کر ایک اتار کھا بیٹھے اور سیر ہو جائیں اور اتار کے چھلکے سے سایہ کریں گے (چھتری کی طرح) اتنے بڑے بڑے اتار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ دودھ میں برکت دیگا یہاں تک کہ ایک دودھ والی اونٹنی لوگوں کی کئی جماعتوں پر کافی ہوگی ایک گائے دودھ والی ایک قبیلہ کے لوگوں کو کافی ہوگی اور ایک بکری دودھ والی ایک چھوٹے قبیلے کو کافی ہو جائے گی لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا وہ انکی بغلوں کے تلے اثر کرے گی اور ہر ایک مومن کی روح قبض کر لے گی اور باقی لوگ گدھوں کی طرح لڑتے جھگڑتے یا جماع کرتے (اعلانیہ) رہ جائیں گے ان لوگوں پر قیامت ہوگی۔

۳۰۷۶: حضرت نواس بن سمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ مسلمان یا جوج اور ماجوج کی کمانوں اور ڈھالوں کو سات برس تک جلائیں گے۔

۳۰۷۷: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا تو بڑا خطبہ آپ کا دجال سے متعلق تھا آپ نے دجال کا حال ہم سے بیان کیا اور ہم کو اس سے ڈرایا تو فرمایا کوئی فتنہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آدم کی اولاد کو پیدا کیا زمین دجال کے فتنے سے بڑھ کر نہیں ہو اور اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ اور میں تمام انبیاء کے آخر میں ہوں اور تم آخر میں ہو سب امتوں سے اور دجال تمہی لوگوں میں ضرور پیدا ہوگا پھر اگر وہ نکلے اور میں تم میں موجود ہوں تو میں ہر مسلمان کی طرف سے حجت کروں گا۔ دجال کا فتنہ ایسا بڑا ہے کہ اگر میرے سامنے نکلے تو مجھ کو اس سے بھٹ کر ناپڑے گی اور کوئی شخص اس کام کے لئے کافی نہ ہوگا اور اگر میرے بعد نکلے تو ہر شخص اپنی ذات کی طرف سے حجت کر لے اور اللہ میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان پر دیکھو دجال نکلے گا خلد سے جو شام اور عراق کے درمیان ہے (خلد کہتے ہیں راہ کو) پھر فساد پھیلا دے گا بائیں طرف (ملکوں میں) اے اللہ کے بندو جھے ربنا ایمان پر کیونکہ میں تم سے اس کی ایسی صفت بیان کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے بیان نہیں کی (پس اس صفت سے تم خوب اس کو پہچان لو گے) پہلے تو وہ کہے گا

۳۰۷۶: حدثنا هشام بن عمار ثنا يحيى بن حمزة ثنا ابن جابر عن يحيى بن جابر الطائي حدثني عبد الرحمن بن جبير بن نفير عن أبيه أنه سمع النواس بن سفيان يقول قال رسول الله ﷺ سيؤخذ المسلمون من قبتي يا جوج و ماجوج و تشابهم و اتروستهم سبع سنين.

۳۰۷۷: حدثنا علي بن محمد ثنا عبد الرحمن المخاربي عن اسماعيل بن زافع ابى رافع عن ابى زرعة الشيباني يحيى بن ابى عمر و عن ابى امامة الباهلي قال خطبنا رسول الله ﷺ فكان اكثر خطبه حديثا حدثناه عن الدجال و حزرناه فكان من قوله ان قال انه لم تكن فتنة في الارض منذ ذر الله ذرية آدام اعظم من فتنة الدجال و ان الله لم يبعث نبيا الا حذر امته الدجال و انا آخر الانبياء و انتم آخر الامم و هو خارج فيكم لا محالة و ان يخرج و انا بين ظهرانيكم فانا حجيح لكل مسلم و ان يخرج من بغدي فكل امرئ حجيح نفسه و الله خليفتي على كل مسلم و انه يخرج من خلة بين الشام و العراق فيبعث يمينا و يبعث شمالا يا عباد الله فاثبوا فاني ساصفه لكم صفة لم يصفها اياها نبى قبلى انه يبدأ فيقول انا نبى و لا نبى بغدي ثم يثبي فيقول انا ربكم و لا تردن ربكم حتى تموتوا و انه اغور و ان ربكم ليس باغور و انه مكتوب بين عينيه كافر يقرؤه كل مؤمن كاتب او غير كاتب و ان من فتنه ان منه جنة و نار افسار جنة و جنة نار فمن ابتلى بناره فليسنتع بالله و ليقرأ فواتح الكهف فتكون عليه بزدا و سلاما كما كانت النار على ابراهيم و ان من فتنه ان يقول لا عرابي ارايت ان بعثت لك اباك و امك اتشهد

اَيُّ رَبِّكَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَنْمَثِلُ لَهُ شَيْطَانَانِ فِي ضُورَةِ أَبِيهِ
وَ أُمِّهِ فَيَقُولَانِ يَا بَنِي أَتْبَعُهُ فَإِنَّهُ رَبُّكَ وَ إِنْ مِنْ فِتْنَةٍ أَنْ
يُسَلِّطَ عَلَى نَفْسٍ وَاحِدَةً فَيَخْتَلِفَهَا وَ يَنْشُرُهَا بِالْمُنْشَارِ
حَتَّى يَلْقَى شِقَّتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ انظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا فَإِنِّي
أَتَّبَعْتُهُ الْآنَ ثُمَّ يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ رَبُّهُ غَيْرِي فَيَبْعَثُهُ الْآنَ ثُمَّ يَزْعُمُ أَنْ
لَهُ رَبًّا غَيْرِي فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ وَيَقُولُ لَهُ الْخَبِيثُ مَنْ رَبُّكَ
فَيَقُولُ رَبِّي اللَّهُ وَ أَنْتَ عَدُوُّ اللَّهِ أَنْتَ الدَّجَالُ وَ اللَّهُ مَا
كُنْتُ بَعْدَ أَشَدِّ بَصِيرَةٍ بِكُمْنِي الْيَوْمَ.

قال أبو الحسن الطنابغسي فحدثنا المخاربي
ثنا غبيذ الله بن الوليد الوضائي عن عطية عن أبي سعيد
قال قال رسول الله ﷺ ذاك الرجل أرفع أمي
قرجة في الجنة.

قال: قال أبو سعيد والله ما كنا نرى ذلك
الرجل إلا غمز بن الخطاب حتى مضى بسبيله.

قال المخاربي ثم رجعنا إلى حديث أبي زافع
قال و إن من فتنه أن يمر بالبحر فيكذبونه فلا تبقى لهم
سائمة إلا هلكت و إن من فتنه أن يمر بالبحر فصدقونه
فيامر السماء أن تمطر فتمطر و يامر الأرض أن تثبت
فتثبت حتى تروح مواشيهم من يومهم ذاك اسم ما
كانت و اعظمة و أمدة خواصر و آدة ضرورعا و أنه لا
يبقى شيء من الأرض إلا وطنه و ظهر عليه الأمانة
و المدينة لا يأتيهما من لقب من يقابهما إلا لقيته
الملائكة بالسيف ضلعة حتى ينزك عند الطرب
الأحمر عند منقطع الشبخة فتروح المدينة بأهلها
ثلاث رجفات فلا يبقى منافق و لا منافقة إلا خرج إليه
فتنفي الخبيث منها كما ينفي الكبر خبث الحديد و

میں نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے پھر دوبارہ
کہے گا میں تمہارا رب ہوں اور دیکھو تم اپنے رب کو
مرنے تک نہیں دیکھ سکتے اور ایک بات اور ہے وہ کانا
ہوگا اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور دوسرے یہ کہ اس
کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا۔ "کافر"
اس کو ہر ایک مومن (بقدر الہی) پڑھ لے گا خواہ لکھنا
جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اور اس کا فتنہ سعید ہوگا کہ اس کے
ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی لیکن اس کی جنت دوزخ
ہے اور اس کی دوزخ جنت ہے پس جو کوئی اس کی
دوزخ میں ڈالا جائے گا (اور ضرور وہ سچے مومنوں کو
دوزخ میں ڈالنے کا حکم دے گا) وہ اللہ سے فریاد کرے
اور سورہ کہف کے شروع کی آیتیں پڑھے اور وہ
دوزخ اللہ کے حکم سے اس پر ٹھنڈی ہو جائیگی اور
سلامتی جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ ٹھنڈی ہو
گئی اور اس کا فتنہ یہ ہوگا کہ ایک گنوار دیہاتی سے کہے گا
دیکھ اگر میں تیرے ماں باپ کو زندہ کروں جب تو مجھ کو
اپنا رب کہے گا؟ وہ کہے گا بے شک پھر دوشیطان دجال
کے حکم سے اس کے ماں باپ کی صورت بن کر آئیں
گے اور کہیں گے بیٹا اس کی اطاعت کر یہ تیرا رب ہے
(معاذ اللہ یہ فتنہ اس کا یہ ہوگا کہ ایک آدمی پر غالب ہو
کر اس کو مار ڈالے گا بلکہ آری چیر کر اس کے دو ٹکڑے
کر دے گا پھر (اپنے معتقدوں سے) کہے گا دیکھو میں
اپنے اس بندے کو اب جلاتا ہوں اب بھی وہ یہ کہے گا
کہ میرا رب اور کوئی ہے سو میرے پھر اللہ تعالیٰ اس
کو زندہ کر دے گا۔ اس سے دجال خبیث کہے گا تیرا
رب کون ہے؟ وہ کہے گا میرا رب اللہ ہے اور تو اللہ کا

يُدْعَى ذَالِكِ الْيَوْمِ يَوْمَ الْخِلَاصِ .

فَقَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ بِنْتُ ابْنِ الْعَكْرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنِ الْغَرْبُ يَوْمِنَا قَالَ هُمْ يَوْمُنَا قَلِيلٌ وَجُلَّتْهُمُ بَيْنَتِ الْمُسْفَدِ وَأَمَانُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ فَبَيْنَمَا أَمَانُهُمْ قَدْ تَقَدَّمَا نَصَلِيهِ بِهِمُ الصُّبْحُ إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمْ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحُ فَرَجَعَ ذَالِكِ الْإِمَامُ يَنْكُصُ يَمْشِي الْقَهْقَرَى لِيَتَقَدَّمَ عِيسَى يُصَلِّي النَّاسَ يَفِيضُ عِيسَى يَدُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ تَقَدَّمَ فَصَلِّ فَإِنَهَا لَكَ أَقِيمَتْ فَيُصَلِّي بِهِمْ أَمَانُهُمْ فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ افْتَحُوا الْبَابَ فَيُفْتَحُ وَوَرَاءَهُ الذَّالُّ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفٌ يَهُودِيٌّ كُلُّهُمْ ذُو سَيْفٍ مَحَلَّى وَسَاحٍ فَإِذَا نَظَرَ إِلَيْهِ الذَّجَهَانُ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمَلْحُ فِي الْمَاءِ وَيَنْطَلِقُ هَارِبًا وَيَقُولُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ لِي فِيكَ ضَرْبَةً لَنْ تَسْقِيَّ بِهَا فَيُذْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ اللَّهِ الشَّرِيفِ فَيَقْتُلُهُ فَيَهْرَمُ اللَّهُ الْيَهُودَ فَلَا يَبْقَى شَيْءٌ مِمَّا خَلَقَ اللَّهُ يَتَوَارَى بِهِ يَهُودِيٌّ إِلَّا انْطَقَ اللَّهُ ذَالِكِ الشَّيْءَ لَا حَجَرَ وَلَا شَجَرَ وَلَا حَائِطًا وَلَا دَابَّةً (إِلَّا الْغُرْقَدَةَ فَإِنَّهَا مِنْ شَجَرِهِمْ لَا يَنْطَقُ) إِلَّا قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ الْمُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ فَتَعَالَ اقْتُلْهُ .

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَإِنَّ إِثَامَةَ أَرْبَعُونَ سَنَةً السَّنَةُ كَنَصِيفِ السَّنَةِ وَالسَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَآخِرُ أَيَّامِهِ كَالشَّرْوَةِ يُصْبِحُ أَحَدُكُمْ عَلَى بَابِ الْمَدِينَةِ فَلَا يَبْلُغُ بَابَهَا إِلَّا خَرَّ حَتَّى يُمْسِيَ فَيُقْبَلُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَصَلِّي فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ الْقِصَارِ قَالَ تَقْدُرُونَ فِيهَا الصَّلَاةَ كَمَا تَقْدُرُونَ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ الطَّوَالِ ثُمَّ صَلُّوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَكُونُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أُمَّتِي حَكَمًا عَدْلًا وَآمَانًا مُقْسَطًا

دشمن ہے تو دجال ہے قسم خدا کی آج تو مجھے خوب معلوم ہوا کہ تو دجال ہی ہے۔ ابوالحسن علی بن محمد طائسی نے کہا (جو شیخ ہیں ابن ماجہ کے اس حدیث میں) ہم سے عبید اللہ بن ولید وصافی نے بیان کیا انہوں نے عطیہ سے روایت کی۔ انہوں نے ابوسید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مرد کا درجہ میری امت میں سب سے بلند ہوگا جنت میں اور ابوسعید نے کہا قسم خدا کی ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ یہ مرد جو دجال سے ایسا مقابلہ کریں گے کوئی نہیں ہے سوائے حضرت عمر کے۔ یہاں تک کہ حضرت عمر گزر گئے۔ محاربی نے کہا اب پھر ہم ابوامامہ کی حدیث کو جس کو ابورافع نے روایت کیا بیان کرتے ہیں (کیونکہ ابوسعید کی حدیث درمیان میں اس مرد کے ذکر پر آگئی تھی اخیر دجال کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا) کہ وہ آسمان کو حکم کرے گا پانی برسانے کے لئے تو پانی بر سے گا اور زمین کو حکم کرے غلہ اگانے کا وہ غلہ اگائے گی اور اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک قبیلے پر سے گزرے گا۔ وہ لوگ اس کو سچا کہیں گے تو وہ آسمان کو حکم کرے گا پانی برسانے کا ان پر پانی بر سے گا اور زمین کو حکم کرے گا غلہ اور گھاس اگانے کا تو وہ اگانگی یہاں تک ان کے جانور اسی دن شام کو نہایت موٹے اور بڑے اور کھوکھیں بھری ہوئی اور تھن دودھ سے پھولے ہوئے آئیں گے (ایک دن میں یہ سب باتیں ہو جائیں گی پانی بہت برسا چارہ بہت پیدا ہونا جانوروں کا اس کو کھا کر تیار ہو جانا ان کے تھن دودھ سے بھر جانا معاذ اللہ کیا بڑا فتنہ ہوگا)۔ غرض دنیا میں کوئی نکلنا زمین کا باقی نہ

رہے گا جہاں دجال نہ جائے گا اور اس پر غالب نہ ہوگا۔ سوا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے ان دونوں شہر میں جس راہ میں آئے گا اس کو فرشتے ملیں گے مہنگی تلواریں لئے ہوئے یہاں تک کہ دجال اتر پڑے گا چھوٹی لال پہاڑی کے پاس جہاں کھاری ترمین ختم ہوئی ہے اور مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا (یعنی مدینہ اپنے لوگوں کو لے کر تین بار حرکت کرے گا) تو جو منافق مرد یا منافق عورت مدینہ میں ہوں گے وہ دجال کے پاس چلے جائیں گے اور مدینہ پلیدی کو اپنے میں سے دور کر دے گا جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے اس دن کا نام یوم الخلاص ہوگا (یعنی چھٹکارے کا دن) ام شریک بنت ابوعمر نے عرض کیا یا رسول اللہ! عرب کے لوگ اس دن کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا عرب کے لوگ (مومن مخلصین) اس دن کم ہوں گے اور دجال کے ساتھ بے شمار لوگ ہوں گے ان کو لڑنے کی طاقت نہ ہوگی) اور ان عرب (مومنین میں سے اکثر لوگ) (اس وقت) بیت المقدس میں ہوں گے ان کا امام ایک نیک شخص ہوگا یا آپ کے نائب ایک روز ان کا امام آگے بڑھ کر صبح کی نماز پڑھنا چاہے گا اتنے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام صبح کے وقت اتریں گے تو یہ امام ان کو دیکھ کر الٹے پاؤں پیچھے بٹے تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے ہو کر نماز پڑھائیں لیکن حضرت عیسیٰ اپنا ہاتھ اس کے دونوں موٹھوں کے درمیان رکھ دیں گے پھر اس سے کہیں گے تو ہی آگے بڑھ اور نماز پڑھاں لے لے کہ یہ نماز تیرے ہی لئے قائم ہوئی تھی (یعنی تکبیر تیری ہی امانت کی نیت سے ہوئی تھی) خیر وہ

يَذُقُ الصَّلِيبَ وَيَذْبَحُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَتْرُكُ الصَّدَقَةَ فَلَا يُسْعَى عَلَى شَاةٍ وَلَا بَعِيرٍ وَتُرْفَعُ الشَّحَنَاءُ وَالتَّبَاعُضُ وَتُنَزَّعُ حُمَةٌ كُلِّ ذَاتِ حُمَةٍ حَتَّى يَذْجَلَ الْوَلِيدُ يَذْهَبُ فِي الْهَيْئَةِ فَلَا تَضُرُّهُ وَتَفِرُّ الْوَلِيدَةُ الْأَسَدَ فَلَا يَضُرُّهَا وَيَكُونُ الذَّنْبُ فِي الْغَنَمِ كَأَنَّهُ كَلْبُهَا وَتَمَلَأُ الْأَرْضُ مِنَ التَّيْلِمْ كَمَا يَمَلَأُ الْإِنَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَتَكُونُ الْكَلِمَةُ وَاحِدَةً فَلَا يُعْبَدُ إِلَّا اللَّهُ وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا وَتُسَلَبُ قُرَيْشٌ مُلْكُهَا وَتَكُونُ الْأَرْضُ كَمَا تُورِ الْقَبْضَةَ تَبَّتْ نَبَاتُهَا بَعْدَ آدَمَ حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّفْرُ عَلَى الْقَطْفِ مِنَ الْعِنَبِ فَيُشْبِعُهُمْ وَيَجْتَمِعَ النَّفْرُ عَلَى الرُّمَانَةِ فَتُشْبِعُهُمْ وَتَكُونُ الشُّورُ بِكَذَابٍ وَكَذَابٍ مِنَ الْمَالِ وَتَكُونُ الْقُرْسُ بِالذَّرِّيَهْمَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا يُرْجِصُ الْقُرْسُ قَالَا لَا تَرَكِبْ لِحَرْبٍ أَبَدًا قِيلَ لَهُ فَمَا يُغْلِبِي الثُّورُ قَالَ تُحْرِثُ الْأَرْضَ كُلَّهَا وَإِنْ قَبْلَ خُرُوجِ الدَّجَالِ ثَلَاثَ سِنَوَاتٍ شَدَادٍ يُصِيبُ النَّاسَ فِيهَا جُوعٌ شَدِيدٌ يَأْمُرُ اللَّهُ السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الْأُولَى أَنْ تَحْبِسَ ثَلَاثَ مَطَرِهَا وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبِسَ ثَلَاثَ نَبَاتِهَا ثُمَّ يَأْمُرُ السَّمَاءَ فِي الثَّانِيَةِ فَتَحْبِسَ ثَلَاثَ مَطَرِهَا وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبِسَ ثَلَاثَ نَبَاتِهَا ثُمَّ يَأْمُرُ اللَّهُ السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الثَّلَاثَةِ فَتَحْبِسَ مَطَرَهَا كُلَّهُ فَلَا تَقْطُرُ قَطْرَةً وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبِسَ نَبَاتَهَا كُلَّهُ فَلَا تُبِتُ حَضْرَاءَ فَلَا تَبْقَى ذَاتٌ ظَلْفٍ إِلَّا هَلَكَتْ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ قِيلَ فَمَا يُعِيشُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ قَالَ التَّهْلِيلُ وَالتَّكْبِيرُ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّحْمِيدُ وَيُجْرَى ذَالِكَ عَلَيْهِمْ مُجْرَى الطَّغَامِ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الطَّنَافِيسِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيَّ يَقُولُ يَنْبَغِي أَنْ

يُذْفَعُ هَذَا الْحَدِيثُ إِلَى الْمُؤَدَّبِ حَتَّى يُعَلِّمَهُ الصَّبِيَانَ فِي
الْكِتَابِ. حضرت عیسیٰ (مسلمانوں سے) فرمائیں گے (جو قلعہ

یا شہر میں محصور ہوں گے اور دجال ان کو گھیرے ہوگا) دروازہ قلعہ کا یا شہر کا کھول دو۔ دروازہ کھول دیا جائے گا وہاں پر
دجال ہوگا ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ جن میں سے ہر ایک کے پاس تلوار ہوگی اس کے زیور کے ساتھ اور چار ہوگی
جب دجال حضرت عیسیٰ کو دیکھے گا تو ایسا گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور بھاگے گا اور حضرت عیسیٰ
فرمائیں گے میری ایک مارتھ کو کھانا ہے تو اس سے بچ نہ سکے گا آخر باب لد کے پاس جو مشرق کی طرف ہے اس کو
پائیں گے اور اس کو قتل کریں گے پھر اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دے گا (یہود مردود دجال کے پیدا ہوتے ہی اس کے
ساتھ ہو جائیں گے اور کہیں گے یہی سچا مسیح ہے جس کے آنے کا وعدہ اگلے نبیوں نے کیا تھا اور چونکہ یہود مردود حضرت
عیسیٰ کے دشمن تھے اور محمد کے اس لئے مسلمانوں کی ضد اور عداوت سے بھی اور دجال کے ساتھ ہو جائیں گے دوسری
روایت میں ہے کہ اصفہان کے یہود میں سے ستر ہزار یہودی دجال کے پیرو ہو جائیں گے) خیر یہ حال ہو جائے گا کہ
یہودی اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے جس چیز کی آڑ میں چھپے گا اس چیز کو اللہ بولنے کی طاقت دے گا پتھر ہو یا
درخت یا دیوار یا جانور سو ایک درخت کے جس کو غرقہ کہتے ہیں وہ ایک کانٹے درخت ہوتا ہے) وہ یہودیوں کا
درخت ہے (یہود اس کو بہت لگاتے ہیں اور اس کی تعظیم کرتے ہیں) نہیں بولے گا تو یہ چیز (جس کی آڑ میں یہودی
چھپے گا) کہے گی اے اللہ کے مسلمان بندے یہ یہودی ہے تو آ اور اس کو مار ڈال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ دجال ایک چالیس برس تک رہے گا لیکن ایک برس چھ مہینے کے برابر ہوگا اور ایک برس ایک مہینے کے برابر ہوگا اور
ایک مہینہ ایک ہفتہ کے برابر اور آخر دن دجال کے ایسے ہوں گے جیسے چنگاری اڑتی جاتی ہے (ہو میں) تم میں سے
کوئی صبح کو مدینہ کے ایک دروازے پر ہوگا پھر دوسرے دروازہ پر نہ پہنچے گا کہ شام ہو جائے گی۔ لوگوں نے عرض کیا یا
رسول اللہ ہم ان چھوٹے دنوں میں نماز کیونکر پڑھیں آپ نے فرمایا اندازہ سے نماز پڑھ لینا جیسے لمبے دنوں میں اندازہ
کرتے ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت عیسیٰ میری امت میں ایک عادل حاکم اور منصف امام
ہوں گے اور صلیب کو جو نصاریٰ لٹکائے رہتے ہیں) توڑ ڈالیں گے۔ اور سور کو مار ڈالیں گے اس کا کھانا بند کر دیں گے
اور جزیہ موقوف کر دیں گے (بلکہ کہیں گے کافروں سے یا مسلمان ہو جاؤ یا قتل ہونا قبول کرو اور بعضوں نے کہا جزیہ لینا
اس وجہ سے بند کر دیں گے کہ کوئی فقیر نہ ہوگا۔ سب مالداروں ہوں گے پھر جزیہ کن لوگوں کے واسطے لیا جائے اور
بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جزیہ مقرر کر دیں گے سب کافروں پر یعنی لڑائی موقوف ہو جائے گی اور کافر جزیہ
پر راضی ہو جائیں گے اور صدقہ (زکوٰۃ لینا) موقوف کر دیں گے تو نہ بکریوں پر نہ اونٹوں پر کوئی زکوٰۃ لینے والا مقرر
کریں گے اور آپس میں لوگوں کے کینہ اور بغض اٹھ جائے گا اور ہر ایک زہریلے جانور کا زہر جاتا رہے گا۔ یہاں تک
کہ بچھاپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں دے دے گا وہ کچھ نقصان نہ پہنچائے گا اور ایک چھوٹی بچی شیر کو بھگا دے گی وہ اس کو

ضرر نہ پہنچائے گا اور بھیڑ یا بکریوں میں اس طرح رہے گا جیسے کتا جوان میں رہتا ہے اور زمین صلح سے بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے اور سب لوگوں کا کلمہ ایک ہو جائے گا سوا خدا کے کسی کی پرستش نہ ہوگی (تو سب کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھیں گے) اور لڑائی اپنے سب سامان ڈال دے گی یعنی ہتھیار اور آلات جنت اتار کر رکھ دیں گے مطلب یہ ہے کہ لڑائی دنیا سے اٹھ جائے گی اور قریش کی سلطنت جاتی رہے گی اور زمین کا یہ حال ہوگا کہ جیسے چاندی کی سینی (طشت) وہ اپنا یوہ ایسے آگائے گی جیسے آدم کے عہد میں اگاتی تھی۔ (یعنی شروع زمانہ میں جب زمین میں بہت قوت تھی) یہاں تک کہ کئی آدمی انگور کے ایک خوشے پر جمع ہوں گے اور سب سیر ہو جائیں گے (اتنے بڑے انگور ہوں گے) اور کئی آدمی انگور کے ایک خوشے پر جمع ہوں گے اور سب سیر ہو جائیں گے اور تیل اس قدر داموں سے بکے گا (کیونکہ لوگوں کی زراعت کی طرف توجہ ہوگی تو تیل مہنگا ہوگا) اور گھوڑا تو چند روپوں میں بکے گا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ گھوڑا کیوں سستا ہوگا۔ آپ نے فرمایا: اس لئے کہ لڑائی کے لئے کوئی گھوڑے پر سوار نہ ہوگا پھر لوگوں نے عرض کیا تیل کیوں مہنگا ہوگا۔ آپ نے فرمایا ساری زمین میں کھیتی ہوگی اور دجال کے نکلنے سے تین برس پہلے قحط ہوگا ان تینوں سالوں میں لوگ بھوک سے سخت تکلیف اٹھائیں گے پہلے سال میں اللہ تعالیٰ یہ حکم کرے گا آسمان کو کہ تہائی بارش روک لے اور زمین کو یہ حکم کرے گا کہ تہائی پیداوار روک لے پھر دوسرے سال آسمان کو یہ حکم ہوگا کہ دو تہائی بارش روک لے اور زمین کو یہ حکم ہوگا کہ دو تہائی پیداوار روک لے پھر تیسرے سال میں اللہ تعالیٰ آسمان کو یہ حکم کرے گا کہ بالکل پانی نہ برسائے ایک قطرہ بارش نہ ہوگا اور زمین کو یہ حکم ہوگا کہ ایک دانہ نہ آگائے تو تو گھاس تک نہ آگے گی نہ کوئی سبزی آخگر والا جانور (جیسے گائے بکری) تو کوئی باقی نہ رہے گا سب مرجائیں گے مگر جو اللہ چاہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر لوگ کیسے جنیں گے اس زمانہ میں آپ نے فرمایا: جو لوگ لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور سبحان اللہ اور الحمد للہ کہیں گے ان کو کھانے کی حاجت نہ رہے گی (یہ تسبیح اور تحلیل کھانے کے قائم مقام ہوگی) حافظ ابو عبد اللہ ابن ماجہ نے کہا میں نے (اپنے شیخ) ابوالحسن طنقسی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبدالرحمن محاربی سے سنا وہ کہتے تھے یہ حدیث تو اس لائق ہے کہ مکتب کے استاد کو دے دی جائے وہ بچوں کو مکتب میں سکھائے۔

۴۰۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ غَيْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَقُومُ السَّاعَةَ حَتَّى يَنْزِلَ عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ حَكْمًا مُقْبَطًا وَإِنَّمَا غَدَا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخَنَازِيرَ وَيَضَعُ الْجُزْيَةَ وَيَقْبِضُ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدًا

۴۰۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ بن مریم اتریں گے اور وہ عادل حاکم منصف امام ہوں گے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور سور کو قتل کریں گے اور جزیہ کو معاف کر دیں گے اور مال کو بہادیں گے لوگوں پر (بے شمار دیں گے یہاں تک کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا)۔

۳۰۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَتَايُونُ بْنُ بَكِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ ابْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: تَفْتَحُ يَاجُوجُ وَ مَا جُوجُ فَيَخْرُجُونَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ خَدْبٍ يَنْسِلُونَ﴾ [الأنبياء: ۹۶] فَيَعْمُونَ الْأَرْضَ وَيَنْحَازُ مِنْهُمْ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى تَصِيرَ بَقِيَّةُ الْمُسْلِمِينَ فِي مَدَائِنِهِمْ وَ حُصُونِهِمْ وَ يَضُمُونَ إِلَيْهِمْ مَوَاشِيَهُمْ حَتَّى أَنَّهُمْ لَيَمُونَ إِلَيْهِمْ مَوَاشِيَهُمْ حَتَّى أَنَّهُمْ لَيَمْرُونَ بِالنَّهْرِ فَيَشْرِبُونَهُ حَتَّى مَا يَذَرُونَ فِيهِ شَيْئًا فَيَمُرُّ آخِرِهِمْ عَلَى آثَرِهِمْ فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ لَقَدْ كَانَ بِهَذَا الْمَكَانِ مَرَّةً مَاءٌ وَ يَظْهَرُونَ عَلَى الْأَرْضِ فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ هُوَ لَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ هُوَ لَاءِ أَهْلِ السَّمَاءِ وَ لَنَنْزِلَنَّ أَهْلُ السَّمَاءِ حَتَّى إِنْ أَحَدَهُمْ لَيَهْرُ خَرِبَتَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخْطَبَةً بِالدَّمِ فَيَقُولُونَ قَدْ قَتَلْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ فَيِنَّمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ إِلَيْهِ دَوَابَّ كَتَغْفِ الْجِرَادِ فَتَأْخُذُ بِأَعْنَاقِهِمْ فَيَمُوتُونَ مَوْتِ الْجِرَادِ يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَيَضِيحُ الْمُسْلِمُونَ لَا يَسْمَعُونَ لَهُمْ جِشًا فَيَقُولُونَ مَنْ رَجُلٌ يَشْرِي نَفْسَهُ وَ يَنْظُرُ مَا فَعَلُوا فَيَنْزِلُ مِنْهُمْ رَجُلٌ قَدْ وَطَنَ نَفْسَهُ عَلَى إِنْ يَقْتُلُوهُ فَيَجِدُهُمْ مَوْتِي فَيَسَادِيهِمْ إِلَّا أَبْشَرُوا فَقَدْ هَلَكَ عَذُوكُمْ فَيَخْرُجُ النَّاسُ وَ يُخْلُونَ سَبِيلَ مَوَاشِيَهُمْ فَمَا يَكُونُ لَهُمْ رِزْقٌ إِلَّا لِحَوْمَتِهِمْ فَتَشْكُرُ عَلَيْهَا كَأَحْسَنِ مَا شَكَرْتُمْ مِنْ نَبَاتٍ أَصَابَتْهُ قَطْرٌ.

۳۰۷۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا جوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں گے پھر وہ نکلیں گے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ خَدْبٍ يَنْسِلُونَ﴾ وہ ساری زمین میں پھیل جائیں گے اور اپنے چرانے کے جانور بھی ساتھ لے جائیں گے یا جوج ماجوج کا یہ حال ہوگا کہ ان کے لوگ ایک نہر پر سے گزریں گے اور اس کا سارا پانی پی ڈالیں گے یہاں تک کہ ایک قطرہ پانی کا نہ رہے گا اور ان میں سے کوئی یہ کہے گا یہاں کبھی پانی تھا اور زمین پر وہ غالب ہو جائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے ایک کہے گا اب زمین والوں سے تو ہم فارغ ہوئے (کوئی ہمارا مقابل نہ رہا) اب آسمان والوں سے لڑیں گے آخر ان میں سے ایک اپنا حربہ آسمان کی طرف پھینکے گا وہ خون میں رنگا ہوا لوٹ کر گرے گا وہ کہیں گے ہم نے آسمان والوں کو بھی مار ڈالا خیر یہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ چند جانور بھیجے گا ٹڈی کے کیڑوں کی طرف۔ یہ کیڑے ان کی گردنوں کو کاٹیں گے یا گردن میں گھس جائیں گے وہ سب ٹڈیوں کی طرح یکبارگی مر جائیں گے۔ ایک پر ایک پڑا ہوگا اور مسلمان صبح کو اٹھیں گے (اپنے شہروں اور قلعوں میں) تو ان کی آواز نہیں سنیں گے وہ کہیں گے ہم میں سے کون ہے جو اپنی جان پر کھیلے یعنی اپنی جان کی پرواہ نہ کرے) اور جا کر دیکھے یا جوج ماجوج کیا کرتے ہیں آخر مسلمانوں میں سے ایک شخص نکلے گا یا اترے گا (قلعہ سے) یہ سمجھ کر کہ وہ مجھ کو ضرور مار ڈالیں گے دیکھے گا تو وہ مردہ ہیں وہ دوسرے مسلمانوں کو پکارے گا اے بھائیو خوش ہو جاؤ تمہارے دشمن مر گئے یہ سن کر سب مسلمان نکلیں گے اور اپنے جانوروں کو چرنے چھوڑیں گے (جو مدت سے بیچارے بند ہوں گے) ان کے چرنے کو کچھ بھی نہ ہوگا سوائے یا جوج اور ماجوج کے گوشت کے کہ وہ ان کا گوشت کھا کر خوب موٹے ہوں گے جیسے کبھی کوئی گھاس کھا کر موٹے ہوتے تھے۔

۳۰۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک یا جوج
اور ماجوج ہر روز کھودتے ہیں جب قریب ہوتا ہے کہ
سورج کی روشنی ان کو دکھائی دے تو جو شخص ان کا سردار
ہوتا ہے وہ کہتا ہے اب گھر چلو آن کر کھود لیں گے پھر
اللہ رات کو ویسا ہی مضبوط کر دیتا ہے جیسے وہ تھے جب
ان کے نکلنے کا وقت آئے گا اور اللہ یہ چاہے گا کہ ان کو
چھوڑ دے۔ لوگوں پر تو وہ (عادت کے موافق) سد کو
کھودیں گے جب قریب ہوگا کہ سورج کی روشنی
دیکھیں اس وقت ان کا سردار کہے گا اب لوٹ چلو کل
خدا چاہے تو اس کو کھود ڈالو گے اور ان شاء اللہ کا لفظ
کہیں گے اس دن وہ لوٹ کر جائیں گے اور اسی حال
پر رہے گی جیسے وہ چھوڑ جائیں گے آخر وہ اس کو کھود کر
نکل آئیں گے اور پانی سب پی جائیں گے اور لوگ
ان سے بھاگ کر اپنے قلعوں میں چلے جائیں گے وہ
اپنے تیر آسمان کی طرف ماریں گے تیر خون میں لپیٹے

ہوئے اوپر سے لوٹیں گے۔ وہ کہیں گے ہم نے زمین والوں کو تو مغلوب کیا اور آسمان والوں پر بھی غالب ہوئے پھر
اللہ تعالیٰ ان کی گدیوں میں ایک کیڑا پیدا کرے گا وہ ان کو مار ڈالے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اس کی
جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک زمین کے جانور (چار پایہ) موٹے ہو جائیں گے اور چربی دار ان اک کے
گوشت کھا کر۔

۳۰۸۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ جس شب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
معراج ہوئی آپ نے ملاقات کی حضرت ابراہیم اور
حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے ان سب
نے قیامت کا ذکر کیا تو حضرت ابراہیم سے سب نے
پوچھا (یہ جان کر کہ وہ سب میں بزرگ ہیں ان کو ضرور

۳۰۸۰: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدٌ
عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْجُوجُ وَ مَا جُوجُجُ يَخْفِرُونَ كُلُّ يَوْمٍ
حَتَّى إِذَا كَادُوا أَيَّرُونَ شُعَاعَ الشَّمْسِ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ
أَرْجِعُوا فَسُخِفْرُهُ غَدًا فَيُعِيدُهُ اللَّهُ أَشَدَّ مَا كَانَ حَتَّى إِذَا
بَلَغَتْ مُدَّتْهُمْ وَ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ حَفَرُوا
حَتَّى إِذَا كَادُوا وَيَرُونَ شُعَاعَ الشَّمْسِ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ
أَرْجِعُوا فَسُخِفِرُونَهُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَ اسْتَنْوُوا
فَيَعُودُونَ إِلَيْهِ وَ هُوَ كَهَيْئَتِهِ حِينَ تَرْكُوهُ فَيَخْفِرُونَهُ وَ
يَخْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ فَيَنْشِفُونَ الْمَاءَ وَ يَنْحَضُّنَ النَّاسَ
مِنْهُمْ فِي حُضُونِهِمْ فَيَرْمُونَ بِسِهَامِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ
فَتَرْجِعُ عَلَيْهَا الدَّمُ الَّذِي اجْتَفَطَ فَيَقُولُونَ قَهْرْنَا أَهْلَ
الْأَرْضِ وَ عَلَوْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ فَيَبْعَثُ اللَّهُ نَعْفًا فِي
أَقْفَانِهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ بِهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ الَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ إِنْ ذَرَابَتْ الْأَرْضُ لَتَسْمَنُ وَ تَشْكُرُ شُكْرًا مِنْ
لُحُومِهِمْ.

۳۰۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا
الْعَوَّامُ بْنُ خُوَيْبٍ حَدَّثَنِي جَبَلَةُ بْنُ سُهَيْمٍ عَنْ مُؤَيَّبِ بْنِ
عَقَارَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ أُسْرِي
بِرَسُولِ أُسْرِي بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَقِيَ إِبْرَاهِيمَ وَ مُوسَى وَ
عِيسَى فَتَذَكَّرُوا السَّاعَةَ فَبَدَأُوا بِإِبْرَاهِيمَ فَسَأَلُوهُ عَنْهَا فَلَمْ
يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ ثُمَّ سَأَلُوا مُوسَى فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا

علم ہوگا)۔ لیکن ان کو کچھ علم نہ تھا قیامت کا پھر سب نے حضرت موسیٰ سے پوچھا ان کو بھی علم نہ تھا۔ آخر حضرت عیسیٰ سے پوچھا انہوں نے کہا مجھ سے وعدہ ہوا ہے قیامت سے کچھ پہلے کا (یعنی قیامت کے قریب دنیا میں جانے کا) لیکن قیامت کا ٹھیک وقت وہ تو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ تعالیٰ کے پھر بیان کیا انہوں نے دجال کے نکلنے کا حال اور کہا میں اتروں گا اور اس کو قتل کروں گا پھر لوگ اپنے اپنے ملکوں کو لوٹ جائیں گے اتنے میں یاجوج اور ماجوج ان کے سامنے آئیں گے اور ہر بلندی سے وہ چڑھ دوڑیں گے جس پانی پر وہ گزریں گے اس کو پی ڈالیں گے اور ہر ایک چیز کو خراب کر دیں گے آخر لوگ اللہ تعالیٰ سے گڑگڑائیں گے عاجزی سے (ان کو دفع کرنے کے لئے میں دعا مانگوں گا کہ اللہ تعالیٰ ان کو مار ڈالے) وہ مرجائیں

عَلَّمَ فَرْدَ الْخَدِيثِ إِلَى عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ قَدْ عَهَدَ إِلَيَّ فِيمَا دُونَ وَجِبْتَهَا فَمَا وَجِبْتَهَا فَلَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ فَذَكَرَ خُرُوجَ الدَّجَالِ قَالَ قَاتِلُ فَاقْتُلْهُ فَيَرْجِعُ النَّاسُ إِلَى بِلَادِهِمْ فَيَسْتَقْبِلُهُمْ يَأْجُوجُ وَ مَا جُوجُ وَ هُوَ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَلَا يَمْرُونَ بِمَاءٍ إِلَّا شَرِبُوهُ وَ لَا يَشْرِبُونَ إِلَّا أَفْسَدُوهُ فَتَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ فَادْعُوا اللَّهَ أَنْ يَمِيتَهُمْ فَتَنْتُنُ الْأَرْضُ مِنْ رِيحِهِمْ. فَيَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ فَادْعُوا اللَّهَ فَيُرْسِلُ السَّمَاءَ بِالمَاءِ فَيَحْمِلُهُمْ فَيَلْقِيَهُمْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ نَسِيفُ الْجِبَالِ وَ تَمُدُّ الْأَرْضُ مَدَّ الْأَدِيمِ فَعَهْدَ إِلَيَّ مَتَى كَانَ ذَالِكُ كَمَا نَبَتِ السَّاعَةُ مِنَ النَّاسِ كَالْحَامِلِ الَّتِي لَا يَذَرِي أَهْلُهَا مَتَى تَفْجُؤُهُمْ بَوْلًا ذَيْقًا قَالَ الْعَوَامُ وَ وَجَدَ تَصْدِيقُ ذَالِكُ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَ مَا جُوجُ وَ هُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾

[الأنبياء: ٩٦]

گے) اور زمین بدبودار ہو جائے گی ان کے پاس پھر لوگ گڑگڑائیں گے اللہ کی درگاہ میں میں اللہ سے دعا کروں گا تو وہ پانی بھیجے گا جو ان کی لاشیں اٹھا کر سمندر میں بہالے جائے گا پھر پہاڑ اکھاڑ ڈالے جائیں گے اور زمین کھینچی جائے گی اور صاف ہموار ہوگی (اس میں پہاڑ اور ٹیلے اور سمندر گڑھے وغیرہ نہیں رہیں گے) پھر مجھ سے کہا گیا جب یہ باتیں ظاہر ہوں تو قیامت لوگوں سے ایسی قریب ہوگی جیسے عورت حاملہ کا جننا اس کے گھر والے نہیں جانتے کس وقت ناگہاں وہ جنتی ہے۔ عوام بن حوشب نے کہا اس واقعہ کی تصدیق اللہ کی کتاب میں موجود ہے: ﴿حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَ مَا جُوجُ وَ هُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ یعنی جب کھل جائیں گے یاجوج اور ماجوج اور وہ ہر بلندی سے چڑھ دوڑیں گے۔

خلاصۃ السباب ☆ ۴۰۷۱: اس باب کی احادیث میں دجال اکبر کا نکلنا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول بیان کیا گیا ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ دجال کے ساتھ آگ اور پانی بھی ہوگا لیکن لوگ جس کو پانی سمجھیں گے وہ حقیقت میں آگ ہوگی اور جس کو آگ خیال کریں گے وہ پانی ہوگا پھر جو شخص تم میں سے دجال کو پائے وہ اس کی آگ میں گرے بہر حال اس حدیث میں اس کی شکل بیان کی گئی ہے کہ وہ بائیں آنکھ کا کانا ہوگا سر پر بال بہت زیادہ ہوں گے۔ دوسری صحیح حدیث میں آتا ہے کہ وہ دائیں آنکھ کا کانا ہے اور اس کی آنکھ گویا ایک انگور ہے پھولا ہوا یا اندھی بغیر روشنی

کے۔ ایک اور حدیث میں کہ وہ مَسُوحُ الْعَيْنِ ہے (مَسُوحُ الْعَيْنِ اندھے کو کہتے ہیں) اور اس میں غلیظ پھلی ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں ”کافر“ لکھا ہوا ہے اس کو ہر مومن پڑھ لے گا پڑھا ہوا ہو یا نہ ہو دجال کے بارے میں حدیث میں اختلاف ہے۔

۳۴: بَابُ خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ

پاپ: حضرت مہدی کی تشریف آوری

۴۰۸۲: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنو ہاشم کے چند نوجوان آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو آپ کی آنکھیں بھر آئیں اور رنگ متغیر ہو گیا۔ میں نے عرض کیا ہم مسلسل آپ کے چہرہ انور میں ایسی کیفیت دیکھ رہے ہیں جو ہمیں پسند نہیں (یعنی ہمارا دل دکھتا ہے) فرمایا: ہم اس گھرانے کے افراد ہیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی بجائے آخرت کو پسند فرمایا ہے اور میرے اہل بیت میرے بعد عنقریب ہی آزمائش اور سختی و جلا وطنی کا سامنا کریں گے۔ یہاں تک کہ مشرق کی جانب سے ایک قوم آئے گی جس کے پاس سیاہ جھنڈے ہوں گے وہ بھلائی (مال) مانگیں گے انہیں مال نہ دیا جائے گا تو وہ قتال کریں گے انہیں مدد ملے گی اور جو (خزانہ) وہ

۴۰۸۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مَعَارِبَةُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ قَبَلَ فِتْنَةً مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَلَمَّا رَأَاهُمْ النَّبِيُّ ﷺ اغْرَوْ رَقَّتْ عَيْنَاهُ وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ قَالَ فَقُلْتُ مَا نَزَالُ نَرَى فِي وَجْهِكَ شَيْئًا نَكْرَهُهُ فَقَالَ أَنَا أَهْلُ اغْرَوْ رَقَّتْ بَيْتِ اخْتَارَ اللَّهُ لَنَا الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا وَإِنْ أَهْلُ بَيْتِي سَيَلْقَوْنَ بَعْدِي بَلَاءً وَتَشْرِيدًا وَتَطْرِيدًا حَتَّى يَأْتِيَ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَعَهُمْ رِايَاتٌ سُودٌ فَيَسْأَلُونَ الْخَيْرَ فَلَا يُعْطَوْنَ فَيَقَابِلُونَ فَيَنْصَرُونَ فَيُعْطَوْنَ مَا سَأَلُوا فَلَا يَقْبَلُونَهُ حَتَّى يَدْفَعَهَا إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَيَمْلُؤُهَا قِسْطًا كَمَا مَلَأُواهَا جَوْرًا فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَاتِهِمْ وَلَوْ حَبْرًا عَلَى التَّلَجِ.

مانگ رہے تھے حاصل ہو جائے گا لیکن وہ اسے قبول نہیں کریں گے بلکہ میرے اہل بیت میں سے ایک مرد کے حوالہ کر دیں گے وہ (زمین کو) عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ اس سے قبل لوگوں نے زمین کو جو رستم سے بھر رکھا تھا سو تم میں سے جو شخص ان کے زمانہ میں ہو تو ان کے ساتھ ضرور شامل ہوا اگر برف پر گھٹنوں کے بل گھسٹ کر جانا پڑے۔

۴۰۸۳: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: میری امت میں ایک مہدی (ہدایت یافتہ پیدا) ہوں گے اگر وہ دنیا میں کم رہے تو بھی سات برس تک رہیں گے ورنہ نو برس تک رہیں گے۔ اس دور میں میری

۴۰۸۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعُقَيْلِيُّ ثَنَا عَمَارَةُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ عَنْ أَبِي صَدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ

امت ایسی خوشحال ہوگی کہ اس جیسی خوشحال پہلے کبھی نہ ہوئی ہوگی زمین اس وقت خوب پھل دیگی اور ان سے بچا کر کچھ نہ رکھے گی اور اس وقت مال کے ڈھیر لگے ہوئے ہونگے ایک مرد کھڑا ہو کر عرض کریگا اے مہدی مجھے کچھ دیجئے؟ وہ کہیں گے (جتنا جی چاہے) لے لو۔

۴۰۸۴: حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: تمہارے ایک خزانہ کی خاطر تین شخص قتال کریں گے (اور مارے جائیں گے) تینوں حکمران کے بیٹے ہوں گے لیکن وہ خزانہ ان میں سے کسی کو بھی نہ ملے گا پھر مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہونگے وہ تمہیں ایسا قتل کریں گے کہ اس سے قبل کسی نے ایسا قتل نہ کیا ہوگا اس کے بعد آپ نے کچھ باتیں ذکر فرمائیں جو مجھے یاد نہیں پھر فرمایا: جب تم ان (مہدی) کو دیکھو تو ان سے بیعت کرو اگرچہ تمہیں گھٹنوں کے بل گھسٹ کر جانا پڑے (کیونکہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہونگے)۔

۴۰۸۵: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کو ایک ہی شب میں (خلافت کی) صلاحیت والا بنا دیں گے۔

تک: یعنی ان کی خلافت و حکومت کے لئے سازگار ماحول آنا فانا پیدا ہو جائے گا۔ (مترجم)

۴۰۸۶: حضرت سعید بن مسیبؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے ہمارے درمیان حضرت مہدی کا ذکر آیا تو فرمانے لگیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ مہدی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں ہوں گے۔

۴۰۸۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

إِنْ قَصِرَ فَسَبَّحْ وَ إِنْ فَتَسَّعَ فَتَنَعَمْ فِيهِ أُمَّتِي نِعْمَةٌ لَمْ يَنْعَمُوا بِشَيْءٍ قَطُّ تَوْتَى أَكْلَهَا وَ لَا تَذَخِرُ مِنْهُمْ شَيْئًا وَ النَّعَالَ يُؤْمِنُ بِذِكْرِهِمْ قِيْقَوْمُ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا مَهْدِيْ اَعْطِنِي فَيَقُولُ : خُذْ .

۴۰۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالََا نَسَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءِ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةَ كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيفَةٍ ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَطْلُعُ الرِّيَاضُ السُّودُ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ فَيَقْتُلُونَكُمْ قَتْلًا لَمْ يَقْتُلَهُ قَوْمٌ .

ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ فَقَالَ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايَعُوهُ وَ لَوْ حَبْوًا .

۴۰۸۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو دَاوُدَ الْحَقَرِيُّ ثنا يَاسِينَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَهْدِيُّ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ يُضِلُّهُ اللَّهُ فَيَلْبِسُهُ .

۴۰۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ثنا أَبُو الْمَلِيحِ الرَّقِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ بِيَانٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ فَتَذَاكَرْنَا الْمَهْدِيَّ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْمَهْدِيُّ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ .

۴۰۸۷: حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثنا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ

بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: ہم عبدالمطلب کی اولاد جنت کے سردار ہیں میں اور حمزہ علی جعفر حسن حسین رضی اللہ عنہم اور مہدی۔

الْحَمِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زِيَادِ الْيَمَامِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَارٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ نَحْنُ وَوَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنَا وَحَمْزَةُ وَعَلِيُّ وَجَعْفَرُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ.

۴۰۸۸: حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرق سے کچھ لوگ آئیں گے جو مہدی کی حکومت کو مستحکم بنائیں گے۔

۴۰۸۸: حَدَّثَنَا حُرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ وَابْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ تَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ الْخِرَازِيُّ ثَابِتُ لَهَيْعَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَمْرٍو بْنِ جَابِرِ الْخَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ فَيُوطِنُونَ لِلْمَهْدِيِّ يَعْنِي سُلْطَانَهُ.

پاپ: بڑی بڑی لڑائیاں

۴۰۸۹: حضرت خالد بن معدان فرماتے ہیں کہ مجھے جبیر بن نفیر نے کہا کہ ہمیں ذی ثمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے چلو یہ رسول اللہ کے صحابی ہیں۔ میں ان کے ہمراہ گیا حضرت جبیر نے ان سے صلح کی بابت دریافت کیا تو فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ عنقریب رومی (عیسائی) تم سے پُر امن صلح کریں گے پھر تم اور وہ (رومی) مل کر ایک تیسرے دشمن سے جنگ کرو گے تمہیں فتح حاصل ہوگی اور مال غنیمت ملے گا اور سلامتی کے ساتھ تم جنگ سے واپس لوٹو گے۔ یہاں تک کہ تم ایک سرسبزہ اور تروتازہ مقام پر جہاں ٹیلے ہونگے پڑاؤ ڈالو گے کہ ایک صلیبی صلیب کو بلند کر کے کہے گا صلیب کو غلبہ حاصل ہوا۔ اس پر ایک مسلمان کو غصہ آئے گا وہ اٹھ کر صلیب کو توڑ ڈالے گا اس وقت رومی عہد شکنی کریں گے اور سب جنگ کیلئے اکٹھے ہو جائیں گے۔

دوسری سند سے اس میں یہ اضافہ ہے کہ جب

۳۵: بَابُ الْمَلَا حِمِّ

۴۰۸۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عَيْسَى ابْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةٍ قَالَ قَالَ مَكْحُولٌ وَابْنُ أَبِي زَكْرِيَّا إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَ مَلْتُ مَعَهُمَا فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ قَالَ قَالَ لِي جُبَيْرٌ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ذِي مَخْمَرٍ وَ كَانَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا فَسَأَلَهُ عَنِ الْهَدْيَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَسْأَلُ الْحَكْمَ الرُّومُ ضَلَحًا آمِنًا ثُمَّ تَغْرُونَ أَنْتُمْ وَ هُمْ غَدُوا فَتَنْصِرُونَ وَ تَغْنَمُونَ وَ تَسْلَمُونَ ثُمَّ تَنْصِرُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجِ ذِي تُلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصَّلِيبِ الصَّلِيبَ فَيَقُولُ غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَغْضِبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقُومُ إِلَيْهِ فَيَدْفَعُهُ فَيَعْبُدُ ذَلِكَ تَغْبِرُ الرُّومُ وَ يَجْتَمِعُونَ لِلْمُلْحَمَةِ.

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ تَنَا

رومی جنگ کیلئے اکٹھے ہونگے تو اتسی جھنڈوں تلے ان کا لشکر ہوگا ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار افراد ہونگے۔

۴۰۹۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بڑی بڑی لڑائیاں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ ہجیموں میں سے ایک لشکر اٹھائیں گے جو عرب سے بڑھ کر شہسوار اور ان سے بہتر ہتھیار والے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ دین کی مدد فرمائیں گے۔

۴۰۹۱: حضرت نافع بن عتبہ بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ نبی نے فرمایا: عنقریب تم جزیرۃ العرب (کے رہنے والوں) سے قتال کرو گے تو اللہ تعالیٰ اسے فتح فرمادیں گے اس کے بعد تم روم (کے نصاریٰ) سے قتال کرو گے اللہ تعالیٰ اسے بھی فتح فرمادیں گے اسکے بعد تم دجال سے قتال کرو گے۔ اللہ تعالیٰ اس جنگ میں (بھی تمہیں) فتح عطا فرمائے گا۔ جابر فرماتے ہیں کہ (اس سے معلوم ہوا کہ) دجال روم کی فتح سے قبل نہ نکلے گا۔

۴۰۹۲: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت بڑی لڑائی اور قسطنطنیہ اور خروج دجال یہ سب سات ماہ میں ہو جائیں گے۔

۴۰۹۳: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنگ عظیم اور فتح مدینہ (قسطنطنیہ) کے درمیان چھ سال

الولید بن مسلم ثنا الأوزاعی عن حسان ابن عطية بإسناده نحوه و زاد فيه فيجتمعون للملحمة فباتون حينئذ تحت ثمانين غايه تحت كل غايه اثنا عشر الفا.

۴۰۹۰: حدثنا هشام بن عمار ثنا الوليد بن مسلم ثنا عثمان بن أبي العاتكة عن سليمان بن حبيب المخاربي عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ إذا وقعت الملاحم يبعث الله بغثا من الموالى هم اكرم العرب فرسا واجوده بلاخا يؤيد الله بهم الدين.

۴۰۹۱: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا الحسين ابن علي عن زائدة عن عبد الملك بن عمير عن جابر بن سمرة عن نافع غثبة بن أبي وقاص عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ستقاتلون جزيرة العرب فيفتحها الله ثم تقاتلون الروم فيفتحها الله ثم تقاتلون الدجال فيفتحها الله.

قال جابر فما يخرج الدجال حتى تفتح الروم.

۴۰۹۲: حدثنا هشام بن عمار ثنا الوليد بن مسلم و اسماعيل بن عياش قال ثنا أبو بكر ابن أبي مرزوم عن الوليد بن سفيان بن أبي مرزوم عن يزيد بن قطيب السكوني (و قال الوليد يزيد ابن قطبة) عن أبي بحريه عن معاذ بن جبل عن النبي ﷺ قال الملحمة الكبرى و فتح القسطنطينية و خروج الدجال في سبعة أشهر.

۴۰۹۳: حدثنا سويد بن سعيد ثنا بقيقه عن بحير بن سعد عن خالد بن أبي بلال عن عبد الله بن بشر قال رسول الله ﷺ بين الملحمة و فتح المدينة ست سنين

و یخرج الذجال فی السابعة.

کا عرصہ ہوگا اور ساتویں سال دجال نکلے گا۔

۳۰۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونِ الرَّقِيُّ ثنا أَبُو يَعْقُوبَ الْحُسَيْنِيُّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ أَدْنَى مَسَالِحِ الْمُسْلِمِينَ بِبَوْلَاءٍ ثُمَّ قَالَ ﷺ يَا عَلِيُّ! يَا عَلِيُّ! يَا عَلِيُّ! قَالَ يَا أَبِي وَ أُمِّي قَالَ إِنَّكُمْ سَتَقَاتِلُونَ بَنِي الْأَصْفَرِ وَ يُقَاتِلُهُمُ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِكُمْ حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ رُوقَةُ الْإِسْلَامِ أَهْلُ الْحِجَازِ الَّذِينَ لَا يَخَافُونَ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَائِمَةً فَيُفْتَبِحُونَ الْقُسْطَنطِينِيَّةَ بِالتَّسْبِيحِ وَ التَّكْبِيرِ فَيَصِيبُونَ عَنَانِهِمْ لَمْ يُصِيبُوا مِثْلَهَا حَتَّى يَفْتَسِمُوا بِالْأَثْرَسَةِ وَ يَأْتِي آتٍ فَيَقُولُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَرَجَ فِي بِلَادِكُمْ (لَا وَهِيَ كِذْبَةٌ فَالْآخِذُ نَادِمٌ وَ الثَّارِكُ نَادِمٌ.

۳۰۹۴: حضرت عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمانوں کا نزدیک ترین مورچہ والا بولاء (نای مقام) میں ہو اس کے بعد فرمایا: اے علی اے علی (حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے) عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ فرمایا: عنقریب تم بنو اصغر (رومیوں) سے قتال کرو گے اور تمہارے بعد والے بھی انہیں سے قتال کریں گے۔ یہاں تک کہ اہل حجاز بھی ان سے جنگ کے لئے نکلیں گے جو اسلام کی رونق ہیں اور اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے یہ سب قسطنطنیہ کو فتح کریں گے۔ تسبیح و تکبیر کہتے ہوئے اور انہیں مال غنیمت اتنا ملے گا کہ اس

سے قبل کبھی بھی اتنا نہ ملا ہوگا یہاں تک کہ وہ ڈھالیں بھر بھر کر (مال غنیمت) تقسیم کریں گے اتنے میں ایک آنے والا آ کر خردے گا کہ تمہارے شہروں میں دجال نکل آ یا یاد رکھو یہ خبر جھوٹی ہوگی سو مال غنیمت والا بھی شرمندہ ہوگا اور نہ لینے والا بھی نادام ہوگا۔

۳۰۹۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْغَلَاءِ حَدَّثَنِي بَسْرُ بْنُ عَبِيدَةَ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَالِكِ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ هُدْنَةٌ فَيَغْدِرُونَ بِكُمْ فَيَسِيرُونَ إِلَيْكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ الْفَا.

۳۰۹۵: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے اور بنو اصغر (رومیوں نصرانیوں) کے درمیان صلح ہوگی پھر پھر وہ صلح کی خلاف ورزی کریں گے اور تمہارے ساتھ لڑائی کے لئے نکلیں گے اسی جھنڈوں کے نیچے ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار فوج ہوگی۔

(یعنی کل نولاکھ ساٹھ ہزار فوج ہوگی)۔

۳۶: بَابُ التَّرْكِ

پاپ: ترک کا بیان

۴۰۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَغَالِهُمُ
الشَّعْرُ. وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارِ
الْأَعْيُنِ.

۴۰۹۶: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے آنحضرت نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو ایسے لوگوں سے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے (یا انکے بال اتنے لمبے ہونگے کہ جوتوں تک لٹکتے ہونگے) اور قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ تم لوگ ایسے لوگوں سے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی (یعنی ترک سے جیسے بریدہ نے روایت میں تصریح کی ہے۔ اسکو نکالا ابوداؤد ہے)۔

۴۰۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى
تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ ذُلْفَ الْأَنْوَابِ كَأَنَّ وُجُوهُهُمْ
الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا
يَغَالِهُمُ الشَّعْرُ.

۴۰۹۷: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی اور ناکیں موٹی ہوں گی (انھی ہوئی) انکے منہ سرخ ہونگے یعنی ترک لوگوں سے (انکے منہ ایسے ہونگے جیسے سپرے تہ برتہ) (یعنی موٹے اور پُر گوشت رخسارے) اور قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کی جوتیاں بالوں کی ہوں گی۔

۴۰۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ
ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عُمَرَ بْنِ تَغْلِبٍ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ
السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا عَرَاضَ الْوُجُوهِ كَأَنَّ وُجُوهُهُمْ
الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةُ وَإِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا
قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ.

۴۰۹۸: عمر بن تغلب سے روایت ہے میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے یہ کہ تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے منہ چوڑے ہیں گویا ان کے منہ سپرے ہیں تہ برتہ اور قیامت کی نشانیوں میں سے ہے یہ کہ تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

۴۰۹۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ

۴۰۹۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کی

السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ عِرَاضُ الْوُجُوهِ
 كَمَا أَنَّ أَعْيُنَهُمْ حَذَقَ الْجَرَادِ كَمَا أَنَّ وُجُوهُهُمْ الْمَجَانُ
 الْمَطْرَقَةُ يَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ وَيَتَّجِدُونَ الذَّرْقَ يَرْبُطُونَ
 خَيْلَهُمْ بِالشَّجْلِ.

آنکھیں چھوٹی ہوئی، منہ چوڑے ہونگے ان کی آنکھیں
 گویا ٹڈی کی آنکھیں ہوں گی اور منہ ان کے گویا
 سپریں (ڈھالیں) ہیں نہ برتہ اور بال کے جوتے
 پہنیں گے اور سپریں (ڈھالیں) اُن کے پاس ہونگے
 اور اپنے گھوڑے کھجور کے درخت سے باندھیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الزہد

زہد کے ابواب

باب: دُنیا سے بے رغبتی کا بیان

۳۱۰۰: حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کا زہد یہ نہیں کہ آدمی حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے اور نہ یہ ہے کہ اپنا مال تباہ کر دے لیکن زہد اور درویشی یہ ہے کہ آدمی کو اس مال پر جو اس کے ہاتھ میں ہے اس سے زیادہ بھروسہ نہ ہو جتنا اس مال پر ہے جو اللہ کے ہاتھ میں اور دنیا میں جب کوئی مصیبت آئے تو اس سے زیادہ خوش ہو بہ نسبت اس کے کہ مصیبت نہ آئے دنیا میں اور آخرت کے لئے اٹھا رکھی جائے۔

ہشام نے کہا ابو اور خولانی نے کہا یہ حدیث اور حدیثوں میں ایسی ہے جیسے کندن سونے میں۔

۳۱۰۱: صحابی رسول حضرت ابو خلاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ کسی آدمی کو کہ دنیا میں اس کو رغبت نہیں ہے اور وہ شخص کم گو بھی ہے تو اس کی صحبت میں رہو حکمت اس کے دل پر ڈالی جائے گی۔

۱: باب الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا

۳۱۰۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي وَقِيدٍ الْقُرَشِيُّ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ ابْنِ حَلْبَسٍ عَنْ ابْنِ اَدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ ابْنِ زُرَّ الْعِفَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الزُّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا بِتَحْرِيمِ الْحَلَالِ وَلَا فِي اِضَاعَةِ الْمَالِ وَ لَكِنِ الزُّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا اَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدَيْكَ اَوْ تَقُ مِنْكَ بِمَا فِي يَدِ اللهِ وَ اَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ اِذَا اَصَبَتْ بِهَا اَرْغَبَ مِنْكَ فِيهَا لَوْ اَنَّهَا اُبْقِيَتْ لَكَ

قال هشام: قال أبو إدريس الخولاني يقول مثل هذا الحديث في الأخاديت كمثل الأبريز في الذهب.

۳۱۰۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ فَرْوَةَ عَنْ ابْنِ خَلَّادٍ وَ كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (اِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ اُغْتَبَى زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقَلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوا مِنْهُ فَإِنَّهُ يُلْقِي الْحِكْمَةَ .

۳۱۰۲: سہل بن سعد سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو کوئی ایسا کام بتلائیے جب میں اس کو کروں تو اللہ تعالیٰ بھی مجھ کو دوست رکھے اور لوگ بھی دوست رکھیں۔ آپ نے فرمایا: دنیا سے نفرت کو اللہ تعالیٰ تجھ کو دوست رکھے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس سے اس سے نفرت کر۔ کسی سے دنیا کی خواہش مت کر لوگ تجھ کو دوست رکھیں گے۔

۳۱۰۳: سمرہ بن سہم سے روایت ہے میں ابو ہاشم بن عقبہ کے پاس گیا ان کو ہرچھا لگا تھا۔ معاویہ ان کی عیادت کو آئے ابو ہاشم رونے لگے معاویہ نے کہا ماموں جان تم کیوں روتے ہو درد کی شدت سے یا دنیا کا رنج ہے اگر دنیا کا رنج ہے تو اس کا عمدہ حصہ تو گزر گیا اور خراب باقی رہا اب اس کا کیا رنج ہے؟ ابو ہاشم نے کہا میں ان دونوں میں سے کسی کے لئے نہیں روتا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک نصیحت کی تھی مجھے آرزو رہ گئی کاش میں اس کی پیروی کرتا آپ نے

مجھ سے فرمایا تھا شاید تو ایسا زمانہ پائے جب لوگ مالوں کو تقسیم کریں گے تو تجھ کو کافی ہے دنیا کے مالوں میں سے ایک خادم اور ایک جانور سواری کے لئے جہاد میں لیکن میں نے دنیا کے مال کو پایا اور جمع کیا۔

۳۱۰۴: حضرت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو سعید بن ابی وقاص ان کی عیادت کو گئے دیکھا تو وہ رورہے ہیں۔ سعد نے کہا تم کیوں روتے ہو بھائی کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نہیں اٹھائی؟ کیا یہ بات تم میں نہیں ہے؟ سلمان نے کہا میں ان دو باتوں میں ایک بات کی وجہ سے بھی نہیں روتا نہ تو دنیا کی حرص

۳۱۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي الشَّفَرِ ثَنَا شَهَابُ بْنُ عَبَّادٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ذُنْبِي عَلَيَّ عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمَلْتُهُ أَحْبَبْتَنِي اللَّهُ وَأَحْبَبْتَنِي النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَزْهَدُ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللَّهُ وَأَزْهَدُ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُحِبُّوكَ).

۳۱۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَاَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْظُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سُهَيْمٍ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ نَزَلَتْ عَلَيَّ ابْنِ هَاشِمِ بْنِ عُثْبَةَ وَهُوَ طَعِينٌ فَأَتَاهُ مُعَاوِيَةُ يُعَوِّذُهُ فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ مَا يُبْكِيكَ؟ أَيْ خَالٍ! أَوْ جَعَّ يُشْرِكُ أَمْ عَلَيَّ الدُّنْيَا فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوَاهَا؟ قَالَ: عَلَيَّ كُلِّ لَا وَ لَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَهْدَ الَّتِي عَهْدًا وَدِدَّتْ أَمْوَالًا تُقَسِّمُ بَيْنَ أَقْوَامٍ وَ إِنَّمَا يُكْفِيكَ مِنْ ذَلِكَ خَادِمٌ وَ مُرَكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ) فَأَذْرَكَتْ فَجَمَعَتْ.

۳۱۰۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ قَالَ اشْتَكَيْتُ سَلْمَانَ فَعَادَهُ سَعْدٌ فَرَأَاهُ يَبْكِي فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا يُبْكِيكَ يَا أَحِبِّي أَلَيْسَ قَدْ ضَحَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَلَيْسَ قَالَ سَلْمَانُ مَا أَبْكِي وَاحِدَةً مِنَ اثْنَيْنِ مَا أَبْكِي ضَنْدًا لِلدُّنْيَا وَ لَا كِرَاهِيَةً لِلْآخِرَةِ وَ لَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَهْدَ الَّتِي عَهْدًا فَمَا أَرَانِي إِلَّا قَدْ تَعَدَّيْتُ قَالَ وَ مَا عَهْدَ الَّتِي قَالَ

عہد الیٰ آتہ ینکفیٰ أخذکم مثل زاید الرّاکب و لا أراہی
الأ قد تعدّیت یا سعد فأتی اللہ عند حکمک اذا
حکمت و عند فسبک اذا قنمت و عند حکمک اذا
همت.

قال ثابتٌ فبلغنی أنّہ ما ترک إلا بضعة و
عشرین درهماً من نفقة کانت عنده.

لیکن تو اے سعد جب حکومت کرے تو اللہ سے ڈر کر کرنا اور جب تقسیم کرے تو اللہ سے ڈر کر کرنا اور جب کسی کام کا قصد کرے تو اللہ سے ڈر کر کرنا ثابت نے کہا مجھے خبر پہنچی کہ سلمان نے کہا نہیں چھوڑا مگر میں پرکئی درہم وہ ان کے خرچ میں سے ان کے پاس باقی رہ گئے تھے۔

پاب : دُنیا کی فکر کرنا کیسا ہے؟

۳۱۰۵: حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مروان کے پاس سے ٹھیک دوپہر کے وقت نکلے میں نے کہا اس وقت جو مروان نے زید بن ثابت کو بلا بھیجا تو ضرور کچھ پوچھنے کے لئے بلایا ہوگا میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا مروان نے ہم سے چند باتیں پوچھیں جن کو ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص کو بڑی فکر دنیا کی ہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے کام پریشان کر دے گا اور اس کی مفلسی دونوں آنکھوں کے درمیان کر دے گا

اور دنیا اس کو اتنی ہی ملے گی جتنی اس کی تقدیر میں لکھی ہے اور جس کی نیت اصل آخرت کی طرف ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے سب کام درست کر دے گا اس کے پھیلاؤ کو اس کی دلجمعی کے لئے اور اس کے دل میں بے پرواہی ڈال دے گا اور دنیا جھک مار کر اس کے پاس آئے گی۔

۳۱۰۶: اسود بن یزید سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے سنا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ

۲: بَابُ الْهَمِّ بِالدُّنْيَا

۳۱۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ ابَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ زَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ قُلْتُ مَا بَعَثَ إِلَيْهِ هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا لشيءٍ سَأَلَ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَأَلْنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (مَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا هَمَّهُ قَرَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَ لَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ وَ مَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ بَيْتَهُ جَمَعَ اللَّهُ لَهُ أَمْرَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَآتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ.

۳۱۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ الْحُسَيْنُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ النَّضْرِيِّ

دسلم سے آپ فرماتے تھے: جو شخص سب فکروں کو چھوڑ کر ایک فکر لے گا یعنی آخرت کی فکر تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کی فکریں اپنے ذمہ لے لے گا اور جو شخص طرح طرح کی دنیا کے فکروں میں لگا رہے تو اللہ تعالیٰ پرواہ نہ کرے گا وہ چاہے جس مرضی وادی میں ہلاک ہو۔

۴۱۰۷: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے ابو خالد نے کہا میں یہی سمجھتا ہوں کہ ابو ہریرہ نے اسکو مرفوعاً روایت کیا کہ اللہ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے تو اپنا دل بھر کر فراغت سے میری عبادت کر میں تیرا دل بھر دوں گا تو نگری سے اور تیری مفلسی دور کر دوں گا اور اگر تو ایسا نہیں کریگا تو میں تیرا دل (دنیا کے) بکھیڑوں سے بھر دوں گا اور تیری مفلسی دور نہیں کروں گا۔

پاپ: دُنیا کی مثال

۴۱۰۸: مستور سے روایت ہے جو بنی فہر میں سے تھے وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے: دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے تم میں سے اپنی انگلی سمندر میں ڈالے پھر دیکھے کہ کتنا پانی اس کی انگلی میں لگتا ہے۔

۴۱۰۹: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے آنحضرتؐ ایک بوریے پر لیٹے۔ آپ کے بدن میں اسکا نشان پڑ گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان کاش آپ ہم کو حکم دیتے تو ہم آپ کے واسطے بچھونا کر دیتے اور آپ کو یہ تکلیف نہ ہوتی۔ آپ نے فرمایا میں تو دنیا میں ایسا ہوں جیسے ایک سوار ایک درخت کے تلے سایہ کے لئے اتر پڑے پھر تھوڑی دیر میں وہاں سے چل دے۔

۴۱۱۰: حضرت اہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہم

عَنْ نَهْشَلٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُولُ (مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ الْمَغَادِ كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ فِي أَحْوَالِ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللَّهُ فِي آيِ أَوْذَانِهِ هَلْكَ)

۴۱۰۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ عَنْ هُرَيْرَةَ قَالَ (وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدَهُ رَفَعَهُ) قَالَ (يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ يَا بَنَ آدَمَ ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمَّا صَدْرَكَ غِنَى وَ أَسَدٌ فَفَرَّكَ وَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ مَلَكَ صَدْرَكَ شُغْلًا وَ لَمْ أَسَدٌ فَفَرَّكَ)

۳: بَابُ مَثَلِ الدُّنْيَا

۴۱۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَا ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسْتَوْرِدَ أَخْبَانِي فِيهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (مَا مَثَلُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَثَلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي النَّيْمِ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ)

۴۱۰۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا الْمُسْعُودِيُّ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اضْطَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ فَأَثَرٌ فِي جِلْدِهِ فَقُلْتُ يَا أَبَى وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ كُنْتَ آذَنْتَنَا لَفَرَّ شَأْنُكَ عَلَيْهِ شَيْئًا يَقْبِكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا أَنَا وَالْدُّنْيَا ! إِنَّمَا أَنَا وَالْدُّنْيَا كَمَا كِبَ اسْتَنْظَلُ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَ تَرَكَهَا)

۴۱۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ

آنحضرتؐ کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں آپؐ نے دیکھا تو ایک مردہ بکری پیراٹھے ہوئے پڑی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: تم کیا سمجھتے ہو یہ اپنے مالک کے نزدیک ذلیل ہے قسم خدا کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ دنیا اللہ کے نزدیک اس بکری سے بھی زیادہ ذلیل ہے اس کے مالک کے نزدیک اور اگر دنیا اللہ کے نزدیک ایک چمچھر کے بازو کے برابر بھی نہیں رکھتی تو اللہ تعالیٰ اس میں سے ایک قطرہ پانی کا کافر کو پینے نہ دیتا۔

۳۱۱۱: مستور بن شداد سے روایت ہے میں چند سواروں کے ہمراہ نبیؐ کے ساتھ تھا اتنے میں ایک بکری کے (مردہ) بچہ پر گزرے جو راہ میں پھینک دیا گیا آپؐ نے فرمایا: دیکھو تم جانتے ہو کہ یہ حقیر ہے اپنے مالک کے نزدیک؟ لوگوں نے کہا: بے شک! تب ہی اس کو پھینک دیا۔ آپؐ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جتنا یہ ذلیل ہے اپنے مالک کے نزدیک۔

۳۱۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ تعالیٰ کی یاد میں اور جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور عالم اور علم سیکھنے والا۔

۳۱۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا قید خانہ ہے مسلمان کے لیے اور جنت ہے کافر کے لیے۔

الْحِزَامِيُّ وَ مُحَمَّدُ الصَّبَّاحِ قَالُوا ثَنَا أَبُو يَحْيَى زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ ثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْيِ الْحُلَيْفَةِ فَإِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ شَائِلَةٍ بِرِجْلِهَا فَقَالَ (أَتُرُونَ هَذِهِ هَيْئَةً عَلَى صَاحِبِهَا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لِلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى صَاحِبِهَا وَلَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَرِنُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا قَطْرَةً أَبَدًا).

۳۱۱۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ غَرَبِيِّ ثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُجَالِيدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ ثَنَا الْمَسْتَوِرُ بْنُ شَدَادٍ قَالَ إِنِّي لَفِي الرَّاكِبِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَى عَلِيَّ سَخْلَةَ مَبُودَةَ قَالَ: فَقَالَ (أَتُرُونَ هَذِهِ هَانَتْ عَلَى أَهْلِهَا؟) قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ هُوَ إِنَّهَا أَلْفُهَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ (فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لِلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا).

۳۱۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونِ الرَّقِيُّ ثَنَا أَبُو خَلِيدٍ عَثْبَةُ بْنُ حِمَادِ الْبَمَشَقِيُّ عَنْ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ قُرَّةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَمْرَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ ثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ (الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذَكَرَ اللَّهُ وَمَا وَالَاهُ أَوْ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا).

۳۱۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَالِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةُ الْكَافِرِ).

۳۱۱۴: ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم میں سے کوئی عضو تھاما اور فرمایا: اے عبد اللہ دنیا میں اس طرح رہ جیسے مسافر رہتا ہے یا جیسے راہ چلتا رہتا ہے اور اپنے تئیں قبر والوں میں سے شمار کر۔

پاب: جس کو لوگ کم حیثیت جانیں

۳۱۱۵: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تجھ سے بیان نہ کروں جنت کا بادشاہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں بیان فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: جو شخص کمزور ناتواں ہو لوگ اس کو کم قوت سمجھیں اور دو پرانے کپڑے پہنا ہو وہ اگر قسم کھائے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے بھروسے پر تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کو سچا کرے گا۔

۳۱۱۶: حضرت حارثہ بن وہب سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تجھ کو نہ بتلاؤں جنت کے لوگ کون ہیں ہر ایک ضعیف ناتواں جس کو لوگ کمزور جانیں کیا میں تم کو نہ بتلاؤں دوزخ کے لوگ ہر ایک سخت مزاج، بہت روپیہ جوڑنے والا اور اکڑ والا۔

۳۱۱۷: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے آنحضرت نے فرمایا: سب سے زیادہ جس پر لوگوں کو رشک کرنا چاہئے میرے نزدیک وہ مومن ہے جو ہلکا پھلکا اور نماز میں اس کو راحت ملتی ہو پوشیدہ ہو لوگوں میں اور لوگ اس کی پرواہ نہ کرتے ہوں اس کا رزق بمشکل زندگی بسر کرنے کے مطابق ہو۔ اس کی موت جلدی واقع ہو جائے اس کا مال وراثت کم ہو اور اس پر رونے والے تھوڑے ہوں۔

۳۱۱۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَعْضِ جَسَدِي فَقَالَ (يَا عَبْدَ اللَّهِ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ كَأَنَّكَ غَابِرٌ سَبِيلٍ وَ غَدَّ نَفْسِكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ) .

۴: بَابُ مَنْ لَا يُؤْتِيهِ لَهُ

۳۱۱۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْغَزِيرِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي أَدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الَا أُخْبِرُكَ عَنْ مُلُوكِ الْجَنَّةِ) قُلْتُ بَلَى قَالَ (رَجُلٌ ضَعِيفٌ مُسْتَضْعَفٌ ذُو طَمْرَيْنٍ لَا يُؤْتِيهِ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ) .

۳۱۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَشَارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعْبِدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الَا أُتْبِكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلِّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ الَا أُتْبِكُمْ بِأَهْلِ الشَّرِّ؟ كُلُّ عُتْلٍ جَوَاطِ مُسْتَكْبِرٍ) .

۳۱۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عُمَرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي أَمَانَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (إِنْ أَعْطَى النَّاسَ عِنْدِي مُؤْمِنٌ خَفِيفَ الْخِزَابِ ذُو حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ غَامِضٍ فِي النَّاسِ لَا يُؤْتِيهِ لَهُ كَانَ رِزْقُهُ كِفَافًا وَ صَبْرٌ عَلَيْهِ عَجَلَتْ مَبِيتُهُ وَ قَلَّ تَرَاتُّهُ وَ قَلَّتْ بَوَاكِيُهُ) .

۳۱۱۸: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُثَيْبٍ الْجَمِصِيُّ ثنا أَبُو بِنْتِ سُوَيْدٍ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ الْخَارِثِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْبِدَاذَةُ مِنَ الْإِيمَانِ) قَالَ الْبِدَاذَةُ الْقِسَالَةُ يَعْنِي التَّقَشُّفُ.

۳۱۱۸: حضرت ابو امامہ حارثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بذاذت (سادگی) ایمان میں داخل ہے۔

۳۱۱۹: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثنا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُثَيْمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءِ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (الْأَنْبُكُمُ بِخِيَارِكُمْ) قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ (خِيَارُكُمْ الَّذِينَ إِذَا ارْتُؤُوا ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ).

۳۱۱۹: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے آنحضرتؐ سے آپؐ فرماتے تھے کیا میں تم سے بیان نہ کروں ان لوگوں کا حال جو اللہ کے بہتر بندے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ بیان فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا: بہتر تم میں وہ لوگ ہیں کہ ان کو جب کوئی دیکھے تو اللہ کی یاد آئے۔

پاب: فقیری کی فضیلت

۳۱۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا الرَّجُلِ) قَالُوا زَأَيْكَ فِي هَذَا نَقُولُ هَذَا مِنْ أَشْرَفِ النَّاسِ هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ إِنْ يُخْطَبُ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشْفَعَ وَإِنْ قَالَ إِنْ يُسْمَعُ لِقَوْلِهِ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَرَّ رَجُلٌ آخَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا) قَالُوا نَقُولُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا مِنْ فَقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ لَمْ يُسْكَحْ وَإِنْ شَفَعَ لَا يُشْفَعُ وَإِنْ قَالَ لَا يُسْمَعُ لِقَوْلِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَهَذَا خَيْرٌ مِنْ مَلَأِ الْأَرْضَ بِمِثْلِ هَذَا).

۳۱۲۰: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے ایک شخص آنحضرتؐ کے سامنے سے گزرا آپؐ نے فرمایا: تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا آپؐ کی رائے ہو وہی ہم بھی کہتے ہیں ہم تو سمجھتے ہیں کہ یہ شخص اشرف میں سے ہے۔ اگر یہ کہیں نکاح کا پیام بھیجے تو لوگ اس کو قبول کریں گے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو لوگ اس کی سفارش کو مان لیں گے اور اگر کوئی بات کہے تو لوگ اس کو توجہ سے سنیں گے یہ سن کر آپؐ خاموش رہے پھر ایک دوسرا شخص گزرا آپؐ نے فرمایا: اس کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بخدا یہ تو مسلمانوں کے فقراء میں سے ہے یہ بیچارہ اگر کہیں نکاح کا پیام بھیجے تو لوگ اس کو قبول نہ کریں گے اور اگر سفارش کرے تو اسکی سفارش نہ سنیں گے اور اگر کوئی بات کہے تو لوگ اسکی بات نہ سنیں گے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: یہ شخص بہتر ہے پہلے شخص جیسے دنیا بھر کے لوگوں سے۔

۴۱۲۱: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے محتاج مومن کو جو عیال دار ہو کر سوال سے باز رہتا ہے (اور فقرا اور فاقہ پر صبر کرتا ہے اکثر اہل اللہ ایسے ہی لوگ میں ہوتے ہیں نہ بھیک مانگنے والوں میں عیال داری کے ساتھ کم معاشی اور پھر قناعت اور صبر ہی فضیلت کیا کم ہے۔

باب: فقیروں کا مرتبہ

۴۱۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں جو فقیر ہیں وہ مال داروں سے آدھا دن پہلے جنت میں جائیں گے اور آدھا دن پانچ سو برس کا ہے۔

۴۱۲۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان فقیر یا مہاجر فقیر مال داروں سے پانچ سو برس پہلے جنت میں جائیں گے۔

۴۱۲۴: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے مہاجرین میں جو لوگ فقیر تھے انہوں نے شکایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے ان کو مالدار مہاجرین کو ان کے اوپر فضیلت دی ہے آپ نے فرمایا اے فقراء کے گروہ! میں تم کو خوش خبری دیتا ہوں کہ فقراء مومنین مال داروں سے آدھا دن یعنی پانچ سو برس پہلے جنت میں جائیں گے۔ موسیٰ بن عبیدہ نے پھر یہ آیت پڑھی: ﴿وَإِنْ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ﴾

۴۱۲۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الْجُبَيْرِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَيْسَى ثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مَهْرَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيرَ الْمُتَعَفِّفَ الْإِعْيَالِ.

۶: بَابُ مَنْزِلَةِ الْفُقَرَاءِ

۴۱۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ).

۴۱۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا عَيْسَى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَانِهِمْ بِمِقْدَارِ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ).

۴۱۲۴: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا أَبُو عَثَانَ بَهْلُولُ ثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اشْتَكَيْ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ عَلَيْهِمْ أَغْنِيَاءَهُمْ فَقَالَ (يَا مَعْشَرَ الْفُقَرَاءِ أَلَا أُبَشِّرُكُمْ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُؤْمِنِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ).

ثُمَّ تَلَا مُوسَى هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَإِنْ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ﴾ [الحج: ۴۷].

۷: بَابُ مُجَالِسَةِ الْفُقَرَاءِ

۳۱۲۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ أَبُو يَحْيَى ثنا اِبْرَاهِيمُ أَبُو اسْحَاقِ الْمَخْزُومِيُّ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جَعْفَرُ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ يُجِيبُ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكْنِيهِ ابْنَ الْمَسَاكِينِ.

۳۱۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَغَبْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ عَنْ يَزِيدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اجْتَبَا الْمَسَاكِينَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: اللَّهُمَّ احْبِسْ مَسْكِينَنَا وَامْنِئْ مَسْكِينَنَا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ.

۳۱۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقِطَّانُ ثنا عمرو بن محمد العنقری ثنا اسباط بن نصر عن السدي عن ابی سعید الازدی و كان قاری الازدی عن ابی الكنود عن خباب فی قوله تعالی: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ﴾ و لا تطرد الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي ﴿إلى قوله: ﴿فَتَكُونُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾﴾ [الانعام: ۵۲] قال جاء الأقرع بن حابس التميمي و عيينة بن حصي الفزاري فوجدوا رسول الله ﷺ مع صهيب و بلال و عمار و خباب فاعذوا في ناس من الضعفاء من المؤمنين فلما رآوهم حول النبي ﷺ حقرؤهم فاتوا فخلوا به و قالوا: إنا نريد أن تجعل لنا منك مجلسا تعرف لنا به العرب فضلنا فإن وفود العرب تأتيك فستحبي أن نرانا العرب مع هذه الأعباء فإذا نحن جنناك فاقمهم عنك فإذا نحن فرغنا فاقعد معهم إن شئت قال (نعم) قالوا

باب: فقیروں کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت

۳۱۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت جعفر بن ابی طالب فقیروں سے محبت کرتے تھے ان کے پاس بیٹھا کرتے ان سے باتیں کرتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر کی یہ کنیت رکھی تھی "ابو المساکین" یعنی مسکینوں کے باپ۔

۳۱۲۶: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا مسکینوں سے محبت رکھو اس لئے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں فرماتے تھے: یا اللہ! مجھ کو چلا مسکین اور میرا حشر کر مسکینوں میں۔

۳۱۲۷: جناب روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ﴾ یعنی مت نکال ان لوگوں کو جو صبح شام اللہ کی یاد کرتے ہیں اپنے پاس سے انہوں نے کہا کہ اقرع بن حابس تمہی اور عیینہ بن حصن فزاری آئے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صہیب اور بلال اور عمار اور خباب کے پاس بیٹھے ہیں اور چند غریب مومنین کے ساتھ۔ جب اقرع اور عیینہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد ان لوگوں کو دیکھا تو ان کو حقیر جانا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر آپ سے خلوت کی اور عرض کیا ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے لئے ایک مقام اور وقت آنے کے لئے مقرر کر دیجئے جس کی وجہ سے عرب لوگوں کو ہماری بزرگی معلوم ہو کیونکہ آپ کے پاس عرب کی قوموں

کے قاصد آتے ہیں اور ہم کو شرم معلوم ہوتی ہے کہ وہ دیکھیں ہم کو ان غلاموں کے ساتھ بیٹھا دیں۔ تو جب ہم آپ کے پاس آئیں آپ ان کو اپنے پاس سے اٹھا دیا کیجئے پھر جب ہم فارغ ہو کر چلے جائیں تو آپ کا اگر جی چاہے ان کے ساتھ بیٹھے۔ آپ نے فرمایا: ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا آپ ایک تحریر اس مضمون کی لکھ دیجئے آپ نے کاغذ منگوا دیا اور جناب علی مرتضیٰ کو لکھنے کے لئے بلایا۔ جناب کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک کونے میں (خاموش) بیٹھے تھے کہ جو مرضی اللہ اور اس کے رسول کی۔ اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اترے اور یہ آیت لائے: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ﴾ ”یعنی مت ہانک اپنے پاس سے ان لوگوں کو جو اللہ کی یاد کرتے ہیں صبح اور شام وہ اللہ کی رضا مندی کے طالب ہیں تیرے اوپر ان کا حساب کچھ نہ ہوگا اور تیرا ان پر کچھ نہ ہوگا اگر تو ان کو ہانک دے تو تو ظالموں میں سے ہو جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اقرع بن حابس اور عیینہ کا ذکر کیا تو فرمایا: ﴿وَكَذَلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لِيَقُولُوا أَهَؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ﴾ پھر فرمایا: ﴿وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ﴾ جناب نے کہا یہ جب آیتیں

فَاكْتُبْنَا لَنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِدْعَا بِصُحُفَةٍ وَدَعَا عَلِيًّا لِيَكْتُبَ وَنَحْنُ قُعُودٌ فَوَيْ نَاجِيَةٍ فَنَزَلَ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ [الأنعام: ۵۲] ثُمَّ ذَكَرَ الْأَقْرَاعَ ابْنَ حَابِسٍ وَغَيْنَةَ بِنَ حَضْرٍ فَقَالَ: ﴿وَكَذَلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِيَقُولُوا أَهَؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ﴾ [الأنعام: ۵۳] ثُمَّ قَالَ: ﴿وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ﴾ [الأنعام: ۵۴] قَالَ فَدَنُونَا مِنْهُ حَتَّى وَضَعْنَا رُكْبَنَا عَلَى رُكْبَتِهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْلِسُ مَعَنَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ قَامَ وَتَرَكْنَا فَانزَلَ اللَّهُ: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ﴾ وَلَا تُجَالِسِ الْأَشْرَافِ ﴿تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا﴾ يَعْنِي غَيْنَةَ وَالْأَقْرَاعَ ﴿وَإِذَا سَمِعُوا هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا﴾ [الكهف: ۲۸] قَالَ فَهَلَاكَ قَالَ أَمْرُ غَيْنَةَ وَالْأَقْرَاعِ لَمْ يَضْرِبْ لَهُمْ مَثَلُ الرُّجُلَيْنِ وَمَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا.

قَالَ خُبَابٌ فَكُنَّا نَقْعُدُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا بَلَّغْنَا السَّاعَةَ الَّتِي يَقُومُ فِيهَا قُمْنَا وَتَرَكْنَاهُ حَتَّى يَقُومَ.

اتریں تو ہم پھر آپ سے نزدیک ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے اپنا گھٹنا آپ کے گھٹنے پر رکھ دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال ہوگا کہ آپ ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے اور جب اٹھنے کا آپ قصد کرتے تو آپ کھڑے ہو جاتے اور ہم کو چھوڑ دیتے تو یہ آیت اتاری: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ﴾ یعنی رو کے رکھ آپ کو ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے مالک کی یاد کرتے ہیں صبح اور شام اور ﴿وَلَا

تطع من اغفلنا قلبه عن ذكرنا ﴿ یعنی مت کہا مان ان لوگوں کا جن کے دل ہم نے غافل کر دیئے اپنی یاد سے۔ خباب نے کہا پھر تو وہ حال ہو گیا کہ ہم برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے رہتے جب آپ کے اٹھنے کا وقت آتا تو ہم خود اٹھ جاتے اور آپ کو چھوڑ دیتے اٹھنے کے لئے۔

۳۱۲۸: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ آیت ہم چھ آدمیوں کے بارے میں اتری میں ابن مسعود، صہیب، عمار، مقداد اور بلال میں قریش کے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم ان لوگوں کے ساتھ بیٹھنا نہیں چاہتے ان کو آپ اپنے پاس سے ہٹا (دھتکار) دیجئے اس بات کو سن کر آپ کے دل میں آیا جو اللہ کو آنا منظور تھا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ ﴾ اس کا ترجمہ اوپر گزر چکا۔

پاب: جو بہت مالدار ہیں ان کا بیان

۳۱۲۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خرابی ہے بہت مال والوں کی (کیونکہ اکثر ایسے مال دار خدا سے غافل ہو جاتے ہیں مگر جو کوئی مال کو اس کی طرف لٹا دے اور اس طرف اور اس طرف اور اس طرف آپ نے چاروں طرف اشارہ کیا دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے۔

۳۱۳۰: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ بہت مالدار ہیں انہی کا درجہ قیامت کے دن سب سے پست ہوگا مگر جو کوئی مال اس طرف اور اس طرف لٹائے اور حلال طریقے سے کمائے۔

۳۱۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی

۳۱۲۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثنا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنِ الْمَقْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعْدِ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةٌ فِينَا سَبْتَةَ فِي رَفِيٍّ ابْنِ مَسْعُودٍ وَصُهَيْبٍ وَعِمَارٍ وَالْمَقْدَادِ وَبِلَالٍ.

قال قالت قریش لرسول اللہ ﷺ انا لا نرضى ان نكون اتباعا لهم فاطردوهم عنك قال فدخل قلب رسول اللہ ﷺ من ذلك ما شاء الله عن يدخل فانزل الله عز وجل: ﴿ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ﴾ الآية [الأنعام: ۵۲]

۸: باب في المكثرين

۳۱۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ كُرَيْبٍ قَالَا ثنا يَكْرُبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا عَيْسَى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (وَيْلٌ لِّلْمُكْثَرِينَ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَ هَكَذَا وَ هَكَذَا) أَرْبَعٌ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ قُدَامِهِ وَمِنْ وَرَائِهِ

۳۱۳۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَبْرِيُّ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عِكْرَمَةُ ابْنُ عِمَارٍ حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدٍ هُوَ سَمَّاكَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ الْهَنْفِيِّ عَنْ ابْنِهِ عَنْ أَبِي زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِلَّا تَكْفُرُونَ هُمْ الْأَسْفَلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَ كَسَبَهُ مِنْ طَيِّبٍ.

۳۱۳۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

روایت ہے۔

الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْأَكْثَرُونَ هُمُ الْأَسْفَلُونَ إِلَّا
مَنْ قَالَ هَكَذَا هَكَذَا وَهَكَذَا ثَلَاثًا).

۴۱۳۲: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: میں تو یہ نہیں چاہتا کہ احد پہاڑ کے برابر میرے پاس سونا ہو اور تیسرا دن گزرنے کے بعد اس میں سے کچھ سونا میرے پاس باقی رہے البتہ جو میں قرض کے ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑوں اُس کے علاوہ۔

۴۱۳۲: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنِ كَاسِبٍ ثنا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سَهْلٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَا أَحَبُّ أَنْ أُحَدِّثَ عِنْدِي ذَهَبًا فَتَأْتِي
عَلَيَّ ثَالِثَةً وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أَرْضَدُهُ فِي قَضَاءِ
ذِينَ).

۴۱۳۳: حضرت عمرو بن غیلان ثقفی سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: اے اللہ! جو کوئی میرے اوپر ایمان لائے اور میری تصدیق کرے اور جو میں لایا (یعنی قرآن) اس کو حق جانے تیرے پاس سے تو اس کے مال اور اولاد کو کم کرے اور اپنی ملاقات اس کو پسند کر دے (یعنی موت) اور اسکی قضا (موت) جلدی کر اور جو کوئی میرے اوپر ایمان لائے اور میری تصدیق نہ کرے اور یہ نہ جانے کہ میں جو لے کر آیا ہوں وہ حق ہے تیرے پاس سے تو اسکا مال بہت کر اور اسکی اولاد بہت کر اور اسکی عمر لمبی کر۔

۴۱۳۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا صَدَقَةُ ابْنِ خَالِدٍ ثنا
يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللَّهِ مُسْلِمِ بْنِ مَشْكَمٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ غَيْلَانَ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اللَّهُمَّ مَنْ آمَنَ
بِي وَصَدَّقَنِي وَعَلِمَ أَنَّ مَا جَنَّتُ بِهِ هُوَ الْحَقُّ مِنْ
عِنْدِكَ فَأَقْبَلُ مَا لَهُ وَوَلَدَهُ وَحَبَّ إِلَيْهِ لِقَاءَكَ وَ
عَجَلَ لَهُ الْقَضَاءَ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِي وَ لَمْ يُصَدِّقْنِي وَ لَمْ
يَعْلَمْ أَنَّ مَا جَنَّتُ بِهِ هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَكْثِرْ مَا لَهُ
وَوَلَدَهُ وَاطْلُ عُمْرَهُ).

۴۱۳۴: نقادہ اسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک شخص کے پاس ایک اونٹنی مانگنے کے لئے بھیجا لیکن اس شخص نے نہ دی پھر آپ نے مجھ کو ایک دوسرے شخص کے پاس بھیجا اس نے ایک اونٹنی بھیجی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا: یا اللہ برکت دے اس میں اور برکت دے اس کو جس نے یہ بھیجی۔ نقادہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیجئے اللہ تعالیٰ برکت

۴۱۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا غَفَّانُ ثنا غَسَّانُ
بْنُ بُرَزَيْنِ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِنَةَ الْجُمَيْحِيُّ ثنا
غَسَّانُ بْنُ بُرَزَيْنِ ثنا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ عَنِ الْبَرَاءِ الْبَيْطِيِّ
عَنْ نَقَادَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ بَغِيثِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ يَسْتَمِينُهَا نَافَةَ فَرَدَّهُ ثُمَّ بَغِيثِيُّ إِلَى
رَجُلٍ آخَرَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ بِنَافَةٍ فَلَمَّا أَبْصَرَهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهَا وَفِي مَنْ
بَعَثَ بِهَا).

دے اس کو بھی جو اسکو لے کر آیا ہے آپ نے کہا اسکو بھی برکت دے جو اسکو لے کر آیا ہے پھر آپ نے حکم دیا دودھ دوہنے کا دودھ دوہا گیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ اللہ فلاں شخص کا مال بہت کر دے (جس نے اونٹنی نہیں بھیجی تھی) اور فلاں شخص کو روزانہ رزق (روزی) دے۔

۴۱۳۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہلاک ہوا بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا اور بندہ چادر کا اور بندہ شمال کا اگر اسکو یہ چیزیں دی جائیں تب وہ راضی ہے اور جو نہ دی جائیں تو وہ کبھی اپنے امام کی بیعت پوری نہ کرے۔

۴۱۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تباہ ہوا بندہ دینار (اشرفی) اور بندہ درہم (روپیہ) کا اور بندہ شمال کا ہلاک ہوا اور دوزخ میں اوندھا گرا خدا کرتے جب اس کو کانٹا لگے تو کبھی نہ اٹکے (یہ بد دعا ہے لالچی شخص کیلئے)۔

باب: قناعت کا بیان

۴۱۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نگری بہت اسباب رکھنے سے نہیں ہوتی بلکہ تو نگری یہ ہے کہ دل بے پرواہ ہو (اور جو اللہ دے اس پر قناعت کرے)۔

۴۱۳۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک نجات پائی اس نے جس کو اسلام کی ہدایت ہوئی اور ضرورت کے موافق روزی دی گئی اور اس پر قناعت کی۔

قال نفاذہ: فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيمَنْ جَاءَ بِهَا قَالَ (وَفِيمَنْ جَاءَ بِهَا) ثُمَّ أَمْرٌ بِهَا فَحَلَبَتْ فَدَرَّتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَا لِفُلَانٍ) لِلْمَانِعِ الْأَوَّلِ (وَاجْعَلْ رِزْقَ فُلَانٍ يَوْمَ مَا يَوْمٍ) لِلَّذِي بَعَثَ بِالنَّاقَةِ.

۴۱۳۵: حَدَّثَنَا الْهَسَنُ بْنُ حَمَادٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (تَعَسَّ عِنْدَ الدِّينَارِ وَ عِنْدَ الدِّرْهِمِ وَ عِنْدَ الْقَطِيفَةِ وَ عِنْدَ الْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رِضَى وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَفْ).

۴۱۳۶: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا اسْحَقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (تَعَسَّ عِنْدَ الدِّينَارِ وَ عِنْدَ الدِّرْهِمِ وَ عِنْدَ الْخَمِيصَةِ تَعَسَّ وَ انْتَكَسَ وَ إِذَا شَبِكَ فَلَا انْتَقَشَ).

۹: بَابُ الْقِنَاعَةِ

۴۱۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَ لَكِنَّ الْغِنَى عَنِ النَّفْسِ).

۴۱۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ غَبِيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ وَ حَمِيْدِ بْنِ هَانِيءِ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ (قَدْ أَفْلَحَ مَنْ هَدِيَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَ رِزْقَ الْكِفَافِ وَ قَنَعَ بِهِ).

۴۱۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا اللہ!
محمد (ﷺ) کی آل کو ضرورت کے موافق روزی دے
یا بقدر ضرورت۔

۴۱۴۰: حضرت انسؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مالدار یا محتاج ایسا نہیں ہے جو
قیامت میں یہ آرزو نہ کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں
حاجت کے موافق رزق دیتا، بہت مالدار نہ کرتا کیونکہ
فقراء کے مراتب عالیہ کو دیکھیں گے۔

۴۱۴۱: حضرت عبید اللہ بن محسن سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تم
میں سے امن کے ساتھ صبح کرے اور اس کے پاس اس
دن کا کھانا بھی ہو تو گویا ساری دنیا اس کیلئے اکٹھی ہو
گئی۔

۴۱۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں اپنے
سے کم والے کو دیکھو اور اپنے سے زیادہ والے کو مت
دیکھو۔ ایسا کرنے سے امید ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی
(کسی) نعمت کو حقیر نہ جانو گے۔

۴۱۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ
تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھے گا بلکہ
تمہارے عملوں اور دلوں کو دیکھے گا۔

۴۱۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ
مُحَمَّدٍ قَالَا لَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ
عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
(اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُرْتًا).

۴۱۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي وَ
يَعْلَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ تَقِيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِي
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(مَا مِنْ غَنِيٍّ وَلَا فَقِيرٍ إِلَّا وَذِيَوْمِ الْقِيَامَةِ أَنَّهُ أُتِيَ مِنَ
الدُّنْيَا قُرْتًا).

۴۱۴۱: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ
ثَنَا مَرْوَانَ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شَمِيْلَةَ عَنْ
سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي شَمِيْلَةَ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَحْضَنٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
(مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ مُعَافَى فِي جَسَدِهِ آمِنًا فِي سَرِيهِ عِنْدَهُ
قُرْتٌ يَوْمَهُ فَكَأَنَّمَا حِزْبٌ لَهُ الدُّنْيَا).

۴۱۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا وَكَيْعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
(انظُرُوا إِلَيَّ مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَيَّ مَنْ هُوَ
فَوْقَكُمْ فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزِدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ).

قال: أَبُو مُعَاوِيَةَ (عَلَيْكُمْ).

۴۱۴۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَسَانَ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا
جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ
إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (إِنَّ الْمَلَأَةَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَ
أَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَى أَعْمَالِكُمْ وَقُلُوبِكُمْ).

۱۰: باب معیشتہ آل

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۱۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَابْنُ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ كُنَّا آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا مَا نُوقِدُ فِيهِ بِنَارٍ مَا هُوَ إِلَّا التَّمْرُ وَالْمَاءُ (إِلَّا أَنْ ابْنَ نُمَيْرٍ قَالَ نَلَبْتُ شَهْرًا).

۴۱۴۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ يَأْتِي عَلِيَّ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرَ مَا يُرَى فِي بَيْتٍ مِنْ بَيْتِيهِ الدُّخَانُ.

قُلْتُ فَمَا كَانَ طَعَامُهُمْ قَالَتِ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ لَنَا جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ جِيرَانٌ صَدَقَ وَكَانَتْ لَهُمْ رِيَابٌ فَكَانُوا يَبْعَثُونَ إِلَيْهِ الْبَانِيَا.

قال مُحَمَّدٌ وَكَانُوا تِسْعَةَ آيَاتٍ.

۴۱۴۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثنا بَشِيرُ بْنُ عُمَرَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ سَمَاكٍ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَوِي فِي الْيَوْمِ مِنَ الْجُوعِ مَا يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ.

۴۱۴۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى اثْبَاتًا شَيْبَانٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِرَارًا (وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَصْبَحَ عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعٌ خَبٍ وَ لَا صَاعٌ تَمْرٍ).

۱۱: باب: آنحضرت ﷺ کی آل کی زندگی

کے متعلق بیان

۴۱۴۴: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک ایک مہینہ اس طرح سے گزارتے کہ گھر میں آگ نہ سلگائی جاتی اور ہمارا کھانا (فقط) یہی ہوتا، کھجور اور پانی۔

۴۱۴۵: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آل محمد پر ایک مہینہ گزار جاتا اور کسی گھر سے آپ کے گھروں میں سے دھواں نہ نکلتا۔ ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا پھر کیا کھاتے تھے؟ انہوں نے کہا کھجور اور پانی۔ البتہ ہمارے ہمسائے تھے ان کے گھروں میں بکریاں پلٹی ہوئیں تھیں تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ بھیج دیا کرتے۔

۴۱۴۶: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ بھوک سے کروٹیں بدلتے پیٹ کو الٹتے اور (کبھی تو) ناکارہ کھجور بھی آپ کو نہ ملتی کہ اسی سے پیٹ بھر لیں۔

۴۱۴۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ کئی بار فرماتے تھے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے آل محمد کے پاس صبح کو ایک صاع غلہ کا یا کھجور کا نہیں ہے۔

وَأَنَّ لَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَ نَسْوَةٍ.

حالانکہ ان دنوں میں آپ کی نوازاواج تھیں۔

۴۱۴۸: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس صبح کے وقت نہیں ہے ماسوا ایک مہانا ج کے۔

۴۱۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُغِيرَةُ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَدِيْمَةَ عَنْ أَبِي غَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَا أَصْبَحَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ إِلَّا مُدٌّ مِنْ طَعَامٍ) أَوْ (مَا أَصْبَحَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ مُدٌّ مِنْ طَعَامٍ) .

۴۱۴۹: حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے پھر ہم تین دن تک ٹھہرے رہے اور ہم کو اناج نہ ملا کہ آپ کو کھلاتے۔

۴۱۴۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَكْرَمِ (زَجَلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ) عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلِيْمَانَ بْنِ صُرْدٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَكَّنَنَا ثَلَاثَ لَيَالٍ لَا نَقْدِرُ وَلَا يُقْدِرُ) عَلَى طَعَامٍ .

۴۱۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گرم کھانا (تازہ پکا ہوا) آیا آپ نے اس کو کھایا جب فارغ ہوئے تو فرمایا اللہ کا شکر ہے اتنے دنوں سے میرے پیٹ میں گرم کھانا نہیں گیا بلکہ کھجور وغیرہ پر گزر رہے فرماتے رہے ہیں۔

۴۱۵۰: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَنْهَرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِطَعَامٍ سَخِنَ فَآكَلْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا دَخَلَ بَطْنِي طَعَامٌ سَخِنَ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا .

۱۱: بَابُ ضَجَاعِ آلِ

مُحَمَّدٍ ﷺ

پاپ: آنحضرت ﷺ کی آل کا نیند کے لیے بستر کیسا تھا؟

۴۱۵۱: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر چمڑے کا تھا اس کے اندر خرما کی چھال بھری تھی۔

۴۱۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لُمَيْرٍ وَ أَبُو خَالِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ ضَجَاعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْمًا خَشْوَةً لَيْفٍ .

۴۱۵۲: جناب علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ آنحضرت میرے اور فاطمہ زہرا کے پاس آئے ہم دونوں ایک سفید اونٹنی چادر اوڑھے ہوئے تھے جو آنحضرت نے جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو جہیز میں دی تھی اور ایک تکیہ دیا تھا جس کے اندر اذخر کی گھاس بھری ہوئی

۴۱۵۲: حَدَّثَنَا وَاضِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ هُمَا فِي خِمِيلٍ لَهُمَا (وَ الْكَمِيْلُ الْقَطِيْفَةُ الْبَيْضَاءُ مِنَ الصُّوفِ) قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهِيْزَ هُمَا بَهَا وَ

وعدة مخشوة اذخرا وقربة.

تھی اور ایک مشک پانی کیلئے۔

۴۱۵۳. حدثنا محمد بن بشار ثنا عمرو بن يونس ثنا
عكرمة بن عمار حدثني سماك الحمي أبو زميل
حدثني عبد الله بن العباس حدثني عمر بن الخطاب
قال دخلت على رسول الله ﷺ وهو على حصير قال
فجلست فإذا عليه ازار وليس عليه غيره وإذا الحصير
قد أثر في جنبه وإذا أنا بقبضة من شعير نحو الصاع و
فرط في ناحية في العرفة وإذا آيات معلق فابتدرت
غيناي فقال (ما يبكيك يا ابن الخطاب !) فقلت يا نبي
الله و ما لي لا أبكي ؟ وهذا الحصير قد أثر في جنبك
و هذه خزانتك لا أرى فيها إلا ماري و ذلك
كسرى و قيسر في الثمار و الأنهار و أنت نبي الله و
صفوته و هذه خزانتك قال (يا ابن الخطاب لا ترضى
ان تكون لنا الآخرة و لهم الدنيا) قلت بلى

۴۱۵۳: خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ
ایک بورے پر بیٹھے ہوئے تھے میں بھی بیٹھ گیا آپ
صرف ایک تہہ بند باندھے تھے دوسرا کوئی کپڑا آپ
کے بدن پر نہ تھا اور بورے کا نشان آپ کی کمر پہ پڑا ہوا
تھا اور میں نے دیکھا تو ایک مٹھی بھر جو شاید ایک صاع
ہوں گے اور بھول کے پتے تھے ایک کونے میں اور
مشک جو لٹک رہی تھی یہ دیکھ کر میری آنکھوں سے بے
اختیار آنسو نکل آئے۔ آپ نے فرمایا اے خطاب کے
بیٹے تو کیوں روتا ہے؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے
نبی میں کیوں نہ روؤں۔ یہ بوریا آپ کے مبارک پہلو
میں نشان ڈالے اور آپ کا خزانہ کل اس قدر اس میں
کوئی چیز میں نہیں دیکھتا سوائے اس کے جو میں دیکھ رہا

ہوں اور کسری اور قیسر کو دیکھے کیسے میوؤں اور شہروں میں رہتے ہیں حالانکہ آپ اللہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ ہیں
اس پر آپ کا یہ توشہ خانہ آپ نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے تو اس پر راضی نہیں کہ ہم کو آخرت ملے اور ان کو دنیا میں
نے کہا کیوں نہیں۔

۴۱۵۴: حدثنا محمد بن طريف و اسحق ابن ابراهيم
بن خبيب قالا ثنا محمد بن فضيل عن مجالد عن عامر
عن الحارث عن علي قال اهديت ابنة رسول الله ﷺ
الي فما كان فراشنا ليلة اهديت الا منسك كبش.

۴۱۵۴: جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (سیدہ
فاطمہ) میرے پاس روانہ کی گئیں اور اس رات کو ہمارا
بچھونا کچھ نہ تھا سوائے بکری کی کھال کے۔

۱۲: باب معيشة اصحاب

النبي ﷺ

کیسے گزری؟

۴۱۵۵: ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو صدقہ کا حکم کرتے تو ہم

۴۱۵۵: حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير و أبو كريب
قالا ثنا أبو أسامة عن زائدة عن الأعمش عن شقيق عن

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأمر بالصّدقة فیطلق اخذنا یحامل حتی یجیء بالمذی وان لاحدهم الیوم مائة الف.

قال شقیق کانه یعرض بنفسه.

۳۱۵۶: حدثنا أبو بکر بن ابی شیبۃ ثنا وکیع عن ابی نعامة سمعه من خالد بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خطبنا عبّۃ بن غزوان علی المنبر فقال لقد رأیتنی سبع سبعة مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لنا طعام نأکلہ الا ورق الشجر حتی فرخت اشدافنا.

۳۱۵۷: حدثنا أبو بکر بن ابی شیبۃ ثنا غندر عن شعبۃ عن عباس الجزیری قال سمعت ابا عثمان یحدث عن ابی هریرۃ انہم اصابہم یحدث عن ابی هریرۃ انہم اصابہم جوع و هم شعبۃ قال فأعطانی النبی ﷺ سبع تمرات لکل انسان تمرۃ.

۳۱۵۸: حدثنا محمد بن یحییٰ بن ابی عمر العذلی ثنا سفیان بن عیینۃ عن محمد ابن عمر و عن یحییٰ بن عبد الرحمن بن خابط عن عبد اللہ بن الزبیر بن العوام عن ابيه قال لما نزلت ثم لتسألن یومئذ عن النعیم قال الزبیر و ای نعیمی نسأل عنہ و إنما هو الاسودان التمر و الماء. قال (اما انہ سیکون).

۳۱۵۹: حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ ثنا عبدة بن سلیمان عن هشام بن عروۃ عن زہب بن کيسان عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال یبعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و نحن ثلاث مائة نحمّل أزوادنا علی رقابنا ففسی أزوادنا حتی کان یكون الرجل منا تمرۃ

میں سے کوئی جاتا اور مزدوری کرتا یہاں تک کہ ایک مہ لاتا اس کو صدقہ دیتا اور آج کے دن اس شخص کے پاس لاکھ روپیہ موجود ہے شقیق نے کہا جیسے ابو مسعود اپنی طرف اشارہ کرتے تھے (یعنی میں ایسا ہی کرتا تھا اور اب میرے پاس ایک لاکھ روپیہ موجود ہیں)۔

۳۱۵۶: خالد بن عمیر سے روایت ہے عبّہ بن غزوان نے ہم نے منبر پر خطبہ سنایا تو کہا میں ساتواں آدمی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہمارے پاس کچھ کھانا نہ تھا صرف درخت کے پتے کھاتے تھے یہاں تک کہ ہمارے سوڑھے پھل چھلنی ہو گئے۔

۳۱۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگ بھوکے ہوئے اور وہ سات آدمی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سات کھجوریں دیں ہر آدمی کیلئے ایک کھجور۔

۳۱۵۸: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری ﴿ثُمَّ لَتَسْأَلْنَ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ (یعنی تم اس دن پوچھے جاؤ گے نعمت کے بارے میں) تو زبیر نے کہا کوئی نعمت ہمارے پاس ہے جس سے پوچھے جائیں گے؟ صرف دو چیزیں ہیں کھجور اور پانی آپ نے فرمایا: نعمت کا زمانہ قریب ہے۔

۳۱۵۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو روانہ کیا تین سو آدمیوں کو (جہاد کے لئے) اور ہمارا تو شہ ہماری گردنوں پر تھا خیر ہمارا تو شہ ختم ہو گیا یہاں تک کہ ہر شخص کو ہم سے ہر روز ایک کھجور ملتی لوگوں نے کہا اے

ابو عبد اللہ بھلا ایک کھجور سے آدمی کا کیا بنتا ہوگا؟ انہوں نے کہا جب وہ بھی نہ رہی تو اس وقت ہم کو اس کی قدر معلوم ہوئی۔ آخر ہم سمندر کے کنارے آئے وہاں ہم نے دیکھا ایک مچھلی پڑی ہے جس کو دریا نے پھینک دیا ہے ہم اس میں سے اٹھارہ دن تک کھاتے رہے۔

پاؤں : عمارت تعمیر کرنا؟

۴۱۶۰: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اوپر سے گزرے ہم ایک جھونپڑا بنا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا ہمارا مکان پرانا ہو گیا ہے ہم اس کو درست کر رہے ہیں آپ نے فرمایا میں تو دیکھتا ہوں موت اس سے جلد آنے والی ہے۔

۴۱۶۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ ایک گول مکان کے دروازے پر سے گزرے جو ایک انصاری کا تھا آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا گول بنگلہ جس کو فلاں شخص نے بنایا ہے۔ آپ نے فرمایا: جو مال ایسی چیزوں میں خرچ ہو وہ قیامت کے دن وبال ہوگا اس کے مالک پر یہ خبر اسی انصاری کو پہنچی اس نے اس کو گرا دیا پھر آنحضرتؐ ادھر سے گزرے تو اس گول بنگلے کو نہیں دیکھا اسکا حال پوچھا لوگوں نے عرض کیا آپ نے جو فرمایا تھا اس کی خبر جب مکان کے مالک کو پہنچی تو اس نے اس کو گرا دیا۔ آپ نے فرمایا: اللہ اس پر رحم کرے اللہ اس پر رحم کرے۔

۴۱۶۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے اپنے آپ کو دیکھا جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتے تھے میں نے ایک کوٹھری بنالی

فقيل يا ابا عبد الله و ائمن تقع الثمرة من الرجل فقال : لقد وجدنا فخذها حين فقدنا ها و اتينا البحر فاذا نحن بحوت قد قذفت البحر فاكلنا منه ثمانية عشر يوما

۱۳ : باب في البناء والخراب

۴۱۶۰: حدثنا أبو كريب ثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي السفر عن عبد الله ابن عمر قال مر علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نعالج خضالنا فقال (ما هذا) فقلنا خض لنا وهي نحن نصلحها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم (ما أرى الأمر إلا أعجل من ذلك).

۴۱۶۱: حدثنا العباس بن عثمان الدمشقي ثنا الوليد بن مسلم ثنا عيسى بن عبد الأعلى بن ابي فروة حدثني اسحق بن ابي طلحة عن انس قال مر رسول الله ﷺ بقبة علي باب رجل من الأنصار فقال (ما هذه) قالوا: قبة بناها فلان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (كل مال يكون هكذا فهو وبال على صاحبه يوم القيمة) فبلغ الأنصاري ذلك فوضعها فمر النبي صلى الله عليه وسلم بغيره فلم يرها فسال عنها فأخبر أنه وضعها لما بلغه عنك فقال (يرحمه الله) يرحمه الله.

۴۱۶۲: حدثنا محمد بن يحيى ثنا أبو نعيم ثنا اسحق بن سعيد بن عمرو بن سعيد ابن العاص عن ابيه سعيد عن ابن عمر قال لقد رأيتني مع رسول الله ﷺ بنيت

بَيْتًا يُكْتَنِي مِنَ الْمَطَرِ وَيُكْتَنِي مِنَ الشَّمْسِ مَا اعَانَنِي عَلَيْهِ خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى.

۳۱۶۳: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى ثَنَا شَرِيكَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ قَالَ اتَيْنَا خَبَابًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعُوذُ فَقَالَ لَقَدْ طَاطَ سَقَمِي وَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: (لَا تَضْمَنُوا الْمَوْتَ) لَتَمَنَيْتُهُ وَقَالَ (إِنَّ الْعَبْدَ لِيُوجِرُ فِي نَفَقَتِهِ كُلِّهَا إِلَّا فِي الشَّرَابِ) أَوْ قَالَ (فِي الْبِنَاءِ).

تھی جو بارش اور دھوپ سے مجھ کو بچاتی اور اس کے بنانے میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق نے میری مدد نہیں کی تھی۔

۳۱۶۳: حارثہ بن مضرب سے روایت ہے ہم خباب کی عیادت کو گئے انہوں نے کہا میری بیماری لمبی ہو گئی اور اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا آپ فرماتے تھے کہ موت کی آرزو مت کرو تو میں موت کی آرزو کرتا اور آپ نے فرمایا: بندے کو ہر ایک خرچ کرنے میں ثواب ملتا ہے مگر مٹی میں خرچنے کا یا یوں فرمایا کہ عمارت میں خرچنے کا ثواب نہیں ملتا۔

۱۴: بَابُ التَّوَكُّلِ وَالْيَقِينِ

۳۱۶۴: حَدَّثَنَا حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ ابْنِ تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (لَوْ أَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ كَرَّرْتُكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوا خِمَاصًا وَ تَرُوحُ بِطَانًا).

دُپَابُ: تَوَكُّلِ وَأَوْرِيْقِيْنَ كَابِيَانِ

۳۱۶۴: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر تم جیسا چاہئے ویسا اللہ پر توکل کرو تو تم کو اس طرح سے روزی دے جیسے پرندوں کو دیتا ہے صبح کو وہ بھوکے اٹھتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے ہوئے آتے ہیں۔

۳۱۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَامٍ (ابْنِ شُرْحَبِيلِ أَبِي شُرْحَبِيلِ) عَنْ خَبَةَ وَسَوَاءِ ابْنِ خَالِدٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُعَالِجُ شَيْئًا فَأَعْنَاهُ عَلَيْهِ فَقَالَ (لَا تَيَاسَا مِنَ الرَّزْقِ مَا تَهَيَّرْتُمْ رُؤُسَكُمْ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ تَلْدُهُ أُمَّةٌ أَحْمَرُ لَيْسَ عَلَيْهِ قَشْرٌ ثُمَّ يَرْزُقُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ).

۳۱۶۵: جب اور سوا سے روایت ہے دونوں خالد کے بیٹے تھے کہ ہم آنحضرت کے پاس گئے آپ کچھ کام کر رہے تھے ہم نے اس کام میں آپ کی مدد کی آپ نے فرمایا تم دونوں روزی کی فکر نہ کرنا جب تک تمہارے سر ہلتے رہیں (زندہ رہو) اس لئے کہ ماں بچے کو سرخ جنتی ہے اس پر کھال نہیں ہوتی پھر اللہ تعالیٰ اس کو روزی دیتا ہے۔

۳۱۶۶: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّنَا أَبُو شُعَيْبٍ صَالِحُ بْنُ زُرَيْقٍ الْغَطَّارُ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ بْنِ زَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِنَّ مِنْ قَلْبِ بَنِي آدَمَ بِكُلِّ وَادٍ

۳۱۶۶: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدم کے دل میں بہت سی راہیں ہیں پھر جو شخص اپنے دل کو سب راہوں میں لگا دے تو اللہ تعالیٰ پرواہ نہ کرے گا اس کو

کسی راہ میں ہلاک کر دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے تو سب راہوں کی فکر اس کو چاتی رہے گی۔

۳۱۶۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے: تم میں سے کوئی نہ مرے مگر اس حال میں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے نیک گمان رکھتا ہو۔

۳۱۶۸: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: قوی مسلمان اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے ناتواں مسلمان سے ہر بھلائی میں تو حرص کر پھرا اگر تو مغلوب ہو جائے تو کہہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے اور جو اس نے چاہا وہ کیا اور ہرگز اگر نگرمت کر اگر شیطان کا دروازہ کھولتا ہے جب اس طور سے ہو کہ تقدیر پر بے اعتمادی نکلے اور انسان کو یہ عقیدہ ہو کہ یہ ہمارے فلاں کام کرنے سے یہ آفت آئی۔

پایہ: حکمت کا بیان

۳۱۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حکمت کا کلمہ گویا مسلمان کی گم شدہ چیز ہے جہاں اس کو پائے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

۳۱۷۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ بہت سے لوگ ان میں ناشکری کر رہے ہیں۔ ایک تو تندرستی اور دوسرے فراغت (بے فکری)۔

۳۱۷۱: حضرت ابو یوب سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو کوئی بات فرمائیے لیکن مختصر۔ آپ نے فرمایا: جب تو نماز میں کھڑا ہو تو ایسی نماز پڑھ گویا تو

شُعْبَةٌ فَمَنْ اتَّبَعَ قَلْبُهُ الشَّعْبَ كُلَّهَا يَبَالِ اللَّهُ بِأَيِّ وَاذِ أَهْلِكَ وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ كَفَاهُ التَّشْعُبَ.

۳۱۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ ثنا أَبُو مُغَاوِرَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (لَا يَمُوتُنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ).

۳۱۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلِّ خَيْرٍ اِخْرَاصٌ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَلَا تَعْجِزُ فَإِنَّ عَلَيْكَ أَمْرًا فَقُلْ قَدَرُ اللَّهِ وَمَا شَاءَ فَعَلْ وَإِيَّاكَ وَاللَّوْ فَإِنَّ اللَّوْ تَفْتَحُ عَمَلِ الشَّيْطَانِ).

۱۵: بَابُ الْحِكْمَةِ

۳۱۶۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَمِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ حَيْثُمَا وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا).

۳۱۷۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ ثنا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نِعْمَتَانِ مَغْبُورُونَ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ.

۳۱۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ ثنا الْفَضِيلُ بْنُ سَلِيمَانَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عُثَيْمٍ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلَّمْنِي وَ

اب اس دنیا سے رخصت ہونے والا ہے اور ایسی بات منہ سے مت نکال جس سے آئندہ غدر کرنا پڑے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوس ہو جا۔

۳۱۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بیٹھ کر حکمت کی بات سنے پھر لوگوں سے وہی بات بیان کرے جو اس نے بری بات سنی ہے اپنے ساتھی سے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص چرواہے کے پاس آیا اور اس سے کہا اے چرواہے مجھ کو ایک بکری ذبح کرنے کے لئے دے۔ وہ بولا جا اور گلہ میں سے (جو بھی بکری تجھے) اچھی معلوم ہو اس کا کان پکڑ کر لے جا۔ پھر وہ گیا اور کتے کا کان پکڑ کر لے چلا۔

پاب: تواضع کا بیان اور کبر کے چھوڑ

دینے کا بیان

۳۱۷۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر غرور ہو اور وہ شخص دوزخ میں نہ جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو۔

۳۱۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے تکبر میری چادر ہے اور بڑائی میرا زار پھر جو کوئی ان دونوں میں سے کسی کے لئے مجھ سے جھگڑے

أَوْ جَزَّ قَالَ (إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَضَلِّ صَلَاةَ مُؤَدِّعٍ وَلَا تَكَلِّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ وَاجْمَعْ أَلْيَاسَ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ).

۳۱۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو نَكْرَبُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مِثْلُ الَّذِي يَجْلِسُ يَسْمَعُ الْحِكْمَةَ ثُمَّ لَا يُحَدِّثُ عَنْ صَاحِبِهِ إِلَّا بَشْرًا مَا يَسْمَعُ كَمِثْلِ رَجُلٍ أَتَى رَاعِيًا فَقَالَ يَا رَاعِي أَخْزَرْتَنِي شَاةً مِنْ غَنَمِكَ قَالَ أَذْهَبُ فَخُذْ بِأُذُنِ خَيْرِهَا فَذْهَبَ فَأَخَذَ بِأُذُنِ كَلْبِ الْغَنَمِ).

قال أبو الحسن بن سلمة ثنا إسماعيل بن إبراهيم ثنا موسى ثنا حماد فذكر نحوه وقال فيه (بأذن خيرها شاة).

۱۶: بَابُ الْبَرَاءَةِ مِنَ الْكِبْرِ

وَالْتَوَاضِعِ

۳۱۷۳: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونِ الرَّقْبِيُّ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمَةَ جَمِيعًا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبَرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ).

۳۱۷۴: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ مَسْلُومٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ الْكِبْرِيَاءُ رِذَائِي وَالْعِظْمَةُ إِزَارِي مَنْ نَارَ عَيْنِي وَاجِدَا مِنْهُمَا الْقَيْئَةَ

فی جہنم)۔

میں اس کو جہنم میں ڈالوں گا۔

۳۱۷۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَ هَارُونَ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ عَيْنِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ الْكِبْرِيَاءُ رَذَائِي وَالْعِظْمَةُ إِزَارِي فَمَنْ نَزَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا الْقَيْتُهُ فِي النَّارِ)۔

۳۱۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۱۷۶: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثنا ابن وهب أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْخَارِثِ أَنَّ ذُرَّاجًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ (مَنْ يَتَوَضَّعُ لِلَّهِ سُبْحَانَهُ دَرَجَةٌ يَرْفَعُهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً وَ مَنْ يَتَكَبَّرُ عَلَى اللَّهِ دَرَجَةٌ يَضَعُهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً حَتَّى يَجْعَلَهُ فِي أَسْفَلِ السَّافِلِينَ)۔

۳۱۷۶: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: جو شخص اللہ عزوجل کی رضامندی کے واسطے ایک درجہ کا تواضع کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک درجہ تکبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ گھٹا دے گا یہاں تک کہ اسفل السافلین (سب سے نچلا درجہ) میں اس کو رکھے گا۔

۳۱۷۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثنا عَبْدُ الضَّمَدِ وَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَا ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنْ كَانَتْ الْأُمَّةُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا يَسْرِعُ يَدُهُ مِنْ يَدِهَا حَتَّى يَذْهَبَ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي حَاجَتِهَا ۔

۳۱۷۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مدینہ کیا ایک لونڈی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑتی پھر آپ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں سے نہ نکالتے یہاں تک کہ وہ آپ کو لے جاتی جہاں چاہتی اپنے کام کے لئے۔

۳۱۷۸: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زَيْدٍ ثنا جَرِيرٌ عَنْ مُسْلِمِ الْأَعْوَرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ الْمَرِيضَ وَيُسَبِّحُ الْجَنَازَةَ وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ وَالتَّضْيِيرَ عَلَى جَمَارٍ وَنَوْمَ خَيْرِ عَلَى جَمَارٍ مَخْطُومٍ بِرَسَنِ مِنْ لَيْفٍ وَتَحْتَهُ إِكَاثٌ مِنْ لَيْفٍ)۔

۳۱۷۸: انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ بیمار کی عیادت کرتے جنازے کے ساتھ جاتے غلام اگر دعوت دیتا تو بھی قبول کرتے گدھے پر سوار ہوتے اور جس دن بنی قریظہ اور بنی نضیر کا واقعہ ہوا اس دن آپ ایک گدھے پر سوار تھے اس کی رشتی خرما کی چھال کی تھی آپ کے نیچے ایک زین تھا خرما کا پوست کا جو گدھے پر رکھا تھا یہ سب امور آپ کی تواضع اور انکسار پر دلالت کرتے ہیں۔

۳۱۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ثنا أَبِي عَنْ مَطَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَطْرِيفٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ

۳۱۷۹: حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ سنایا تو

فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ کو وحی بھیجی کہ تواضع کرو یہاں تک کہ کوئی مسلمان دوسرے پر فخر نہ کرے۔

پالپ : شرم کا بیان

۴۱۸۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرم تھی جو پردے میں رہتی ہے اور آپ جب کسی چیز کو برا جانتے تو آپ کے مبارک چہرے میں اس کا اثر معلوم ہوتا۔

۴۱۸۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دین والوں میں ایک خصلت ہوتی ہے اور اسلام کی خصلت حیا ہے۔

۴۱۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

۴۱۸۳: ابوسعود انصاری اور عقبہ بن عمرو سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے پاس جو اگلے پیغمبروں کے کلام میں سے رہ گیا ہے وہ یہ ہے جب تو شرم نہ کرے تو جی چاہے وہ کر۔

۴۱۸۴: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیا ایمان میں داخل ہے اور فحش گوئی جفا ہے اور جفا دوزخ میں جائے گی۔

۴۱۸۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز میں فحش ہو وہ اس کو عیب

جفا عن النبی ﷺ انه خطبہم فقال (ان الله عز وجل اوحى الى ان تواضعوا حتى لا يفخر احد على احد).

۱۷: بَابُ الْحَيَاءِ

۴۱۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ مَوْلَى لَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنْ عَذْرَاءٍ فِي جَدْرِهَا وَ كَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا دُبِّيَ ذَالِكُ فِي وَجْهِهِ.

۴۱۸۱: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيُّ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا وَ خُلُقَ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ).

۴۱۸۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ ثَنَا ضَالِحُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا وَ إِنَّ خُلُقَ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ).

۴۱۸۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زَافِعٍ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عُمَرَ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلِمِ النَّبِيِّ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَجِبْ قَاضِعٌ مَا شِئْتَ).

۴۱۸۴: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَ الْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَ الْبَدَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَ الْجَفَاءُ فِي النَّارِ).

۴۱۸۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَبَانَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ

دار کر دے گا تو انسان ضرور فحش سے عیب دار ہو جائے گا اور حیا جس چیز میں آجائے وہ اس کو عمدہ کر دے گی۔

پایہ: حلم اور بردباری کا بیان

۳۱۸۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنا غصہ روک لے اور وہ طاقت رکھتا ہو اس کو استعمال کرنے کی تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اس کو اختیار دے گا جس حور کو چاہے وہ پسند کر لے۔

۳۱۸۷: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا: عبدالقیس کے قاصد آن پہنچے اور کوئی اس وقت دکھائی نہیں دیتا تھا خیر ہم اسی حال میں تھے کہ اتنے میں عبدالقیس کے قاصد آن پہنچے اور اترے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے لیکن ان میں ایک شخص تھا اشج عصری (سر پٹھا ہوا)۔ اس شخص کا نام منذر بن عائد تھا وہ سب کے بعد آیا اور ایک مقام میں اترا اور اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور اپنے کپڑے ایک طرف رکھے پھر آنحضرت کے پاس آیا بڑے اطمینان اور سہولت سے۔ آنحضرت نے فرمایا: اے اشج تجھ میں دو خصلتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے ایک تو حلم دوسرے تو دود (یعنی وقار اور تمکین سہولت) اشج نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ صفتیں مجھ میں خلقی ہیں یا نبی پیدا ہوئی ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں خلقی ہیں۔

۳۱۸۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عصری سے فرمایا: تجھ میں دو خصلتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ دوست

(مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ وَلَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ).

۱۸: بَابُ الْحِلْمِ

۳۱۸۶: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مُرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (مَنْ كَفَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُحِيرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ).

۳۱۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ دِينَارِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عُمَارَةَ الْعُبَيْدِيِّ ثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اتَّكُمُ وَفُؤُدُ عَبْدِ الْقَيْسِ) وَمَا يَرَى اخْتِذَا قَبِينَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذَا جَاءَ وَافْتَزَلُوا فَاتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَقِيَ الْأَشْجُ الْعَصْرِيُّ فَجَاءَ بَعْدَ فَتَزَلَ مَنْزِلًا فَأَسَاحَ رَأِحَتَهُ وَوَضَعَ يَدَيْهِ جَانِبًا ثُمَّ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَا أَشْجُ إِنْ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُجِبُهُمَا اللَّهُ الْحِلْمَ وَالتَّوَدُّةَ).

قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَشَيْءٌ جُبِلْتُ عَلَيْهِ أَمْ شَيْءٌ حَدَثَ لِي؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (بَلْ شَيْءٌ جُبِلْتُ عَلَيْهِ).

۳۱۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا أَبُو جَمَهْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْأَشْجِ الْعَصْرِيِّ (إِنْ فِيكَ

غَضَلْتَيْنِ يُجِئُهُمَا اللَّهُ الْحِلْمَ وَالْحَيَاءَ).

رکھتا ہے حلم اور حیا۔

۴۱۸۹: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمٍ ثَنَا بَشْرُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَا مِنْ جُرْعَةٍ أَعْظَمُ أَجْرًا عِنْدَ اللَّهِ مِنْ جُرْعَةٍ غَيْظٍ كَظَمَهَا عَبْدٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ).

۴۱۸۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی گھونٹ پینے کا ثواب اللہ تعالیٰ کے پاس اتنا نہیں ہے جتنا غصہ کا گھونٹ پینے کا اللہ کی رضامندی کے لئے۔

۱۹: بَابُ الْحُزْنِ وَالْبُكَاءِ

بَابُ: غَمٍّ أَوْ رُؤْيٍ كَابِيَانِ

۴۱۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُرَوقِ الْعَجَلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَ أَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ إِنَّ السَّمَاءَ أَطْتُ وَ حَقَّ لَهَا أَنْ تَنْطِقَ مَا فِيهَا مَوْضِعَ أَرْبَعِ أَصَابِعِ الْأَوَّلِ مَلِكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلَّهِ وَاللَّهُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمَ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَ مَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ وَ لَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعْدَاتِ تَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ) وَاللَّهُ لَوِ دِدْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ.

۴۱۹۰: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں وہ باتیں دیکھتا ہوں جن کو تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں جن کو تم نہیں سنتے آسمان چرچہ کر رہا ہے اور کیونکر چرچہ نہ کرے گا اس میں چار انگلیوں کی جگہ بھی باقی نہیں ہے جہاں ایک فرشتہ اپنی پیشانی رکھے ہوئے اللہ تعالیٰ کو سجدہ نہ کر رہا ہو قسم خدا کی اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے اور تم کو پچھونوں پر اپنی عورتوں کے ساتھ مزہ نہ آتا اور تم جنگلوں کو نکل جاتے اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہوئے قسم خدا کی مجھے تو آرزو ہے کاش میں ایک درخت ہوتا جس کو لوگ کاٹ ڈالتے۔

۴۱۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا).

۴۱۹۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم جانتے وہ باتیں جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور بہت روتے۔

۴۱۹۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي قَدَيْكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ الرَّمَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ عَامِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ إِسْلَامِهِمْ وَ بَيْنَ أَنْ نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ يُعَاتِبُهُمُ اللَّهُ بِهَا إِلَّا أَرْبَعُ سِنِينَ: ﴿ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا

۴۱۹۲: عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے ان کے باپ نے ان سے بیان کیا کہ ان کے اسلام میں اور اس آیت کے اترنے میں جس میں اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب کیا صرف چار برس کا فاصلہ تھا: ﴿ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ

الْكِتَابِ مِنْ قَبْلِ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿١٦﴾ [الحديد: ١٦].

۳۱۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَلْفٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُكْثِرُوا وَالضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ.

۳۱۹۴: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اقْرَأْ عَلَيَّ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِسُورَةِ النَّسَاءِ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ [النساء: ۴۱] فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ.

۳۱۹۵: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا أَبُو زَجَاءٍ الْخُرَّاسَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَجَلَسَ عَلَيَّ شَفِيرُ الْقَبْرِ فَبَكَى حَتَّى بَلَ الثَّرَى ثُمَّ قَلَا (يَا إِخْوَانِي لِيْمَثِلْ هَذَا فَاغْدُوا).

۳۱۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَشِيرٍ بْنُ ذَكْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا أَبُو زَيْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (ابْكُوا فَإِنَّ لَمْ تَبْكُوا قَتَبَاكُمْ).

۳۱۹۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ وَابْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَا ثَنَا ابْنُ أَبِي فُذَيْكٍ حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الزُّرْقِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ

عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿١٦﴾.

۳۱۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت مت ہسو۔ اس لئے کہ بہت ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔

۳۱۹۴: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ آنحضرت نے مجھ سے فرمایا: مجھ کو قرآن سنا۔ میں نے آپ کو سورہ نساء سنائی جب میں اس آیت پر پہنچا: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر ایک امت پر گواہ کر کے لائیں گے اور تجھ کو ان لوگوں پر گواہ کر کے لائیں گے تو میں نے آپ کو دیکھا آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۳۱۹۵: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جنازے میں آپ قبر کے کنارے بیٹھ کر رونے لگے یہاں تک کہ مٹی گیلی ہو گئی آپ کے آنسوؤں سے پھر آپ نے فرمایا: اے بھائیو اس کے لئے تیاری کرو۔

۳۱۹۶: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روؤ اگر رونانہ آئے تو رونے کی صورت بناؤ۔ آخرت کی یاد کر کے۔

۳۱۹۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان بندے کی آنکھ سے آنسو نکلیں اگرچہ مکھی کے سر

مُسْعُودٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوعٌ وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الدُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ثُمَّ تُصِيبُ شَيْئًا مِنْ خَيْرٍ وَجْهَهُ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ).

۲۰: بَابُ التَّوَقُّيِ عَلَى الْعَمَلِ

۳۱۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْمُورٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ غَابِثَةَ قَالَتْ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: ﴿وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَاءً آتَاوَا قُلُوبَهُمْ وَجَلَّةٌ﴾ [المؤمنون: ۶۰] أَهْوَى الَّذِي يَزْنِي وَيَسْرِقُ وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ قَالَ (لَا يَأْبَتْ أَبِي بَكْرٍ) أَوْ يَأْبَتْ الصَّادِقُ! وَلَكِنَّهُ الرَّجُلُ يَصُومُ وَيَتَصَدَّقُ وَيُصَلِّي وَيُؤْتِي الْيَتَامَى لَا يُتَقَبَلُ مِنْهُ).

۳۱۹۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُمَرَ الدَّمَشْقِيُّ تَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (إِنَّمَا الْأَعْمَالُ كَالْمَاءِ إِذَا طَابَ أَغْلَاهُ وَإِذَا فَتَدَ اسْفَلَهُ فَتَدَ أَغْلَاهُ).

۳۲۰۰: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ الْجَمِيِّ تَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ زُرْقَاءَ بِنْتِ عُمَرَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ ذَكْوَانَ أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنْ الْعَبْدُ إِذَا صَلَّى فِي الْعَلَانِيَةِ فَأَحْسَنَ وَصَلَّى فِي الْبَيْتِ فَأَحْسَنَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا عَبْدِي حَقًّا).

۳۲۰۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَامِرِ بْنِ زُرَّارَةَ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَا: تَنَا شَرِيكُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

کے برابر ہوں اللہ کے ڈر سے پھر وہ ہمیں اس کے منہ پر تو اللہ تعالیٰ اس (کے جسم) کو حرام کر دے گا دوزخ پر۔

بَابُ: عَمَلِ كَيْفِ قَبُولِ نَهَى كَيْفِ رَكْعَتَا

۳۱۹۸: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ﴿الَّذِينَ يُؤْتُونَ مَاءً آتَاوَاهُمْ وَقُلُوبُهُمْ وَجَلَّةٌ﴾ سے کیا وہ لوگ مراد ہیں جو زنا کرتے ہیں اور چوری اور شراب پیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں اے ابوبکر کی بیٹی اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو روزہ رکھتے ہیں صدقہ دیتے ہیں نماز پڑھتے ہیں اور پھر ڈرتے رہتے ہیں شاید ہمارے اعمال قبول نہ ہوں۔

۳۱۹۹: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: اعمال صالح کی مثال برتن کی سی ہے جب برتن میں نیچے اچھا ہوگا تو اوپر بھی اچھا ہوگا اور جو نیچے خراب ہوگا تو اس کے اوپر بھی خراب ہوگا۔

۳۲۰۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی جب لوگوں کے سامنے نماز اچھی طرح سے ادا کرے اور تنہائی میں بھی اچھی طرح سے ادا کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرا بندہ سچا ہے۔

۳۲۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میانہ روی اختیار کرو اور صحیح راستہ مضبوط تھا اس لئے کہ کوئی تم میں سے ایسا نہیں جس کا

(قَارِبُوا وَسِدُّوْا فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِمُنْجِيهِ عَمَلُهُ) قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ (وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ)

عمل اس کو نجات دے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کو بھی آپ کا عمل نجات نہیں دے گا آپ نے فرمایا: مجھ کو بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم کرے۔

۲۱: بَابُ الرِّيَاءِ وَالسَّمْعَةِ

پاپ: ریا اور شہرت کا بیان

۳۲۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثنا عَبْدُ الْغَزِيْرِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ فَمَنْ عَمِلَ لِيْ عَمَلًا أَشْرَاكَ فِيهِ غَيْرِيْ فَأَنَا مِنْهُ بَرِيٌّ وَهُوَ لِلذِّيْ أَشْرَكَ.

۳۲۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جل جلالہ فرماتا ہے میں تمام شریکوں میں سے زیادہ بے پرواہ ہوں شرک سے پھر جو کوئی ایسا عمل کرے جس میں کسی اور کو شریک کرے تو میں اس عمل سے بیزار ہوں کبھی اس کو قبول نہ کروں گا۔ وہ اسی کے لئے ہے جس کو شریک کیا۔

۳۲۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ هَارُونَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَمَّالُ وَ اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِيْ أَبِي عَنْ زِيَادِ بْنِ مِينَاءِ ابْنِ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِيْ أَبِي عَنْ زِيَادِ بْنِ مِينَاءِ عَنْ أَبِي سَعْدِ بْنِ أَبِي فُضَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَ كَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ نَادَى مُنَادٌ مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ اللَّهُ فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ.

۳۲۰۳: حضرت ابو سعید بن فضالہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ انگوں اور پچھلوں کو قیامت کے دن اکٹھا کرے گا یعنی اس دن جس کے ہونے میں کچھ شک نہیں تو پکارنے والا پکارے گا جس نے کسی عمل میں خدا تعالیٰ کے ساتھ اور کسی کو شریک کیا تو وہ اس کے ثواب بھی اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے شخص سے مانگے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تمام شریکوں کی شرکت سے بے پرواہ ہے۔

۳۲۰۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ نَحْنُ نَتَذَكَّرُ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ فَقَالَ (أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخَوْفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ؟) قَالَ قُلْنَا بَلَى فَقَالَ (الشِّرْكَ الخَفِيُّ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ يُصَلِّيْ فَيُرِيْنُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَظْرِ رَجُلٍ).

۳۲۰۴: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے ہم دجال کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: میں تم کو وہ بات نہ بتلاؤں جس کا ڈر دجال سے زیادہ ہے تم پر میرے نزدیک۔ ہم نے عرض کیا بتلائیے آپ نے فرمایا: پوشیدہ شرک اور وہ یہ ہے کہ آدمی کو دیکھ کر اپنی نماز کو زینت دے۔

۳۲۰۵ : حضرت شداد بن اوس سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ
مجھ کو اپنی امت پر جس کا ڈر ہے وہ شرک کا ہے میں یہ
نہیں کہتا کہ وہ سورج یا چاند یا بت کو پوجیں گے لیکن عمل
کریں گے غیر کے لئے اور دوسری چیز کا ڈر ہے وہ
شہوت خفیہ ہے۔

۳۲۰۶ : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لوگوں
کو سنانے کے لئے نیک کام کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس
کی رسوائی قیامت کے دن لوگوں کو سنا دے گا اور جو
کوئی ریا کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کی ذلت لوگوں کو
دکھلا دے گا۔

۳۲۰۷ : حضرت جنذب سے بھی ایسی ہی روایت
ہے۔

باب : حسد کا بیان

۳۲۰۸ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد
جائز نہیں مگر دو شخصوں سے ایک تو اس شخص سے جس کو
اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے وہ اس کو نیک کاموں میں خرچ
کرتا ہے دوسرے اس شخص سے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم
دیا ہے وہ اس پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو بھی سکھاتا
ہے۔

۳۲۰۹ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد نہیں کرنا

۳۲۰۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ قَنَا زَوَادُ ابْنِ
الْجِرَاحِ عَنْ غَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ
عَنْ عَبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ (إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخْوَفَ عَلَيَّ أُمَّتِي الْأَشْرَاكُ
بِاللَّهِ أَمَا إِنِّي لَسْتُ أَقُولُ يَغْبُدُونَ شُمْسًا وَلَا وَثْنَا وَلَكِنْ
أَعْمَالًا لِغَيْرِ اللَّهِ وَشَهْوَةً خَفِيَّةً).

۳۲۰۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو كُرَيْبٌ قَالَا
ثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا عَيْسَى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةِ الْفَوْفِي عَنْ أَبِي سَعِيدِ
الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ يُسْمِعُ يُسْمِعِ اللَّهُ بِهِ
وَمَنْ يُرَاءِ اللَّهَ بِهِ).

۳۲۰۷ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ
الْوَهَّابِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ يُرَاءِ اللَّهَ بِهِ وَ مَنْ يُسْمِعُ
يُسْمِعِ اللَّهُ بِهِ).

۲۲ : بَابُ الْحَسَدِ

۳۲۰۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَنَا أَبِي وَ
مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَا ثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ
بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ (لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا
فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلْكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً
فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَ يُعَلِّمُهَا).

۳۲۰۹ : حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَكِيمٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
يَزِيدٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

چاہئے مگر وہ شخصوں سے ایک تو وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے حافظ بنایا وہ اس کو پڑھتا ہے دن رات۔ دوسرے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے وہ اس کو خرچ کرتا ہے رات اور دن۔

۴۲۱۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد نیکوں کو کھا لیتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے اور صدقہ گناہوں کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور نماز نور ہے مومن کا اور روزہ ڈھال ہے دوزخ سے۔

بَابُ: بَغَاوَاتٍ أَوْ سَرَكَشِيٍّ كَابِيَانٍ

۴۲۱۱: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جس سے آخرت کے عذاب کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے تیار کر رکھا ہے دنیا میں بھی عذاب دینا لائق ہو سوائے بغاوت اور رشتہ داری قطع کرنے کے۔

۴۲۱۲: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے جلدی جس چیز کا ثواب پہنچتا ہے وہ نیکی کرنا ہے اور رشتہ داری نبھانا اور سب سے جلدی جن کا عذاب آتا ہے وہ بغاوت ہے اور رشتہ داری قطع کرنا۔

۴۲۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کو یہی برائی کے لئے کافی ہے اس کی تباہی کے لئے اپنے بھائی مسلمان کو حقیر جانے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَ آتَاءَ النَّهَارِ).

۴۲۱۰: حَدَّثَنَا هَرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَالُ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي قَدَيْبٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ أَبِي عِيْسَى الْحَنْطَاطِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (الْحَسَدُ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ وَ الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَ الصَّلَاةُ نُورُ الْمُؤْمِنِ وَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ).

۲۳: بَابُ الْبَغْيِ

۴۲۱۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَ ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ عِيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللَّهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَ قَطِيعَةِ الرَّحِمِ).

۴۲۱۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (أَسْرَعُ الْخَيْرِ ثَوَابًا الْبِرُّ وَصِلَةُ الرَّحِمِ وَ أَسْرَعُ الشَّرِّ عُقُوبَةُ الْبَغْيِ وَ قَطِيعَةُ الرَّحِمِ).

۴۲۱۳: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ حَسْبُ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ.

۴۲۱۳: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ
أَبَانًا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ
سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا وَلَا يَتَّبِعِي
بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ.

۴۲۱۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ
تعالیٰ نے مجھ کو وحی بھیجی کہ آپس میں ایک دوسرے سے
تواضع کرو اور کوئی دوسرے پر (ظلم) اور سرکشی نہ
کرنے۔

۲۴: بَابُ الْوَرَعِ وَالتَّقْوَى

۴۲۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ
ثَنَا أَبُو عَقِيلٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ ابْنُ يَزِيدَ وَ
عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةِ السُّدِيِّ وَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ
مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ خَدْرًا لِمَا بِهِ الْبَأْسُ.

پاب: تقویٰ اور پرہیزگاری کا بیان

۴۲۱۵: عطیہ سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ
صحابی تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
آدمی پرہیزگاری کے درجہ کو نہیں پہنچتا۔ یہاں تک کہ
جس کام میں برائی نہ ہو اس کو چھوڑ دے اس کام کے
ڈر سے جس میں برائی ہو۔

۴۲۱۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ ثَنَا زَيْدُ
بْنُ وَاقِدٍ ثَنَا مُعَيْبُ بْنُ سُمَيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ كُلُّ مَخْمُومٍ
الْكَلْبُ صُدُوقُ اللِّسَانِ قَالُوا صُدُوقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ فَمَا
مَخْمُومُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ التَّقِيُّ النُّقِيُّ لَا إثمَ فِيهِ وَلَا بَغْيَ وَ
لَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ.

۴۲۱۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کونسا آدمی
افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: صاف دل زبان کا سچا لوگوں
نے کہا زبان کے سچے کو تو ہم پہچانتے ہیں لیکن صاف دل
کون ہے؟ آپ نے فرمایا: پرہیزگار پاک صاف جس
کے دل میں نہ گناہ ہو نہ بغاوت نہ بغض نہ حسد۔

۴۲۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي
زَجَاءٍ عَنْ بُرَيْدِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَائِلَةَ بِنْتِ
الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَبَا
هُرَيْرَةَ كُنْ وَرِعًا تَكُنْ عَبْدَ النَّاسِ وَ كُنْ قَنِيعًا تَكُنْ أَشْكُرَ
النَّاسِ وَ أَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَ
أَحْسَنَ جَوَارَ مَنْ جَاوَزَكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَ أَقْلَ الضَّحِكِ
فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ.

۴۲۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! تو
پرہیزگاری کر سب سے زیادہ عابد تو ہوگا اور تو قناعت کر
سب سے زیادہ شاکر تو ہوگا اور تو لوگوں کے لئے وہی
چاہ جو اپنے لئے چاہتا ہے تو مومن ہوگا اور جو تیرا ہمسایہ
ہو اس سے نیک سلوک کر تو مسلمان ہوگا اور ہنسی کم کر اس
لئے کہ بہت ہنسا دل کو مار ڈالتا ہے۔

۴۲۱۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ رُمَيْحٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ وَهَبٍ عَنْ الْمَاضِي بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ

۴۲۱۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تدبیر کے برابر

کوئی عقل مندی نہیں اور کوئی پرہیزگاری اس کے مثل نہیں ہے کہ آدمی حرام سے باز رہے اور کوئی حسب اس کے برابر نہیں ہے کہ آدمی کے اخلاق اچھے ہوں۔

۴۲۱۹: حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسب مال ہے اور کرم تقویٰ۔

۴۲۲۰: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے آنحضرت نے فرمایا میں ایک کلمہ یا ایک آیت جانتا ہوں اگر سب آدمی اسی پر عمل کریں تو وہ کافی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون سی آیت ہے؟ آپ نے فرمایا: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾ یعنی جو کوئی اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے ایک راہ نکال دیگا گزر اوقات کی اور اس کی فکر دور کر دیگا۔

پاب: لوگوں کی تعریف کرنا

۴۲۲۱: حضرت ابو زہیر ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا بناوہ یا بناوہ جو ایک مقام ہے طائف کے قریب آپ نے فرمایا: قریب ہے کہ تم جنت والوں کو دوزخ والوں سے تمیز کر لو گے۔ لوگوں نے عرض کیا یہ کیونکر ہوگا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا: تعریف کرنے سے اور برائی کرنے سے۔

۴۲۲۲: کلثوم خزاعی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے کیسے پتہ چلے گا میں نے فلاں کام نیک کام کیا اور جب برا کام کیا تو آپ نے فرمایا: جب تیرے پڑوسی

عن القاسم بن محمد عن ابی اذریس الحولانی عن ابی ذر قال قال رسول اللہ ﷺ لا عقل كالتذبير ولا وزع كالکف ولا حسب كحسب الخلق.

۴۲۱۹: حدثنا محمد بن خلف العسقلانی ثنا یونس بن محمد ثنا سلام بن ابی مطیع عن فتادة عن الحسن بن سمرة بن جندب قال قال رسول اللہ ﷺ الحسب المال والکرم التقوی.

۴۲۲۰: حدثنا هشام بن عمار و عثمان بن ابی شیبة قال ثنا المغتمر ابن سلیمان عن کهمس بن الحسن بن ابی السلیل ضویب بن نفیر عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی لأعرف کلمة و قال عثمان آية لو أخذ الناس کلهم بها لکفتهم قالوا یا رسول اللہ آية آية قال و من يتق الله یجعل له مخرجا.

۲۵: باب الثناء الحسن

۴۲۲۱: حدثنا أبو بکر بن ابی شیبة ثنا یزید بن ہارون ثنا نافع ابن عمر الجمحی عن أمیة بن صفوان عن ابی زہیر الثقفی عن ابیہ قال خطبنا رسول اللہ ﷺ بالبناء أو البناء (قال والبناء من الطائف) فلا یؤسک ان تعرفوا أهل الجنة من أهل النار قالوا بئنا ذاک؟ یا رسول اللہ قال بالثناء الحسن والثناء الشیء انتم شهداء لله بعضکم علی بعض.

۴۲۲۲: حدثنا أبو بکر بن ابی شیبة ثنا ابو معاوية عن الاغمش عن جامع ابن شداد عن کلثوم الخزاعی قال اتی النبی ﷺ رجلاً فقال یا رسول اللہ کیف لی ان اغلیم اذا احسنت انی قد احسنت و اذا سأت انی قد

تجھ سے کہیں تو نے اچھا کیا تو تو نے اچھا کام کیا اور جب کہیں برا تو سمجھ لے کہ برا کام کیا۔

۴۲۲۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

أَسَأْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ جِيرَانُكَ قَدْ أَحْسَنْتَ فَقَدْ أَحْسَنْتَ وَإِذَا قَالُوا إِنَّكَ قَدْ آسَأْتُ فَقَدْ آسَأْتُ.

۴۲۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ابْنَانَا مَعْمَرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ وَإِذَا آسَأْتُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَمِعْتَ جِيرَانَكَ يَقُولُونَ أَنْ قَدْ أَحْسَنْتَ فَقَدْ أَحْسَنْتَ وَإِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُولُونَ قَدْ آسَأْتُ فَقَدْ آسَأْتُ.

۴۲۲۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت والا وہ شخص ہے جس کے کان بھر جائیں لوگوں کی تعریف اور ثناء سے سنتے سنتے اور دوزخ والا وہ شخص ہے جس کے کان بھر جائیں لوگوں کی ہجو اور برائی سے سنتے سنتے۔

۴۲۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَزَيْدُ بْنُ أَحْزَمٍ قَالَا ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ ثَنَا أَبُو هِلَالٍ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ أَبِي نَيْبٍ عَنْ أَبِي الْجَوْرَِاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ مَلَأَ اللَّهُ أُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ شَرًّا: وَهُوَ يَسْمَعُ.

۴۲۲۵: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا ایک آدمی خالص خدا تعالیٰ کیلئے کوئی کام کرتا ہے لیکن لوگ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اس کام کی وجہ سے۔ آپ نے فرمایا: یہ نقد خوشخبری ہے مومن کو۔

۴۲۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يَعْهَمُ الْعَمَلَ لِلَّهِ فَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ. قَالَ ذَلِكَ فَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ.

۴۲۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک عمل کرتا ہوں وہ مجھے اچھا لگتا ہے اس طرح سے کہ لوگ اس کو سن کر میری تعریف کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تجھ کو دو ہر اٹھاب ملے گا ایک تو پوشیدہ عمل کرنے کا اور دوسرا علانیہ عمل کرنے کا۔

۴۲۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سِنَانَ أَبُو سِنَانَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيُطْبَعُ عَلَيْهِ فَيُعْجِبُنِي قَالَ لَكَ أَجْرَانِ أَجْرُ السِّرِّ وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ.

پای: نیت کے بیان میں

۲۶: بَابُ النِّيَّةِ

۴۲۲۷: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ

۴۲۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ

ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ قَالَ أَنبَأَنَا
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ابِرْهَيْمِ التَّمِيمِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ
سَمِعَ عَلْقَمَةَ ابْنَ وَقَّاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ
يُخَطِّبُ النَّاسَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّمَا
الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَ لِكُلِّ أَمْرٍ مَانُورِي مَا نُوِي فَمَنْ كَانَتْ
هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَ إِلَى رَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَ رَسُولِهِ
وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ لِأَمْرٍ يَتَزَوَّجُهَا
فَهُجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.

لوگوں کو خطبہ بنا رہے تھے تو کہا کہ میں نے سنا جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہر
ایک عمل کا ثواب نیت سے ہوتا ہے اور ہر ایک آدمی کو
وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے سو جس آدمی نے اللہ و
رسول کے لئے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ و رسول
کے لئے ہوگی اور جس کی ہجرت دُنیا کمانے کی نیت سے
ہو یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی ہو اس کی ہجرت
انہی چیزوں کی طرف ہوگی۔

۴۲۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ تَنَا وَ كَيْعُ : تَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ
أَبِي كَيْسَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَثَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ
كَمَثَلِ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَ عَلِمَا فَهُوَ يَعْمَلُ
بِعِلْمِهِ فِي مَالِهِ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ عَلِمًا وَ لَمْ
يُؤْتِهِ مَالًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ هَذَا عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلُ
الَّذِي يَعْمَلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَهُمَا فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ وَ
رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَا لَمْ يُؤْتِهِ عَلِمًا فَهُوَ يَحْبِطُ فِي مَالِهِ يُنْفِقُهُ
فِي غَيْرِ حَقِّهِ وَ رَجُلٌ لَمْ يُؤْتِهِ اللَّهُ عَلِمًا وَ لَا مَالًا فَهُوَ
يَقُولُ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ هَذَا عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ الَّذِي يَعْمَلُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَهُمَا فِي الْوِزْرِ سَوَاءٌ.

۴۲۲۸: حضرت ابو کبشہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: اس امت کے لوگوں کی مثال چار شخصوں
کی طرح ہے ایک تو وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال
اور علم دیا وہ اپنے علم کے موافق عمل کرتا ہے اپنے مال
میں اور اس کو خرچ کرتا ہے اپنے حق میں دوسرے وہ
شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا لیکن مال نہیں دیا وہ
کہتا ہے اگر مجھ کو مال ملتا تو میں پہلے شخص کی طرح اس
پر عمل کرتا، آپ نے فرمایا: یہ دونوں شخص برابر ہیں
ثواب میں۔ تیسرے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال
دیا لیکن علم نہیں دیا وہ اپنے مال میں بے حد لغو
اخراجات کرتا ہے۔ چوتھے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ
نے علم دیا نہ مال لیکن وہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال
ہوتا تو میں تیسرے شخص کی طرح اس کو صرف کر
ڈالتا۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورِ الْمُرُوزِيِّ تَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرُ (مَعْمَرٌ) عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي
الْجَعْدِ عَنْ ابْنِ أَبِي كَيْسَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ سَمُرَةَ تَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ
مُقْضَلٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ابْنِ أَبِي
كَيْسَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۴۲۲۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۴۲۲۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا تَنَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کا حشر ان کی نیتوں پر ہوگا۔

۴۲۳۰: جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

پاپ: انسان کی آرزو اور عمر کا بیان

۴۲۳۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط مربع کھینچا اور اس مربع کے بیچ میں ایک اور خط کھینچا اور اس بیچ والے خط کے دونوں طرف بہت سے خط کھینچے اور ایک خط اس مربع کے باہر کھینچا پھر آپ نے فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ بیچ کا خط آدمی ہے اور یہ جو اس کے دونوں طرف خط ہیں یہ بیماریاں اور آفتیں ہیں جو ہمیشہ اس کو کاٹی اور ڈستی رہتی ہے چاروں اطراف سے اگر ایک آفت سے بچا تو دوسری آفت میں مبتلا ہوتا ہے اور یہ جو چار خط اس کو گھیرے ہوئے ہیں یہ اس کی عمر ہے اور جو خط اس مربع سے باہر نکل گیا وہ اس کی آرزو ہے۔

۴۲۳۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آدمی ہے اور یہ اس کی عمر ہے اپنی گردن کے پاس ہاتھ رکھا پھر اپنا ہاتھ آگے پھیلا یا اور فرمایا: یہاں تک اس کی آرزو بڑھی ہوئی ہے۔

۴۲۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

يزيد بن هارون عن شريك عن ليث عن طاوس عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ إنما تبع الناس علي نياتهم.

۴۲۳۰: حدثنا زهير بن محمد ثنا زكريا بن عبد بن شريك عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر قال قال رسول الله ﷺ ينحشر الناس علي نياتهم.

۲۷: باب الأمل والأجل

۴۲۳۱: حدثنا أبو بشر بكر بن خلف وأبو بكر بن خلاد الباهلي قالنا ثنا يحيى بن سعيد ثنا سفيان حدثني أبي عن أبي يعلى عن الربيع ابن خنيم عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه خط خطاً مربعاً وخطاً وسط الخط المربع وخطوطاً إلى جانب الخط الذي وسط الخط المربع وخطاً خارجاً من الخط المربع فقال أتدرون ما هذا.

قالوا الله ورسوله أعلم قال هذا الإنسان الخط الأوسط: وهذه الخطوط إلى جنبه الأعراض تنهشه أو تنهسه من كل مكان فإن أخطاه هذا أصابه هذا والخط المربع الأجل المحيط: والخط الخارج الأمل.

۴۲۳۲: حدثنا إسحاق ابن منصور ثنا النضر بن شميل أنانا حماد بن سلمة عن عبد الله بن أبي بكر قال سمعت أنس بن مالك يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذا أجله عند ففاه ووسط يده إمامة ثم قال وثم أملة.

۴۲۳۳: حدثنا أبو مروان محمد بن عثمان العثماني ثنا

بوڑھے کا دل جوان ہوتا ہے دو چیزوں کی محبت میں
ایک تو زندگی کی محبت میں دوسرے مال کی محبت میں۔

۳۲۳۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی بوڑھا
ہوتا جاتا ہے اور دو چیزیں اس میں جوان ہوتی جاتی
ہیں ایک تو مال کی حرص دوسرے عمر کی حرص۔

۳۲۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آدمی کے پاس
دو وادیاں بھر کر مال ہو پھر بھی اُس کا جی چاہے کہ
(کاش) ایک اور ہوتی۔ اُس کے نفس کو کوئی چیز بھرنے
والے سوائے مٹی کے۔

۳۲۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے
اکثر میں عمریں ساٹھ سے لے کر ستر تک ہوں گی اور ان میں
سے کم ہی ایسے لوگ ہوں گے جو ستر سے تجاوز کریں گے۔

پاب: نیک کام کو ہمیشہ کرنا

۳۲۳۷: حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے قسم اس کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
لے گیا (دنیا سے) آپ نے انتقال نہیں فرمایا یہاں
تک کہ آپ اکثر نماز بیٹھ کر ادا کرتے اور آپ کو بہت
پسند وہ عمل ہوتا جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔

۳۲۳۸: ام المؤمنین جناب عائشہ صدیقہ سے روایت
ہے کہ ایک عورت میرے پاس بیٹھی تھی اتنے میں آپ
تشریف لائے آپ نے پوچھا یہ کون عورت ہے؟ میں
نے عرض کیا فلائی عورت جو رات کو نہیں سوتی۔ آپ

عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ ابْنِ حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِهِ
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ
شَابَّ فِي حُبِّ ابْنَتَيْنِ فِي حُبِّ الْحَيَاةِ وَ كَثْرَةِ الْمَالِ.

۳۲۳۴: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذِ الضَّرِيرِ ثَنَا ابْنُ عَوَانَةَ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَ
يَسْبُ مِنْهُ ابْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَ الْحِرْصُ عَلَى
الْعُمْرِ.

۳۲۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
ابْنِ حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِهِ عَنْ ابْنِ
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَيْنِ
مِنْ مَالٍ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ مَعَهُمَا ثَابِتٌ وَ لَا يَمْلَأُ نَفْسَهُ إِلَّا
الْتِرَابَ وَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ.

۳۲۳۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ سَلْمَةَ
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ
السَّبْتَيْنِ إِلَى السَّبْعِينَ وَ أَقَلُّهُمُ مَنْ يَجُوزُ ذَالِكَ.

۲۸: بَابُ الْمَدَاوِمَةِ عَلَى الْعَمَلِ

۳۲۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ الْأَخْوَصِ
عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ سَلْمَةَ عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ وَ الَّذِي
ذَهَبَ بِنَفْسِي ﷺ مَا مَاتَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرَ صَلَاتِهِ وَ هُوَ
جَالِسٌ وَ كَانَ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَيْهِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ الَّذِي
يَذُومُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَ إِنْ كَانَ يَسِيرًا.

۳۲۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ
هَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِي
امْرَأَةٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ
هَذِهِ؟ قُلْتُ فَلَانَةٌ لَا تَنَامُ (تَذَكَّرُ مِنْ صَلَاتِهَا) فَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا قَالَتْ وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ الَّذِي يَذُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

نے فرمایا: چپ رہ کر ایسا عمل کرو جس کی طاقت رکھو صدقاً بنا بنے کی اور ہمیشہ کرنے کی کیونکہ قسم خدا کی اللہ تعالیٰ نہیں تھکے ثواب دینے سے تم ہی تھک جاؤ گے عمل کرنے سے۔ عائشہ نے کہا آپ کو عمل پسند تھا جس کو آدمی ہمیشہ کرے۔

۳۲۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا الْفَضْلُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ خَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ التَّمِيمِيِّ الْأَسَدِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَتَّى كَانَا زَايَا الْعَيْنِ فَقُمْتُ إِلَى أَهْلِي وَوَلَدِي أَفْضَحْتُ وَلَبِثْتُ قَالَ فَذَكَرْتُ الَّذِي كُنَّا فِيهِ فَخَرَجْتُ فَلَقَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ نَافَقْتُ نَافَقْتُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّا لَنَفَعَلَهُ: فَلَذَهَبَ خَنْظَلَةُ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا خَنْظَلَةَ لَوْ كُنْتُمْ كَمَا تَكُونُونَ عِنْدِي لَصَافَحْتَكُمْ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ (أَوْ عَلَى طُرُقِكُمْ) يَا خَنْظَلَةَ سَاعَةً وَسَاعَةً.

۳۲۳۹: حضرت حنظلہ کا تب التیمی الاسیدی سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے جنت اور دوزخ کا بیان گویا ہم ان دونوں کو دیکھنے لگے پھر میں اپنے گھر والوں اور بچوں کے پاس گیا اور ہنسا اور کھیلا بعد اس کے مجھے وہی خیال آیا جس میں میں پہلے تھا (یعنی جنت اور جہنم کا) میں نکلا اور ابو بکر صدیق سے ملا۔ میں نے کہا میں تو منافق ہو گیا منافق ہو گیا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں میرا دل اور طرح کا تھا اور اب اور طرح کا ہو گیا۔ ابو بکر صدیق نے کہا ہمارا بھی یہی حال ہے پھر حنظلہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: اے حنظلہ اگر تم اس حال پر رہو جیسے میرے پاس رہتے ہو تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں تمہارے پچھوتوں پر یا راستوں میں اے حنظلہ ایک ساعت ایسی ہے دوسری ویسی ہے۔

۳۲۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اتنا ہی عمل کرو جتنے کی طاقت تم میں ہے جو ہمیشہ ہو اگر چہ تھوڑا ہو۔

۳۲۴۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِمَشْقِيُّ ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: ثنا ابْنُ لَهَيْعَةَ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ حَيْرَ الْعَمَلِ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قُلَّ.

۳۲۴۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گزرے جو ایک پتھر کی چٹان پر نماز پڑھ رہا تھا پھر آپ مکہ کی طرف گئے اور تھوڑی دیر وہاں ٹھہرے جب لوٹ کر آئے تو دیکھا وہ شخص اسی حال پر نماز پڑھ رہا ہے آپ کھڑے ہوئے اور

۳۲۴۱: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زَائِعٍ: ثنا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ عَيْسَى ابْنِ جَارِيَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ يُصَلِّي عَلَى صَخْرَةٍ: فَاتَى نَاجِيَةً مَكَّةَ فَمَكَثَ مَبْلِيًّا: ثُمَّ انْصَرَفَ فَوَجَدَ الرَّجُلَ يُصَلِّي عَلَى حَالِهِ

دونوں ہاتھوں کو ملایا اور فرمایا: اے لوگو! تم لازم کر لو اپنے اوپر میانہ روی کو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتا جاتا ثواب دینے سے تم ہی اکتا جاتے ہو عمل کرنے سے۔

پایہ : گناہوں کا بیان

۴۲۴۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم سے مواخذہ ہوگا ان اعمال کا جو ہم نے جاہلیت کے زمانہ میں کئے۔ آپ نے فرمایا: جس نے اسلام کے زمانہ میں نیک کام کئے اس کو جاہلیت کے عملوں کا مواخذہ نہ ہوگا اور جس نے برا کیا اس سے اول اور آخر دونوں اعمال کا مواخذہ ہوگا۔

۴۲۴۳: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تو ان گناہوں سے بچی رہ جن کو حقیر جانتے ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کا بھی مواخذہ کرے گا۔

۴۲۴۴: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ دھبہ پڑ جاتا ہے پھر اگر توبہ کرے وہ آئندہ کیلئے اس سے باز آئے اور استغفار کرے تو اس کا دل چمک کر صاف ہو جاتا ہے یہ دھبہ داغ دور ہو جاتا ہے اور اگر زیادہ گناہ کرے تو یہ دھبہ بڑھتا بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ سارا دل کالا سیاہ ہو جاتا ہے اور ان سے یہی مراد ہے اس آیت میں ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ یعنی گناہ سے ڈرتے رہنا اور اس کی عادت ہو جانا۔

۴۲۴۵: حضرت ثوبان سے روایت ہے نبی نے فرمایا:

فَقَامَ فَجَمَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالنَّفْسِ ثَلَاثًا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُ حَتَّى تَمَلُّوا.

۲۹: بَابُ ذِكْرِ الذُّنُوبِ

۴۲۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا وَكَيْعٌ وَابْنُ أَبِي عَمْرِو بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّوَأَخِذْ بِمَا كُنَّا نَعْمَلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَخَذْ بِمَا كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ.

۴۲۴۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنِ بَاتِكٍ: قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ: يَقُولُ حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ الْعَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ: إِيَّاكَ وَمُحَقَّرَاتِ الْأَعْمَالِ فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللَّهِ طَالِبًا.

۴۲۴۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّجَلَانَ عَنْ الْقَعْقَاعِ ابْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةً سَوْدَاءَ فِي قَلْبِهِ فَإِنْ زَادَ زَادَتْ فَذَلِكَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ: ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾.

۴۲۴۵: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ الرَّمْلِيُّ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ

میں جانتا ہوں ان لوگوں کو جو قیامت کے دن تہامہ کے پہاڑوں کے برابر نیکیاں لے کر آئیں گے لیکن اللہ تعالیٰ ان کو اس غبار کی طرح کر دے گا جو اڑتا جاتا ہے۔ ثوبان نے عرض کیا یا رسول اللہ ان لوگوں کا حال ہم سے بیان کر دیجئے اور کھول کر بیان فرمائیے تاکہ ہم لاعلمی سے ان لوگوں میں نہ ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا: تم جان لو کہ وہ لوگ تمہارے بھائیوں میں سے ہیں اور تمہاری قوم میں سے اور رات کو اسی طرح عبادت کریں گے جیسے تم عبادت کرتے ہو لیکن وہ لوگ یہ کریں گے کہ جب اکیلے ہوں گے تو حرام کاموں کا ارتکاب کریں گے۔

۳۲۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اکثر لوگ کس چیز کی وجہ سے جنت میں جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وجہ سے اور حسن خلق کی وجہ سے اور پوچھا گیا اکثر کس چیز کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے؟ آپ نے فرمایا منہ اور شرمگاہ کی وجہ سے منہ سے بری باتیں نکالیں گے اور شرمگاہ سے حرام کریں گے۔

پالپ: توبہ کا بیان

۳۲۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل تم میں سے کسی کی توبہ کرنے سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسے کوئی اپنی گم شدہ چیز پانے سے۔

۳۲۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اتنے گناہ کرو کہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تم توبہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو معاف کر دے اس قدر اس کی رحمت وسیع ہے۔

عَلَقَمَةُ بْنُ خَدِيدٍ الْمُعَاوِرِيُّ عَنْ أَرْطَاةِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَلْهَابِيِّ عَنْ ثُوبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا عِلْمَ لِقَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ أَمْثَلِ جِبَالِ تِهَامَةَ بِيضًا فَيَجْعَلُهَا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ هَبَاءً مَنْشُورًا قَالَ ثُوبَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! صِفْهُمْ لَنَا جَلِبْتَهُمْ لَنَا أَنْ لَا نَكُونُ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ قَالَ أَمَا إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَمِنْ جِلْدَتِكُمْ وَيَأْخُذُونَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُونَ وَلَكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللَّهِ انْتَهَكُوهَا.

۳۲۳۶: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ وَعَمِّهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ مَا أَكْثَرَ مَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ التَّقْوَى وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَ سَأَلَ مَا أَكْثَرَ مَا يُدْخِلُ النَّارَ قَالَ الْأَجُوفَانُ الْفَمُ وَالْفَرْجُ.

۳۰: بَابُ ذِكْرِ التَّوْبَةِ

۳۲۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَاؤْبَانَةَ تَنَاؤْرَقَاءَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنْ أَلَّ عَزَّوَجَلَّ الْفَرْحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْهُ بِضَالَتِهِ إِذَا فَجَدَهَا.

۳۲۳۸: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ الْمُنْدَبِيُّ تَنَاؤْرَقَاءَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ أَخْطَأْتُمْ حَتَّى تَبْلُغَ خَطِيئَاتُكُمْ السَّمَاءَ ثُمَّ تُبْتُمْ لَنَاَبَ عَلَيْكُمْ.

۳۲۴۹: حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے توبہ کرنے سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جس کا ایک اونٹ بے آب و دانہ جنگل میں کھو جائے وہ اس کو ڈھونڈتا رہے یہاں تک کہ تھک کر اپنا کپڑا اوڑھ لے اور لیٹ جائے یہ سمجھ کر اب مرنے میں کوئی شک نہیں پانی سب اسی اونٹ پر تھا اور اس جنگل میں پانی تک نہیں اتنے میں وہ اونٹ کی آواز سے اور کپڑا اپنے منہ سے اٹھا کر دیکھے تو اسی کا اونٹ آتا ہو۔

۳۲۵۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے وہ جس نے گناہ نہیں کیا۔

۳۲۵۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سارے آدمی گناہ گار ہیں اور بہتر گناہ گار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔

۳۲۵۲: ابن معقل سے روایت ہے میں اپنے باپ کے ساتھ عبداللہ کے پاس گیا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ندامت ہی توبہ ہے میرے باپ نے کہا تم نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ندامت توبہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

۳۲۵۳: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول کرتا ہے جب تک اس کی جان حلق میں نہ آئے اس کے بعد قبول نہیں کیونکہ عالم آخرت کا ظہور شروع ہو گیا بعضوں نے کہا یہ کافروں سے خاص ہے لیکن اس تخصیص پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

۳۲۴۹: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ ثَنَا أَبِي عَنْ فَضِيلِ بْنِ مُزَوُّوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ أَضَلَّ رِاحِلَتَهُ بِفَلَاحَةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَالْتَمَسَهَا : حَتَّى إِذَا اغْتَى تَسْجِي بِشَوْبِهِ فِينَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعَ فَجَبَّةَ الرَّاحِلَةِ حَيْثُ فَقَدَهَا فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ فَإِذَا هُوَ بِرِاحِلَتِهِ .

۳۲۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ ثَنَا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ .

۳۲۵۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ : ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَائِينَ التَّوَّابُونَ .

۳۲۵۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ ابْنِ مَعْقِلٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلِيٍّ عَبْدِ اللَّهِ فَمَسِئْتُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّوْبَةُ تَوْبَةٌ فَقَالَ لَهُ أَبِي أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ التَّوْبَةُ تَوْبَةٌ قَالَ نَعَمْ .

۳۲۵۳: حَدَّثَنَا زَائِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغْرَغِرْ .

۳۲۵۳: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ ابِرْهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ
سَمِعْتُ أَبِي ثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى
النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَجَعَلَ يَسْأَلُ:
عَنْ كُفَّارَتِهَا فَلَمْ يَقُلْ لَهُ شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَ
اقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ
يُذْهِبْنَ الشُّبُهَاتِ ذَالِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ﴾ فَقَالَ:
الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ هَذِهِ قَالَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ
أُمَّتِي.

۳۲۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَاسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ
قَالَا لَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَلَا
أَحَدَيْتُكَ بِخَدِيثَيْنِ عَجِيبَيْنِ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَسْرَفَ
رَجُلٌ عَلَيَّ نَفْسَهُ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بِنَيْبِهِ فَقَالَ
إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ ذَرُونِي فِي الرِّيحِ
فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَّرَ عَلَيَّ رَبِّي لِيُعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا
عَذَبَهُ أَحَدًا قَالَ فَاغْتَلُوا بِهِ ذَالِكَ فَقَالَ لِلأَرْضِ أَدَى
مَا أَخَذْتُ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَيَّ مَا
صَنَعْتُ؟ قَالَ خَشِيْتُكَ (أَوْ مَخَافَتُكَ) يَا رَبِّ فَغَفَرْتَهُ:
لِذَالِكَ.

۳۲۵۶: حَدَّثَنَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَخَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَا
هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَائِشِ
الأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ!

قَالَ الزُّهْرِيُّ لِنَلَّا يَتَكَلَّمُ رَجُلٌ وَلَا يَنَاسُ رَجُلًا!

۳۲۵۳: حضرت ابن مسعود سے روایت ہے ایک شخص
نبی کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اس نے ایک عورت کا
بوسہ لیا۔ وہ اس کا کفارہ پوچھنے لگا آپ نے اس سے
کچھ نہیں فرمایا: تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری:
﴿وَاقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ﴾
یعنی دن کے دونوں کناروں میں نماز پڑھ اور رات
کے حصوں میں بے شک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں
کو تب وہ شخص بولا یہ حکم خاص میرے لئے ہے؟ آپ نے
فرمایا نہیں جو کوئی میری امت میں سے اس پر عمل کر لے۔

۳۲۵۵: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے نبی نے فرمایا:
ایک شخص نے گناہ کئے تھے جب اسکی موت آن پہنچی تو
اپنے بیٹوں کو یہ وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں مجھ کو جلانا
پھر پیرنا پھر تیز ہوا میں میری خاک سمندر میں ڈال دینا
اس لئے کہ اللہ مجھ کو پکڑ لے گا تو ایسا عذاب کرے گا ویسا
عذاب کسی کو نہیں کیا خیر اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا اللہ
تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ جو تو نے لیا ہے وہ حاضر کر حکم
ہوتے ہی وہ شخص اپنے مالک کے سامنے کھڑا تھا۔
مالک نے اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بولا:
اے میرے دادا! تیرے ڈر سے آخر مالک نے اس کو
بخش دیا۔

۳۲۵۶: زہری نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے مجھ
سے حدیث بیان کی حمید بن عبدالرحمن نے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: اک عورت دوزخ میں گئی ایک ملی کی وجہ سے
جس کو اس نے باندھ رکھا تھا نہ اس کو کھانا دیا نہ چھوڑا
کہ وہ زمین کے کیڑے کھاتی یہاں تک کہ مر گئی۔

زہری نے کہا ان دونوں حدیثوں سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ کسی آدمی کو نہ اپنے اعمال پر بھروسہ کرنا چاہئے کہ ضرور ہم جنت میں جائیں گے اور نہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا چاہئے۔

۴۲۵۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ
عَنْ مُوسَى بْنِ الْمُسَيْبِ الثَّقَفِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ
مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَسَلُونِي الْمَغْفِرَةَ فَأَغْفِرَ لَكُمْ وَمَنْ
عَلِمَ مِنْكُمْ آتَى ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفِرَنِي
بِقُدْرَتِي غَفْرَتِي لَهُ وَكُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُونِي
الْهُدَى أَهْدِيكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ اغْنَيْتُ فَسَلُونِي
الرِّزْقَ كُمْ وَلَوْ أَنَّ خَيْكُمْ وَمَيْتَكُمْ وَأَوْلَكُمْ وَ
رَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا فَكَانُوا عَلَى قَلْبِ اتَّقَى عَبْدِ
مَنْ عِبَادِي لَمْ يَزِدْنِي مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَا اجْتَمَعُوا
فَكَانُوا عَلَى قَلْبِ اتَّقَى عَبْدِ مَنْ عِبَادِي لَمْ يَنْقُصْ مِنْ
مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَا أَنْ خَيْكُمْ وَمَيْتَكُمْ وَأَوْلَكُمْ وَ
آخِرُكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا فَسَالَ كُلُّ سَائِلٍ
مِنْهُمْ مَا بَلَغَتْ أُمِّيَّةٌ مَا نَقَصَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ
أَخَذَكُمْ مَرٌّ بِشَفَةِ الْبَحْرِ فَعَمِسَ فِيهَا ابْرَةٌ ثُمَّ نَزَعَهَا
ذَلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ مِمَّا جَدَّ عَطَائِي كَلَامٌ إِذَا أَرَدْتُ شَيْئًا
فَأِنَّمَا أَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ.

۴۲۵۷: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ
فرماتا ہے اے میرے بندو تم سب گنہگار ہو مگر جس کو
میں بچا رکھوں تو مجھ سے بخشش مانگو میں تم کو بخش دوں گا
اور جو کوئی تم میں سے یہ جانے کہ مجھ کو گناہ بخشنے کی
طاقت ہے پھر مجھ سے بخشش چاہے میری قدرت کی وجہ
سے تو میں اس کو بخش دوں گا اے میرے بندو تم سب
گمراہ ہو مگر جس کو میں راہ بتلاؤں تو مجھ سے راہ کی
ہدایت مانگو میں تم کو راہ بتلاؤں گا اور تم سب محتاج ہو مگر
جس کو میں مالدار کروں تو مجھ سے مانگو میں تم کو روزی
دوں گا اور اگر تم میں جو زندہ ہیں جو مر چکے ہیں۔ اگلے
اور پچھلے اور دریا والے اور خشکی والے یا تر اور خشک اور
سب مل کر اس بندے کی طرح ہو جائیں جو میرے سب
بندوں میں زیادہ پرہیزگار اور زیادہ متقی ہے تو میری
سلطنت میں ایک ذرہ برابر زیادہ نہ ہوگا اور اگر یہ سب
مل کر اس بندے کی طرح ہو جائیں جو انتہا کا بد بخت
ہے میرے بندوں میں تو میری سلطنت میں ایک پرچھمر
کے بازو کے برابر کی نہیں آسکتی ان خردماغوں کی

مخالفت اور سرکشی اور بغاوت سے بہ نسبت سابق کے ایک ذرہ برابر فتور اور اگر تم میں سے جو زندہ ہیں جو مر چکے ہیں
اگلے پچھلے صحرائی یا تر و خشک سب مل کر جہاں تک ان کی آرزو پہنچے جہاں تک خیال ان کا بلند پروازی کرے مجھ سے
مانگیں تو میرے خزانہ دولت میں سے کچھ کم نہ ہوگا مگر اس قدر کہ جیسے کوئی تم میں سے سمندر کے کنارے پر گزرے اور
اس میں سے ایک سوئی ڈبو دے پھر اس کو نکال دے اس کی وجہ یہ ہے کہ میں سخی ہوں اور میرا دینا صرف کہہ دینا ہے
جہاں میں نے کوئی بات چاہی اس سے کہتا ہوں ہو جاوہ جاتی ہے۔

۳۱: بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ

وَالِاسْتِعْدَادِ لَهُ

۳۲۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرُ مَا ذُكِرَ فِيهَا ذِمُّ اللَّذَاتِ يَغْنِي الْمَوْتِ.

۳۲۵۹: حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ثَنَا نَافِعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قُرُوءَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ غَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ؟ قَالَ أَحْسَنُهُمْ لِمَا بَعْدَهُ اسْتِعْدَادًا أَوْلَيْكَ الْأَكْيَاسُ.

۳۲۶۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحِمَاصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي أَبُو مَرْثَمٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي يَعْلَى شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكَيْسُ مَنْ وَانْ نَفْسَهُ وَغَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا ثُمَّ تَمَنَّى عَلَى اللَّهِ.

۳۲۶۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَكَمِ ابْنُ أَبِي زِيَادٍ ثَنَا سَيَّارٌ ثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ دَخَلَ عَلَيَّ شَابٌّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ "كَيْفَ تَجِدُكَ؟"

قَالَ ارْجُوا اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَانْخَافُوا دُنُوبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبٍ عَبْدٌ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُوهُ

پایہ: موت کا بیان اور اس کے واسطے

تیار رہنا

۳۲۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لذتوں کو توڑنے والے موت کا اکثر ذکر کیا کرو۔

۳۲۵۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اتنے میں ایک مرد انصاری آپ کے پاس آیا اور سلام کیا پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! کونسا مومن افضل ہے تمام مومنوں میں سے؟ آپ نے فرمایا: جس کے اخلاق اچھے ہوں پھر اس نے پوچھا کون سادانا ہے ان میں سے؟ آپ نے فرمایا: جو موت کو بہت یاد کرتا ہے اور موت کے بعد کے لئے اچھی تیاری کرتا ہے وہی عقلمند ہے۔

۳۲۶۰: شداد بن اوس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو مسخر کر لے اور موت کے بعد کے لئے عمل کر لے اور عاجز وہ ہے جو نفس کی خواہش پر چلے پھر اللہ پر آرزوئیں لگائے۔

۳۲۶۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان کے پاس گئے وہ مر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا حال ہے؟

وہ بولا یا رسول اللہ! میں اللہ سے معفرت کی امید رکھتا ہوں لیکن اپنے گناہوں سے ڈرتا بھی ہوں۔ آپ نے فرمایا دو باتیں ایک وقت میں جس بندے

آمنہ مما يخاف.

کے دل میں جمع ہوں تو اللہ اس کو وہ دیگا جو اس کو امید ہوگی اور جس سے وہ ڈرتا ہے اس کو محفوظ رکھے گا۔

۴۲۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردے کے پاس فرشتے آتے ہیں یعنی مرنے کے قریب اگر وہ شخص نیک ہوتا ہے تو کہتے ہیں نکل اے پاک جان جو پاک بدن میں تھی تو نیک ہے اور خوش ہو جا اللہ کی رحمت اور خوشبو سے اور ایسے مالک سے جو تیرے اوپر غصہ نہیں ہے برابر اس سے یہی کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جان بدن سے نکل جاتی ہے پھر فرشتے اس کو آسمان کی طرف چڑھالے جاتے ہیں آسمان کا دروازہ کھلتا ہے۔ وہاں کے فرشتے پوچھتے ہیں کون ہے یہ فرشتے جواب دیتے ہیں فلاں شخص ہے وہ کہتے ہیں مرحبا ہے پاک نفس جو پاک بدن میں تھا اندر داخل ہو جا تعریف کیا گیا اور خوش ہو جا اللہ کی رحمت سے اور خوشبو سے اور اس مالک سے جو تجھ پر غصہ نہیں ہے برابر اس سے یہی کہا جاتا ہے یہاں تک کہ روح اس آسمان تک پہنچتی ہے جہاں اللہ عزوجل ہے اور جب کوئی برا آدمی ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے ناپاک نفس جو ناپاک بدن میں تھا نکل برائی کے ساتھ اور خوش ہو جا گرم پانی اور پیپ اور اس جیسی اور چیزوں سے پھر اس سے یہی کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ نکل جاتا ہے پھر اس کو

چڑھاتے ہیں آسمان کی طرف وہاں کا دروازہ نہیں کھلتا وہاں کے فرشتے پوچھتے ہیں کون ہے؟ یہ فرشتے کہتے ہیں فلاں شخص ہے وہ کہتے ہیں مرحبا نہیں ہے اس ناپاک نفس کے لئے جو ناپاک بدن میں تھا لوٹ جا برائی کے ساتھ تیرے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھلیں گے آخر اس کو چھوڑ دیتے ہیں آسمان پر سے وہ قبر کے پاس آ جاتی ہے۔

۴۲۶۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

۴۲۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَلْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ الْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوا أَخْرِجِي أَيُّهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ أَخْرِجِي حَمِيدَةً وَأَبْشِرِي بِرُوحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبِّ غَيْرِ غَضَابٍ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا حَتَّى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مِنْ هَذَا؟

فَيَقُولُونَ فَلَانَ فَيُقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ إِذْ خَلِيَ حَمِيدَةً وَأَبْشِرِي بِرُوحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبِّ غَيْرِ غَضَابٍ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى يُنْتَهَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوءِ قَالَ أَخْرِجِي أَيُّهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ أَخْرِجِي ذَمِيمَةً وَأَبْشِرِي بِحَمِيمٍ وَغَشَاقٍ وَآخِرٍ مِنْ شَكْلِهِ إِزْوَاجٍ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا حَتَّى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَلَا يَفْتَحُ لَهَا يُقَالُ مِنْ هَذَا فَيَقُولُونَ فَلَانَ فَيُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ إِذْ جَعِيَ ذَمِيمَةً فَإِنَّهَا لَا تَفْتَحُ لَكَ أَبْوَابَ السَّمَاءِ فَيُرْسَلُ بِهَا مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ يُسْرَفُ ثُمَّ تُصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ.

۴۲۶۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمَجْلَدِ الثَّانِي وَعَمْرُ بْنُ

شَيْبَةَ بْنِ غَبِيْذَةَ قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ
ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَنْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ اجْتِلُ أَحَدِكُمْ بِأَرْضٍ
أَوْ ثَبَتَهُ إِلَيْهَا الْحَاجَةُ فَإِذَا بَلَغَ أَقْصَى أَثَرِهِ قَبَضَهُ اللَّهُ
سُبْحَانَهُ فَيَقُولُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَبِّ! هَذَا مَا
اسْتَوْدَعْتَنِي.

۳۲۶۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ : أَبُو سَلْمَةَ ثَنَا عَبْدُ
الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ
بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ
اللَّهُ لِقَاءَهُ : وَ مَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ فَقِيلَ لَهُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَرَاهِيَةُ لِقَاءِ اللَّهِ فِي كَرَاهِيَةِ لِقَاءِ
الْمَوْتِ فَكَلَّمْنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ : لَا إِنَّمَا زَاكَ عِنْدَ مَوْتِهِ
إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَ مَغْفِرَتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ فَأَحَبَّ اللَّهُ
لِقَاءَهُ وَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَ كَرِهَ اللَّهُ
لِقَاءَهُ.

۳۲۶۵: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ
سَعْدٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِيُضْرَ نَزَلَ بِهِ
فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا الْمَوْتَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ أَحْيِي مَا
كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَ تَوَقَّئِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا
لِي.

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
جب تم میں سے کسی کی موت کسی زمین میں ہوتی ہے تو
وہاں جانے کی حاجت پڑتی ہے جب اپنے انتہا کے
مقام تک پہنچ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی روح قبض کر تا
ہے اور قیامت کے دن وہاں کی زمین کہے گی: اے
مالک یہ تیری امانت ہے۔

۳۲۶۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ
سے ملنا چاہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا چاہے گا اور جو
اللہ تعالیٰ سے ملنا برا جانے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا برا
جانے گا پھر آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! سے
ملنے کو برا جاننا یہ ہے کہ موت کو برا جانے اور ہم میں
سے تو ہر کوئی موت کو برا جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ
موت کے وقت کا ذکر ہے جب ایک بندے کو خوشخبری
دی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت کی تو وہ اللہ
سے ملنا پسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے۔

۳۲۶۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی تم میں سے
موت کی تمنا نہ کرے کسی آفت کی وجہ سے جو اس پر
اترے اگر ایسا ہی موت کی خواہش ضرور پڑے تو یوں
کہے یا اللہ تعالیٰ مجھ کو زندہ رکھ جب تک جینا میرے لئے
بہتر ہو اور مجھ کو اٹھالے جب مرنا میرے لئے بہتر ہو۔

پاب: قبر کا بیان اور مردے کے گل

جانے کا بیان

۳۲۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۲: بَابُ ذِكْرِ الْقَبْرِ

وَالْبَلَى

۳۲۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان میں سب چیز گل جاتی ہے مگر ایک ہڈی وہ ریڑھ کی ہڈی ہے اسی سے ترکیب دی جائے گی پیدائش قیامت کے دن۔

۴۲۶۷: ہانی سے روایت ہے جو مولیٰ تھا عثمان بن عفان کا کہ حضرت عثمان جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو روتے یہاں تک کہ ان کی داڑھی تر ہو جاتی لوگ ان سے کہتے آپ جنت اور دوزخ کا بیان کرتے ہیں اور نہیں روتے اور قبر کو دیکھ کر روتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا: قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منزلوں میں سے اگر اس منزل میں آدمی نے نجات پائی تو اسکے بعد کی منزلیں زیادہ آسان ہوں گی اور اگر اس میں نجات نہیں پائی تو اسکے بعد کی منزلیں اور زیادہ سخت ہوں گی اور حضرت عثمان نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا: میں نے کوئی چیز ہولناک نہیں دیکھی مگر قبر اس سے زیادہ ہولناک ہے یعنی جتنی ہولناک چیزیں میں نے دیکھی ہیں قبر ان سب میں زیادہ ہولناک ہے۔

۴۲۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مردہ قبر میں جاتا ہے تو جو شخص بھی نیک ہوتا ہے وہ اپنی قبر میں بٹھایا جاتا ہے نہ اس کو ہول ہوتا ہے نہ اس کا دل پریشان ہوتا ہے اس سے پوچھا جاتا ہے تو کس دین پر تھا وہ کہتا ہے دین اسلام پر پھر اس سے پوچھا جاتا ہے اس شخص کے باب میں تو کیا کہتا ہے اس وقت مومن کو جمال نبوی نظر آتا ہے یا آپ کا نام لے کر پوچھا جاتا ہے وہ کہتا ہے محمد اللہ کے رسول ہیں ہمارے پاس ولیں اور کھلی

الأغمش عن ابی صالح عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ ﷺ لیس شیء من الإنسان إلا یبلی إلا عظاما واحدا وهو عجب الذنب ومنه یراکب الخلق یوم القیامة.

۴۲۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَحِيرٍ عَنْ هَانِيَةَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرِ تَبَكَّى حَتَّى يَبُلَ لِحْيَتَهُ فَقِيلَ لَهُ تَذَكَّرَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ تَبَكَّى وَ تَبَكَّى مِنْ هَذَا؟

قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن القبر أول منازل الآخرة فإن نجا منه فما بعده أيسر منه وإن لم ينجح منه فما بعده أشد منه قال وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رأيت منظرًا قط إلا والقبر أقطع منه.

۴۲۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَيْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ.

فَيُجْلِسُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فِي قَبْرِهِ غَيْرَ فَرْعٍ وَلَا مَشْعُوفٍ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ قِيمَ كُنْتَ؟ فَيَقُولُ كُنْتُ فِي الْإِسْلَامِ فَيُقَالُ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَصَدَّقْنَاهُ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ رَأَيْتَ اللَّهَ؟

فَيَقُولُ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَرَى اللَّهَ فَيَفْرَجُ لَهُ
فُرْجَةً قَبْلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحِطُّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهُ
انْظُرْ إِلَى مَا وَ قَالَ اللَّهُ ثُمَّ يَفْرَجُ لَهُ قَبْلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى
زَهْرَتِهَا وَ مَا فِيهَا فَيُقَالُ لَهُ هَذَا مَقْعَدُكَ وَ يُقَالُ لَهُ عَلَى
الْيَقِينِ كُنْتُ وَ عَلَيْهِ مِثٌّ وَ عَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
وَ يُجْلِسُ الرَّجُلَ السُّوفِي فِي قَبْرِهِ فِرْعَا مَشْعُوفًا فَيُقَالُ لَهُ فِيمَ
كُنْتُ؟

فَيَقُولُ لَا أَدْرِي فَيُقَالُ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ؟
فَيَقُولُ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُهُ فَيَفْرَجُ لَهُ قَبْلَ
الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَ مَا فِيهَا : فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَا
صَرَفَ اللَّهُ عَنْكَ ثُمَّ يَفْرَجُ لَهُ فُرْجَةً قَبْلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ
إِلَيْهَا يَحِطُّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهُ هَذَا مَقْعَدُكَ عَلَى
الشَّكِّ كُنْتُ وَ عَلَيْهِ مِثٌّ وَ عَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
تعالى.

نشانیوں لے کر آئے اللہ کے پاس سے ہم نے ان کی
تصدیق کی پھر اس سے پوچھا جاتا ہے کیا تو نے اللہ کو
دیکھا وہ کہتا ہے بھلا اللہ تعالیٰ کو کون دیکھ سکتا ہے پھر اس
کے لئے ایک طرف سے کھڑکی کھولی جاتی ہے دوزخ کو
وہ آگ دیکھتا ہے اس سے کہا جاتا ہے دیکھ اللہ تعالیٰ
نے تجھ کو اس سے بچایا پھر ایک دوسرا دریچہ جنت کی
طرف کھولا جاتا ہے وہ وہاں کی تازگی اور لطافت کو
دیکھتا ہے اس سے کہا جاتا ہے یہی تیرا ٹھکانا ہے اور اس
سے کہا جاتا ہے تو یقین پر تھا اور یقین پر مر اور یقین ہی
پراٹھے گا اللہ چاہے تو اور برا آدمی قبر میں بٹھایا جاتا ہے
اس کا دل پریشان گھبرایا ہوتا ہے اس سے پوچھا جاتا
ہے تو کس دین پر تھا وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا پھر پوچھا
جاتا ہے اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے وہ کہتا میں
نے لوگوں کو کچھ کہتے سنا تو تھا میں نے بھی ویسا ہی کہا پھر

جنت کی طرف ایک کھڑکی کھولی جاتی ہے وہ اس کی تازگی اور بہار جو اس میں دیکھتا ہے اس سے کہا جاتا ہے دیکھ اللہ
تعالیٰ نے تجھے اس سے محروم کیا پھر ایک کھڑکی دوزخ کی طرف کھولی جاتی ہے وہ آگ کو دیکھتا ہے تلے اوپر ہو رہی ہے
ایک کو ایک توڑ رہی ہے اس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے تو شک میں تھا اور اسی پر مر اور اسی پراٹھے گا اگر اللہ تعالیٰ
چاہے۔

۴۲۶۹: حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ثابت رکھتا ہے
ایمان والوں کو مضبوط قول پر یہ آیت قبر کے عذاب میں
اتری میت سے پوچھا جاتا ہے تیرا رب کون ہے؟

وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی
حضرت محمد ہیں یہی مراد ہے اس آیت ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ
الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ فِي
الْآخِرَةِ﴾ کے۔

۴۲۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَنَا شُعْبَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ
مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾
(قَالَ) نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهُ مِنْ رَبِّكَ؟

فَيَقُولُ: رَبِّي اللَّهُ وَ نَبِيِّ مُحَمَّدٍ فَذَلِكَ قَوْلُهُ:
﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَ فِي الْآخِرَةِ﴾.

۴۲۷۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے مر جاتا ہے تو اس کا ٹھکانا اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے صبح اور شام اگر وہ جنت والوں میں سے ہے تو جنت والوں میں سہی اور اگر دوزخ والوں میں سے تو دوزخ والوں میں اور کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ تو اٹھے قیامت کے دن۔

۴۲۷۱: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی روح ایک پرندے کی شکل میں جنت کے درختوں میں چلتی پھرتی ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اپنے اصلی بدن میں ڈالی جائے گی۔

۴۲۷۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میت کو قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اس کو ایسا نظر آتا ہے جیسے سورج ڈوبنے کے قریب ہے وہ بیٹھتا ہے اپنی دونوں آنکھوں کو ملتے ہوئے اور کہتا ہے مجھ کو نماز پڑھنے دو چھوڑ دو۔

باب: حشر کا بیان

۴۲۷۳: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صور والے دونوں فرشتے ان کے ہاتھوں میں دو نرسنگے ہیں ہر وقت دیکھ رہے ہیں کب ان کو حکم ہوتا ہے پھونکنے کا۔

۴۲۷۴: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے مدینہ منورہ کے بازار میں ایک یہودی نے کہا قسم اس کی جس نے موسیٰ کو تمام آدمیوں پر فضیلت بخشی ایک مرد انصاری نے یہ سن کر اس کو ایک طمانچہ مارا اور کہا تو یہ کہتا ہے اور ہم میں اللہ کے

۴۲۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عبد الله بن نعيم بن عبيد الله بن عمير عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا مات أحدكم عرض على مقعده بالغداه والعشي إن كان من أهل الجنة فمن أهل الجنة وإن كان من أهل النار فسن أهل النار يقال هذا مقعدك حتى تبعث يوم القيامة.

۴۲۷۱: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَنبَأَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا سَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يَتَلَقَّى فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى جَسَدِهِ يَوْمَ يُبْعَثُ.

۴۲۷۲: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصِ الْأَنْبَلِيِّ ثنا أبو بكر بن عياش عن الأعمش عن أبي سفيان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا دخل الميت القبر مثلت الشمس عند غروبها فيجلس يمشح عينيه ويقول دعوني أضلني.

۳۳: باب ذكر البعث

۴۲۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عباد بن الغوام عن حجاج عن عطية عن أبي سعيد قال قال رسول الله ﷺ إن ضاجبي الصور بأيديهما (أو قبي أيديهما) قرآن يلا حضن النظر مني يومئذ.

۴۲۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا علي بن مسهر عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رجل من اليهود بسوق المدينة والذي اضطفى موسى على البشر! فرقع رجل من الأنصار يده فلطمه

رسول موجود ہیں پھر اس کا ذکر نبی سے ہوا آپ نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے اور صور پھونکا جائیگا تو سارے آسمان اور زمین والے بے ہوش ہو جائیں گے پھر دوسری بار پھونکا جائے گا تو یکا یک سب لوگ کھڑے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے آنحضرت نے فرمایا: میں سب سے پہلے اپنا سر اٹھاؤنگا تو میں دیکھوں گا جناب موسیٰ عرش کا ایک پایہ تھامے ہوئے ہیں میں اب نہیں جانتا کہ وہ مجھ سے پہلے سر اٹھائیں گے یا وہ ان لوگوں میں سے ہونگے جن کو اللہ نے مستثنیٰ کیا اور جو کوئی یوں کہے میں یونس بن متی سے بہتر ہوں اس نے جھوٹ کہا۔

۴۲۷۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ منبر پر تھے فرماتے تھے: پروردگار آسمانوں اور زمین کو اپنے ہاتھ میں لے لے گا اور آپ نے مٹھی بند کر لی پھر کھولی پھر بند کی پھر کہے گا میں جبار ہوں میں باو شاہ ہوں کہاں ہیں دوسرے جبار دوسرے متکبر جو اپنے آپ کو جبار سمجھتے تھے اور یہ فرما کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم جھکتے تھے اور دائیں اور بائیں طرف یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا وہ نیچے سے ہلتا تھا میں کہتا تھا شاید آپ کو وہ لے کر گر پڑے گا۔

۴۲۷۶: حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگ قیامت کے دن کیونکر حشر کئے جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: ننگے پاؤں ننگے بدن۔ میں نے کہا عورتیں بھی اسی طرح؟ آپ نے فرمایا اسی طرح میں نے کہا یا رسول اللہ پھر شرم نہ آئے گی؟ آپ نے فرمایا: انے عائشہ وہاں ایسی فکر

قال: تقول هذا؟ و فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذالک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال قال اللہ عزوجل: ﴿و نفتح فی الصور فصعق من فی السموات و من فی الارض الا من شاء اللہ ثم نفتح فیہ اُخری فاذا هم قیام ینظرون﴾ [الزمر: ۶۸] فاكون اول من رفع رأسه فاذا انا موسی اخذ بقائمة من قوائم العرش فلا ادري ارفع رأسه قبلي او كان بمن استثنى اللہ عزوجل و من قال انا خير من یونس بن متی فقد کذب.

۴۲۷۵: حدثنا هشام بن عمار و محمد بن الصباح قالنا ثنا عبد الغزیز ابن ابی حازم حدثنی ابی عن عبید اللہ ابن مقسم عن عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ ﷺ و هو علی المنبر یقول یاخذ الجبار سمواته وارضیه و قبض یدہ فجعل یقبضها و یسطها ثم یقول انا الجبار انا الملک ابن الجبارون.

ابن المتکبرون قال و یتمايل رسول اللہ ﷺ عن یمینہ و عن شمالہ حتی نظرت الی المنبر یتحرك من أسفل شیء منه حتی ائی لا قول اساقط هو برسول اللہ ﷺ.

۴۲۷۶: حدثنا أبو بکر بن ابی شیبہ ثنا أبو خالد الأحمر عن حاتم بن ابی صغیرة عن ابن ابی ملیکة عن القاسم قال قالت عائشة: قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یحشر الناس یوم القیامة قال حفاة غزاة: قلت و النساء قال: و النساء: قلت یا رسول اللہ فماتنسخی قال یا عائشة الامر اہم من ان ینظر

بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ

ہوگی کہ کوئی دوسرے کی طرف نہ دیکھے گا۔

۴۲۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَنَا وَبَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رِهَاغَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ فَأَمَّا عَرَضَاتَانِ فَجَدَالٌ وَنِعَازِيْرٌ وَأَمَّا الثَّلَاثَةُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَطْيِرُ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِي فَاحْذَرْ بِيَمِينِهِ وَاحْتِ بِشِمَالِهِ.

۴۲۷۷: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ قیامت کے دن تین بار پیش کئے جائیں گے دو پیشوں میں تکرار اور عذرات ہوں گے آخر تیسری پیشی میں تو کتابیں اُڑ کر ہاتھوں میں آ جائیں گی کسی کے داہنے ہاتھ میں کسی کے بائیں ہاتھ میں۔

۴۲۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ ﷺ: ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ | السُّطْفَيْنِ: ٦ | قَالَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ.

۴۲۷۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس دن لوگ کھڑے ہوں گے سارے جہان کے مالک کے رو برو آپ نے فرمایا: نصف کانوں تک اپنے پسینہ میں غرق کھڑے ہوں گے۔

۴۲۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ﴾ | إِبْرَاهِيمَ: ٤٨ | فَأَيُّنَ تَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ.

۴۲۷۹: ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے میں نے نبی سے پوچھا یہ آیت جو ہے جس دن زمین اور آسمان بدلے جائیں گے تو لوگ اس دن کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: پل صراط پر ہوں گے اور زمین کا بدلنا یہ ہوگا کہ نیلے پہاڑ گڑھے صاف ہو کر سب برابر ہو جائیگا اور آسمان کا بدلنا یہ ہوگا کہ سورج قریب آ جائیگا، گرمی کی شدت ہوگی اللہ رحم کرے۔

۴۲۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْعُتْرَابِيِّ أَخْبَدِ بْنِ لَيْثٍ قَالَ وَتَمَّانُ بْنُ حَجْرٍ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقْنِي أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقْنِي أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْعُولُ يُوَضِعُ الصِّرَاطَ بَيْنَ ظَهْرَانِي جَهَنَّمَ عَلَى حَسْبِكَ كَحَسْبِكَ الشُّعْدَانُ ثُمَّ يَسْتَجِيزُ النَّاسَ فَنَاجٍ مُتَسَلِّمٌ وَمَخْلُوجٌ بِهِ ثُمَّ نَاجٍ وَ

۴۲۸۰: ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پل صراط جہنم کے دونوں کناروں پر رکھا جائے گا اس پر کانٹے ہوں گے سعدان کے کانٹوں کی طرح پھر لوگ اس پر سے گزرنا شروع کریں گے تو آفت سے سلامت رہ کر گزر جائیں گے ان میں بعض بجلی کی طرح گزر جائیں گے بعض ہوا کی طرح، بعض پیدل کی طرح اور بعض ان کے کچھ اعضاء کٹ کر جہنم میں گریں گے پھر نجات پا جائیں گے بعض اسی پر اٹکے رہیں گے

مُخْتَبَسٌ بِهِ وَ مُنْكَوَسٌ فِيهَا.

بعضے اوندھے منہ جہنم میں گریں گے۔

۳۲۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا أَبُو مُغَارِبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرْجُوا أَلَّا يَدْخُلَ النَّارَ أَحَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَّةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ: ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا﴾ [مريم: ۷۱] قَالَ أَلَمْ تَسْمَعِيهِ يَقُولُ: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثًا﴾. [مريم: ۷۲]

۳۲۸۱: ام المؤمنین جناب حفصہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ جو لوگ بدر کی لڑائی اور حدیبیہ کی صلح میں حاضر تھے ان میں سے کوئی جہنم میں نہ جائے گا اگر اللہ چاہے۔ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو جہنم پر وارد نہ ہو آپ نے فرمایا: اس کے بعد تو نے نہیں پڑھا پھر ہم نجات دیں گے پرہیزگاروں کو اور تمام ظالموں کو وہیں چھوڑ دیں گے۔

۳۳: بَابُ صِفَةِ أُمَّةٍ

پاؤں: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا

مُحَمَّدٍ ﷺ

حال

۳۲۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوَضُوءِ بِيَمَاءٍ أُمِّي لَيْسَ لِأَحَدٍ غَيْرُهَا.

۳۲۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قیامت کے دن میرے پاس آؤ گے سفید پیشانی، سفید ہاتھ پاؤں والے وضو کے سبب سے یہ میری امت کا نشان ہوگا اور کسی امت میں یہ نشان نہ ہوگا۔

۳۲۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ وَ بِنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ أَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

۳۲۸۳: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ہم نبی کے ساتھ ایک ڈیرے میں تھے آپ نے فرمایا: تم اس سے خوش نہیں ہوتے کہ جنت والوں کی چوتھائی تم لوگ ہو گے؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا تم اس سے خوش نہیں ہو کہ جنت والوں کی تہائی تم لوگ ہو؟ ہم نے

قُلْنَا بَلَى قَالَ أَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ ذَلِكَ أَنْ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسَلِّمَةٌ وَ مَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السُّودَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ

کہا جی ہاں آپ نے فرمایا: قسم اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ جنت والوں کے نصف تم لوگ ہو گے اور نصف میں باقی اور سب امتیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ جنت میں وہی روئیں جائیں گی جو مسلمان ہیں اور تمہارا

الاخمر.

شمار مشرکوں میں سے ایسا ہے جیسے ایک سفید بال کالے تیل کی کھال میں ہو یا ایک کالا بال لال تیل کی کھال میں ہو۔

۳۲۸۳: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک نبی قیامت کے دن آئے گا اس کے ساتھ دو ہی آدمی ہوں گے اور ایک نبی آئے گا اس کے ساتھ تین آدمی ہوں گے اور کسی کے ساتھ اس سے زیادہ اور اس سے کم ہوں گے اس سے کہا جائے گا تو نے اللہ کا حکم اپنی قوم کو پہنچایا تھا؟ وہ کہے گا ہاں پھر اس کی قوم بلائی جائے گی ان سے پوچھا جائے گا تم کو فلاں نبی نے اللہ کا حکم پہنچایا تھا؟ وہ کہیں گے ہرگز نہیں۔ آخر اس نبی سے کہا جائے گا تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ کہے گا جناب محمد اور آپ کی امت میرے گواہ ہیں۔ جناب محمد کی امت بلائی جائے گی ان سے پوچھا جائے گا کیوں اس نبی نے اپنی امت کو اللہ کا پیغام پہنچایا تھا یا نہیں وہ کہیں گے بے شک پہنچایا تھا ان سے پوچھا جائے گا تم کو کیونکر معلوم ہوا وہ کہیں گے ہمارے نبی نے ہم کو اس کی خبر دی تھی کہ اللہ کے تمام رسولوں نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور ہم نے ان کی بات کی تصدیق کی اور یہی مراد ہے اس آیت سے اسی طرح ہم نے تم کو متوسط امت کیا تاکہ تم گواہ ہو لوگوں پر اور رسول تمہارے اوپر گواہ ہو۔

۳۲۸۵: حضرت رفاعہ جہنی سے روایت ہے کہ ہم نبی کے ساتھ لوٹے آپ نے فرمایا: قسم اسکی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو ایمان لائے پھر اس پر مضبوط رہے وہ ضرور جنت میں جائیگا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ لوگ جنت میں داخل نہ ہونگے یہاں تک کہ تم اور تمہاری اولاد میں سے جو نیک ہیں وہ جنت میں اپنے اپنے ٹھکانے نہ بنائیں اور بیشک میرے مالک نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت میں سے ۷۰ ہزار آدمیوں

۳۲۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ سَنَانَ قَالَا ثنا أَبُو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي سعيد قال : قال رسول الله ﷺ يُجِيءُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ وَيُجِيءُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الثَّلَاثَةُ وَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ وَ أَقَلُّ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ بَلَغَتْ قَوْمَكَ .

فَيَقُولُ : نَعَمْ فَيُدْعَى قَوْمُهُ فَيُقَالُ هَلْ بَلَغْتُمْ ؟ فَيَقُولُونَ لَا فَيُقَالُ مَنْ شَهِدَ لَكَ فَيَقُولُ نَعَمْ مُحَمَّدٌ وَ أُمَّتُهُ فَيُدْعَى أُمَّةُ مُحَمَّدٍ فَيُقَالُ هَلْ بَلَغَ هَذَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ وَ مَا عَلِمْتُمْ بِذَلِكَ .

فَيَقُولُونَ أَخْبَرْنَا نَبِيَّنَا بِذَلِكَ إِنَّ الرَّسُولَ قَدْ بَلَغُوا فَصَدَّقْنَاهُ قَالَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى : ﴿ وَ كَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ﴾ [البقرة: ۱۴۳]

سے پوچھا جائے گا تم کو کیونکر معلوم ہوا وہ کہیں گے ہمارے نبی نے ہم کو اس کی خبر دی تھی کہ اللہ کے تمام رسولوں نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور ہم نے ان کی بات کی تصدیق کی اور یہی مراد ہے اس آیت سے اسی طرح ہم نے تم کو متوسط امت کیا تاکہ تم گواہ ہو لوگوں پر اور رسول تمہارے اوپر گواہ ہو۔

۳۲۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَدَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ عَبْدٍ يُؤْمِنُ ثُمَّ يُسَدِّدُ إِلَّا سَلَكَ بِهِ فِي الْجَنَّةِ وَ ارْجُوا إِلَّا يَدْخُلُوهَا حَتَّى تَبَوَّأُوا أَنْتُمْ وَ مَنْ صَلَّحَ مِنْ ذُرِّيَّتِكُمْ فَسَاكِنٌ فِي الْجَنَّةِ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا بِغَيْرِ

حساب

۳۲۸۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ
ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْنَادٍ الْأَلْهَائِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَمَامَةَ
الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ وَعَدَنِي رَبِّي بَبْخَانِهِ أَنْ يُدْخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ
أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لِحَسَابِ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ
أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثُ حِسَابَاتٍ مِنْ حَيَاتِ رَبِّي
غَزْرُوَجَلْ.

۳۲۸۷: حَدَّثَنَا عِيْنَسِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ الثَّحَّاسِ الرَّمْلِيُّ
وَ أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِيُّ قَالَا ثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ زَبِيْعَةَ
عَنِ ابْنِ شَوْزَبٍ عَنْ بَهْرِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكْمِلُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعِينَ أُمَّةً نَحْنُ أَجْرُهَا وَ خَيْرُهَا.

۳۲۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَدَّاشٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ
بْنُ عَلِيَّةٍ عَنْ بَهْرِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّكُمْ وَ قِيْتُمْ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا
وَ أَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ.

۳۲۸۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ ثَنَا حُسَيْنُ
بْنُ خَفِصٍ الْأَضْبَهَائِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَهْلُ الْجَنَّةِ
عَشْرُونَ وَ مِائَةٌ صَفِّ ثَمَانُونَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ أَرْبَعُونَ مِنْ
سَائِرِ الْأُمَّةِ.

۳۲۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَمَّادُ بْنُ
سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِسَاسِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ
آخِرُ الْأُمَّةِ وَ أَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ يُقَالُ آيْنُ الْأُمَّةِ الْأَمِيَّةُ وَ

کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کریگا۔

۳۲۸۶: حضرت ابو امامہ باہلی سے روایت ہے میں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میرے
مالک نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت سے
۷۰ ہزار آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا جن کا نہ
حساب ہوگا نہ ان پر عذاب ہوگا اور ہزار کے ساٹھ ستر
ہزار ہوں گے اور ان کے سوا تین مٹھیاں ہوں گی
میرے مالک کی مٹھیوں میں سے۔

۳۲۸۷: بہر بن حکیم نے اپنے باپ سے انہوں نے
دادا سے روایت کی میں نے نبی سے سنا آپ فرماتے
تھے قیامت میں ستر امتیں پوری ہوگی اور سب میں ہم
اخیر امت ہوگی اور سب میں بہتر ہونگے اللہ تعالیٰ کی
عنایت سے جو اس کو ہمارے پیغمبر جناب محمد پر ہے۔

۳۲۸۸: اسی اسناد سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا: تم نے ستر امتوں کو پورا کیا۔ یعنی
ستر ہویں امت تم ہو اور تم ان سب میں بہتر ہو اور اللہ
تعالیٰ کے نزدیک عزت رکھتے ہو۔

۳۲۸۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت والوں کی ایک سو
بیس صفیں ہوں گی ان میں سے اسی صفیں اس امت کے
لوگوں کی ہوں گی اور چالیس صفیں اور امتوں میں
سے۔

۳۲۹۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
(اگرچہ) ہم آخری امت ہیں لیکن سب سے پہلے ہمارا
حساب ہوگا۔ ندا آنے گی: اُمّی امت کہاں ہے اور اس

نبیہا؟

کے نبی (ﷺ) کہاں ہیں؟ تو ہم سب سے آخر ہیں

(دنیا میں) اور سب میں اول ہوں گے (جنت میں)

فَتَعْنُ الْأَجْرُونَ الْأُولُونَ۔“

خلاصہ الباب ۵۱۱ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب دوسری امتوں کا حساب ہو رہا ہوگا۔ اس وقت امت محمدیہ جنت میں جا چکی ہوگی۔ یعنی اگرچہ دنیا میں آمد کے لحاظ سے تو ہماری امت سب سے آخری ہے لیکن حساب و کتاب اور جنت میں داخلے کے لحاظ سے سب سے مقدم ہوں گے۔ ان شاء اللہ۔

۴۲۹۱: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلَّبِ بْنِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي الْمَسَاوِرِ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جُمِعَ اللَّهُ الْخَلَائِقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُذُنٌ لِأُمَّةٍ مُّحَمَّدٍ فِي السُّجُودِ : فَيَسْجُدُونَ لَهُ طَوِيلًا ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعُوا رُؤُوسَكُمْ فَذُجِعْنَا عِدَّتَكُمْ فِذَاءِ كُمْ مِنَ النَّارِ.

۴۲۹۱: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا: روزِ قیامت جب تمام مخلوق کو جمع کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ نبی کریمؐ کی امت کو سجدے کا حکم دے گا اور وہ امت بڑی دیر تک سجدے میں رہے گی پھر (رپ ذوالجلال والا کرام) سر اٹھانے کا حکم دے گا اور ارشاد ہوگا کہ ہم نے تمہارے شمار کے مطابق تمہارے فدے جہنم سے (رہا) کر دیئے۔

۴۲۹۲: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلَّبِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ مَرْحُومَةٌ عَذَابُهَا بِأَيْدِيهِمَا فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دُفِعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَيُقَالُ هَذِهِ لِهَذَا وَكَ مِنَ النَّارِ.

۴۲۹۲: حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: یہ امت مرحومہ ہے اور ان پر عذاب اٹکے اپنے ہاتھوں سے ہوگا۔ ایک دوسرے کی گردن مارے گی روزِ قیامت ہر ایک مسلمان کے حوالے ایک مشرک کیا جائیگا اور فرمایا جائیگا کہ یہ جہنم سے تیرے لئے فدیہ ہے۔

۳۵: بَابُ مَا يُرْجَى مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۴۲۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ قَسَمَ مِنْهَا رَحْمَةً بَيْنَ جَمِيعِ الْخَلَائِقِ فَبِهَا يَسْرَاجِمُونَ وَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ وَبِهَا تَعَطَّفُ الْوَحْشُ عَلَى أَوْلَادِهَا وَآخِرُ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ رَحْمَةً يُرْحَمُ بِهَا عِبَادُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۴۲۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں اس میں سے صرف ایک رحمت اپنی تمام مخلوق میں جمع کر لی ہے اسی کی وجہ سے تمام ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے ہیں اور ماں اپنے بچہ سے کرتی ہے اور باقی تمام رحمتیں اللہ نے اپنے پاس قیامت کے دن کے لئے رکھ چھوڑی ہے۔

۴۲۹۴: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین کو پیدا کیا اسی دن سورحتیں پیدا کیں اور زمین میں ان سورحتوں میں سے ایک رحمت بھیجی اسی کی وجہ سے ماں اپنے بچے پر رحمت کرتی ہے اور چرند جانور ایک دوسرے پر اور پرند اور ننانوے رحمتوں کو اس نے اٹھا رکھا قیامت کے دن تک جب قیامت کا دن ہوگا تو اس دن ان رحمتوں کو پورا کرے گا۔

۴۲۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ ذوالجلال والاکرام نے جب تمام مخلوق کو پیدا کیا تو اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر یہ لکھ لیا کہ میرے غضب (غصہ) پر میری رحمت غالب ہے۔

۴۲۹۶: حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ میں ایک گدھے پر سوار کہیں جا رہا تھا کہ آپ میرے قریب سے گزرے۔ ارشاد فرمایا: معاذ (اللہ پر تو کوئی چیز واجب نہیں) لیکن پھر بھی تم جانتے ہو کہ بندوں کا اللہ پر اور اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسولؐ ہی خوب جاننے والے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا حق اپنے بندوں پر یہ ہے کہ اس کی خوب عبادت کریں (پانچ وقت کی نماز کے علاوہ نفلی عبادت) اور کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ کریں۔

۴۲۹۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم ایک جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپ کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا:

۴۲۹۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَ أَحْمَدُ ابْنُ سِنَانٍ قَالَا لَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَيَجْعَلُ فِي الْأَرْضِ مِنْهَا رَحْمَةً فِيهَا تُعْطَفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا وَالْبَهَائِمُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ وَالطَّيْرُ وَالْأَخْرُ ثَمَغَةً وَ تَسْبَعِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْمَلَهَا اللَّهُ بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ.

۴۲۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا لَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلَى نَفْسِهِ إِنَّ رَحْمَتِي تُغْلِبُ غَضَبِي.

۴۲۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَارِبِ لَنَا أَبُو عَوَانَةَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمِيرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَبِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ أَنَا عَلَى حِمَارٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَذَرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ وَ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ قُلْتُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يُعْبُدُوهُ وَ لَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ: إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ.

۴۲۹۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَعْيَنٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ: فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ؟ فَقَالُوا: نَحْنُ

ہم مسلمان ہیں۔ ان میں سے ایک عورت آگ سے اپنا تنور روشن کر رہی تھی جب تنور سے دھواں نکلا تو اس نے اپنے بیٹے کو پیچھے (دھکیل) دیا اور پھر نبی کریم کے پاس آ کر پوچھنے لگی، آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ نے کہا ہاں، اس نے کہا میرے والدین آپ پر قربان مجھے یہ بتائیے کہ اللہ کا رحم سب رحم کرنے والوں سے زیادہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک۔ وہ بولی کیا اللہ کا رحم اپنے بندوں پر ایک ماں سے بھی زیادہ ہے جو وہ اپنے بچہ پر کرتی ہے؟ آپ نے فرمایا: بے شک، پھر اس نے کہا بچہ جتنا مرضی شرارتی اور نافرمان

ہو ماں سے آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ آپ سر جھکا کر روتے رہے پھر اٹھا کر اس کی طرف دیکھ کر کہنے لگے۔ اللہ اپنے بندوں کو کبھی عذاب نہ دے مگر کہ جو سرکش ہوں اور اللہ کو ایک ماننے سے منکر ہوں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ وہ انہیں بخش دے۔

۴۲۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوائے شقی کے جہنم میں کوئی نہیں جائے گا۔ لوگوں نے عرض کیا اے رسول اللہ! شقی کون؟ فرمایا: ایسا بندہ جس نے کبھی اللہ کی بندگی نہ کی ہو اور کبھی کوئی نیکی کا کام نہ کیا ہو اور گناہ کبھی کوئی چھوڑا نہ ہو۔

۴۲۹۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورہ پڑھی: ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَ أَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس اہل ہوں کہ اس بات سے بچوں کہ میرے ساتھ کسی کو شریک کرو اور پھر جو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے تو میں اس لائق ہوں کہ اس کو نجات دے دوں۔ (جہنم سے)۔ ترجمہ بعینہ گزر چکا۔

الْمُسْلِمُونَ وَأَمْرَاءٌ تَخِصُّبُ تَنُورَهَا وَمَعَهَا ابْنُ لَهَا فَإِذَا أَرْتَفَعَ وَ هَجَّ التَّنُورُ تَنَحَّثَ بِهِ فَاتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ؟

فَقَالَ نَعَمْ قَالَتْ يَا بَنِيَّ أَنْتَ وَ أُمِّي لَيْسَ اللَّهُ بِأَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ؟ قَالَ بَلَى قَالَتْ أَو لَيْسَ اللَّهُ بِأَرْحَمَ بِعِبَادِهِ مِنَ الْأُمِّ بَوْلِدِهَا؟ قَالَ بَلَى : قَالَتْ فَإِنَّ الْأُمَّ لَا تَلْقَى وَلِدَهَا فِي النَّارِ فَأَكْبَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبْكِي ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا : فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِي يَتَمَرَّدُ عَلَى اللَّهِ وَ ابْنِي أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

۴۲۹۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ هَاشِمٍ ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا الشَّقِيُّ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ مِنَ الشَّقِيِّ.

قَالَ مَنْ لَمْ يَعْمَلْ لِلَّهِ بِطَاعَةً وَ لَمْ يَتْرُكْ لَهُ مَعْصِيَةً.

۴۲۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا سَهِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخُو حَزْمِ الْقُطَيْبِيِّ ثَنَا ثَابِتُ الْبُنَائِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ (أَوْ تَلَا) هَذِهِ آيَةَ: ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَ أَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾. فَقَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا أَهْلٌ أَنْ أَتَّقَىٰ فَلَا يُجْعَلُ مَعِيَ إِلَهٌ آخَرَ فَمَنْ أَتَّقَىٰ أَنْ يُجْعَلَ مَعِيَ إِلَهًا آخَرَ فَأَنَا أَهْلٌ أَنْ أَعْفِرَ لَهُ. قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرِ

ثَنَا هَذْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا سَهِيلُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي هَذِهِ آيَةٍ: ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ [المدثر: ۵۶]: قَالَ رَبُّكُمْ أَنَا أَهْلُ الْمَغْفِرَةِ: قَالَ رَبُّكُمْ أَنَا أَهْلُ أَنْ اتَّقَى فَلَا يُشْرِكُ بِي غَيْرِي وَأَنَا أَهْلُ لِمَنْ اتَّقَى أَنْ يُشْرِكَ بِي أَنْ أَعْفِرَ لَهُ.

۳۳۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْثَمٍ ثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي غَامِرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَاحُ بِرَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤْسِ الْخَلَائِقِ فَيُنْشَرُ لَهُ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ سَجَلًا كُلُّ سَجَلٍ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ هَلْ تُنْكَرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا.

۳۳۰۰: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روز قیامت میری امت میں سے ایک شخص کو پکارا جائے گا اور اس کے ساتھ نناوے دفتر (اعمال ناموں کے) رکھ دیئے جائیں گے اور ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا کہ جہاں تک نگاہ جاسکے۔ اللہ پوچھے گا تو ان میں سے کسی (عمل) کا انکاری ہے؟ وہ عرض کرے گا نہیں اے آقا پھر اللہ فرمائے گا میرے کاتبوں (فرشتوں) نے تجھ پر کوئی ظلم کیا؟ پھر اللہ فرمائے گا اچھا تجھے کوئی اعتراض ہے یا تیرے پاس کوئی نیکی ہے؟ وہ سہم کر کہے گا نہیں میرے آقا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔

فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ أَظَلَمْتُكَ كَتَبْتَنِي الْحَافِظُونَ؟ ثُمَّ يَقُولُ الْكَعْبُ عَنْ ذَلِكَ حَسَنَةٌ؟
فِيهَا ابْنُ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: بَلَى إِنْ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَاتٍ وَإِنَّهُ لَا تُظَلِّمُ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرَجُ لَهُ بِطَاقَةٌ فِيهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ: قَالَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السَّجَلَاتِ فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تُظَلِّمُ فَتُوضَعُ السَّجَلَاتُ فِي كِفَّةٍ وَالبِطَاقَةُ فِي كِفَّةٍ. فَطَاشَتِ السَّجَلَاتُ وَتَقَلَّبَتِ الْبِطَاقَةُ.
قال مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْبِطَاقَةُ الرُّقْعَةُ وَأَهْلُ مِصْرَ يَقُولُونَ لِلرُّقْعَةِ بِطَاقَةٌ.

اللہ ذوالجلال والا کرام فرمائے گا آج کے دن تجھ پر کوئی زیادتی نہیں ہوگی تیری بہت سی نیکیاں ہمارے پاس موجود ہیں۔ پھر ایک کاغذ نکالا جائے گا اس میں اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد عبده ورسوله لکھا ہوگا وہ بندہ عرض کرے گا میرے اتنے سارے اعمال ناموں کے آگے یہ ایک کاغذ میرے کیا کام آئے گا؟ پروردگار فرمائے گا آج تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ پھر ایک پلڑے میں سب دفاتر (اس کے اعمال نامے) اور ایک پلڑے میں اس کا وہ کاغذ وہ سب دفاتر اٹھ جائیں گے وہ ایک کاغذ والا پلڑا جھک جائے گا۔ محمد بن یحییٰ نے کہا کہ حدیث میں لفظ الطاقۃ آیا ہے اصل میں مصروالے بطاقتہ کو رقعة (خط) کہتے ہیں۔

باب: حوض کا ذکر

۳۶: بَابُ ذِكْرِ الْحَوْضِ

۳۳۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ خَدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ مَرْثَمَ

ہے کہ نبی کریم نے ارشاد فرمایا: میرا ایک حوض (حوض کوثر) ہے۔ اس کا فاصلہ بیت المقدس سے لے کر کعبہ تک ہے۔ پانی اس کا سفید ہے دودھ کی طرح کے اس کے برتن میں اور ان کی تعداد ایسے ہے جیسے آسمانوں پر ستارے ہوں اور اس پر میری امت کے لوگ جو میرے تابع رہیں۔ دوسرے پیغمبروں کی قوم سے زیادہ ہوں گے۔

۴۳۰۲: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرا حوض ایسا بڑا ہے جیسے ایلہ سے (وہ ایک مقام ہے یبوع اور مصر کے درمیان ایک پہاڑ ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان) اور قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کے برتن شمار میں تاروں سے زیادہ ہیں اور اس کا پانی دودھ سے سفید ہے اور شہد سے بیٹھا ہے قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اور لوگوں کو اس پر سے ہانک دوں گا جیسے کوئی غیر اونٹوں کو اپنے حوض سے ہانک دیتا ہے لوگوں نے عرض

کیا یا رسول اللہ کیا آپ ہم لوگوں کو (یعنی اپنی امت والوں کو) پہچان لیں گے آپ نے فرمایا ہاں تمہارے منہ اور ہاتھ سفید ہوں گے وضو کے نشان سے اور یہ نشان اور کسی ام کے لئے نہ ہوگا۔

۴۳۰۳: حضرت ابو سلام حبشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز مجھے اپنے پاس آنے کا پیغام بھیجا۔ میں نے ہر چوکی پر تازہ دم گھوڑا (لے کر جلد جانے کی نیت سے) ان کے پاس پہنچا۔ انہوں نے کہا میں نے تجھے اور تیری سواری کو تکلیف دی مگر ایک حدیث سننے کے لئے۔ میں نے کہا بے شک امیر المؤمنین انہوں (خلیفہ) نے کہا میں نے سنا ہے کہ تو حوض کوثر کے متعلق بیان کرتا ہے ثوبان سے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ تھے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ اس حدیث کو تیرے منہ سے سنوں۔ میں نے کہا مجھ

تَنَا زَكْرِيَّا ثَنَا عَطِيَّةُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ لِي حَوْضًا مَا بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَبَيْتِ الْمُقَدَّسِ أبيضٌ مِثْلَ اللَّبَنِ آيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ وَإِنِّي لَأَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۴۳۰۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ سَعِيدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ: قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ حَوْضِي لَا بُعْدَ مِنْ آيَلَةٍ إِلَى عَدْنٍ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَيَّتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُومِ وَ لَهُوَ أَشَدُّ بِيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَذُودُ عَنْهُ الرِّجَالُ كَمَا يَذُودُ الرَّجُلُ الْإِبِلَ الْغَرَبِيَّةَ عَنْ حَوْضِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! اتَّعَرَّفْنَا؟

قَالَ نَعَمْ تَرُدُّونَ عَلَيَّ غَرًّا مُتَحَبِّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوَضُوءِ لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ.

۴۳۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهَاجِرٍ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سَالِمٍ الدِّمَشْقِيُّ نَبْتُ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْخَبَشِيِّ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَزِيزُ فَاتَيْتُهُ عَلَى بَرِيدٍ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَيْهِ قَالَا لَقَدْ شَقَقْنَا عَلَيْكَ يَا أَبَا سَلَامٍ فِي رَكْبِكَ قَالَ أَجَلٌ وَاللَّهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ: قَالَ وَاللَّهِ! مَا أَرَدْتُ الْمَشَقَّةَ عَلَيْكَ وَ لَكِنْ حَدِيثٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُ بِهِ عَنْ ثُوبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَوْضِ فَاحْتَبْتُ أَنْ تُشَافِهَنِي بِهِ قَالَ فَقُلْتُ حَدَّثَنِي ثُوبَانُ: مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ حَوْضِي مَا بَيْنَ عَدْنِ

الی ایلة أشد بياضا من اللبن و أخلقى من الغسل أكوابه
 كعدد نجوم السماء من شرب منه شربة لم يظمأ بعدها
 ابدا و أول من يرده على فقراء المهاجرين الذين ثابا
 والشعث رؤوسا: الذين لا ينكحون المنعمات ولا
 يفتح لهم الشدذ قال فيكي عمر حتى انضلت لحيته ثم
 قال لكني قد نكحت المنعمات وفتح لي الشدذ لا
 جرم أبي لا اغسل ثوبي الذي على جسدي حتى يتسخ
 و لا اذهن رأسي حتى ينشعث.

جو کبھی عمدہ عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے اور ان کے لئے دروازے نہیں کھولے جاتے۔ ابو سلام بیان کرتے ہیں
 حدیث سن کر عبدالعزیز بہت روئے کہ ان کی داڑھی تر ہو گئی۔ پھر کہنے لگے میں نے تو خوب سے خوبصورت عورت سے
 نکاح بھی کیا اور میرے دروازے بھی کھلے ہیں۔ میں اب اس طرح کروں گا کہ کبھی کپڑے نہ تبدیل کروں نہ سر میں
 کنگھی کروں یہاں تک کہ پریشان لگوں۔

۴۳۰۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا أَبِي ثَنَا هِشَامٌ عَنْ
 قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ فَاحِشَتِي
 حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةَ أَوْ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَ
 عُمان.

۴۳۰۵: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ
 ثَنَا سَعِيدُ ابْنِ أَبِي غَرْوَبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ
 مَالِكٍ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يُرَى فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ
 وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نَجُومِ السَّمَاءِ.

۴۳۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا
 شُعْبَةُ عَنِ الْغِلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
 هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ آتَى الْمَقْبَرَةَ فَسَلَّمَ عَلَى
 الْمَقْبَرَةِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ
 اللَّهُ تَعَالَى بِكُمْ لَاجْتَفُونَ ثُمَّ قَالَ لَوِ دِدْنَا أَنَا قَدْ زَانَا
 إِخْوَانَنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ لَسْنَا إِخْوَانِكَ؟ قَالَ أَنْتُمْ

۴۳۰۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے حوض کے دونوں
 کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء اور مدینہ میں
 ہے یا جیسے مدینہ اور عمان میں ہے۔

۴۳۰۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی
 ہے کہ حوض کوثر پر سونے اور چاندی کے لئے بے شمار
 کوزے (برتن) ہیں جن کا شمار آسمان کے تاروں میں
 ہے۔

۴۳۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان آئے اور سلام کیا
 قبرستان والوں کو تو ارشاد فرمایا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ
 مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ پھر ارشاد فرمایا کہ میری
 خواہش ہے کہ کاش میں اپنے بھائیوں کو دیکھوں تو
 صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا

اصحابی و اخوانی الذین یاتون من بعدی و انا فرطکم
علی الخوض قالوا یا رسول اللہ کیف تعرف من لم
یات من امتک۔

قال ارايتم لو ان رجلا له خیل غر محجلة بین
ظہرائی خیل ذہم بهم ألم یکن یعرفہا۔

قالوا بلی قال فایتهم یاتون یوم القیامۃ غرا
مخجلین من اثر الوضوع قال انا فرطکم علی الخوض
ثم قال لیذا دن رجال عن حوضی کما یزاد البعیر الضال
فانا دینهم الا هلّموا فیقال انهم قد بدلوا بعدک و لم
یزالوا یرجعون علی اعقابہم فاقول: الا سحفا: سحفا۔

ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ میرے اصحاب ہو میری
وفات کے بعد جو لوگ پیدا ہوں گے میرے بھائی ہوں
گے اور میں تمہارا پیش خیمہ ہوں حوض کوثر پر۔ اصحاب
نے عرض کیا یا رسول اللہ جن لوگوں کو آپ نے دیکھا
نہیں آپ انہیں کیسے پہچانیں گے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص کے پاس گھوڑے
سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہوں اور وہ
خالص مشک سیاہ گھوڑوں میں مل جائیں تو کیا وہ اسے
نہیں پہچانے گا؟ صحابہ نے عرض کیا: بے شک پہچان

لے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے لوگ قیامت کے بعد سفید پیشانی اور سفید ہاتھ
پاؤں والے ہو کر آئیں گے وضو کی وجہ سے آپ نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا (یعنی میں وہاں حوض کوثر پر تمہارا
استقبال کروں گا اور میں ہی تمہیں پانی پلاؤں گا) پھر ارشاد فرمایا چند لوگ (میری امت میں سے ایسے ہوں گے جنہیں
بھولے بھٹکے اونٹ کی طرح وہاں سے ہانک دیا جائے گا) اور میں انہیں اپنی طرف بلاؤں گا اور مجھ سے کہا جائے گا یہ وہ
لوگ ہیں جنہوں نے تمہارے بعد تمہارے دین کو بدل دیا تھا اور ہمیشہ دین سے ایڑیوں پر منحرف ہوتے رہے پھر بھی
میں کہوں گا دور ہو جاؤ۔

۳۷: باب ذکر الشفاعة

باب: شفاعت کا ذکر

۳۳۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ
دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلْ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ
دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي فَهِيَ سَائِلَةٌ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ لَا
يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا۔

۳۳۰۷: حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے
ارشاد فرمایا: ہر نبی کی ایک دعا ہوتی ہے جو ضرور قبول ہوتی
ہے (اپنی امت کے لئے) تو ہر نبی نے اپنے دعا جلدی کر
کے دنیا میں ہی پوری کر لی لیکن میں نے آخرت کے لئے
اپنی دعا کو چھپا رکھا ہے اپنی امت کی بخشش کیلئے تو میری
دعا ہر اس شخص کے لئے ہوگی جس نے شرک نہ کیا ہوگا۔

۳۳۰۸: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَ أَبُو إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ
إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَا نَا هُشَيْمُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ زَيْدُ

۳۳۰۸: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت

بن جذعان عن أبي نصرَةَ عن أبي سعيد؟

قال قال رسول الله ﷺ أنا سبذ ولد آدم ولا فخر وانا أول من تنشق الأرض عنه يوم القيامة ولا فخر وانا أول شافعٍ و أول مشفعٍ ولا فخر وليواء الحيد يبدى يوم القيامة ولا فخر.

آدم کی اولاد کا سردار ہوں اور مجھے اس پر کوئی غرور نہیں ہے (یہ تو اللہ کا فضل اور نعمت ہے) اور روزِ قیامت زمین سب سے پہلے میرے لئے پھٹے گی (میں قبر سے باہر نکلوں گا) میں غرور سے نہیں کہتا اور میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور میری شفاعت سب سے پہلے

منظور ہوگی اس پر مجھے کچھ غرور نہیں ہے اور میں یہ بھی کوئی غرور سے نہیں کہتا کہ روزِ قیامت میں حمد (اللہ کی تعریف) کا جہنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔

۴۳۰۹: حدثنا نصر بن علي و إسحاق بن إبراهيم بن حبيب : قالنا ثنا بشر بن المفضل ثنا سعيد بن يزيد عن ابي سعيد قال قال رسول الله ﷺ أما أهل النار الذين هم أهلها فلا يموتون فيها ولا يحيون ولكن ناس أصابتهم نار بذنوبهم أو بخطاياهم فاماتهم امتانة : حتى إذا كانوا فحمًا أذن لهم في الشفاعة فجيء بهم ضبائر فبثوا على أنهار الجنة فقيل يا أهل الجنة! أفيضوا عليهم فينبثون نبات الجنة تكون في حميم السيل قال فقال رجل من القوم كان رسول الله ﷺ قد كان في البادية.

۴۳۰۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم کے لوگ جو جہنم میں رہیں گے وہ نہ اس میں مریں گے نہ جنیں گے (بے آرام رہیں گے) لیکن کچھ لوگ ایسے ہوں گے کہ آگ ان کے گناہوں اور خطاؤں کی وجہ سے ان کو جکڑے گی اور ان کو ختم کر ڈالے گی یہاں تک وہ کونکہ کی طرح ہو جائیں گے اور اس وقت ان کی شاعت کا حکم ہوگا اور وہ گروہ درگروہ جنت کی نہر پر پھیل جائیں گے اور جنت کے لوگوں سے کہا جائے گا

کہ ان پر جنت کا پانی ڈالو اور وہ اس طرح اُگیں گے جیسے دانہ مالی کے بہاؤ میں اُگتا ہے بہت جلد بڑھتا ہے کھاد اور پانی کی وجہ سے۔ ایک شخص یہ حدیث سن کر بولا کہ ایسے لگتا ہے کہ جیسے حضور پاک جنگل میں بھی رہے ہیں اور زراعت کا حال بھی پوری طرح جانتے ہیں کہ کس جگہ دانہ خوب اُگتا ہے۔

۴۳۱۰: حدثنا عبد الرحمن بن إبراهيم البمشقي ثنا الوليد بن مسلم ثنا زهير بن محمد عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جابر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن شفاعتي يوم القيامة لأهل الكتاب من أمتي.

۴۳۱۰: حضرت جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ روزِ قیامت میری شفاعت ان لوگوں کے لئے ہوگی جو میری امت میں سے بہت نیک پرہیزگار ہیں یعنی صلحاء اور اولیاء کرام کی شفاعت ترقی کے درجات کیلئے ہوگی۔

۴۳۱۱: حدثنا إسماعيل بن أسيد ثنا أبو بدر ثنا زياد بن خزيمة عن نعيم بن أبي هند عن ربيع بن جراش عن أبي

۴۳۱۱: حضرت ابوموسیٰ اشعریٰ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اختیار ملا ہے کہ یا شفاعت

کروں یا میری آدمی امت کو جنت ملے اور آدمی دوزخ میں جائے تو میں نے شفاعت کو اپنایا کیونکہ وہ تو عام ہوگی کافی ہوگی اور تم سمجھتے ہو کہ میری شفاعت صرف پرہیزگاروں کے لئے ہوگی نہیں وہ ان سب سے پہلے ہوگی جو گناہ گار خطا کار اور قصور وار ہوں گے۔

۴۳۱۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روز قیامت سب مؤمنین اکٹھے ہوں گے پھر اللہ ان کے دلوں میں ڈالے گا اور وہ کہیں گے کہ کاش ہم کسی کی سفارش اپنے آقا کے پاس لے جائیں اور اس تکلیف سے رہائی پائیں (کیونکہ میدان حشر میں گرمی کی شدت پسینے کی کثرت اور پیاس حد سے زیادہ ہوگی) آخر تمام امت حضرت آدم کی خدمت میں آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ سارے آدمیوں کے باپ ہیں اور اللہ نے اپنے ہاتھ سے آپ کی تعمیر کی اور اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا۔ اب آپ ہماری سفارش کریں اپنے مالک سے کہ وہ ہمیں اس جگہ سے نکال کر کسی آرام دہ جگہ پر لے جائیں وہ کہیں گے کہ میرا مرتبہ ایسا نہیں کہ اس وقت میں مالک سے کچھ عرض کر سکوں وہ اپنے گناہوں کو یاد کر کے لوگوں سے بیان کریں گے کہ البتہ تم لوگ ایسے وقت میں حضرت نوح کے پاس جاؤ وہ پہلے رسول ہیں جن کو اللہ نے زمین والوں کے پاس بھیجا۔ پھر یہ لوگ حضرت نوح کے پاس آئیں گے (ان سے بھی وہی کہیں گے جو حضرت آدم سے کہا) وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں اور یاد کریں گے اپنے اس سوال کو جو انہوں نے دنیا میں اللہ سے کیا تھا جس کا

موسیٰ الاشعری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُتُ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ بَصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ لِأَنَّهَا أَعْمُ وَ أَكْفَى اتْرُوتَهَا لِلْمُتَّقِينَ لَا وَلَكِنهَا لِلْمُذَّبِينَ الْخَطَائِينَ الْمُتَلَوِّثِينَ.

۴۳۱۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: ثنا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثنا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلْهَمُونَ أَوْ يَهْمُونَ شَكَّ سَعِيدٌ.

فَيَقُولُونَ لَوْ تَشَفَعْنَا لِي رَبَّنَا فَارْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَ اسْجُدْ لَكَ مَلَائِكَتُهُ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ يُرْحِنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا: فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَ يَذْكُرُ وَ يَشْكُوا إِلَيْهِمْ ذَنْبَهُ الَّذِي أَصَابَ فَيَسْتَحِي مِنْ ذَلِكَ) وَ لَكِنْ اتُّوْا نُوْحًا فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ: وَ يَذْكُرُ سُؤَالَ رَبِّهِ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ وَ يَسْتَحِي مِنْ ذَلِكَ وَ لَكِنْ اتُّوْا خَلِيلَ الرَّحْمَنِ إِبْرَاهِيمَ: فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَ يَذْكُرُ سُؤَالَ رَبِّهِ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ وَ يَسْتَحِي مِنْ ذَلِكَ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَ لَكِنْ اتُّوْا مُوسَى عَبْدَ كَلِمَةِ اللهِ وَ أَعْطَاهُ التَّوْرَةَ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ (وَ يَذْكُرُ قَتْلَةَ النَّفْسِ) وَ لَكِنْ اتُّوْا عِيسَى عَبْدَ اللهِ وَرَسُولَهُ وَ كَلِمَةَ اللهِ وَ رُوحَهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَ لَكِنْ اتُّوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَأَخَّرَ قَالَ فَيَأْتُونَ فَانْطَلِقُ (قَالَ فَلَذَكَرَ هَذَا الْحَرْفَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ فَأَمْسَى بَيْنَ السَّمَاءِ طَيْنٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) قَالَ ثُمَّ عَادَ

لِي حَدِيثِ اَنَسٍ قَلَّا فَاسْتَاذِنُ عَلِيَّ رَبِّي فَيُؤَدُّ لِي فَاِذَا رَاَيْتَهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدْعُنِي : ثُمَّ يُقَالُ اِرْفَعْ يَا مُحَمَّدُ وَ قُلْ تَسْمَعُ وَ سَلْ تُعْطَى وَ اَشْفَعُ تُشْفَعُ فَاَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدِ يَعْلَمُنِيهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحْدُ لِي حَدًّا فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوذُ الثَّانِيَةَ فَاِذَا رَاَيْتَهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدْعُنِي ثُمَّ يُقَالُ لِي اِرْفَعْ مُحَمَّدُ ! قُلْ تَسْمَعُ يُقَالُ لِي اِرْفَعْ مُحَمَّدُ ! قُلْ تَسْمَعُ وَ سَلْ تُعْطَى وَ اَشْفَعُ تُشْفَعُ فَارْفَعْ رَاسِي فَاَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدِ يَعْلَمُنِيهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحْدُ لِي حَدًّا فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوذُ الثَّالِثَةَ فَاِذَا رَاَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا : فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدْعُنِي ثُمَّ يُقَالُ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ قُلْ تَسْمَعُ وَ سَلْ تُعْطَى وَ اَشْفَعُ تُشْفَعُ فَارْفَعْ رَاسِي فَاَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدِ يَعْلَمُنِيهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحْدُ لِي حَدًّا فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوذُ الرَّابِعَةَ فَاَقُولُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ اِلَّا مِنْ خَيْرِ الْقُرْآنِ .

قَالَ يَقُولُ قَتَادَةُ عَلِيٌّ اِنَّ هَذَا الْحَدِيثَ وَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعْبِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ وَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ وَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ .

انہیں علم نہ تھا اور شرم کریں گے اس وقت مالک کے پاس جانے میں اور سوال یاد کریں گے وہ یہ تھا کہ طوفان کے بعد نوح نے اللہ سے عرض کیا کہ تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میرے گھر والوں کو تو بچالے گا اب بتا میرا بیٹا کہاں ہے جو اپنی بے وقوفی سے کشتی پر سوار نہیں ہوا اور ڈوب گیا تھا۔ اس پر اللہ کا عتاب ہوا اور ارشاد ہوا کہ وہ تیرے گھر والوں میں سے نہ تھا (اور جو بات تجھ کو معلوم نہیں وہ مت پوچھ) اور کہیں گے کہ تم البتہ ابراہیم کے پاس جاؤ اور وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن سے اللہ نے بات کی اور ان کو تورات نازل کی پھر یہ سب لوگ حضرت موسیٰ کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں جو انہوں نے دنیا میں بغیر کسی وجہ سے خون (قبیلی کا) کیا تھا اس کو یاد کریں گے (حالانکہ یہ عداوت تھا) انہوں نے صرف ڈرانے کے لئے ایک مکالگایا تھا اور وہ مر گیا البتہ تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اللہ کا کلمہ اور روح ہیں پھر یہ سب حضرت عیسیٰ کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں کیونکہ میری امت نے مجھے خدا بنا کر پوجا اس وجہ سے مجھے اللہ کے سامنے جاتے ہوئے شرم آتی ہے البتہ تم حضرت محمدؐ کے پاس جاؤ ان کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہیں۔ آپؐ نے فرمایا وہ میرے پاس آئیں گے میں ان کے ساتھ چلوں گا ان کی ہر خواہش پوری کرنے کیلئے (آفرین ہے آپؐ کی ہمت اور محبت پر) دو صفوں کے درمیان سے (مؤمنوں کی) اپنے رب سے آنے کی اجازت مانگوں گا اور جب میں اپنے مالک کو دیکھوں گا اسی وقت سجدے میں گر پڑوں گا اور جب تک اللہ کو منظور ہوگا میں سجدے میں ہی رہوں گا پھر اللہ حکم کرے گا اے محمدؐ سر اٹھا اور کہہ جو کہنا چاہتا ہے ہم اس کو سنیں گے اور جو تو چاہے گا ہم دیں گے اور جس کی تو سفارش کرے گا ہم منظور کریں گے۔ میں اس کی تعریف کروں گا اسی طرح سے جس طرح وہ خود مجھے سکھا دے گا۔ اسکے بعد شفاعت کروں گا لیکن میری شفاعت کیلئے ایک حد مقرر کر دینی جائیگی کہ جو لوگ اس قابل ہوں گے انہی کی سفارش قبول ہوگی۔ اسکے بعد میں دوبارہ اللہ عزوجل کے پاس آؤں گا۔

تخلی صیۃ الانبیاء علیہم السلام اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوا کہ شفاعت کا وعدہ جو اللہ نے دنیا میں ہی آپ سے کیا ہے وہ اس دن پورا ہوگا لیکن یہ سمجھنا کہ شفاعت کا اذن آپ کو حاصل ہو چکا ہے بالکل جہالت ہے اور احادیث صحیحہ کے مخالف ہے۔ یہاں تک کہ پروردگار انہیں جنت میں داخل کرے گا جن کی فرمائش کی جائے گی۔

۴۳۱۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَرْوَانَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا عَسَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِلاَقِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ إِسَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ الْإِنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ.

۴۳۱۳: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین لوگ شفاعت کریں گے۔ (۱) انبیاء یعنی پیغمبر۔ (۲) علماء کرام (۳) پھر شہداء۔

۴۳۱۴: حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيُّ ثَنَا عُبيدُ اللَّهِ بْنُ عمرو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيئَتِهِمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرِ فَخْرٍ.

۴۳۱۴: حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو میں سارے انبیاء کا امام ہوں گا اور ان کا خطیب اور ان کی شفاعت کرنے والا اور یہ میں فخر کیلئے نہیں کہتا بلکہ حق تعالیٰ نے یہ نعمت مجھے عطا فرمائی اس کو ظاہر کرتا ہے۔

۴۳۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعَطَارِ دِيٍّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَضِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِيُخْرِجَنَّ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِي يُسَمُّونَ الْجَهَنَّمِيِّينَ.

۴۳۱۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری شفاعت کی وجہ سے کچھ لوگ جہنم سے نکالے جائیں گے ان کا نام (ہی) جہنمی ہوگا۔

۴۳۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَانُ ثَنَا وَهَيْبُ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَدْعَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لِيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ: قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ سَوَاكَ قَالَ سِوَايَ.

۴۳۱۶: حضرت عبد اللہ بن ابی الجداء سے روایت ہے انہوں نے نبی سے سنا آپ فرماتے تھے: قیامت کے دن میری امت کے ایک شخص کی شفاعت سے بنی تمیم سے زیادہ شمار میں لوگ جنت میں داخل ہوں گے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے سوا یہ شخص بھی شفاعت کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں میرے سوا۔ عبد اللہ بن شقیق نے کہا میں نے ابن ابی الجداء سے پوچھا تم نے یہ حدیث نبی سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے سنی ہے۔

قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَنَا سَمِعْتُهُ.

۴۳۱۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا ابْنُ

۴۳۱۷: عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے نبیؐ نے فرمایا: تم جانتے ہو مالک نے آج کی رات مجھ کو کون سی دو باتوں میں اختیار دیا؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپؐ نے فرمایا: پروردگار نے مجھ کو اختیار دیا ہے کہ یا میں تیری آدمی امت کو جنت میں داخل کر دیتا ہوں یا تو شفاعت کی اجازت لے لے میں نے شفاعت کو اختیار کیا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اللہ سے دعا فرمائیے کہ ہم کو آپؐ کی شفاعت نصیب کرے۔ آپؐ نے فرمایا وہ تو ہر مسلمان کے لئے ہوگی۔

پاپ: دوزخ کا بیان

۴۳۱۸: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کے ستر جزوں میں سے ایک جز ہے اور اگر وہ دوبار بجھائی نہ جاتی پانی سے تو تم اس سے قائم نہ لے سکتے اور اب یہ آگ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ دوبارہ اس کو دوزخ میں نہ ڈالا جائے۔

۴۳۱۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: دوزخ نے اپنے مالک کی جناب میں شکایت میں اور اس نے عرض کیا اے مالک! میں خود ایک دوسرے کو کھا گئی۔ آخر مالک نے اس کو دو سانس لینے کا حکم دیا ایک سردی میں دوسرے گرمی میں تو تم جو سردی کی شدت پاتے ہو یہ دوزخ کے زمہیر طبقہ کی سردی ہے اور جو تم گرمی پاتے ہو یہ اسکی گرم ہوا ہے۔

۴۳۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ ہزار برس تک سلگائی گئی اس کی آگ سفید ہو گئی پھر ہزار برس تک سلگائی گئی تو اس کی آگ سرخ ہو گئی پھر ہزار برس تک

جابر قال سمعتُ سُلَيْمَ بْنَ غَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ ابْنَ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَا خَيْرَ بِي رَبِّي اللَّيْلَةَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ خَيْرَ بِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ بَصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَأَخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذْ دُعِيَ اللَّهُ أَيَجْعَلُنَا مِنْ أَهْلِهَا : قَالَ هِيَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ .

۳۸: بَابُ صِفَةِ النَّارِ

۴۳۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي وَ يَغْلِي ثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ نُفَيْحِ أَبِي ذَاوُدَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ نَارَكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءٍ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَ لَوْ لَا أَنَّهَا أُطْفِئَتْ بِالْمَاءِ مَرَّتَيْنِ مَا انْتَفَعْتُمْ بِهَا وَ أَنَّهَا لَتَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُعِيدَهَا فِيهَا .

۴۳۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَيْتِ النَّارُ إِلَيَّ رَبِّهَا : فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكَلْتُ بَعْضِي بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا نَفْسَيْنِ نَفْسٌ فِي الشَّتَاءِ وَ نَفْسٌ فِي الصَّيْفِ فَشِدَّةُ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْبُرْدِ مِنْ زَمْهَرِيرِهَا وَ شِدَّةُ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ مِنْ سَمُومِهَا .

۴۳۲۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ : ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُوقِدَتِ النَّارُ أَلْفَ سَنَةٍ فَأَبْيَضَتْ ثُمَّ أُوقِدَتْ أَلْفَ سَنَةٍ فَأَحْمَرَتْ ثُمَّ

سلگائی گئی تو وہ سیاہ ہوگئی اب اس میں ایسی سیاہی ہے۔
جیسے اندھیری رات میں ہوتی ہے۔

۴۳۲۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن کافروں میں سے وہ شخص لایا جائے گا جس کی دنیا بڑی عیش سے گزری ہو اور کہا جائے گا کہ اس کو جہنم میں ایک غوطہ دو اس کو ایک غوطہ جہنم میں دے کر نکالیں گے پھر اس سے پوچھیں گے اے فلاں نے کبھی تو نے راحت دیکھی ہے وہ کہے گا نہیں میں نہیں جانتا راحت کیا ہے اور مومن کو لایا جائے گا جس کی دنیا بڑی سختی اور تکلیف سے گزری ہوگی اور حکم ہوگا اس کو جنت میں ایک غوطہ دو پھر وہاں سے نکال کر اس کو لائیں گے اور پوچھیں گے

اے فلاں نے تو نے کبھی سختی اور تکلیف بھی دیکھی ہے وہ کہے گا مجھے کبھی سختی اور بلا نہیں پہنچی۔

۴۳۲۲: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: بے شک کافر (دوزخ میں) بڑا کیا جائے گا یہاں تک کہ اس کا دانت احد پہاڑ سے بڑا ہوگا (اس سے اس کی صورت بگاڑنا اور دوزخ کا بھرنا منظور ہوگا) اور پھر اس کا سارا بدن دانت سے اتنا ہی بڑا ہوگا جتنا تمہارا تمہارے دانت سے بڑا ہے۔

۴۳۲۳: حضرت عبداللہ بن قیسؓ سے روایت ہے میں ایک رات ابو بردہ کے پاس تھا اتنے میں حارث بن قیس ہمارے پاس آئے اور اس رات کو ہم سے یہ حدیث بیان کی کہ نبی نے فرمایا: میری امت میں کوئی شخص ایسا بھی ہوگا جسکی شفاعت سے اتنے لوگ جنت میں جائیں گے کہ انکا شمار مضر کی قوم سے زیادہ ہوگا اور میری امت میں سے ایسا بھی ہوگا جو دوزخ کیلئے بڑا کیا جائیگا یہاں تک کہ وہ دوزخ کا ایک کونہ ہو جائیگا۔

أَوْ قَدْتُ الْفَسَقِ فَاسْوَدَّتْ فِيهِ سَوْدَاءُ كَاللَّيْلِ الْمُظْلَمِ

۴۳۲۱: حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ عَمْرٍو ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ السَّخْرَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا نَعْمَ أَهْلَ الدُّنْيَا مِنَ الْكُفَّارِ: فَيُقَالُ اغْمِسُوهُ فِي النَّارِ غَمْسَةً فَيَغْمَسُ فِيهَا ثُمَّ يُقَالُ لَهُ أَيُّ فَلَانٍ أَهْلُ أَصَابِكِ نَعِيمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ لَا مَا أَصَابَنِي نَعِيمٌ قَطُّ وَيُوتَى بِأَشَدِّ الْمُؤْمِنِينَ ضَرًّا وَبَلَاءً فَيُقَالُ اغْمِسُوهُ غَمْسَةً فِي الْجَنَّةِ فَيَغْمَسُ فِيهَا غَمْسَةً فَيُقَالُ لَهُ أَيُّ فَلَانٍ أَهْلُ أَصَابِكِ ضَرٌّ قَطُّ أَوْ بَلَاءٌ؟ فَيَقُولُ مَا أَصَابَنِي قَطُّ ضَرٌّ وَلَا بَلَاءٌ.

۴۳۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثنا عَيْسَى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْكَافِرِينَ لَيُعْظَمُ حَتَّىٰ إِنَّ ضَرْبَهُ لَأَعْظَمُ مِنْ أَحَدٍ وَفَضِيلَةُ جَسَدِهِ عَلَىٰ ضَرْبِهِ كَفَضِيلَةِ جَسَدِ أَحَدِكُمْ عَلَىٰ ضَرْبِهِ.

۴۳۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بُرْقَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَدَخَلَ عَلَيْنَا الْخَارِثُ بْنُ أَقْبِسَ فَحَدَّثَنَا الْخَارِثُ لَيْلَتِنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يُعْظَمُ لِلنَّارِ حَتَّىٰ يَكُونُ أَحَدًا زَوَاتِيهَا.

۴۳۲۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخیوں پر رونا بھیجا جائے گا وہ روئیں گے یہاں تک کہ آنسو ختم ہو جائیں گے پھر خون روئیں گے یہاں تک کہ ان کے چہروں میں نالوں کی طرح نشان بن جائیں گے اگر ان میں کشتیاں چھوڑی جائیں تو وہ بہہ جائیں۔

۴۳۲۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا حق اس کے ڈرنے کا ہے اور مت مرو مگر مسلمان رہ کر اور فرمایا کہ اگر ایک قطرہ رقوم (دوزخیوں کی خوراک) کا زمین پر ٹپک آئے تو ساری دنیا والوں کی زندگی خراب

کردے پھر ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جن کے پاس سوائے اس کے اور کوئی کھانا نہ ہوگا۔

۴۳۲۶: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: دوزخ کی آگ سارے بدن کو کھالے گا مگر سجدے کا مقام چھوڑ دے گی اللہ نے آگ پر اس کا کھانا حرام کر دیا ہے یعنی جو اعضاء سجدہ کرنے میں لگتے ہیں ان میں سجدہ کے مقام محفوظ رہ جائیں گے ان سے یہ بھی نکلا ہے کہ بعض مسلمان بھی دوزخ میں جائیں گے۔

۴۳۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن موت کو لائیں گے اس بل صراط پر کھرا کرائیں گے اور کہا جائے گا: اے جنت والو! وہ یہ آواز سن کر گھبرا کر ڈرتے ہوئے اوپر آئیں گے ایسا نہ ہو کہ وہ جہاں ہیں وہاں سے نکالے جائیں پھر پکارا جائے گا اے دوزخ

۴۳۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثَيْبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرْسَلُ الْبُكَاءُ عَلَى أَهْلِ النَّارِ فَيَبْكُونَ حَتَّى يَنْقَطِعَ الدَّمُوعُ ثُمَّ يَكُونُ الدَّمُ حَتَّى يَصِيرَ لِي وَجُوهُهُمْ كَهَيْئَةِ الْأَخْذُودِ لَوْ أُرْسِلَتْ فِيهِ السُّفُنُ لَجَرَتْ.

۴۳۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ [ال عمران: ۱۰۲] وَلَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنْ الزُّقُومِ قَطَرَتْ فِي الْأَرْضِ لَأَفْسَدَتْ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعِيشَتَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ لَيْسَ لَهُ طَعَامٌ غَيْرُهُ؟

۴۳۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّهْرِيِّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَأْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ.

۴۳۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتَى بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُوقَفُ عَلَى الصِّرَاطِ فَيُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيُطْلَعُونَ خَائِفِينَ رَجُلَيْنِ أَنْ يُخْرَجُوا مِنْ مَكَانِهِمُ الَّذِي هُمْ فِيهِ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيُطْلَعُونَ مُسْتَبْشِرِينَ فَرَجِيْنِ أَنْ يُخْرَجُوا مِنْ

مکانہم الذی ہم فیہ فیقال هل تعرفون هذا۔
 قالوا نعم هذا الموت قال فیومر بہ فیذبح
 علی الصراط ثم یقال للفریقین کلاهما خلود فیما
 تجذون لا موت فیہا أبدا۔
 ہوگی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کہہ دیا جائے گا اب دونوں فرشتے ہمیشہ رہیں گے اپنے اپنے مقاموں میں موت کبھی نہ
 آئیگی۔

باب : جنت کا بیان

۳۹ : بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ

۳۳۲۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو معاوية عن
 الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول
 الله ﷺ يقول الله عز وجل أعددت لعبادي الصالحين
 ما لا عين رأت ولا أذن سمعت ولا خطر على قلب
 بشر۔
 قال أبو هريرة و من بله ما قد اطلعكم الله
 عليه اقرأوا ان شئتم : ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّنْ
 قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [السجدة : ۱۷]۔
 قال و كان أبو هريرة يفرضها وها من قرأت
 أعين۔
 قراءت العین پڑھتے تھے جمع کے ساتھ اور مشہور قرأت قرۃ العین ہے بہ صیغہ واحد یعنی کوئی نفس نہیں جانتا جو مومنین کے
 لئے آنکھوں کی ٹھنڈکیں چھپا کر رکھی گئی ہیں یہ بدلہ ہے ان کے نیک اعمال کا۔

۳۳۲۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو معاوية عن
 خجاج عن غطية عن أبي سعيد الخدري عن النبي ﷺ
 قال ليسر في الجنة خير من الأرض و ما عليها (الدنيا و
 ما فيها)۔
 حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنت میں ساری دنیا سے اور جو اس میں ہے اس
 سب سے بہتر ہے۔

۳۳۳۰ : حَدَّثَنَا هشام بن عمار ثنا زكريا بن منظور ثنا
 أبو حازم عن سهل بن سعد قال قال رسول الله ﷺ
 حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنت میں ساری دنیا سے اور جو اس میں ہے اس
 سب سے بہتر ہے۔

مَوْضِعٌ سَوَاطِئِ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

برابر جگہ جنت میں بہتر ہے دنیا اور ما فیہا۔

۴۳۳۱: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا خَفِصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْجَنَّةُ مِائَةٌ دَرَجَةٍ كُلُّ دَرَجَةٍ مِنْهَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَإِنْ أَغْلَاهَا الْفِرْدَوْسُ وَإِنْ أَوْسَطَهَا الْفِرْدَوْسُ وَإِنَّ الْعَرْشَ عَلَى الْفِرْدَوْسِ مِنْهَا تُفَجَّرُ النَّهَارُ الْجَنَّةُ فَإِذَا مَا سَأَلْتُمْ اللَّهَ فَسَلُّوهُ الْفِرْدَوْسَ.

۴۳۳۱: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جنت میں سو درجے ہیں ہر درجہ کا فاصلہ دوسرے درجہ سے اتنا ہے جتنا آسمان اور زمین کا فاصلہ اور سب درجوں سے اوپر جنت میں فردوس ہے اور جنت کا درمیان بھی وہی ہے اور عرش فردوس پر ہے اسی میں سے جنت کی نہریں پھوٹی ہیں تو تم جب اللہ تعالیٰ سے مانگو تو فردوس مانگو۔

۴۳۳۲: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي الضَّخَّاکُ الْمُعَافِرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ الْآ مُشْمِرٌ لِلْجَنَّةِ فَإِنَّ الْجَنَّةَ لَا حَطَرَ لَهَا هِيَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ نُورٌ يَتَلَاوُزُ بِحَانَةِ تَهْتَرُ وَقَصْرٌ مُشِيدٌ وَنَهْرٌ مُطْرِدٌ وَفَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ نَضِيجَةٌ وَزَوْجَةٌ حَسَنَاءٌ جَمِيلَةٌ وَحُلٌّ كَثِيرَةٌ فِي مَقَامٍ أَبَدًا فِي خَبْرَةٍ وَنَضْرَةٍ فِي دُرِّ غَالِيَةٍ سَلِيمَةٍ بَهِيَّةٍ فَالْوَنَحْنُ الْمُشْمِرُونَ لَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُولُوا: إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ ذَكَرَ الْجِهَادَ: وَحَضَّ عَلَيْهِ.

۴۳۳۲: حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا کوئی شخص جنت کے لئے کمر نہیں باندھتا اس لئے کہ جنت کی مثل دوسری کوئی شے نہیں ہے قسم خدا کی جنت میں نور ہے چمکتا ہوا اور خوشبودار پھول ہے جو جھوم رہا ہے اور محل ہے بلند اور نہر ہے جاری اور میوے ہیں بہت اقسام کے پکے ہوئے اور بی بی ہے خوبصورت خوش اخلاق اور جوڑے ہیں بہت سے اور ایسا مقام ہے جہاں ہمیشہ تازگی بہار ہے اور بڑا اونچا اور محفوظ اور روشن محل ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اس کے لئے کمر باندھتے ہیں آپ نے فرمایا: ان شاء اللہ کہو پھر جہاد کا بیان کیا اور اس کی رغبت دلائی۔

۴۳۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ رُمْزَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةُ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى ضَوْءِ أَشَدِّ كَوْكَبٍ دَرَجَتِي فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةٌ لَا يَبُولُونَ وَلَا يَغُوطُونَ وَلَا يَنْفَلُونَ

۴۳۳۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: اول جماعت جو جنت میں جائے گی وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگی۔ پھر ان سے قریب ایک بہت روشن تارے کی طرح آسمان میں نہ وہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ نہ ناک سکیں گے نہ تھوکیں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کا پینہ مشک کا ہوگا اور ان کی

انگلیٹھیاں عود کی ہوں گی یعنی عودان میں جل رہا ہوگا۔ نہ
پہیاں بڑی آنکھوں والی حوریں ہوگی سارے جنتیوں کی
عادتیں ایک شخص کی عادتوں کے مثل ہوگی اور سب اپنے
باپ آدم کی صورت پر ہوں گے ساٹھ ہاتھ کے لمبے۔
ترجمہ بعینہ گزر چکا۔

۴۳۳۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوثر
ایک نہر ہے جنت میں اس کے دونوں کنارے سونے سے
بنے ہوئے ہیں اور پانی بہنے کے مقام میں یا قوت اور
موتی ہیں اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور
اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور برف سے زیادہ
سفید ہے۔

۴۳۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک
درخت ہے اس کے سایہ میں (گھوڑے کا) سوار سو
برس تک چلتا ہے گا اور درخت تمام نہ ہوگا اتنا بڑا ہے
اور تم اگر چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو: ﴿وَوَظِلِّ مَمْدُودٌ﴾
یعنی جنت میں لمبا اور دراز سایہ ہے۔

۴۳۳۶: حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا میں اللہ سے یہ دعا
کرتا ہوں مجھ کو اور تم کو جنت کے بازار میں ملائے۔
سعید نے کہا: کیا وہاں بازار ہے؟ انہوں نے کہا ہاں
مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ جنت کے
لوگ جب جنت میں داخل ہوں گے تو وہاں اتریں گے

امشأطهم الذهب و رشحهم المنك و مجامرهم
الألوة أزواجهم الحور العين اخلاقهم على خلق رجل
واحد على صورة أبيهم آدم بستون ذراعاً.

حدَّثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا أبو معاوية عن
الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة مثل حديث بن
فضيل عن عمارة.

۴۳۳۴: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ
سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالُوا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ
عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُعَارِبِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ خَالَفَتْهُ مِنْ
ذَهَبٍ مَجْرَاهُ عَلَى الْيَاقُوتِ وَالذَّرِّ تَرْبُتُهُ أَطْيَبُ مِنَ
الْمَسْكِ وَ مَاءُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَ اشْدُّ بَاطِنًا مِنَ
الثلج.

۴۳۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي
الْجَنَّةِ شَجْرَةً يُسِيرُ الرَّكْبُ فِي ظِلِّهَا مائة سنةٍ وَ لَا
يَقْطَعُهَا.

وَ اقْرَأُوا إِنَّ شَتْمَ وَ ظِلِّ مَمْدُودٍ.

۴۳۳۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ
خَبِيبٍ بْنُ أَبِي الْعَشْرِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو
الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ
الْمَسَيْبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ
يَجْمَعَ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ فِي سُوْقِ الْجَنَّةِ قَالَ سَعِيدٌ أَوْ فِيهَا
سُوْقٌ.

قَالَ نَعْمَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ أَهْلَ

الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ فَيُؤَدَّنُ لَهُمْ فِي مَقْدَارِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُورُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَبْرُزُ لَهُمْ عَرْشُهُ وَيَتَّبِدَى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَتُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرٌ مِنْ يَاقُوتٍ وَمَنَابِرٌ مِنْ لَوْلُؤٍ وَمَنَابِرٌ مِنْ يَاقُوتٍ وَمَنَابِرٌ مِنْ زَبَرُجَدٍ وَمَنَابِرٌ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرٌ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ أَذْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ ذَنبٌ) عَلَى كُتُبَانِ الْمِنْكَ وَالْكَافُورِ مَا يُرُونَ أَنَّ أَصْحَابَ الْهَكَرَايِ بِالْفَضْلِ مِنْهُمْ مُجْلِسًا .

قال أبو هريرة قلت يا رسول الله! هل نرى ربنا؟ قال نعم هل تمارون فيه رؤية الشمس والقمر ليلة البدر؟ قلنا: لا قال: كذلك لا تمارون في رؤية ربكم عز وجل ولا ينقى في ذالك المجلس أحد إلا حاضرة الله عز وجل محاضرة حتى إنه يقول للرجل منكم ألا تذكر يا فلان يوم عملت كذا وكذا؟ يذكرة بعض غدازبه في الدنيا فيقول: يا رب! أفلم تغفر لي؟ فيقول: بلى فبسعفة مغفرتي بلغت منزلتك هذه فينما هم كذلك غيبتهم سخابة من فوقهم فامطرث عليهم طيبا لم يجدوا مثل ريح شيفا قط ثم يقول قوموا إلى ما أعددت لكم من الكرامة فخذوا ما اشتهيتم (قال) فسأبى سؤفا قد حفت به الملائكة فيه ما لم تنظر العيون إلى مثله ولم تسمع الأذان ولم يخطر على القلوب قال فيحمل لنا ما اشتهينا ليس يباغ فيه شيء ولا يشتري وفي ذالك السوق يلقى أهل الجنة بعضهم بعضا فيقبل الرجل ذوا المنزلة المرتفعة فيلقى من هو دونه (وما فيهم ذنب) فيروعه ما يرى عليه من اللباس فما ينقصي آخر حديثه حتى يتمثل له عليه أحسن منه

اپنے اپنے اعمال کے درجوں کے لحاظ سے پھر ان کو اجازت دی جائے گی ایک ہفتہ کے موافق دنیا کے دنوں کے حساب سے یا جمعہ کے دن کے موافق کیونکہ جنت میں دنیا کی طرح دن اور رات نہ ہوں گے اور بعضوں نے کہا جنت میں بھی جمعہ کا دن ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے اور پروردگار ان کے لئے اپنا تخت ظاہر کرے گا اور پروردگار خود نمودار ہوگا جنت کے باغوں میں سے اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے یہ سب کرسیاں ہوں گی اور مالک اپنے تخت شاہی پر جلوہ گر ہوگا یہ دربار عالی شان ہے ہمارے مالک کا اور جو کوئی جنت والوں میں کم درجہ ہوگا حالانکہ وہاں کوئی کم درجہ نہیں وہ مشک اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے اور ان کے دلوں میں یہ ہوگا کہ کرسی والے ہم سے زیادہ نہیں ہیں درجہ میں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں کیا تم ایک دوسرے سے جھگڑا کرتے ہو چودھویں رات کے چاند اور سورج کے دیکھنے میں ہم نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: اسی طرح اپنے مالک کے دیکھنے میں بھی جھگڑا نہ کرو گے اور اس مجلس میں کوئی ایسا باقی نہ رہے گا جس سے پروردگار مخاطب ہو کر بات نہ کرے گا یہاں تک کہ وہ ایک شخص سے فرمائے گا اے فلانے تجھ کو یاد ہے تو نے فلاں فلاں دن ایسا ایسا کام کیا تھا اس کے بعض گناہ اس کو یاد دلائے گا وہ کہے گا اے میرے مالک کیا تو نے میرے گناہ بخش نہیں دیئے اور میری بخشش کے وسیع ہونے ہی کی وجہ سے تو اس درجہ تک پہنچا پھر وہ اسی حال میں

وَذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَخْزَنَ لِيَهَا .
 قَالَ ثُمَّ نَضْرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا فَتَلْقَانَا أَرْوَاجُنَا
 فَيَقْلُنَا مَرْحَبًا وَ أَهْلًا : لَقَدْ جَنَّتْ وَ إِنِّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ
 وَالطَّيِّبِ أَفْضَلُ بِمَا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَتَقُولُ إِنَّا جَالِسْنَا الْيَوْمَ
 رَبَّنَا الْجَبَّارَ عَزَّ وَجَلَّ وَ يُحَقِّقَانِ تَنْقَلِبُ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا .“

رضی اللہ عنہ نے کہا اس وقت ہم ایک بازار میں جائیں گے جس کو ملائکہ گھیرے ہوں گے اور اس بازار میں ایسی چیزیں ہوں گی جن کی مثل نہ کبھی آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا نہ دل پر ان کا خیال گزرا اور جو ہم چاہیں گے وہ ہمارے لئے اٹھا دیا جائے گا نہ وہاں کوئی چیز بکے گی نہ خریدی جائے گی اور اسی بازار میں سب جنت والے ایک دوسرے سے ملیں گے پھر ایک شخص سامنے آئے گا جس کا مرتبہ بلند ہوگا اور اس سے وہ شخص ملے گا جس کا مرتبہ کم ہوگا وہ اس کا لباس اور ٹھاٹھ دیکھ کر ڈر جائے گا لیکن ابھی اس کی گفتگو اس شخص سے کم نہ ہوگی کہ اس پر بھی اس سے بہتر لباس بن جائے گا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں کسی کو رنج نہ ہوگا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر ہم اپنے اپنے مکان میں لوٹیں گے وہاں ہماری بیبیاں ہم سے ملیں گے اور کہیں گے مرحبا و اہلاً! تم تو ایسے حال میں آئے کہ تمہارا حسن اور جمال اور خوشبو اس سے کہیں عمدہ ہے جس حال میں تم ہم کو چھوڑ کر گئے تھے ہم ان کے جواب میں کہیں گے آج ہم اپنے پروردگار کے پاس بیٹھے۔

۴۳۳۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقِيُّ أَبُو مَرْوَانَ
 الدَّمَشْقِيُّ تَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُدْخِلُهُ
 اللَّهُ الْجَنَّةَ إِلَّا رَوْحَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُتَيْنِ وَ سَبْعِينَ رَوْحَةً
 يُتَيْنِ مِنَ الْخُورِ الْعَيْنِ وَ سَبْعِينَ مِنْ مِيرَاتِهِ مِنْ أَهْلِ
 النَّارِ مَا مِنْهُنَّ وَاجِلَةٌ إِلَّا وَلَهَا قَبْلُ شَهِيٍّ وَلَهُ ذِكْرٌ لَا
 يَنْبَغِي .“

قال هشام بن خالد بن يزيد بن أبي مالك عن أبيه عن خالد بن معدان عن أبي أمامة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من أحد يدخله الله الجنة إلا روجه الله عز وجل يتين وسبعين روحة يتين من الخور العين وسبعين من ميراتيه من أهل النار ما منهن واجلة إلا ولها قبل شهية وله ذكر لا ينبغي .“

۴۳۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَابِ تَنَا أَبِي

۴۳۳۸: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَنْ غَامِرِ الْأَخْوَلِ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْغُومِينَ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدُ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمَلُهُ وَوَضَعُهُ فِي سَاعَةٍ وَاجِدَةٌ كَمَا يَشْتَهَى.

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن جب اولاد کی خواہش کرے گا جنت میں تو حمل اور وضع حمل اور بچہ کا بڑا ہونا سب ایک ساعت میں ہو جائے گا اس کی خواہش کے موافق۔

۴۳۳۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحْرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجَ جَانِبِهَا وَاجْرَأَ أَهْلَ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةِ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ خُبْرًا فَيَقَالُ لَهُ أَذْهَبَ فَاذْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيَخِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَى فَيَقُولُ اللَّهُ أَذْهَبَ فَاذْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيَخِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ أَذْهَبَ فَاذْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيَخِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّهَا مَلَأَى فَيَقُولُ اللَّهُ أَذْهَبَ فَاذْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ امْتَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ امْتَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشْرَةِ امْتَالِهَا فَيَقُولُ: اتَّسَخَّرُ بِي (أَوْ تَضْحَكُ بِي) وَ أَنْتَ الْمَلِكُ.

۴۳۳۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جانتا ہوں اس کو جو سب دوزخیوں میں اخیر میں دوزخ سے نکلے گا اور سب جنتیوں میں اخیر میں جنت میں جائے گا وہ ایک شخص ہوگا جو دوزخ سے گھسٹتا ہوا (پیٹ اور ہاتھوں کے بل نکلے گا) اُس سے کہا جائے گا جا جنت میں داخل ہو جا وہ وہاں جائے گا اس کو معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے وہ لوٹ کر آئے گا اور عرض کرے گا مالک میں نے تو جنت کو بھرا ہوا پایا پھر مالک فرمائے گا جا جنت میں داخل ہو جا وہ جائے گا اس کو بھری ہوئی معلوم ہوگی۔ وہ پھر لوٹ کر آئے گا اور عرض کرے گا مالک میں تو اس کو بھری ہوئی پاتا ہے پروردگار فرمائے گا جا جنت میں داخل ہو جا وہ جائے گا اس کو بھری ہوئی معلوم ہوگی وہ لوٹ آئے گا اور عرض کرے گا مالک وہ تو بھری ہوئی ہے پروردگار فرمائے گا جا جنت میں داخل

قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

فَكَانَ يُقَالُ هَذَا أَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا.

ہو جا تجھے اتنی جگہ ملے گی جیسے دنیا تھی اور دس دنیا کے برابر یا یوں فرمائے گا تیری جگہ دس دنیا کے برابر ہے وہ عرض کرے گا اے مالک تو مجھ سے مذاق کرتا ہے یا مجھ سے ہنستا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے۔ راوی نے کہا میں نے دیکھا جب آپ نے یہ حدیث بیان کی تو آپ ہنسے یہاں تک کہ آپ کے اخیر دانت کھل گئے تو یہ کہا جاتا تھا کہ یہ شخص سب سے کم درجہ والا ہوگا جنتیوں میں۔

۴۳۴۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جنت کو تمنا بارمانگے تو جنت کہتی ہے یا اللہ تعالیٰ اس کو جنت

۴۳۴۰: حَدَّثَنَا هُنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي مُرَيْمٍ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ سَأَلَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اللَّهُمَّ ادْخِلْهُ
الْجَنَّةَ وَمَنْ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ
اللَّهُمَّ اجْرُهُ مِنَ النَّارِ.

میں داخل کرے اور جو شخص تین بار دوزخ سے پناہ
مانگے تو دوزخ کہتی ہے یا اللہ تعالیٰ اس کو پناہ میں رکھ
دوزخ سے۔

۴۳۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ
قَالَ لَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ
مَنْ أَخَذَ إِلَّا لَهُ مَنَزَلَانِ : مَنَزَلٌ فِي الْجَنَّةِ وَ مَنَزَلٌ فِي النَّارِ
فَإِذَا مَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ وَرِثَ أَهْلَ الْجَنَّةِ مَنَزَلَهُ فَذَلِكَ
قَوْلُهُ تَعَالَى أَوْلِيكَ هُمُ الْوَارِثُونَ .

۴۳۴۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: تم
میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ اسکے دو ٹھکانے نہ ہوں، ایک
جنت میں دوسرا جہنم میں۔ جب وہ مر جائیگا اور دوزخ میں
چلا گیا (معاذ اللہ) تو جنت والے اسکا ٹھکانا لاوارث سمجھ کر
لے لینگے ﴿أَوْلِيكَ هُمُ الْوَارِثُونَ﴾ ”وہی
وارث ہیں جو وارث ہوں گے فقط فردوس کے“۔ کے یہی
معنی ہیں۔